

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بیڈ پر بیٹھی ہاتھ گھٹنوں کے گرد لپیٹے آنکھوں میں ڈھیروں نمی لیے وہ دیوار پر
نظریں جمائے بیٹھی تھی دھیان کے سارے پنچھی اس ظالم شخص کے ارد گرد گھوم
رہے تھے جو اس سے زیادہ دور نہیں تھا لیکن دور تو تھا نا۔

آپ نے میرا یقین نہیں کیا،
میرا تو کوئی یقین نہیں کرتا تھا لیکن آپ تو کرتے آپ نے مجھے کیسے خود سے دور کر
دیا بہت برے ہیں آپ بہت برے۔

گٹھنے پر سر رکھے روتے ہوئے وہ اس شخص سے شکوہ کر رہی تھی جو کچھ ہی مہینوں
میں اسکی پوری زندگی بن بیٹھا تھا۔

www.novelsclub

اذلان بخت لاشاری!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

گاڑی کے اندر بیٹھتا وہ اپنے نام کے پکارے جانے پر رکا تھا۔

مغرور تاثرات لیے وہ لا پرواہی سے پلٹا تھا۔

جب سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ اسکی طرف نفرت و غصے سے بڑھا تھا۔

تمہاری یہ جرات تم میرے سامنے آو۔

اسکا گریبان ایک جھٹکے سے پکڑتا وہ بلند آواز میں چیخا تھا۔

اذلان بخت میری بات۔

اذلان بخت کے تھپڑ کے باعث اسکی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

بغیر انسان میرا نام اپنی اس گندی زبان سے لیا تو زبان کاٹ دوں گا۔

www.novelsclubb.com

مکے پر مکہ اس انسان پر برساتا وہ کوئی وحشی ہی لگ رہا تھا۔

بخت چھوڑوا سے مر جائے گا وہ۔

خیام نے سرعت سے اسے تھامتے ہوئے سمجھنا چاہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایسے گندے انسانوں کا مر جانا ہی بہتر ہے بچ میں مت آؤ،

آج میں اسے جان سے مار دوں گا۔

اذلان بخت اسے مارتے ہوئے

نفرت سے چلایا تھا۔

نیچے گراز خمی شخص اب بے ہوش ہو چکا تھا ارد گرد ایک بھیڑ سی جمع ہو گئی تھی لیکن

اذلان بخت کو کون روکتا ان سب کو اپنی زندگیاں پیاری تھیں۔۔۔۔۔

خیام نے زبردستی اسے گاڑی میں بٹھایا تھا اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا اشارہ کیا۔

خیام جلدی سے خود اس زخمی وجود کی طرف جلدی سے بڑھا۔۔۔۔۔

اذلان بخت گریبان کے بٹن کھولتا گہرے گہرے سانس لیتا سینہ مسلنے لگا تھا۔

سرخ و سفید چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا ہونٹ بھینچے وہ سینے میں ہوتے درد کو

برداشت کر رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

صاحب آپ کے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔

دینو کا کانے اسکی طرف پلٹتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

نہیں گھر چلیں۔۔

باہر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

جس پر دینو کا کاتاسف سے اپنے صاحب کو دیکھ کر رہ گئے۔

پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھتے ہی وہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی تھی۔

پھر اپنے باپ کو دیکھنے لگی جن کا چہرہ آج انوکھی خوشی سے چمک رہا تھا وہ کیوں نا

خوش ہوتے آخر پندرہ سالوں بعد وہ اپنے وطن واپس آئے تھے۔۔

زر غون گاڑی میں بیٹھو۔

ڈیڈ کی پکار پر وہ سر جھٹکتی ہوئی گاڑی کے اندر بیٹھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف اتنی ڈسٹ۔

ہوا سے اڑتی ہوئی مٹی کو دیکھتی وہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

آپی وہ دیکھیں اور نج کے کتنے بڑے بڑے باغات ہیں۔۔

ہنی کے ہلانے پر وہ باہر کی طرف دیکھنے لگی پھر ایک تگڑی گھوری سے اپنے بھائی کو

نوازا۔

ڈیڈ ہم کب پہنچے گئے۔

بیزاری سے پوچھا گیا تھا۔

بس بیٹا پہنچنے والے ہیں۔

اعظم صاحب نے باہر کے مناظر کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

زر غون نے غصے سے سر جھٹکا۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی ایک محل جتنے بڑے گھر کے آگے رکی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بڑے سے بروان دروازے کے آگے بہت سے لوگ کھڑے تھے جیسے وہ انکے استقبال کے لیے ہی کھڑے ہوں۔۔

بڑے آغا جی۔۔

اعظم صاحب دوڑتے ہوئے اپنے باپ کے گلے لگے تھے۔

آغا صاحب نے بہت شفقت سے اپنے چھوٹے بیٹے کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔

زرغون بنا بلیک گلاسز اتارے سب کو دیکھ رہی تھی جیسے ان چہروں کو پہچاننے کی کوشش میں ہو۔۔

بیٹا ادھر آو۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی رقیہ نے اسے محبت سے اپنی طرف بلایا۔

وہ ہلکی سی مسکان ہونٹوں پر سجاتی انکے گلے لگی تھی پھر ناختم ہونے والا ملنے کا سفر

شروع ہوا سب کے گلے ملتی وہ تھک چکی تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

چلو سب اندراب بیٹھ کر مل لینا۔

آغا جی کے کہنے کی دیر تھی سب زر غون کو کھینچتے ہوئے لے گئے۔

عظم صاحب بھائیوں کے پاس بیٹھے ان سے بات چیت کر رہے تھے ہنی اور وہ کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی سامنے بیٹھی ینگ جنریشن کو جو دونوں کو دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے انہیں اپنی مغرور سی کزن کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔

یار آپ یہ ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

ہنی نے زر غون کو کہنی مارتے ہوئے پوچھا۔

موٹے دیکھ نہیں گھور رہے ہیں جلتے ہیں ہمارے سٹائل سے۔

مغرور سے لب و لہجے میں کہتی وہ بڑی نزاکت سے گلاس کو پکڑتی ہونٹوں سے لگا گئی تھی آخر انہیں امپریس بھی تو کرنا تھا۔

ہائے میں زر گل۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایک بہت پیاری شکل کی لڑکی نے اپنا تعارف کروایا۔

میں زر غون اعظم اور یہ خنان میرا چھوٹا بھائی ہے۔

زر غون نے بھی ہلکی سی مسکان سے اپنا اور اپنے بھائی کا تعارف کروایا۔

میں تمہارا سب سے تعارف کرواتی ہوں۔

زر گل اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی خلوص مسکان سے بولی۔

یہ عمارہ ہے حبیب چاچو کی بڑی بیٹی یہ شازم ہے عمارہ کا بھائی یہ ملیحہ ہے شازم سے چھوٹی۔

یہ مالا ہے یہ ارسلان ہے نوید چاچو کے بچے۔۔۔

یہ ہمارے ہماری پھپھو کی چھوٹی بیٹی خیام بھائی گھر پر نہیں وہ بڑے ہیں ہمارے بھی اور ہم سب سے بھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اور میں تمہارے منیب چاچو کی چھوٹی بیٹی زر گل ہوں آپ کی گھر پر نہیں ہیں ہم دو بہنیں ہیں

زر گل نے سب کا تعارف بہت تفصیل سے کروایا تھا وہ جیسے جیسے سب کا تعارف کروا رہی تھی سب اسے ہاتھ ہلاتے جا رہے تھے۔

وہ اور ہنی بھی جو ابّا خوش اخلاقی سے ہاتھ ہال رہے تھے۔

یار آپ انہیں ایک دوسرے کے نام کیسے یاد رہتے ہوں گئے۔

ہنی نے کنفیوژن سے اس سے پوچھا۔۔

پتا نہیں میرے بھائی میں خود حیران پریشان ہوں مجھے تو ان سب کے نام بھول بھی چکے ہیں۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے لاچاری سے ہولے سے اپنے بھائی کو جواب دیا۔

جوا باؤہ بھی سر ہلا کر رہ گیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیا آپ ہم دونوں کو ہمارے روزدیکھا دیں گئی اصل میں میں تھک چکی ہوں بیٹھے
بیٹھے میں ریلکس ہونا چاہتی ہوں۔

زرغون نے زرگل سے کہا جبکہ نظریں اپنے باپ پر تھیں جو بھائیوں کے پاس بیٹھے
انہیں تو بھول ہی چکے تھے۔

شیور آو میرے ساتھ۔

زرگل کہتے ہی صوفے سے کھڑی ہوتی بائیں سائیڈ کو ریڈور کی طرف مڑی۔
وہ دونوں بھی جلدی سے اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے زرگل کے پیچھے تیزی
سے بڑھے۔

www.novelsclubb.com
بڑی کوئی وکھڑی لڑکی ہے مغرور کہی کی۔

شازم نے اسکی پشت دیکھتے ہوئے کہا۔

تم ٹھیک کہہ رہے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ارسلان نے سر ہلا کر اسکی بات کی تائید کی۔

نہیں یار وہ ابھی تو آئی ہے وہ کونسا ہمیں ٹھیک سے جانتی ہے آہستہ آہستہ ہی وہ ہم سے گھلے ملے گئی نا۔

ملیخہ نے اپنی نک چڑی کزن کی سائیڈلی اصل میں اسے زر غون بہت اچھی لگی تھی۔
عمارہ نے غصے سے سر جھٹکا کیونکہ اسے وہ زرا بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

نئی جگہ ہونے کی وجہ اسے ساری رات نیند نہیں آئی تھی رات کے تین بجے اسے نیند آئی تھی تب کی سوئی وہ صبح کے گیارہ بجے اٹھی تھی وہ بھی کتنی بار دروازہ نوک کرنے پر۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مصیبت ہے یار ایک تو کوئی چین سے سونے بھی نہیں دیتا۔

تکلیہ پٹختے ہوئے وہ جھنجھلائی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

گھنگڑیا لے بالوں میں چہرہ چھپا ہوا تھا بال تھے ہی بہت گھنے اور حد سے زیادہ کرلی
اسے اپنے بال زرا بھی پسند نہیں تھے۔

تب ہی فون کی بپ بجی۔

ڈیڈ کی دس مسڈ کالز ایک تو انہیں زرا چین نہیں اپنے بچوں کو پریشان کر کے رکھنا اپنا
فرض سمجھتے ہیں۔

ناک کے نتھے پھیلاتی وہ بیزاری سے بڑبڑائی۔

کیا مزے کی لائف تھی میری سیدھا اٹھا کر یہاں لے آئے۔

بیگ سے کپڑے نکالتی وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تیار ہو کر وہ باہر آئی۔

لبے سے کوریڈور سے ہوتی وہ سیدھا ہال میں آئی ہال میں کوئی نہیں تھا۔

یہ سارے کہاں گئے؟

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

خود سے حیرت سے بڑبڑاتی ہوئی وہ باہر آئی جب اسے رکنپڑا تھا سارے لوگ ساتھ والے بنے گھر کے لان میں جمع تھے گھر بلکل ساتھ بنا ہوا تھا کوئی دیوار بیچ میں ہائل نہیں تھی بس ایک لمبی سے کیاری تھی جس کی وجہ سے دونوں گھروں کے گارڈن الگ الگ دیکھتے تھے دروازہ بھی ایک ہی تھا جو بہت بڑا تھا۔

یہ سب اس گھر کی طرف کیوں گئے ہیں اور یہ گھر کس کا ہے۔

وہ سوچتی ہوئی دھیمے قدموں سے اس گھر کے لون کی طرف بڑھی۔

جب ایک چمچماتی ہوئی سفید کرولا سے ایک بہت سو برسہا شخص باہر نکلا تھا۔

وائٹ سوٹ پر بلیک واسکٹ پہنے بلیک ہی گلاسز لگائے گھنی مونچھوں والا وہ شخص

ہلکی مسکان سے آغا جی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

یہ کون ہے۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ باری باری سب سے سپاٹ سے انداز میں مل رہا تھا۔

بابا!

چھوٹی سے بچی جو یو فراک میں تھی اسکی طرف دوڑی تھی وہ اچانک سے نیچے بیٹھا
تھا سپاٹ تاثرات شفقت میں بدل تھے۔

ٹھوڑی پرانگی رکھے وہ سب کو دیکھ رہی تھی جب زر گل نے اسے دیکھا۔
زر گل مسکراتے ہوئے اسکے قریب آئی تھی۔

یہ ہمارے اذلان بھائی ہیں ہم سب انہیں بڑے بھائی کہتے ہیں کیونکہ یہ سب کزنز
میں سے بڑے ہیں۔

زر گل نے اسکے الجھن والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

او تو یہ خاقان تایا کے بیٹے ہیں۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں۔۔۔

زر گل اسکے بکھرے بال دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

سوری میں ایسے ہی باہر آگئی اصل میں مجھ سے بیڈ کافی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کافی حلق سے ناترے میں بال وغیرہ نہیں بناتی آپ مجھے کچن بتادیں میں خود کافی بنالوں گئی۔

زر غون نے اسکی نظریں اپنے بالوں پر محسوس کرتے ہوئے جلدی سے وضاحت دی۔

سوری زر غون بڑے بھائی کے آنے کی خوشی میں میں تمہیں کافی دینا بھول گئی حالانکہ مجھے پتا ہے تم کافی پیئے بغیر بیڈ سے پاؤں تک نیچے نہیں رکھتی۔

زر گل شرمندگی سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اٹس اوکے اور میں اپنے کام خود کرتی ہوں آپ، آپ مجھے بس کچن کابت دیں۔

وہ سامنے اپنے بھائی کو اس شخص کے گلے لگتے دیکھ کر زر گل سے بولی۔

ہنی کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا وہ اندر کی طرف بڑھتا تھا باقی سارے افراد بھی اسکے پیچھے بڑھے تھے وہ بچی گود میں اٹھائے اسکی نظروں سے او جھل ہو گیا تھا۔

یہ بچی؟

وہ بچی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی زر گل کی طرف مڑی۔

یہ بڑے بھائی کی بیٹی ہے ہنہ۔۔

زر گل گہرا سانس لیتی دھیمے لہجے میں بولی تھی نظریں جھک گئیں تھیں۔

پھر خود پر قابو پاتی وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی ہوئی کچن کی طرف

بڑھی

زر غون سر ہلاتی ہوئی اسکے پیچھے چلی گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بابا میں نے آپکو کتنا مس کیا تھا۔

ہنہ کے معصوم لہجے پر انہوں نے بہت محبت سے اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھے۔

آپ میرے لیے کیا کیا لائے ہیں۔

ہنہ نے تجسس سے آئی برواچکا کر پوچھا آئی برواچکانے کی عادت اس نے اپنے باپ سے چڑائی تھی۔

بہت کچھ جو میری جان کو چاہئے تھا۔

انہوں نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

اگر انکے جینے کی کوئی وجہ تھی تو ہنہ تھی ورنہ انکی زندگی میں ایسا کچھ نہیں تھا جس کے سہارے وہ عمر کاٹتے۔۔

دینو کا کامیرے بیگ لے آئیں روم سے اور سب بچوں کو بھی بولا لائیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ تین ماہ بعد آؤٹ آف کنٹری سے واپس آئے تھے۔۔

اپنے کزنز کو وہ بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتے تھے۔۔

ہنہ کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے دینو کا کا کو حکم صادر کیا۔

جی اچھا۔

دینو کا کہتے ہوئے چلے گئے۔

ہنہ کے سر پر ٹھوڑی اٹکائے وہ سامنے لگی پینٹنگ کو دیکھنے لگے جس میں صحرا کا منظر تھا ایک لڑکا سر جھکائے ریت پر بیٹھا تھا دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں ریت بھری ہوئی تھی یہ پینٹنگ اسے بہت پسند تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ پینٹنگ بھلا بنائی کس نے تھی؟

بڑے آغا یعنی شفقت لاشاری اور چھوٹے آغا جی یعنی عنایت لاشاری۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یہ دوہی بھائی تھے گاؤں کے سب سے زیادہ میر اور محترم خاندان وہ تین چار گاؤں کے آغا جی تھے لوگ اپنے مسئلے مسائل لے کر انہی کے پاس آتے تھے۔۔

گاؤں بہت بڑا تھا جہاں اور بھی بہت سے امیر خاندان آباد تھے۔

بڑے آغا جی کے تین بیٹے تھے۔

خاقان، حبیب، اور اعظم۔

خاقان صاحب کی دو شادیوں ہوئیں تھی پہلی بیوی سے انکا بیٹا تھا اذ لان بخت۔۔

وہ دوسری بیوی کے ساتھ اسلام آباد ہوتے تھے۔۔

حبیب صاحب انکی بیوی نگہت ہے جو کہ انکی خالہ زاد بھی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

انکیں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے عمارہ، شازم، ملیحہ،

تیسرے نمبر پر اعظم ہیں جو شادی کے بعد باہر سیٹل ہو گئے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون چھ سال کی تھی جب وہ اسٹریلیا شفٹ ہوئے تھے جبکہ خنان کی پیدائش وہی کی تھیں

انکی بیوی عالیہ ہارٹ اٹیک سے فوت ہو چکیں تھی آج سے دس برس پہلے، اعظم صاحب بہت مشکل سے سنبھلے تھے انہیں اپنی بیوی عالیہ سے بہت محبت تھی۔ پھر اسٹریلیا میں پے در پے ہوتے حادثے انہیں اپنوں سے بہت عرصہ دور لے گئے۔۔۔

عنایت لاشاری شفقت لاشاری سے چھوٹے تھے انکے تین بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو بیوگی کے بعد انکے ساتھ ہی رہتیں تھیں۔

عنایت لاشاری کینسر کے موزی مرض سے آج سے پانچ سال پہلے انتقال کر گئے تھے انکی بیوی بھی انکے پیچھے پیچھے ہی چل بسیں۔

منیب، نوید، شملہ۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

منیب بڑے ہیں جن کی شادی ساتھ والے گاؤں میں ہوئی تھی انکی بیوی سنبل بہت جھگڑالوں طبیعت کی مالک ہیں انہیں اپنے امیر میکے پر بہت مان ہے۔

انکی دو بیٹیاں ہیں زرش، زرگل۔

اس کے بعد شملہ ہیں جن کے دو بچے ہیں۔

نوید صاحب کی بیوی انیلہ ہیں انکے دو بچے ہیں۔

ارسلان، مالا۔۔

ان کے بعد شملہ ہیں انکے بھی دو ہی بچے ہیں۔

خیام، ہما۔

سب آپس میں مل جھل کر رہتے ہیں اس گھر میں بڑے آغا جی کی ہی حکومت چلتی

ہے جو وہ کہیں چھوٹوں بڑوں سب کو ماننا پڑتا ہے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آغا جی کو سب سے زیادہ عزیزان کا بڑا پوتا اذلان بخت ہے جسے انہوں نے خود پالا
پھوسا ہے پھر اسے ہائر سٹڈی کے لیے امریکہ بھیج دیا وہ انکے کہنے پر ہی سیاست میں
آئے تھے۔۔

اس گھر میں جہاں اذلان بخت کو بہت پیار ملا وہیں کچھ لوگوں انہیں ترحم آمیز اور
حقارت کی نگاہوں سے بھی دیکھتے تھے جس سے وہ بہت خار کھاتے تھے۔۔

بالکنی میں کھڑا وہ چونکا تھا سامنے ہی ایک انجانا سا وجود کانوں میں ہینڈ فری لگائے
رف ٹروزر پر رفسی ہی بلیک کمیز پہنے گھنگھڑیا لے بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ
لون میں دوڑ رہی تھی۔۔

وہ ورزش کر رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سامنے بنے گھر کی بالکنی پر کھڑے وجود کو دیکھنے لگا جو مسلسل اپنی غلیظ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اوئے!

وہ سگریٹ نیچے پھینکتا غصے سے پھنکارا تھا۔

جس پر وہ وجود بوکھلاتے ہوئے اندر کہی غائب ہوا تھا۔

پھر اسے دیکھا جو اپنے کام میں مصروف تھی۔

اندر جاو!

وہ اوپر سے ہی اونچا سا بولا تھا۔

کانوں سے ہینڈ فری نکالتی نا سمجھی سے وہ اوپر کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

لب بھینچے کھڑے وجود کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر وہ چونکی تھی۔

کیوں!

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے پوچھا۔

میں کہہ رہا ہوں اس لیے۔۔

وہ رینگ پر ہاتھ رکھ کر جھک کر سر دلچے میں بولا تھا۔

ایویں خالہ جی کی راج ہے کیا یہ میرا گھر ہے، جہاں دل کرے گا وہاں جاؤں گی۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہینڈ فری پھر سے کانوں میں ٹھونسٹی وہ پھر سے دوڑنے لگی تھی۔۔

بد تمیز لڑکی۔۔

وہ غصے سے بڑبڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ فون کی بجتی بپ کی طرف متوجہ ہوا۔

ہاں رمزی کیا بنا اس کیس کا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اپنے وکیل سے بات کرتا وہ سامنے بنے گھر کی چھت کی طرف دیکھنے لگا جواب
ویران تھی۔

گہرا سانس خارج کرتا وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

زرگل نے ایک طرف ہو کر اسے گزرنے کا راستہ دیا۔

خیام نے لب بھینچ کر اس کا چہرہ دیکھا جو سپاٹ تھا نظریں جھکائے وہ فرش پر دیکھ رہی
تھی۔

زرگل ایک کپ کافی بنا دو گئی۔

www.novelsclubb.com

خیام نے ہولے سے کہا۔

_____ نہیں

اسکے چہرے کو سپاٹ نظروں سے دیکھتی وہ آگے بڑھ گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پیچھے کھڑا وجود ساکت رہ گیا تھا زگل جو اسکے کام دوڑ دوڑ کر بن کہے کر دیتی تھی
لیکن آج کہنے پر انکار گئی تھی۔۔

غلطی تو میری ہے۔۔

گہری سانس لیتا وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھ گیا وجود پر اچانک سے ایک بے نام
سی تھکن چھا گئی تھی۔

آج رات کا کھانا تم اس طرف کھاو گے۔۔

آغا جی نے بہت محبت سے اس سے فرمائش کی۔

آغا جی آپ میری طرف کھالیجے میں کمفر ٹیبل فیل نہیں کرتا ان لوگوں میں۔

وہ سر جھٹک کر بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بیٹا یہ تمہارے اپنے ہیں اب تو تمہارے تایا اعظم بھی آئے ہوئے ہیں انکی ہی خاطر
آج رات کا کھانا ہماری طرف کھاویٹا۔

آغا جی نے بہت پیار سے اسے سمجھایا آغا جی کا لہجہ ہمیشہ اس سے بات کرتے ہوئے
بہت دھیما ہوتا تھا باقی سب کے ساتھ وہ بردبار اور رعب سے پیش آتے تھے۔

میں تایا اعظم کو اپنی طرف انوائٹ کرنے ہی آیا تھا لیکن وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔

انکا ہاتھ اپنے سفید مضبوط ہاتھ میں پکڑتا وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

زمینوں پر گیا ہے نوید اور حبیب کے ساتھ آج رات ڈیڑے پر ہی رہیں گئے وہ۔۔

آغا جی اسکے سلکی بلیک چمکتے بالوں پر نظریں جمائے ہوئے بولے۔

اوکے پھر آپ تایا کی بیٹی اور بیٹے کو کہہ دیجئے گا آج رات کا کھانا وہ میری طرف
کھائیں۔۔

وہ کہتا ہوا دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں کمرے میں آجاؤں۔۔

پشت پر ہاتھ باندھے کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی وہ آغا جی سے اجازت کی طلب گار تھی۔

آجاؤں۔۔

آغا جی نے سنجیدگی سے اسے اجازت دی۔

آغا جی مجھے تین ہو گئے ہیں یہاں آئے مجھے کوئی گھومنا پھرانا نہیں لے کر گیا اور آپ میرے لیے کسی اچھے سے ہسپتال کا بھی بندوبست کریں۔

انکے قریب آتی وہ منہ بسور کر بولی۔

ہسپتال کا بندوبست کہنے پر اذلان بخت نے چونک کر اسے سر سے پیر تک دیکھا کہ کہی اسے چوٹ تو نہیں لگی جو وہ ہسپتال کا بندوبست کرنے کو کہہ رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

شازم اور ارسلان سے ہم نے کہہ دیا ہے وہ آج لے جائیں گئے تمہیں گھمانے لیکن یہ ہسپتال کا کیا چکر ہے۔

آغا جی نے حیرت سے پوچھا۔

کیا مطلب آپ کو پاپا نے نہیں بتایا میں ایک ہونہار ڈاکٹر زرغون اعظم ہوں میں وہاں ڈاکٹر تھی اپنا کماتی تھی اپنا کھاتی تھی میں انڈیپینڈنٹ لڑکی ہو باپ دادا کا کھانا مجھے نہیں پسند۔

فخر سے گردن اکڑا کر کہتی وہ دونوں کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

بچپن سے جوانی تک اپنے باپ دادا کا ہی کھاتی آئی ہو تم یا پھر بچپن سے ہی

انڈیپینڈنٹ تھی۔۔۔ www.novelsclubb.com

طنز سے کہتا ہوا وہ کھڑا ہوا تھا۔

عجیب لڑکی ہے۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے گھور کر اسکی پشت دیکھی جو کہہ کر رکا نہیں تھا۔

داداجی یہ انسان اتنا سڑا ہوا کیوں ہے اور یہ اتنا دھیمائیوں بولتا ہے۔

آغا جی کے بیڈ پر بیٹھتی وہ غصے سے بولی۔

تمیز سے بات کیا کرو بڑا ہے وہ تم سے۔۔

آغا جی نے اسے گھورتے ہوئے سمجھایا۔

بڑا بے شک طنز پر طنز کرتا رہے۔۔ اب اتنا بھی بڑا نہیں ہے وہ۔۔۔

ناک چڑھا کر کہتی وہ آغا جی کو دانت پیسنے پر مجبور کر گئی تھی۔

ہمارے خاندان کی لڑکیاں نوکریاں نہیں کرتی ہم عزت دار لوگ ہیں۔ تمہارے

باپ نے شاید تمہیں بتایا نہیں کہ ہمیں عورتوں کا نوکریاں کرنا سخت نا پسند ہے۔۔

آغا جی نے بڑے آرام سے اسکے سر پر

بمب پھوڑا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا ایا۔

لیکن پاپانے تو مجھ سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

اب پتا چل گیا نا جاؤ گھو مو پھر واپ ہمارے آرام کا ٹائم ہے۔۔

آغا جی بے مروتی سے کہتے ہوئے لیٹ گئے۔

زرغون نے گھور کر انکی بند آنکھوں کو دیکھا۔۔

پھر غصے سے پیر پٹختی وہ باہر آئی جہاں سیڑیوں پر شازم بیٹھا سموکنگ کر رہا تھا ہال

میں کوئی نہیں تھا شاید اسی لیے وہ بڑے ریلکس سے انداز میں سوئے پر سوٹالگا رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔

سموکنگ ویری بیڈریبٹ یہ صحت کے لیے نقصان دہ ہے اس سے دل اور ہونٹ

دونوں سیاہ پڑ جائیں گئے تمہارے پھر روتے رہنا خود کو۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

قریب سے آتی اسکی آواز پر وہ بھوکھلا کر کھڑا ہوا تھا ہاتھ سے سگریٹ چھوٹ کر نیچے جا گری تھی۔

میں پی تو نہیں رہا تھا۔

وہ بھوکھلا کر جلدی سے اپنی صفائی پیش کر گیا تھا۔

تو کیا سونگ رہے تھے۔

کمر پر ہاتھ رکھتی وہ مسکرا کر بولی۔

دیکھو اگر کسی کو بتایا تو میں تمہارا گلہ کاٹ دوں گا۔

شازم خود پر قابو پا تاغصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اب تک کتنوں کا گلہ کاٹ چکے ہو اور میں کتنے نمبر پر آتی ہوں ویسے میں آغا جی کو

بھی بتاؤں گئی اور تایا جان کو بھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لیے اسکا پسینے سے تر چہرہ دیکھ کر وہ مسکرا کر بولی تھی۔

کیا چاہتی ہو!

شازم نے دانت پیس کر غصے سے پوچھا۔

ہممم!

گہرا سانس لیتی اسکی چھوڑی ہوئی سیڑی پر بیٹھی۔

پہلے یہ بتاؤ اس گھر میں گوشت کیوں نہیں پکتا۔

اسکے چہرے کو دیکھتی وہ غصے سے بولی۔

کیونکہ بڑے آغا جی اور بڑے بھائی کو نہیں پسند گوشت کی کوئی بھی اقسام۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھتا ہوا منہ بنا کر بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

یہ بھلا کیا بات ہوئی انکو نہیں پسند وہ ناکھائیں میں تو روز گوشت والی ڈش کھاتی تھی اور یہاں تو تین دن سے سبزیاں پر سبزیاں پک رہیں ہیں واوا بھئی واوا۔ بہت غصے سے وہ بولی تھی۔

بچپن میں بڑے آغا جی پر کسی جن کا سایہ تھا تب سے انکے پیر نے انہیں گوشت کی کوئی بھی اقسام کھانے سے منع کر دیا اور بڑے بھائی کو ویسے ہی گوشت وغیرہ پسند نہیں،

اس لیے ہم نہیں بناتے اور نا ہی اجازت ہے گوشت کی کوئی ڈش وغیرہ بنانے کی۔ اس بار تفصیل سے جواب زر گل کی طرف سے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہا ہا ہا!

مائی گاڈ کیسے تم لوگ اتنی پابندیوں میں رہ لیتے ہو۔

وہ پہلے تو قہقہہ لگائی تھی پھر بعد میں سنجیدگی سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہمیں تو عادت ہے۔

زرگل کندھے اچکا کر بولی۔

میں یہ فضول پابندیاں برداشت نہیں کر سکتی میں آزاد فضا میں رہنے والی شہری
ہوں۔۔۔

شازم آغا جی کہہ رہے تھے شازم اور ارسلان کے ساتھ باہر جا کر گاؤں کی سیر
وغیرہ کر آؤ۔

وہ کھڑی ہوتی دونوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ارسلان تو شہر گیا ہے رات کو آئے گا۔

www.novelsclubb.com

زرگل نے پریشانی سے کہا۔

میں نہیں جانتی مجھے باہر لے کر چلو۔

ویسے بھی کونسا مجھے ارسلان کی ٹانگوں سے چلنا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون سر جھٹک کر غصے سے بولی۔

او کے باقی سب تو سو رہے ہیں ایسا کرتے ہیں میں اور شازم تمہیں گھمالاتے ہیں

زر گل بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

آ جاو باہر دونوں۔۔۔

شازم غصے سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

میں چادر لے آؤں۔

زر گل کمرے میں چادر لینے بھاگ گئی ہنی کہاں ہو یم باہر جا رہے ہیں اگر جانا ہے تو

دومنٹ میں ہال میں آ جاو۔

www.novelsclubb.com

موبائیل پر جلدی سے میسج ٹائپ کرتی وہ باہر کی طرف بڑھی۔۔

کچھ ہی وقت میں مالا، ہنی بھی آ گئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چاروں ہی پیدل باہر نکل گئے تھے پیچھے ایک ملازم بھی تھا جس کے ہاتھ میں بڑی سی کلاشنکوف تھی رئیس خاندان سے انکی دشمنی کتنی گہری تھی کون نہیں جانتا تھا

--

واو ایار کیا قدرت ہے اللہ کی۔۔

وہ ارد گرد گھنے جنگلات کو دیکھتی بہت پر جوش انداز میں بولی تھی۔

جس پر زر گل اور ہنی مسکرا کر رہ گئے۔

وہ لونگ بلیو شرٹ نیچے وائٹ پلاز و پہنے گلے میں وائٹ ہی سٹالر لیئے گھنگڑیا لے

بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ پرکشش لگ رہی تھی اسٹریلیا جیسے ملک میں رہ کر بھی

اس نے کبھی شارٹ شرٹ اور تنگ جینز نہیں پہنی تھی نا ہی اعظم صاحب کی

اجازت تھی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یہ ہمارا ڈیرہ ہے۔

شازم نے سفید اونچی دیواروں والے اصطبل کی طرف آتے ہوئے بتایا۔
بہت سی گائیں بھینسیں ایک طرف بندھی ہوئیں تھیں تو دوسری طرف ایک بہت
بڑا ٹیوب ویل لگا ہوا تھا ڈیرہ بہت بڑا تھا۔

ارے یہ ہارس کس کے ہیں آئی لوٹ مجھے تو ہارس بہت پسند ہیں۔۔۔
دو گھوڑوں کے قریب آتی وہ ایک سائٹمنٹ سے بولی۔
شازم اور زرگل گھبرائے۔

ایک سفید گھوڑی تھی تو ایک بروان گھوڑا آزاد گھوم پھر رہے تھے۔
www.novelsclubb.com
ان کے قریب مت جاویا یہ بڑے بھائی کے گھوڑے ہیں انہیں بہت پسند ہیں۔

صبح صبح وہ انکی سواری ضرور کرتے ہیں۔۔

شازم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے بتایا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تو میں کونسا نہیں اپنے نام کرنے لگی ہوں بس بیٹھوں گئی پھر اتر جاؤں گئی۔

گھوڑی پر ہاتھ پھیرتی وہ خفگی سے بولی۔

تم سمجھ نہیں رہی یا یہ بہت ڈینجرس ہیں یہ اتنا تیز بھاگتے ہیں کہ بڑے بھائی کے علاوہ انہیں کوئی کنٹرول نہیں کر سکتا۔

اس بار مالانے اسے سمجھایا۔

اففف کیا بڑے بھائی بڑے بھائی لگا رکھا ہے تم تینوں نے ہنی بتاوا نہیں میں کتنی اچھی گھوڑ سواری کر سکتی ہوں مجھ پر تو انہیں یقین نہیں آئے گا تم ہی سمجھا دوا نہیں۔
کمر پر ہاتھ رکھتی وہ ناک چڑھا کر بولی۔

آپی نے گھوڑ سواری کی ٹرینگ لی ہوئی ہے اور یہ ہفتے میں ایک بار بنا پاپا کی نظروں میں آئے گھوڑ سواری ضرور کرتیں تھیں اور انہیں سوئمنگ

بس چپ جتنا کہا ہے اتنا ہی بتانا تھا ڈفر۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی بات کا ٹٹی وہ غصے سے بولی تھی۔

ہنی جو روانی میں بتا رہا تھا اسکے ڈانٹنے پر منہ بسور کر رہ گیا جس پر مالا مسکرا کر رہ گئی

ون ٹو تھری۔۔

کاؤنٹنگ کرتی ایک بہت اونچی کرسی پاس رکھتی وہ ایک جھٹکے سے اس سفید گھوڑی پر سوار ہوئی تھی۔۔

سب ہکا بکا اسے دیکھتے رہ گئے حتیٰ کے کام کرتے ملازم بھی کیا وہ نہیں جانتی تھی یہ گھوڑی کتنی خطرناک تھی۔۔

ہنی ریلکس سا کھڑا اپنی آپنی کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا اور مالا ہنی کو وہ بہت خوبصورت ینگ سالٹر کا تھا جس کی آنکھیں بالکل زرغون جیسی تھیں جن میں واضح شرارت چمکتی تھی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ڈر کیوں رہے ہو بس بیٹھوں گئی میں گھوڑ سوار ی تھوڑی ناکروں گئی۔

انکے پریشان چہرے دیکھتی وہ مسکرا کر بولی۔

زر غون پلیر زراتر جاو تمہیں چوٹ لگ سکتی ہے۔

زر گل نے پریشانی سے گھوڑی کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

پانچ منٹ اوپر بیٹھ کر فیل تو کر لینے دو میں کونسا گھوڑ سوار کرنے لگی ہوں۔

ابھی اس نے مسکرا کر کہا ہی تھا جب گھوڑی ایک دم سے اچھلی تھی۔

زر غون نے سرعت سے اسکی گلا میں پکڑیں ورنہ وہ گر سکتی تھی۔

جب کہ شازم اور زر گل پریشانی سے اسکی طرف لپکے تھے۔

www.novelsclubb.com

جب گھوڑی ایک دم مخالف سمت کی طرف بھاگی تھی۔

آہ۔

وہ چیخنی تھی جب گھوڑی نے چھوٹی سی باونڈری پھلانگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ تینوں چیختے ہوئے گھوڑی کے پیچھے بھاگے تھے۔

جو جنگل کے بچوں بیچ جاتی سڑک پر دوڑ گئی تھی۔

گھوڑی کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اسے چھلانگ لگانے تک کا موقع نہیں ملا تھا۔۔

بڑے لالا (بھائی) کو فون کرو۔۔

زر گل نے پریشانی سے شازم کو کہا جو فٹ ہوتے چہرے سے اذلان بخت کا نمبر ملا گیا تھا۔۔

جبکہ ہنی بہت پریشانی سے اس سڑک کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گھوڑی گئی تھی۔

کام کرتے ملازم بھی پیچھے دوڑے تھے لیکن گھوڑی انکی نظروں سے پل میں او جھل ہو چکی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فق ہوتے چہرے سے وہ گھوڑی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گھوڑی نے نا
رکنا تھا وہ نار کی۔۔

وہ گھوڑ سوار ی میں ماہر ناہوتی تو کب سے زمین پر گر کر خود کو زخمی کر چکی ہوتی لیکن
وہ ماہر گھوڑ سوار تھی ایسے کیسے گر سکتی تھی۔

گھوڑی کسی باغ میں داخل ہوئی تھی جب گھوڑی نے ایک دم سے اسے نیچے پٹختا تھا۔
آہ۔ہہ

وہ چیختی ہوئی درخت سے ٹکرائی تھی۔

ماتھے چھل گیا تھا درخت کی نوکیلی ٹہنیوں سے۔

www.novelsclubb.com

آپ ٹھیک ہیں!

وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے گھوڑی کو صلو تیں سنار ہی تھی جب ایک انجانی سی آواز پر وہ
چونک کر سر اٹھاگی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

سامنے کوئی تیس سال کی لگ پھگ عمر کا آدمی کھڑا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ اٹھنے لگی تھی جب اس انسان نے سرعت سے اسکے آگے ہاتھ بڑھایا تھا۔

وہ اسکے ہاتھ کو اگنور کرتی لڑکھڑا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

میری گھوڑی کہاں گئی۔

وہ ارد گرد دیکھتی پریشانی سے بولی۔

وہ تو چلی گئی۔

وہی آدمی رسان سے بولا۔

چلی گئی مجھے لیئے بغیر۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔۔

ہا ہا ہا!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لگتا ہے مرنے کا کافی شوق ہے آپ کو وہ گھوڑی آپ کو کسی کھائی وغیرہ میں بھی گرا سکتی تھی آپ کی لک اچھی ہے جو ہڈی پھسلی تڑوانے سے بچ گئی ہیں۔

وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا خوش اخلاقی سے بولا۔

آپ کی تعریف اور خواہ مخواہ مجھ سے فری ہونی کی ضرورت نہیں ایسی ویسی لڑکی مت سمجھنا مجھے۔

کپڑے جھاڑتی وہ اسے غصے سے سناگئی تھی۔

میں ایسی ویسی لڑکیوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتا آپ مجھے اچھی لگی سو آپ سے بات کر لی۔

وہ آدمی سنجیدگی سے بولا۔
www.novelsclubb.com

کر لی بات اب نکلویہاں سے۔

جو گرز بوٹ کے تسمے ٹھیک سے باندھتی وہ ناک چڑھا کر بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس جگہ آپ کھڑی ہیں یہ میری زمینیں ہیں بلکہ چاروں طرف جتنی بھی زمینیں
آپ کو نظر آرہیں وہ سب میری ہیں۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالتا وہ شخص مسکراہٹ ہوٹوں پر سجاتا ہوا بولا اسے یہ لڑکی کافی
انٹر سٹنگ لگی تھی شہباز رائیس کو عام لوگ کہاں پسند آتے تھے یہ لڑکی بھلے عام
دیکھتی تھی لیکن اس میں کچھ تو ایسا تھا جو بندے کو اسکی طرف کھینچتا تھا۔

ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتی وہ چاروں طرف دیکھنے لگی۔

تو!۔

غصے سے کہتی وہ سڑک کی طرف بڑھی۔

پچھے پچھے وہ شخص بھی چلنے لگا۔
www.novelsclubb.com

آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا یہاں کہاں سے آئیں ہیں آپ۔

وہ شخص بہت متانت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں بڑے آغا جی کی ہوتی ہوں اعظم لاشاری کی بیٹی ہم تین چار دن پہلے ہی پاکستان آئے ہیں۔

وہ مفرل کو ٹھیک سے گلے میں اوڑھتی ہوئی بنار کے سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔۔
جبکہ پیچھے آتا شخص ایک دم سے رکا تھا۔

چہرے پر غصے والے تاثرات ایک دم سے چھائے تھے۔

پھر خود پر قابو پاتا وہ اس کے سامنے آیا۔

زر غون ایک دم رکی۔

آپ کہیں تو میں آپ کو چھوڑ آؤں آپ کے گھر۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں ایک انوکھی سے چمک لیے وہ بولا۔

زر غون!

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی سامنے سڑک پر رکتی گاڑی سے وہ غصے سے نکلا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وائٹ سوٹ پر براؤن چادر رکھے وہ شاندار شخص اسکی طرف آیا بنازمینوں میں قدم رکھے اسے آواز دے گیا تھا چہرے پر پتھر یلے تاثرات سے چھا گئے تھے اس شخص کو اپنی کزن کے ساتھ دیکھ کر۔

وہ ایک دم سے اسکی طرف دوڑی تھی۔

آپ!

گاڑی میں بیٹھو!

اسکی بات کاٹا وہ شہباز رائیس کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

زرغون کندھے جھٹکتی ہوئی گاڑی کے کھلے دروازے سے اندر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

شہباز رائیس ہلکی مسکان سے وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

جواباً وہ اسے نفرت سے دیکھتا گھوم کر گاڑی میں آکر بیٹھا گاڑی کو سپیڈ میں چھوڑے

وہیل میں اسکی نظروں سے او جھل ہوئے تھے۔۔۔۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

پیچھے وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے پلٹ گیا اسے جو چاہئے تھا وہ مل چکا تھا

--

آغا جی رینگ پر جھکے سامنے کھیتے اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

پھر انکی نظر درون میں بیٹھے وجود پر گئی جو خاموشی سے بیٹھا سامنے رکھی فائل پر مار کر سے کوئی نشان لگا رہا تھا اسکی زندگی کتنی ویران تھی ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔

زر غون کو بہت ڈانٹا تھا اس نے جس پر زر غون خاموش ہی رہی تھی کہ غلطی اسی کی تھی شام تک وہ غصے سے کمرے میں ہی بند رہی تھی۔۔۔

میراجت ہوتا تم از فائزہ احمد

لیکن شام کو سب اسے اس کے کمرے سے کھینچ کھانچ کر باہر لون میں لے آئے
تھے جہاں وہ اب لوڈو کھیل رہے تھے سب سے زیادہ چیٹنگ زر غون کی طرف
سے ہو رہی تھی آواز بھی پورے لون میں اسی کی گونج رہی تھی۔۔

آغا جی اسے دیکھتے ہوئے چونکے پھر دور بیٹھے اپنے پوتے کو دیکھتے وہ سیدھے ہوئے۔
زر غون کو شرارت کرتے ہوئے لڑتے جھگڑتے دیکھ کر وہ مسکرائے تھے یہ خیال
انہیں اب آیا تھا وہ تیزی سے وہاں سے ہٹ کر اپنے خیال کو حقیقت میں بدلنے کی
تدبیر کرنے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔۔۔

اونہہ آہستہ بولو ورنہ اندر چلے جاؤ سٹرب مت کرو۔۔

زر غون، شازم، مالا، ہنی آپس میں جھگڑ رہے تھے جب اسکے سنجیدگی سے ٹوکنے پر
وہ سب ایک دم سے چپ ہوئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے اس پر پہلے سے ہی بہت غصہ ہے کزن ہے کزن رہے ابابنے کا شوق چڑا ہے
جناب کو ملازموں کے سامنے جھاڑ کر رکھ دیا مجھ معصوم کو۔۔

وہ دانت پیس کر اتنا اونچا بولی تھی کہ وہ اچانک ہی اسے دیکھنے لگا تھا آنکھوں میں
ایک خالی پن تھا جو زر غون نہیں سمجھ سکی تھی۔۔

زر غون کو دیکھ کر تو لگتا ہے وہ کسی گاؤں سے اٹھ کر آئی ہے لگتا ہی نہیں اسٹریلیا میں
اتنے برس رہی ہے۔

سبزی کا ٹٹی سنبل نے ناک منہ چڑھا کر کہا۔

اسکی پرورش بھائی صاحب نے بہت اچھی کی ہے اسی لیے تو لگتا ہی نہیں وہ اسٹریلیا
میں رہی ہے سب سے ہنس کر بات کرنا شرارتیں کرنا اس پر بہت سوٹ کرتا ہے
بھابھی۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

شملہ نے سر جھٹک کر زر غون کی سائیڈ لی۔۔

رہنے دو شاملہ اب میری زرش کو دیکھ لو اسے دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے وہ گاؤں میں رہتی ہے پوری شہری لگتی ہے اوپر سے اتنی خوبصورت زر غون تو اس کے آگے پانی بھرتی نظر آتی ہے۔۔

سنبل نے غرور سے کہا۔

جبکہ شاملہ اور نگہت ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئی۔۔

امی پلیز زچائے بنا کر لون میں بھیج دیں۔۔

خیام کچن کے دروازے پر کھڑا شاملہ سے کہتا ہوا پلٹ گیا لہجے میں واضح تھکن تھی

www.novelsclubb.com

--

سنبل نے اسکے رف سے حلیے کو دیکھ کر سر جھٹکا بھلا یہ تھا میری بیٹی کے قابل۔۔

وہ سبزی کو دم لگتی نخوت سے دل میں بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

میں پانچ منٹ میں بھیجتی ہوں میرے بچے۔

شملہ کہتی ہوئی چولہے پر چائے کے لیے پانی رکھنے لگی۔۔

شادی کر دو بیٹے کی عمر نکل رہی اسکی اب تو اذلان کا سارا بزنس بھی وہی دیکھتا ہے

لگے ہاتھوں لڑکی دیکھ کر یہ فریضہ بھی سرانجام دے دو۔۔

سنبل فریج سے ٹماٹر نکالتی طنز سے بولی شملہ جو اب ہونٹ بھینچے چپ ہی رہی۔۔۔

بھلا سنبل بیگم سے کوئی باتوں میں جیت سکتا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔

www.novelsclubb.com

آئی برواچکا کر پوچھتی وہ ہنی کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

جو وائٹ سوٹ پر بلیو کلر کا دوپٹہ کندے پر رکھے گھنگڑیا لے بال ایک کندھے پر

ڈالے دوسری طرف وائٹ پنزلگائے وہ واقعی بہت اچھی لگ رہی تھی لیکن ہنی کی

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

مسکرا نے کی وجہ اسکی آپی تھی جو ہمیشہ تیار ہو کر اس سے کسی سہیلی کی طرح ایسے ہی پوچھتی تھی۔۔

نظر نا لگے میری آپی کو کسی کی۔۔

اسے کھینچ کر سینے سے لگتا وہ محبت سے بولا۔۔

یہ آپی کا دم چھلانا چھوڑنا کوئی سنے تو کہے پتا نہیں اس لڑکی کی عمر کتنی ہو گئی جو ایک اتنے لمبے قد کا لڑکا اسے آپی کہتا ہے۔۔

ناک کے نتھے پھیلاتی وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

جس پر ہنی کھلکھلا کر ہنسا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے کہاں جانے کی تیاری ہے۔

ہنی نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تمہارے بڑے بھائی کی طرف پاپا اور آغا جی کے ساتھ تمہیں چلنا ہے ساتھ صبح کا ناشتہ آج وہیں ہے ہمارا۔۔۔

بلیوڈوپٹہ جس پرائیٹ لیس لگی ہوئی تھی ٹھیک کرتی وہ ناک چڑھا کر بولی، یہ سوٹ اسے زرگل نے دیا تھا۔۔۔

اچھا آپ چلیں میں پہلے چینیج کر آؤں۔۔۔

ہنی کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف دوڑا۔۔۔

وہ جلدی سے نیچے کی طرف بڑھی جب سیڑیاں اترتی وہ کسی وجود سے بہت زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس اندھی ہو دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔

وہ رینگ کو تھا متی غصے سے بولی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ زر غون نے غصے سے اس لڑکی کو دیکھا جو بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہنے شہد
رنگ سلکی بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑے وہ لڑکی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

چلو میں تو اندھی ہوں اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپکا آپ کی تو سلامت تھیں نا
آنکھیں آپ دیکھ کر چل لیتی قصور آپ کا تھا میرا نہیں۔۔

زر غون سینے پر ہاتھ باندھتی آئی برواچکا کر بولی جس پر زرش نخوت سے سے دیکھتی
اوپر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

یہ پاگل بھلا کون تھی۔۔

وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی پاپا کے پاس آئی جو آغا جی کے ساتھ باتوں میں مصروف

تھے۔۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

پاپا آپ نے مجھے کہا تھا آپ پاکستان جا کر مجھے کسی اچھے ہسپتال میں جاب دلوائیں
گئے جبکہ آغا جی کا کہنا ہے وہ لڑکی ذات سے نوکریاں نہیں کرواتے اگر ایسا ہے تو نا
بناتے مجھے ڈاکٹر وہاں بھی نا کرنے دیتے جاب۔۔

اعظم صاحب اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان سے شرمندہ ہو چکے تھے آغا جی کے سامنے جو بہت غصے بھری نظروں سے زرغون کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔

آغا جی نے اسے ڈانٹا۔

وہ ایک دم چپ ہوئی پھر تھوک نگلتی وہ باہر کی طرف تیز قدموں سے دوڑ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سب اذلان پیلس میں تھے۔۔

جس نے ناشتہ پر انوائٹ کی تھا وہ میزبان خود غائب تھا۔

ہائے ایم ہنہ۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ اپنا چھوٹا سا ہاتھ زر غون کی طرف بڑھائے بہت اشتیاق سے اسکے لمبے گھنگھریالے بال دیکھتی ہوئی بولی۔

آئی ایم ڈاکٹر زر غون اعظم۔۔

وہ اسکے قدموں میں بیٹھتی مسکرا کر بولی۔

اسکے ڈاکٹر کہنے پر آغا جی نے اسے گھورا۔۔

آپ کا نام تو میرے نام کی طرح بہت سویٹ ہے۔

ہنہ نے مسکرا کر کہا۔

ٹھینکس سویٹ لٹل گرل۔۔

www.novelsclubb.com

زر غون صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

اور آپ؟

اب وہ اپنا ہاتھ خنان کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں خنان زر غون آپی کا بھائی۔۔

آپی کہنے پر زر غون نے اسے کہنی ماری۔

یہ مجھ سے ایک سال ہی چھوٹا ہے۔

زر غون نے ہنہ کو مسکرا کر بتایا جب کہ اس کے اتنے بڑے جھوٹ پر خنان نے آنکھیں پھاڑ کر اپنی لڑا کا بہن کو دیکھا جواب ہنہ سے مسکرا کر پتا نہیں کون کون سی باتیں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا۔

مین دروازے سے اندر آتا وہ بھاری آواز میں بولا تھا۔

اعظم صاحب اور آغا جی نے مسکرا کر اس کے اسلام کا جواب دیا۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جو گنگ سے آیا تھا پسینے سے بال پیشانی پر چپکے ہوئے تھے ٹرور شرٹ میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا خنان تو اس سے پوری طرح امپریس ہو چکا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وائٹ سوٹ میں وہ انکے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھا۔
سنجیدگی سے ناشتہ کرتا وہ آغا جی اور اعظم صاحب سے بھی بات کر لیتا زرخون کی طرف اس نے نہیں دیکھا تھا تو زرخون نے کونسا سے دیکھا تھا وہ ہنہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی تو خنان ان دونوں کی بچکانہ باتوں پر ہنس رہا تھا۔۔
آپکا گھر بہت پیارا ہے بس ڈیکوریشن ٹھیک نہیں کی گئی نا ہی فرنیچر صحیح سیٹ کیا گیا ہے۔۔

آغا جی سے بات کرتا وہ اسکی بات پر اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

بابا نے اٹلی کے آرگنائزر سے ڈیکوریشن کروائی تھی۔

ہنہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے اسے بتایا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہوگا اٹلی کا لیکن جو سچ ہے وہ میں نے کہہ دیا۔
ناک چڑھا کر کہتی وہ اذلان بخت کو غصہ دلا گئی تھی۔

زر گل۔۔

سیڑیاں اترتی زر گل اسکے پکارنے پر ساکت ہوئی تھی۔
وہ سیڑیاں اترتا چانک سے اسکے سامنے آیا۔
کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔

خیام اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتا درزیدہ لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

کس بات کی معافی؟

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی سپاٹ لہجے میں بولی۔

زر پلیر ز مجھے سمجھنے کی کوشش تو کرو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھی اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتا ہے بس لہجے میں بولا۔
میں آپ کو سمجھ کر ہی تو آپ سے دور ہوئیں ہوں کیا میں نے آپ سے کوئی شکوہ کیا

وہ طنز سے کہتی اسکے پاس سے گزر گئی۔

زر گل کاش تم مجھے سمجھ سکتی۔

وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا بخت منشن کی طرف چلا گیا۔

زر گل کمرے میں آتی منہ میں دوپٹہ ٹھونسیتی وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی تھی۔

سکیوں سے روتی وہ کہی سے بھی ہر وقت مسکرا نے والی زر گل نہیں لگ رہی تھی

www.novelsclubb.com

ارے یار بس پھنس کر رہ گئی ہوں بورنگ لائف ہو گئی ہے ایک دم سے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پودوں کو پانی دیتی وہ فون پر اپنی بیسٹ فرینڈ ملی سے بات کر رہی تھی۔

ہاں بس کسی اچھے ہسپٹل میں لگوں گئی،

شادی میں تو ہر گز بھی اس لنگور سے شادی ناکروں کیسے یونی میں ہر لڑکی کے آگے

پیچھے پھرتا تھا مجھے وہ شخص چاہیے جو صرف اور صرف زر غون اعظم کا ہو میں دن

کہے تو وہ دن کہے رات کہے تو وہ رات کہے، شاپنگ کرائے مجھے پر اپنا سارا بینک

بیلنس لٹا دے مجھے دریا دل والا مخلص شوہر چاہئے شبی جیسا نہیں۔۔۔

وہ ملی کو سناتی پاپ کار خاچانک سے مخالف سمت کر گئی جہاں سے اذلان بخت تیار

ہو کر پریس کانفرنس کے لیے جا رہا تھا۔

وہ بھی عجلت میں تھا شاید گاڑی کا ڈور کھولتا وہ پاپ سے نکلتی موٹی دھار سے پوری

طرح اچانک سے ہی بھیگ چکا تھا۔

زر غون اعظم!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی خونخوار آواز پر وہ ایک دم سے بائیں سائیڈ کی طرف دیکھنے لگی پائپ چھوٹ کر اسکے ہاتھ سے نیچے جا گرا تھا۔

بد تمیز لڑکی یہ کر دیا ہے اس گھر میں ملازموں کی کمی نہیں جو تم پودوں کو اپنی دینا کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی ایک وقت میں ایک ہی کام کیا جاتا ہے زر غون اعظم

--

وہ دانت پیس کر بہت غصے سے بولا تھا۔

میں تو فون میں بزی تھی آپ دیکھ لیتے اس گھر میں کیا اندھے ہیں سب اور کہتے مجھ معصوم کو ہیں۔

وہ بھی جواباً گریہ ہاتھ رکھتی غصے سے بولی۔

واٹ!

وہ بھنویں اچکا کر حیرت سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں جی اور ویسے بھی کونسا کپڑوں کی کمی ہوگی آپ کو، جائیں دوسرا ڈریس پہن لیں
ڈرائر مشین سے بال سکھالیں اگر نہیں ہے تو میری لے لیں باتیں ناسنائے مجھے
ڈانٹ تو میں اپنے باپ کی بھی نہیں سنتی۔۔

ہتھیلی پر مکہ برساتی وہ کافی غصے سے بولی تھی۔

شٹ اپ یو فولش گرل عورتوں کی تیز زبان کے بارے میں سنا تھا آج دیکھ بھی لیا کم
بولا کرو اور تمیز سے بات کیا کرو۔۔

سرد لہجے میں کہتا وہ تیز قدموں سے دوبارہ چیلنج کرنے اندر کی طرف بڑھاتا۔

کوئی قینچی کی طرح کی زبان کہتا ہے تو کوئی تیز زبان خود ادا دھار دے رکھی ہے آپ
سب نے خبردار اگر مجھے کسی نے عورت کہا میں بیس سال کی لڑکی ہوں کوئی شادی
شدہ نہیں جو عورت بنا دیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی زبان سے نکلتے جوہر وہ سنتا ایک دوپل کے لیے رکا تھا لیکن پھر سر جھٹکتا ہوا
آگے بڑھ گیا اسے جلدی تھی ورنہ اسے اچھا خاصا جھاڑ دیتا۔۔۔۔۔

آپنی خدا کو مانے تیس سال کی ہیں آپ ہمیشہ بیس سال کی ہی کیوں بنتی ہیں آپ۔
ہنی کی مسکراتی آواز پر وہ بل کھا کر اسکی طرف پلٹی۔

آہستہ بولو ایڈیٹ اور تمہیں کیا میں بیس کی بنوں یا انیس کی تمہارے ساتھ مسئلہ کیا
ہے ہاں، تمہارے پیچ ڈھیلے ہو گئے ہیں لگتا ہے کسے سنے پرے گئے۔

وہ آستین اوپر چڑا ہتی غصے سے اسکی طرف بڑھی۔۔۔

ہنی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اچانک سے ہی وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔۔۔

سارا موڈ ہی خراب کر دیا ہے بڑے میاں نے اکڑ تو دیکھو جیسے امریکہ کا پرائم منسٹر

ہو۔۔

ناک چڑھا کر کہتی وہ اندر کی طرف بڑھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔

اعظم صاحب نے حیرت و صدمے سے پوچھا۔

اعظم ساری زندگی اپنی ہی کرتے آئے ہو اب باپ کی بھی مان کر دیکھو۔

آغا جی سخت لہجے میں بولے۔۔

اعظم صاحب نے بے بسی سے رقیہ بیگم کو دیکھا جو خود شوہر کے اس فیصلے پر ان کے ساتھ تھیں۔

اعظم ہمارے پوتے کے لیے لڑکیوں کی کمی نہیں ہم آج چاہے تو اس کے لیے ایک

سے بھر ایک لڑکی ڈھونڈ لائیں لیکن ہم چاہتے ہیں زر غون ہماری بڑی بہو بنے وہ

صاف دل کی لڑکی ہے اور ہمیں ایسی ہی لڑکی کی تلاش ہے اپنے اذلان کے لیے۔

رقیہ بیگم بے لچک لہجے میں بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اماں بیگم آپ جانتی ہیں وہ اس سے 12 سال چھوٹی ہے اور پھر اذلان کی آٹھ سال کی بیٹی بھی تو ہے۔

اعظم صاحب بے بسی سے بولے۔

تو کیا ہو گیا اپنوں میں یہ سب نہیں دیکھا جاتا۔

آغا جی سپات لہجے میں بولے۔

زر غون نہیں مانے گئی آغا جی اذلان سے بھر کر مجھے کچھ نہیں اور پھر اذلان بھی تو نہیں مانے گا۔

سرنفی میں ہلاتے ہوئے وہ بے بسی سے بولے۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا تو باپ بھی مانے گا،

تم بس میری کہی باتوں پر عمل کرتے رہے زر غون بھی مان جائے گی۔۔

آغا جی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کچھ سوچتے ہوئے بولے۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اعظم صاحب سر ہلا کر باہر بارش میں شازم، ہنی اور ارسلان کے ساتھ کھیلتی
زرغون کو دیکھنے لگے جو گھنگھریالے بالوں کا گول مول سا جوڑا بنائے فٹ بال
کھیل رہی تھی۔

انکی بیٹی بہت خود سر تھی یہ بات ان سے بہتر بھلا کون جانتا تھا۔

زرش گاڑی کی کیز پکڑے باہر نکلی تھی جب سامنے سے آتے اذلان بخت کو دیکھ کر
وہ ٹھٹھک کر رکی تھی۔

رک تو وہ بھی گیا تھا بلیک شلوار کمبیز پروائٹ بھاری شال رکھے آنکھوں پر بلیک
گالز لگائے وہ انتہا کاہینڈ سم لگ رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ایک پل کے لیے رکتا وہ دوسرے سیکنڈ زرش لاشاری کے پاس سے ہوا کے
جھونکے کی طرح گزرا تھا وہ بے ساختہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی تھی جو تیز قدموں
سے اپنے بنگلے کی طرف چلا گیا تھا۔

زرش گہری سانس لیتی کافی دیر وہی کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی اوپر رینگ پر جھکی
زرغون ہونٹ باہر نکالے کافی غصے سے زرش کو دیکھ رہی تھی۔
بھینگی کہی کی۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑائی۔۔

تب ہی اعظم صاحب اسکے ساتھ آکر کھڑے ہوئے تھے۔۔

بیٹی کے لیے مل گیا۔۔* www.novelsclubb.com

ناک چڑھا کر بولتی وہ اعظم صاحب کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

ہاں مل گیا مجھے اپنی پیاری بیٹی سے کچھ بات کرنی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پاس رکھی چیئر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔

پیاری بیٹی ایسا ہی مکھن پاکستان آنے کے لیے اپنی بھولی بیٹی کو لگایا تھا ناب کونسا کام پڑ گیا ہے آپ کو اگر ڈاک ٹر کے عہدے سے ہٹنے کے لیے کہنے آئے ہیں تو مت لگائیں مکھن سی وی بھیج چکی ہوں یہاں کے مشہور ہسپتال میں ان شاء اللہ بہت جلد پھر سے انڈیپینڈٹ ہو جاؤں گی۔

منہ بنا کر کہتی وہ انکے سامنے پڑی چیئر پر بیٹھی تھی۔۔

جبکہ اعظم صاحب اپنی بیٹی کی تیز زبان سے سخت پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔۔*

میں سوچ رہا تھا تمہاری جاب کے لیے بلکہ خیام سے کہہ بھی دیا ہے میں نے۔۔

اعظم صاحب پیشانی مسلتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھ کر بولے جو ٹانگیں ہلاتی انکے

چہرے ہی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اچھا ہو آپ نے کہہ دیا ویسے بھی آپ نے اتنے پیسے لگائے تھے میری سٹڈی پر کما کر
آپ کے ہاتھ پر رکھوں گئی تو آپ کا سینہ کتنا چوڑا ہو گا ہے نا۔
ریکس ہوتی وہ مسکرا کر بولی۔

ایک سال تم اسٹریلیا میں جا کر چکی ہو کیا تب سیلری نہیں ملتی تھی پورے سال
میں ایک بار بھی تم نے میرے ہاتھ پر سیلری تو نہیں رکھی تھی میرے بچے۔
اعظم صاحب کے طنز نے اسے اچھا خاصا شرمندہ کر دیا تھا۔

ایک بار بجلی کا بل دیا تھا اور دوسری بار آپ کی گاڑی کے ٹائر بھی چنچ کر وائے تھے

ناک چڑھا کر کہتی وہ اعظم صاحب کو زچ کر گئی تھی۔
www.noefslub.com

بہت احسان کیا بچے اگر تم نا دیتی تو ہماری بجلی کٹ جاتی اور میری گاڑی بھی بیکار ہو
جاتی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پھر طنز سے بولے۔

مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ،

آج تو آپ حساب لینے ہی بیٹھ گئے ہیں اس بارہا ف آپ کو دے دوں گئی اب خوش

--

ہاتھ اٹھ کر کہتی وہ پھر سے گیلری میں آکھڑی ہوئی۔

سامنے ہی مسٹر اکڑواپنی گلیری میں بیٹھے لیپ ٹاپ گود میں رکھے پاؤں دوسری چیئر پر رکھے وہ اپنے کام میں پوری طرح بزی تھا۔

آغا جی کی ایک شرط ہے تمہاری جاب کو لے کر۔

اعظم صاحب اٹھ کر اسکے ساتھ آکھڑے ہوتے دھیمے لہجے میں بولے۔

وہ انکی طرف حیرت سے پلٹی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

افس کیا آپ دونوں کو میری سیلری سے حصہ چاہئے میں بتا رہی ہوں آپکے علاوہ
میں اپنی سیلری سے ایک ٹھینکا بھی کسی کو نہیں دوں گئی بتادیں بڑے آغا جی کو۔
ناک چڑھا کر کہتی وہ اعظم صاحب کا ضبط آزما گئی تھی۔

زرا نہیں تمہرے چند پیسوں کی ضرورت نہیں ہے وہ عربوں کے مالک ہیں یہ
کیوں بھول جاتی ہو تم۔

اعظم صاحب اس بار غصے سے بولے۔

جس پر وہ منہ بسور کر رہ گئی تھی۔

دھیان اب سامنے والے گھر کی چھت پر کھڑے لڑکے کی طرف تھا جو اسے ہی

www.novelsclubb.com

دیکھ رہا تھا۔

چھچھوڑا کہی کا۔

وہ زیرے لب بڑبڑائی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی کا کہنا ہے پہلے تمہاری شادی کر دی جائے پھر تم جہاں چاہو اپنی جاب کر سکتی ہو۔

اعظم صاحب دھیمے لہجے میں بولے تھے۔۔

شادی کے نام پر وہ جھٹکے سے انکی طرف پلٹی تھی۔

ٹھیک ہے کر دیں اب میں کیا کہہ سکتی ہوں لیکن لڑکے کے لیے میری چند شرائط سن لیں،

پر جوش انداز میں کہتی وہ اعظم صاحب کو ہکا بکا کر گئی تھی۔

لڑکا، ویل ایجوکیٹڈ ہو اپنا بزنس ہو بہت اچھی نیچر کا ہو لونگ ہو کیئرنگ ہو پیارا ہو قد

بھی لمبا ہو ناک بھی لمبی ہو اتج میری جتنی ہو اور سب سے اہم بات اسکا پہلے کہی

فلرٹ ناہو اچھا انسان ہو نماز پڑھتا ہو صاف دل کا ہو اور سب سے اہم بات اسکا دل

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

دریا جتنا ہو میں دن میں لاکھوں بھی خرچ کر دوں تو پلٹ کر حساب نالے نا ہی ماتھے پر بل ڈالے بلکہ یہ کہے بیوی کم خرچ کیے ہیں اور لے لو دل کھول کر خرچ کرو۔۔
انکے ارد گھوم کر کہتی وہ انہیں بھوکھلا کر رکھ چکی تھی وہ سخت شرمندہ ہوئے تھے اپنی بیٹی کی زبان سے یہ سب سن کر، بھلا ایسا لڑکا اس زمین میں مل سکتا تھا۔۔

ناول کم پڑھا کریں آپ ایسا لڑکا تو آرڈر پر بھی نالے۔
پیچھے سے آتا ہنی اسکی خواہشات سن کر مسکراتے لہجے میں بولا۔
تم تو چپ ہی رہو پاپا ڈھونڈ لیں گئے آخر لاکھوں میں انکی ایک ہی بیٹی ہے لڑکا بھی تو اسکے ٹکڑ کا ہی ڈھونڈیں گئے نا،

پاپا مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ ایسا لڑکا ڈھونڈ لائیں اور مجھے چلتا کریں۔۔
اسے ڈانٹ کر چپ کراتی وہ پھر سے اعظم صاحب کے پاس آئی جو ساکت ہو چکے تھے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

میں نے اور آغا جی نے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے۔

اعظم صاحب اذ لان کو دیکھتے ہوئے بولے آخر وہ کڑوروں میں ایک تھا اس میں کوئی برائی نہیں تھی سوائے اسکے ماضی میں ہوئے حادثات کے۔۔۔۔۔

لمبی ناک لمبا قد انتہا سے زیادہ وجیہہ پولیٹکس میں اسکا ایک نام تھا اپنا بزنس بھی کرتا تھا اچھے اخلاق کا تھا اور انکی بیٹی کو کیا چاہئے تھا وہ سوچ کر رہ گئے پھر اپنی بیٹی کو دیکھنے لگے جو کمر پر ہاتھ رکھے انہیں ہی دیکھ رہی تھی اس نے آج تک اپنے بھائی اور پاپا سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی پاپا سے وہ ہمیشہ دوستوں کی طرح بات کرتی تھی وہ بھی اسے دوست کی طرح ہی ٹریٹ کرتے تھے۔۔

اگر ڈھونڈ لیا ہے تو آئی ہو پ میری شرائط کے مطابق ہی ڈھونڈا ہو گا آپ نے۔۔

ہنی کو کہنی مارتی وہ اعظم صاحب سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہممم! دس تاریخ کو تم خود دیکھ لینا کیونکہ جمعہ کے دن آغا جی نے نکاح کے لیے فائنل کیا ہے اور وہ تمہاری شرائط کے مطابق ہی ہوگا۔

وہ کہہ کر ر کے نہیں تھے۔۔۔

لو ایسا تو پرانے زمانوں میں بھی نہیں ہوتا تھا نا میں نے اسے دیکھا نا اس نے۔ نکاح والے دن دیکھ لینا کوئی پک ہی دیکھا دیتے مجھ معصوم کو۔۔

وہ غصے سے ناک چڑھا کر بولتی سامنے کھڑے لڑکے کو گھور کر رہ گئی۔۔

جبکہ ہنی مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھتا اذ لان بخت کو دیکھنے لگا اپنے پاپا اور آغا جی کی باتیں وہ سن چکا تھا اچھا ہوا پاپا نے اسے نہیں بتایا تھا یہ تو بھاگنے سے بھی اجتناب نا کرتی،

www.novelsclubb.com

وہ شور مچاتی کے سارا گاؤں کانپ کر رہ جاتا۔۔

ہنی اذ لان بخت کو دیکھتا مسکرا کر دل ہی دل میں سوچ کر رہ گیا۔۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا بہن بیاہی ہے یہاں جوتا کے جا رہے ہو یا پھر میرا فون نمبر چاہئے شرم کرو شادی شدہ ہوں دو بچوں کی ماں کو تو چھوڑ دیا کرو کمبختو۔۔

اس لڑکے سے وہ چلا کر بولے تھی جس پر وہ لڑکا ایک دم بھوکھلا کر زرا پیچھے ہوا تھا ہنی نے چونک کر اس لڑکے کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔

اور چونک تو گیلری میں بیٹھا اذلان بخت بھی گیا تھا۔

وہ ایک دم کھڑا ہوتا ریٹنگ کے پاس آیا پاؤں چیل سے آزاد تھے وہ غصے سے اس لڑکے کو دیکھنے لگا تھا جو پیل میں وہاں سے دوڑ گیا تھا۔

پھر اسے جو ہنی کو شاید ڈانٹ رہی تھی۔

خنان اپنی آپی کو اندر لے کر جاو میں کام کر رہا ہوں سر درد کر دیا ہے اس نے میرا بول بول کر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

غصے سے کہتا ہوا چیر پر دو بارہ بیٹھا تھا وہ اسکے نادر خیالات کافی دیر سے سن رہا تھا جو وہ اپنے باپ سے فرما رہی تھی۔۔

تو اندر چلے جاتے کانوں میں روئی ٹھونس لیتے میں نے دعوت نہیں دی تھی آئیں اور میری آواز سنیں۔۔

غصے سے کہتی وہ ناک منہ چڑھا کر اندر چلی گئی۔
سوری بڑے بھائی۔۔

ہنی کانوں کو ہاتھ لگاتا شرمندگی سے بولا۔

اسکی ضرورت نہیں مائے لٹل بوائے کم عقل لوگوں کی باتوں کا میں برا نہیں مانتا۔

www.novelsclubb.com

وہ رسانیت سے نرم لہجے میں بولا۔۔

تو خود کو نسا آئن سٹائن ہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ غصے سے کمرے سے ہی بولی تھی جس پر ہنی بھوکھلا کر اپنی کے پاس اندر دوڑا تھا تا کہ اسے چپ کروا سکے۔۔

اذلان کانوں میں ہینڈ فری لگاتا پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو چکا تھا۔

وہ سب کزنز آج باہر سیر کرنے آئے تھے سب لڑکیوں نے بڑی بڑی چادریں لے رکھیں تھی سوائے زر غون اعظم کے جو جینز پر گھٹنوں تک آتی ہاف وائٹ کمیض پہنے گھنگھڑیا لے بالوں کی اونچی پونی بنائے کانوں میں چھوٹی چھوٹی ایک نگوں والی بالیاں پہنے سٹالر ٹھیک سے سینے پر اوڑھے وہ سب سے آگے تھی ہاتھ میں کیمرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

یار پتا نہیں کون لڑکا ہے جو آغا جی نے زر غون کے لیے پسند کیا ہے۔

زر گل اینٹوں کی بنی باونڈری پر بیٹھتی پریشانی سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مالا اور ہمانے سر ہلایا جبکہ ملیجہ گھر پر ہی تھی۔

آغا جی کے آگے جو انکار کرے وہ اسکی شکل نہیں دیکھتے زرش آپنی کو بھی وہ منہ تک نہیں لگاتے وہ جو مرضی پہنے اوڑھے انہوں نے کبھی اس سے کلام نہیں کیا زرخون اگر انکار کرتی تو وہ بھی آغا جی کے دل سے اتر جاتی۔

ہمانے دور کھڑی زرخون کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہنی کی پکس بنا رہی تھی ساتھ ارسلان اور شازم بھی تھا۔

زرش کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا تھا۔

چھوڑو یہ بات وہ دیکھو شازم کے پوز۔

مالا نے زرگل۔ اور ہما کا دھیان دور کھڑے شازم کی طرف موڑا جو بہت مضحکہ خیز پوز بنا کر پکس بنوا رہا تھا۔

آو وہی چلتے ہیں۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

وہ تینوں بھی اٹھ کر ان کے قریب آگئیں تھیں۔۔۔۔۔

تب ہی ایک گاڑی روڈ پر رکتی ریورس ہوتی زر غون کے قریب آئی تھی۔

ہائے مس زر غون،

گاڑی سے نکلتا وہ زر غون کے قریب آیا تھا جو اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی جبکہ باقی

سب اسے دیکھتے سخت پریشان ہوئے وہ شہباز ریمس تھا۔۔۔

بھول گئی مجھے کچھ دن پہلے میرے باغ میں آپ سے بات ہوئی تھی۔

وہ نرم لہجے میں بولا باقی سب کو انگوڑی کی وہ زر غون اعظم کو دیکھ رہا تھا یہ لڑکی اسے

بھاہ گئی تھی اچھی لگنے لگی تھی اسے۔۔

نہیں یاد ہیں آپ مجھے لیکن میری آپ سے ایسی کوئی فرینڈ شپ نہیں کے آپ

گاڑی سے اتر کر مجھے ہائے ہیلو کرنے آئیں۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی سپاٹ لہجے میں بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کمینہ مسکرایا۔

چلو زر غون ہمیں دیر ہو رہی ہے۔

شازم زر غون کی کلائی پکڑتا اسے لیجانے لگا تھا۔

شہباز رائیس کی تیز نگاہ نے اسکے ہاتھ میں جھکڑی زر غون کی کلائی دیکھی۔

پھر ہونٹ بھینچتا وہ شازم کے قریب آیا۔

ٹھہر جا چھوٹے میں تمہاری آپی سے بات کر رہا ہوں نا۔

وہ شازم سے سخت لہجے میں بولا۔

لوجی اب میں اتنی بھی بڑی نہیں ہوں بیس سال کی ہوں شازم بھی بیس سال کا ہے

تو میں اسکی آپی کیسے لگی اپنی نظر ٹیسٹ کرواؤ مسٹر اور آئندہ ہمارا راستہ مت روکنا تم

تو مجھے شکل سے ہی کوئی تھڑکی انسان لگتے ہو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے بھنا کر بولی تھی جس پر سب اسے کھینچتے ہوئے اپنے کھیتوں میں لے گئے۔

جبکہ شہباز رائیس مسکراتا ہوا چشمہ لگا کر گاڑی کی طرف بڑھا جہاں دو اسلحہ مین اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

زر غون آئندہ اگر یہ شخص تمہیں ملے تو اس سے بات مت کرنا۔
شازم نے سنجیدگی سے اسے بتایا جس پر وہ کندھے اچکاتی ہوئی گھر کے اندر چلی گئی
*

آغا جی آپ خیریت اس وقت۔۔۔
www.novelsclubb.com

وہ گاؤں کی ڈوریاں بند کرتا الجھن سے ان سے بولا جو صبح کے پانچ بجے اس کے روم میں چلے آئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں خیریت ہے بیٹا بس تم سے ایک بات کرنی تھی۔

آپ پہلے بیٹھیں۔

انکو سنگل صوفے پر بٹھاتا وہ انکے قدموں میں بیٹھا۔

ہم نے پہلے بھی تمہارے لیے دو فیصلے لیے تھے لیکن بد قسمتی سے وہ فیصلے غلط ثابت ہوئے لیکن ہم مایوس نہیں ہوئے، ہمیں اللہ پر یقین تھا وہ آپکے لیے ضرور کچھ بہتر سوچے ہوئے ہے۔

آغا جی کی بات پر اسکے چہرے پر سپاٹ تاثرات چھائے تھے۔

بیٹا ہمیں تمہاری یہ خالی زندگی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے ہم چاہتے ہیں تم ہنسو خوش

رہو لیکن ہم جب بھی تمہیں دیکھتے ہیں تمہارے چہرے پر ہمیں گہری ویرانی

دیکھتی ہے اس وقت کاش تم ہمارے دل کو چیر کر دیکھ سکو یہ دل روتا ہے بخت روتا

ہے۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں داد آپ پریشان ناہوا کریں اب میں ہر وقت
ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر تو نہیں پھر سکتا نا میری بیٹی ہے جس کے وجود سے میری
زندگی میں روشنی ہے۔

وہ انکی بات بیچ میں ہی کاٹا سر دلجے میں بولا۔۔

جس پر آغا جی خاموش ہوتے اسے کے چہرے کو دیکھنے لگے۔

بخت خدا گواہ ہے اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت میں نے دی ہے تمہیں،

میں چھوٹے بچوں کو گود میں نہیں اٹھاتا لیکن تم ایک ماہ کے تھے جب میں نے تمہارا
وجود اپنے ان ہاتھوں میں لیا تھا تم سے مجھے وہ محبت ہوئی جو مجھے اپنے بچوں سے بھی
نہیں ہوئی لیکن بد قسمتی سے میں ہی تمہارے درد کی وجہ بنا میرے غلط فیصلے تمہاری
راہ پر کانٹے اگا گئے۔۔۔

آغا جی گہری سانس لیتے غم زدہ لہجے میں بولے۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جواباً نہیں دیکھے گیا۔

میں پھر سے تمہارے لیے ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں اس بار مجھے یقین ہے یہ فیصلہ میرے خدا کا ہے وہ تمہیں وہ ساری خوشیاں دینا چاہتا ہے جن کے تم خقدار ہو۔

انکی بات پر اس کا چہرہ اور آنکھیں پل میں سرخ ہوئیں تھیں۔

پھر سے میری شادی کروانا چاہ رہے ہیں۔

وہ کانیاں انسان انکی پہلی تمہید پر ہی سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ہاں۔۔۔

آغا جی اسکے چہرے کو دیکھتے دھیمے لہجے میں بولے۔

www.novelsclubb.com

وہ جواباً تلخی سے ہنس دیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کون شادی کرنا چاہے گئی آپکے اس پوتے سے جو پہلے بھی دو شادیاں کر چکا ہے اسکی ایک آٹھ سال کی بیٹی بھی ہے کیا یہ جان کر آپ کے ہوتے سے کوئی لڑکی شادی کرے گی۔

سرد لہجے میں بولتا وہ کھڑا ہوا۔

تم بس ہاں کر دو بیٹا اس بار میں نے کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں چنی بہت اچھی لڑکی لے کر آؤں گا تمہاری زندگی میں اپنے آغا جی پر ایک آخری دفعہ یقین کر لو۔

وہ لجاجت سے بولے۔

وہ جو ابابکھر سے ہنس دیا۔

لیکن آپکے پوتے کو کسی شادی کی ضرورت نہیں نا ہی میں شادی کروں گا میں بہت خوش ہوں اپنی لائف میں جو میری لائف میں ہو چکا ہے اس کے بعد میرا ان رشتوں سے اعتبار اٹھ اچکا ہے آغا جی میں عورت زات سے اب کسی اچھائی کی توقع

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

نہیں رکھتا آپ خیام کی کر دیں شازم کی کر دیں لیکن میری شادی کا اب خیال دل سے نکال دیں۔

وہ کہتا ہوا کبڈ سے جو گنگ سوٹ نکالنے لگا چہرے پر پتھر لے تاثرات تھے۔

اگر اپنے آغا جی کو کبھی اپنے باپ کا درجہ دیا ہو تو تمہیں اس درجے کا واسطہ تم میری بات مانو گئے تم شادی اس آنے والے جمعہ کو کرو گئے۔

آغا جی بھی کھڑے ہوتے سخت لہجے میں بولے۔

میں نہیں کروں گا میں اب کسی کو اپنی زندگی سے کھیلنے نہیں دوں گا۔

وہ ضدی لب و لہجے میں کہتا ہوا واش روم کی طرف بڑھا۔

خدا کی قسم اگر تم نے جمعہ کے دن ہماری پسند کی ہوئی لڑکی سے نکاح اور رخصتی ناکی

تو ہم اپنی بندوق کی ساری گولیاں اپنے اس سینے میں اتاریں گئے جب تم اپنی زندگی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں خوش نہیں ہو ہمارے کیے فیصلوں کی وجہ سے تو ہمیں جینے کا کوئی حق نہیں

--

آغا جی اپنا آخری پتا پھینکتے ہوئے کہہ کر ر کے نہیں تھے جھپاک سے کمرے سے
نکل گئے جب کہ وہ ساکت سا وہی کھڑا رہ گیا وجود میں جیسے ہلنے کی کوئی سکت نہیں
بچی تھی چہرے پر تکلیف دہ تاثرات چھا گئے تھے۔

کمرے سے باہر آ کر آغا جی زیرے لب مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے۔

ہمارے بیٹے کے کھانے پینے کا خیال رکھا کرو کچھ ہی دنوں میں اسکی گھر والی آجائے
گئی پھر تو ہمیں کوئی ٹینشن ہی نہیں ہو گئی۔

بچن میں آتے وہ کل کو ہدایت دیتے آخر میں مسکرا کر بولے جس پر کل نے حیرانی
سے انہیں دیکھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے اصلی ٹینشن تو انہیں اب صحیح معنوں میں ملے گئی
زرغون اعظم کی شکل میں۔۔۔۔۔

رات کے کھانے پر سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب زرش ٹک ٹک کرتی
ہوئی نیچے آئی۔

وہ کرسی گھسیٹتی ہوئی بیٹھی۔

سب کھانا چھوڑے اس دیکھ رہے تھے جو بنا کسی کو دیکھے اپنی پلیٹ میں کھانا نکال
رہی تھی۔

www.novelsclubb.com سڑی ہری مرچ۔

زرغون منہ بنا کر بولی۔

جس پر ہنی نے اسے زور سے کہنی ماری تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ آغا جی اور رقیہ بیگم اپنا کھانا دھورا چھوڑے ڈائنگ ٹیبل سے اٹھ گئے تھے۔

اب سب انکی طرف متوجہ تھے۔

منیب لاشاری بھی اٹھ کر چلے گئے تھے جبکہ سنبل اپنے شوہر کو کوس کر رہ گئی بیٹی سے زیادہ انہیں بھتیجا اور اپنے چچا پیارے تھے۔

زرش بیٹا تم کھانا شروع کرو میں نے تمہارے لیے فروٹ ٹرانفل بنائی ہے یہ کھاؤ تم

سنبل بیگم اسکی پلیٹ میں فروٹ ٹرانفل نکالتی میٹھے لہجے میں بولی انہیں اپنی یہ بیٹی بہت لاڈلی تھی۔

باقی سب پھر سے کھانا کھانا سٹارٹ کر چکے تھے۔

یہ کیا میسٹری ہے۔

زر غون مالا سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

دھیرے دھیرے آپ کو سب پتا چل جائے گا۔

مالانے ویجی ٹیبل رائس کھاتے ہوئے اسے جواب دیا جس پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

رات کی واک کرتی وہ اچانک سے ہی باہر نکل گئی تھی۔

ارد گرد کچے مکان بھی تھے تو پکے بھی گھروں کے آنگن میں لگے درخت اوپر

صاف آسمان ایسا موسم بھلا اسٹریلیا میں کہاں تھا۔

وہ ہاتھ سینے پر باندھے اشتیاق سے کچے پکے مکان دیکھتی چلتی جا رہی تھی۔

گاؤں بہت بڑا تھا۔

گلیوں میں سناٹا سا چھایا ہوا تھا تھا گھروں کی دیواروں سے جھانکتی زرد روشنی نے

www.novelsclubb.com

اندھیرے کو کسی حد تک کم کر دیا تھا۔

وہ چونکی تھی اچانک سے اپنے سامنے آتے وجود کو دیکھ کر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہائے میں شہباز میری خوش قسمتی کہ میں نے آپ کو یاد کیا اور آپ مجھے یوں اچانک سے اس ویران راستے میں مل گئی۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔

وہ ناک سکوڑتی سر نفی میں ہلاتی جلدی سے اپنے گھر کی طرف جاتے راستے پر مڑی

--

مس زر غون کیا آپ مجھ سے شادی کریں گئی۔

وہ اسکے سامنے آتا اسکے ہوا سے اڑتے گھنگھڑیا لے بالوں کو دیکھتا شدت سے بولا۔

واٹ دا ہیل از دس تم ہوش میں تو ہو ایک دو بار تم سے بات کیا کر لی تم نے تو سیدھا

شادی کا ہی پرپوزل دے دیا اپنی حد میں رہو اچھے تو تم مجھے پہلی بار میں ہی نہیں لگے

تھے ویسے تم مجھ سے بڑے ہو اور دوسری بات میری شادی ہے جمعہ کو۔۔

مسکرا کر کہتی وہ تیز قدموں سے اپنے گھر کی طرف جاتی سڑک پر دوڑی تھی۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ ساکت کھڑا مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

نانا ز غون اعظم تمہاری شادی صرف اور صرف مجھ سے ہی ہو گئی کسی دوسرے کو ہمارے بیچ آنے پر موت کی سزا ملے گی موت کی۔۔۔

نفرت سے بڑبڑاتا ہوا وہ دور کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا تھا۔

پاپا ممانے آج مجھے دیکھا لیکن بنا مجھے پیار کیے آگے بڑھ گئی وہ مجھ سے زرا بھی پیار نہیں کرتیں میری فرینڈز کی مماکتنا پیار اور خیال رکھتیں ہیں انکا۔۔

ہنہ اذلان کے ساتھ بریک فاسٹ کرتے ہوئے منہ بسور کر بولی۔

ہاف فرائی ایک کانوالہ اپنے منہ کی 1 طرف لے جاتا وہ ساکت ہوا تھا۔

فورک پلیٹ میں رکھتا وہ اپنی بیٹی کو دیکھنے لگے جن کی شکل ہو بہو ان جیسی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ آپ کے صرف بابا ہیں آپ کے بابا آپ سے کتنے پیار کرتے ہیں کیا آپ کو
مزید کسی کے پیار کی ضرورت ہے!

وہ اسکی طرف جھکتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولے۔

جواباً ہنہ مسکرائی لیکن یہ مسکراہٹ اوپری تھی اسکا بھی دل چاہتا تھا اسکے ماما اور بابا
اسکے ساتھ رہیں خوش رہیں ہنہ سے ڈھیڑ سارا پیار کریں۔

لیکن وہ اپنے بابا سے کہہ کر انہیں ہڑٹ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ سمجھدار بچی تھی۔

اذلان گہری سانس لیتا ہونٹوں پر دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بنا کر رکھتا پریشان ہوا وہ
ایک ماں کی کمی پوری نہیں کر سکا تھا۔

ہنہ اب اپنے بابا کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اسے اپنے سکول کے بارے میں بتا رہی
تھی وہ بورڈنگ سکول میں پڑھتی تھی ہفتے کے دن آتی اور اتوار کی شام وہ خود اسے

چھوڑ آتا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔

آغا جی نے اسے باہر جاتے دیکھ کر اسکے قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔

سوری آغا جی میں شادی نہیں کرن چاہتا دو تجربے کافی تھے میرے لیے اب مزید کی مجھے چاہ نہیں آپ خیام کی شادی کروادیں اسکی اتج ہے شادی کی۔

براؤن شیڈ کے گلاسز آنکھوں پر چڑھاتا وہ بے مروتی سے بولا۔۔

تم جانتے ہو ہم نے تمہیں کیا کہا تھا گر تم نے جمعہ کے دن ہماری کہی لڑکی سے نکاح ناکیا تو ہم خود کو ختم کر دیں گئے۔

آغا جی غصے سے بولے۔

www.novelsclubb.com

وہ جواباً مسکرایا جس پر آغا جی بھوکھلائے۔۔

وہ مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتا بنانا سے کچھ کہے وہ ڈرائیور کو گاڑی نکال لینے کا کہتا سامنے دیکھنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ڈیٹھ انسان ہم بھی تمہارے دادا ہیں شادی تو تمہیں کرنی ہی پڑے گی۔۔۔۔۔
آغا جی پریشانی سے بڑبڑائے۔

یہ خیام بھائی اتنے خاموش کیوں رہتے ہیں۔۔
گیلری میں کھڑی زر غون نے زر گل سے تجسس سے پوچھا۔
جس کے مسکراتے نقوش ایک دم سے سکڑے تھے۔
جسے زر غون نے واضح محسوس کیا تھا۔
وہ ایک نظر خیام کو دیکھنے لگی جو بات تو اذلان بخت سے کر رہا تھا لیکن نظریں زر گل
کے چہرے پر تھیں۔۔
بتایا نہیں تم نے۔

زر غون نے شرارتی نظروں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے زر گل سے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یہ بچپن سے ہی خاموش اور خود پسند ہیں۔

وہ تلخی سے بولی تھی جس پر زر غون نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلا کر نیچے دیکھا۔

گارڈن سے ہوتے بہت سے مرد آغا جی کی بیٹھک کی طرف جا رہے تھے۔

یہ لوگ کون ہیں۔

زر غون نے حیرانی سے زر گل سے پوچھا۔

گاؤں کے معزز آدمی ہیں کوئی بات ہو گئی آغا جی سے کوئی صلاح مشورہ کرنا ہو گا۔

زر گل نے کندھے اچکا کر کہا اب اسکی بھی نظریں خیام پر تھیں جبکہ اذلان بخت

نیچے جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

خیام بھائی اُس کھڑوس انسان کے ساتھ رہ رہ کر آپ بور نہیں ہوتے ارے وہ تو

بہت اریٹھ ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون اسکی طرف آتے ہوئے بولی اذلان اور زر غون کی بالکنی بالکل ساتھ ساتھ جوڑی ہوئیں تھیں۔

خیام مسکرا کر سر نفی میں ہلا گیا۔

میں خوش قسمت ہوں جو ان سے کچھ نا کچھ سیکھتا رہتا ہوں وہ بہت اچھے اور انٹیلیجنٹ پرسن ہیں۔

خیام جو اباقا نلزو غیرہ اٹھاتا سنجیدگی سے بولا۔

انٹیلیجنٹ وہ کیا تھے انٹیلیجنٹ تو میں ہوا کرتی تھی اپنی یونی میں ہمیشہ اے گریڈ لیتی تھی۔

اس نے گردن اکڑا کر فخر سے کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن بڑے بھائی کے ہمیشہ سکول کے زمانے سے لے کر یونی تک A+ گریڈ آتا تھا انہوں نے اپنی سٹڈی کسی کے پیسوں سے نہیں کی وہ سکولرشپ پر پڑھتے آئے ہیں

--

خیام نے فائلز سمیٹ کر اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔

جس پر وہ ناک چڑھا کر رہ گئی پھر وہ تینوں چونکے بیٹھک سے اذلان بخت کی بہت اونچی آواز آرہی تھی جیسے وہ بہت غصے میں ہو۔۔۔

خیام فائلز ٹیبل پر رکھتا نیچے کی طرف بھاگا۔

یہ اتنا چلا کیوں رہا ہے۔

زرغون نیچے کی طرف جھک کر دیکھتے ہوئے زرگل سے بولی۔

شاید کسی سے جھگڑا ہو گیا ہوگا۔۔۔

زرگل بھی رینگ پر ہاتھوں کا دباؤ بڑھا کر نیچے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون لوگوں کو غصے سے باہر نکلتا دیکھ رہی تھی جب بلیک سوٹ پر ہاف وائٹ
شال والا مرد بہت غصے سے اپنے پورشن کی طرف بڑھتا تھا۔
یار یہ اتنا غصہ کیوں کرتا ہے۔

زر غون اسکی پشت دیکھتی ہوئی بولی

بلا وجہ تو نہیں کرتے کوئی نا کوئی وجہ ہو گئی۔

زر گل نے اسکی سائیڈ لی۔

جس پر زر غون ناک سکڑتی سامنے والے چھت کی طرف دیکھنے لگی جو آج خلاف
معمول خالی تھا وہ ایک دم مسکرائی جس پر زر گل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ہنی یہ دیکھو میرے انٹرویو کالیٹر کل مجھے سٹی ہسپتال جانا ہے انٹرویو دینے میں جانتی
ہوں یہ جاب مجھے ہی ملے گی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بیڈ پر اچھلتی ہوئی پر جوش انداز میں بولی۔

جبکہ ہنی دائیں بائیں سر ہلاتا پھر سے موبائیل میں بزی ہو گیا۔

گھر میں بند رہ رہ کر میں تو اکتا گئی تھی شکر ہے اب باہر کا کھانا کھاؤں گئی گھوموں
پھروں گئی جم جاؤں گئی سوئمنگ کروں گئی شاپنگ کروں گئی ڈیٹ ماروں گئی۔

وہ اچھلتی کودتی ہوئی بولی۔۔

استغفر اللہ۔۔

آپ ڈاکٹر ہیں آپ اور آپ وہاں مریضوں کو چیک اپ کریں گئی اپریٹ کریں گئی نا
کہ گھومے پھریں گئی ان سب چیزوں کے لیے وقت نہیں ملے گا اور ویسے ڈیٹ
کس سے مارے گی؟ www.novelsclubb.com

ہنی نے اپنی آپ کو دیکھتے ہوئے بے چارگی سے آئی برواچکا کر پوچھا۔

جبکہ وہ اپنا اچھلنا کودنا ترک کیے اسے گھورے گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنی مسکراتا ہوا دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

ویسے آپی ڈیٹ کس سے مارے گئیں بتایا نہیں آپ نے۔

وہ مسکراہٹ دباتا ہوا شرارات سے بولا۔۔۔

بکواس بند کرو ورنہ پیٹ پیٹ کر تمہارا بھرتا بنا کر کھا جاؤں گئی غم ہی لگوا دیا ہے کیا
تھا جو تھوڑی دیر خوش ہو لینے دیتے لیکن ناجی تم سے کہاں دیکھی جاتی ہے اپنی آپی
کی خوشی۔۔۔

وہ کبڈ کی طرف بڑھتی غصے سے بولی۔

ہا ہا میری معصوم آپی۔

www.novelsclubb.com

وہ شرارت سے بولتا ہوا کمرے سے بھاگ گیا۔

تو ٹھہر جا۔

وہ کُشن اس کی طرف پھینکتی ہوئی غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

صبح صبح تیار ہوتی وہ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی اجازت وہ لے چکی تھی آغا جی سے۔
آغا جی نے بھی اجازت دے دی تھی کہ تین چار دن ہی تو رہ گئے تھے جمعہ آنے کو
--

رقیہ بیگم نے بھاری رقم دی تھی شملہ اور انیلہ بیگم کو شادی کی تیاریوں کے لیے
انہوں نے اپنے بھاری گولڈ کے سیٹ بھی پالش ہونے کے لیے دے دیئے تھے
جنہیں دیکھ کر سنبل بی بی جھل بھن کر رہ گئی تھی۔

مجھے چھوڑنے کون جائے گا۔

وہ تیار ہوئی سب کے سر پر کھڑی فکر مندی سے بولی۔
www.novelsclubb.com

میں نے اذلان کو کہہ دیا ہے اسے آج جلسے کے لیے لاہور جانا ہے تمہیں بھی لے
جائے گا ویٹ کر رہا ہے وہ باہر۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اعظم صاحب چائے کے گھونٹ لیتے اپنی بیٹی سے بولے۔

انہیں اور کوئی نہیں ملا تھا اس سڑو کو کہہ دیا۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر آئی۔

جہاں وہ گاڑی کے اندر بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے تیزی سے اس پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

پچھے ایک گارڈ کی بھی گاڑی تھی۔

اسکے آتے ہی ڈرائیور نے اسکے لیے جلدی سے ڈور کھولا۔

وہ گاڑی میں اسکے ساتھ بیٹھتی دروازہ بند کرتی اسے دیکھنے لگی جس نے ایک نظر تک

www.novelsclubb.com

اسے نہیں دیکھا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ آج ٹوپیس سوٹ میں تھا وائٹ شرٹ کی سلیوز کمنیوں تک موڑے وہ انگلی
ہو ننٹوں پر رکھے دوسرے ہاتھ سے ٹائپنگ کر رہا تھا کی بورڈ پر اسکی انگلی تھرک رہی
تھی اسکی ٹائپنگ کی رفتار دیکھ کر وہ حیرت زدہ سی رہ گئی تھی۔۔

وہ اچانک سے ہی سر اٹھاتا اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ جو سر جھکائے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھنے میں مصروف تھی اسے کے سر اٹھانے پر
وہ شرمندہ ہو گئی۔۔

ٹائم دیکھ رہی تھی۔

اس نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی تھی۔

وہ طنز سے اسکی کلائی پر بندھی وایچ دیکھنے لگا اسکی نظروں کا تعاقب کرتی وہ مصنوعی
قمقہ لگا گئی۔

اس وایچ کا ٹائم خراب ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ نکا چڑھا کر بولی۔

تو پہننے کا فائدہ ویسے موبائیل پر بھی ٹائم موجود ہوتا ہے۔

وہ باہر کی طرف دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

سرٹو کہی کا غلطی ہو گئی لیپ ٹاپ دیکھنے کی۔۔

وہ غصے سے بڑبڑائی۔۔

لیپ۔ ٹاپ بند کر کے بیگ میں رکھتا وہ باہر دیکھنے لگا۔

آٹھ بج کر پینتیس منٹ۔

وہ باہر دیکھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ناک چڑھا کر کندھے اچکا کر رہ گئی۔

ویسے مونچھیں آپ پر کچھ خاص سوٹ نہیں کرتی، ناہی شلوار قمیض۔۔

وہ اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس پر اذ لان نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا جیسے پوچھا ہو سیر یسلی۔۔۔

میم آپکا ہسپٹل آ گیا ہے۔

ڈرائیور نے اسے مخاطب کیا۔

میرا نہیں ہے میں کونسا اس ہسپٹل کی مالک ہوں کہو میم آپکی منزل آگئی ہے۔

تیز تیز بولتی وہ بیگ کندھے پر رکھتی باہر نکلی تھی۔

جبکہ ڈرائیور اور بخت ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئے۔

وہ جب تک ہسپٹل کا دروازہ پار نہیں کر گئی وہ وہی رہا اسکے اندر جاتے ہی ڈرائیور کو

گاڑی سٹارٹ کرنے کا اشارہ کرتا وہ دوبارہ لیپ ٹاپ بیگ سے نکالنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون اپنا انٹرویو کمپیٹ کر کے انکے سینئر ڈاکٹرز کو اپریٹ اور باقی چیزوں کے بارے میں بتا رہی تھی جو انہوں نے پوچھے تھے انہوں نے اسے اسی وقت فائل کر لیا تھا۔

اور ایک لیڈی ڈاکٹر کو اسے ہسپتال دیکھانے کا بولا تھا۔

زر غون نے اپنا دن ڈاکٹر منال کے ساتھ ہی گزارا تھا۔

دوپہر کو وہ لنچ کرنے ریسٹورینٹ آگئی تھی جو ہسپتال کے سامنے ہی تھا۔

گوشت کی ساری ڈشز آرڈر کرتی وہ ارد گرد بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

میں اکیلی اور یہاں سب کپکپز اور فیملی کے ساتھ آئے ہیں ایک تو پتا نہیں پاپا نے کونسا

نمونہ پسند کر لیا ہے میرے لیے دیکھا یا تک نہیں اگر خوبصورت ناہوا تو میں بھی فٹ سے انکار کر دوں گئی۔

ڈشز سے انصاف کرتی وہ ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔

بل لے آؤ۔

ہاتھ نیپکن سے صاف کرتی وہ ویٹر سے بولی جو سر ہلاتا اسکا بل لے آیا تھا۔

بھائی صاحب یہ آپ کس کا بل اٹھالے آئیں ہیں کتنا کھایا ہو گا میں نے یہاں جو آپ دس ہزار کا بل میرے ہاتھ میں تھا رہے ہیں میں تو تین ہزار دوں گئی۔

نکا چڑھا کر بولتی وہ ہاں بیٹھے سب لوگوں کو حیرت میں ڈال گئی تھی۔

میم یہ بل آپکے کھانے کا ہے یہ ہوٹل اس ایریا کا سب سے مہنگا ہوٹل ہے اور آپ نے ڈشز بھی تو مرغ مصالحے والی منگوائی ہیں اور یہ کوئی کپڑے سبزی والی دکان نہیں یہاں آپ دام کم کروارہیں ہیں۔

www.novelsclubb.com
ہوٹل کے مینجر نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی اس مینجر کو گھورتی رہ گئی۔

بیگ سے موبائیل نکالتی وہ اپنے پاپا کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پاپا صبح پیسے کم لے کر نکلی تھی آپ مجھے پیسے بیچھ دیں مجھے ابھی ضرورت ہے
پیسوں کی ارجنٹ۔

وہ اعظم صاحب دے سنجیدگی سے بولی۔

میں کچھ نہیں جانتی ابھی تو ابھی۔

ضدی لہجے میں بولتی وہ پیرٹج کر رہ گئی۔

ویٹ کرو اور کہاں ہو تم اس وقت۔

اعظم صاحب نے پیشانی مسلتے ہوئے بے چارگی سے پوچھا۔

جگہ کا نام بتاتی

www.novelsclubb.com

وہ گردن اکڑا کر پھر سے چیئر پر بیٹھی تھی۔

دے دوں گئی بل اب اپنا کام کریں یا پھر میرے سر پر ہی کھڑا رہیں گئے۔

مینجر اور ویٹر کو اپنی جگہ جمے دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس پر وہ بے چارے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھتے وہاں سے ہٹ گئے۔
موبائل پر گیمز کھیلتے ابھی اسے پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے جب وہ چونکی تھی اپنے
سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر۔

صبح وہ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا لیکن اب وہ بلیک شلوار قمیض میں تھا
کندھے پر ہاف وائٹ بھاری چادر رکھے وہ اسے ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا جبکہ
ہوٹل کا مینجر اور باقی سٹاف حیرت سے اس کے پاس آئے تھے۔۔۔
وہ ایک دم اپنی چیئر سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

آپ یہاں،

www.novelsclubb.com وہ حیرت سے بولی۔

جبکہ اذلان بخت کی نظریں اب نظریں ٹیبل پر موجود ڈشز پر تھیں۔

زر غون نے اسکی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے ناک چڑھایا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

مجھے بھوک لگی تھی۔

وہ منائی۔

کتنا بل ہے۔

وہ مینجر سے بولا جو بھوکھلا کر اسکے قریب آیا تھا۔

سر آپ ہمیں فون کر دیتے یقین مانے ہمیں نہیں پتا تھا یہ آپکی وائف ہیں اگر یہ بتا دیتیں تو ہم ہر گز بل کا مطالبہ نہ کرتے۔

اسکی وائف کہنے پر وہ دونوں مینجر کو گھورنے لگے۔

ایکسیوز می یہ تمہیں کہاں سے میرے ہسبنڈ لگے ہیں انکی عمر دیکھو اور میری دیکھو یہ

www.novelsclubb.com

میرے کزن ہیں بس۔

نکا چڑھا کرو وہ غصے سے بولی۔

جس پر سب حیرت زدہ ہوئے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اشرف انکابل ادا کردو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

سر آپ شرمندہ ناکریں بل کی کوئی ضرورت نہیں۔

مینجر جلدی سے بولا تھا لیکن وہ بنا کچھ کہے زر غون کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر بکل گیا پیچھے کھڑے گاڑ بھی اسکے پیچھے لپکے تھے۔

زر غون بیگ پکڑتی مینجر اور ویٹر کو غصے سے گھورتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔

اسکے چہرے کے نقوش سخت غصے سے تنے ہوئے تھے اس کا دل تو کر رہا تھا اس بے وقوف لڑکی کو رکھ کر تھپڑ لگائے لیکن اعظم صاحب کا خیال کرتے ہوئے وہ چپ تھا۔

www.novelsclubb.com

لوٹادوں گی، گھر جا کر آپ کے پیسے، میں بیگ میں مزید پیسے رکھنا بھول گئی تھی زیادہ تیوریاں چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے تنے ہوئے نقوش دیکھتی منہ بنا کر بولی۔

شٹ اپ زر غون اعظم۔

وہ بہت درشتگی سے بولا تھا اسے ہو ٹلنگ کرتی لڑکیاں سخت زہر لگتیں تھیں۔۔۔

ساتھ ڈاکٹر بھی لگایا کریں۔

بہت ریلکس انداز میں کہتی وہ فون میں آئی کال کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جبکہ وہ سر جھٹک کر رہ گیا عجیب لڑکی تھی۔

ہائے جیک کیسے ہو تم۔

وہ خوش اخلاقی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم فائن میں تم لوگوں کو بہت مس کرتی ہوں یار۔۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ غصے سے سر جھٹک کر رہ گیا اس لڑکی نے سر درد کر دیا تھا اپنی حرکتوں اور باتوں سے۔۔

حویلی کی ڈیکوریشن دیکھنے والی تھی آغا جی نے خود اپنی نگرانی میں ساری حویلی ڈیکوریٹ کروائی تھی جبکہ گھر کی عورتیں حیرت زدہ تھیں آغا جی تو بیٹھ ہی نہیں رہے تھے سارے کام اپنی نگرانی میں کروا رہے تھے۔۔

جبکہ بالکنی میں کھڑا فلان بخت سخت غصے میں تھا نظریں آغا جی پر تھیں جو پکتی ہوئی دیگوں کے قریب کھانے کا معائنہ کر رہے تھے۔

وہ غصے سے نیچے انکے قریب آیا۔

میں نہیں کروں گا نکاح۔

وہ دانت پر دانت جماتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اگر تم نے نکاح سے انکار کیا یا گھر سے غائب ہوئے تو یاد رکھنا اذلان تمہاری قسم کھاتا ہوں زندہ نہیں رہوں گا۔

اس سے کہتے وہ پھر سے پکتے پکوان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

جبکہ وہ غصے سے انکے قریب آیا۔

یہ زرغون کی شادی کس سے کروا رہے ہیں آپ۔

وہ درشتگی سے بولا۔

تم سے نہیں کر رہا بے فکر رہو۔

آغا جی ریلکس سے انداز میں بولے۔

www.novelsclubb.com

لڑکا کون ہے مجھے بتائیں میں اسکی انکوائری کروا لیتا ہوں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہم نے کروالی ہے انکوائری لڑکا بہت اچھا ہے ٹینشن نالور ریلکس رہو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی ہاتھ میں پکڑی چھڑی پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولے۔

ریکس کہاں رہنے دیتے ہیں آپ۔

غصے سے کہتا وہ اپنے منشن کی طرف تیز تیز قدموں سے بڑھ گیا تھا جبکہ آغا جی مسکرا کر نوید کو آواز لگانے لگے۔

بات سنو لگتا نہیں تم اسٹریلیا سے آئی ہو لگتا ہے کسی جنگل سے اٹھ کر یہاں آ بسی ہو۔

وہ جو شازم کے ساتھ کیرم کھیل رہی تھی زرش کی بات پر ناک سکوڑتی وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لبے گھنگھڑیالے بالوں کا جوڑا کیے ہاف وائٹ ٹروز پر سکائے قمیض پہنے ہوئے
تھی رف ساحلیہ تھا اسکا جبکہ زرش فل تیار تھی وہ ایسے ہی رہتی تھی خود کو بنا سجا کر
رکھنے والی۔

جنگل میں رہنے والوں کے بارے میں بڑا پتا ہے آپکو کہی خود بھی تو وہی نہیں رہی
ویسے بھی دادای کہتی ہیں مایوں کی دلہن کورف سارہنا چاہیئے اس طرح دلہن کو
روپ زیادہ آتا ہے۔

منہ بنا کر کہتی وہ پھر سے اپنے کھیل کی طرف متوجہ ہوئی۔
واٹ نان سینس بڑی ہوں تم سے تمیز سے بات کیا کرو۔

زرش غصے سے بولی۔ www.novelsclubb.com

کیوں آپ پر ائم منسٹر لگی ہوئی ہیں یا آپ میری اماں ہیں جو آپ سے تمیز سے بات
کروں جیسے تم مجھ سے بات کرو گئی میں بھی ویسے ہی کروں گئی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

غصے سے کہتی وہ شازم کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی لیکن وہ بیچارہ بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا۔

شٹ اپ یو فول گرل۔

زرش غصے سے بھنا کر بولی۔

یوشٹ اپ اینڈ کنٹرول یور ٹنگ ورنہ لڑائی میں آج تک مجھ سے کوئی نہیں جیت سکا۔

بنا سے دیکھے ریلکس سے انداز میں کہتی وہ اسے آگ لگا گئی تھی۔

تمہیں تو دیکھ لوں گئی میں۔

www.novelsclubb.com

شوق سے۔۔۔

وہ باز نہیں آئی تھی اسے تپانے میں۔

جبکہ زرش اسکی لمبی زبان کو کوستی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

واوایار کیا سبق سکھایا ہے تم نے زرش آپی کو۔

شازم اس سے امپر لیس ہوتا ہوا بولا۔

اسے بڑا شوق ہے دوسروں سے الجھنے کا پہلے دن میں کچھ نہیں بولی تو وہ اپنے آپ کو
تیس مار خان ہی سمجھ بیٹھیں ہے۔۔۔

ناک چڑھا کر بولتی وہ اوپر کھڑے آغا جی کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔

ایسی ہی لڑکی کی تو تلاش تھی انہیں جو انہیں مل چکی تھی۔

تم دونوں کو ایک ڈور میں باندھ کر رہی رہے گا تمہارا یہ دادا۔

وہ مونچھوں کو تاودیتے غائبانہ اذلان بخت سے مخاطب ہوئے۔

www.novelsclubb.com

آغا جی نے جمعرات کے دن سارے گاؤں کو کھانے پر حویلی میں بلایا تھا۔

سارا گاؤں ان کے گھر پر اکٹھا تھا سوائے رائیس خاندان کے۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

اذلان بخت جمعے کے دن صبح صبح گھر سے نکلنے لگا تھا جب سامنے ہی اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے آغا جی کو دیکھا۔

وہ انہیں دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔

کدھر کی تیاری ہے میرے بچے۔

آغا جی چھڑی پر دباؤ ڈلاتے اپنے لاڈلے پوتے سے دوستانہ انداز میں بولے۔

وہ آج پریس کانفرنس منعقد کی تھی تو بس اسی پر جا رہا تھا۔

وہ وایچ پر ٹائم دیکھتا ہوا بولا۔

بچے ایسا ہے کہ پریس کانفرنس والوں کو منع کر دو نکاح اور رخصتی کے بعد کر لینا

پریس کانفرنس بھاگی نہیں جا رہی تماری پریس کانفرنس۔

وہ اسکے نزدیک آتے بڑے ریلکس بھرے لہجے میں بولے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

میرا جانا ضروری ہے آغا جی اور آپ سے کس نے کہا میں نکاح اور رخصتی میں دلچسپی رکھتا ہوں مجھے چھوڑیں اور خیام کی فکر کریں یا شازم کی میری عمر نکل چکی ہے شادی کی۔

وہ سپاٹ لہجے میں ضدی بھرے لہجے میں بولا۔

نکاح تو تم سے ہی ہو گا اس بچی کا اور دوسری بات آج تم اس گھر سے قدم تک باہر نہیں نکالو گئے ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

آغا جی بھی ضدی لہجے میں بولے۔

آپ کیوں پھر سے میری زندگی خراب کر دینا چاہتے ہیں میں نے کہہ دیا مجھے نہیں دلچسپی شادی میں اور میرے ساتھ اس دفعہ آپ زبردستی نہیں کر سکتے۔

وہ سپاٹ انداز میں کہتا گاڑی کی طرف بڑھا۔

ایک منٹ میرے لال۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی اسکے سامنے آتے ہوئے غصے سے بولے۔

جبکہ وہ گہری سانس لیتا نہیں سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگا۔

اگر تم نے میری بات نامانی تو میں شہباز رائیس کا رشتہ منظور کر لوں گا۔

لبوں پر ہلکی مسکان سجاتے وہ لا پر واہی سے بولے۔

جبکہ اسکے قدم اپنی جگہ پر جم کر رہ گئے چہرے پر پتھر یلے تاثرات رقم ہو چکے تھے۔

لیکن زر غون کی تو آج شادی ہے۔

وہ کچھ دیر بعد بولنے کے قابل ہوا تھا۔

تو کیا ہوا ابھی کونسا ہو گئی ہے ادھر تم گھر سے باہر ادھر ہم احمد رائیس کو فون کر کے

www.novelsclubb.com

بلا لیں گئے۔

مسکرا کر کہتے اسکے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھتے وہ اندر ہال کی طرف بڑھ

گئے۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ مٹھیاں بھیجنے ضبط سے ہونٹ دانتوں میں دبا کر رہ گیا غصے سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

پھر پلٹ کر اندر کی طرف بڑھتا سامنے آتی ہر چیز کو ٹھوکروں پر اڑاتا وہ اندر کہی غائب ہو گیا تھا۔

جبکہ پلر کے پیچھے چھپے آغا جی مسکرائے۔
ایک مطمئن سی سانس لیتے وہ اندر چلے گئے۔

یار کیسی لڑکی ہوں مجھے میرے پاپا نے میرا دلہا تک نہیں دیکھایا جاو میں نہیں کرتی
شادی وادی،

www.novelsclubb.com

ویڈیو پر ہی دیکھا دیتے وہ اگر گنجا ہوا تو یا پھر چھوٹے قد کا ہوا تو، اگر اسکی آنکھیں
چھوٹی ہوئی دل کا کنجوس ہوا تو ناجی میں صاف انکار کر دوں گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اگر بات کر دیتے تو میں جانچ لیتی اسکی باتوں سے کہ وہ کیسا ہے کنجوس ہے یا پھر کھلے دل کا ہے۔

ہاف وائٹ کھلے گیڑے والی فراک پہنے جس پر گولڈن بھاڑی کام کیا گیا تھا گھنگھڑیالے بالوں کو کھلا چھوڑ کر ان میں پھول لگائے تھے نازک سی جیولری پہنے سمپل میک اپ میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی بلکہ پہچانی نہیں جا رہی تھی۔
ادھر ادھر چکر لگاتے وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی جبکہ بیڈ پر بیٹھیں زر گل، مالا، ہما، اسکی باتوں پر ہنس رہی تھیں لیکن اسکے سامنے نہیں ہونٹوں پر رکھے ہاتھوں کے پیچھے۔۔

کل کو میں اپنے بچوں کو بتاؤں گئی کہ بچو آپکی ماں کی ایسی ریجن میرج ہوئی کہ شاید ہی کسی کی ہوئی ہو تو وہ تو الٹا مجھے ہی کہیں کہ کیسے آپ نے اتنے سال اسٹریلیا میں گزار لیے آپ تو بہت پرانے زمانے کی روح تھی یہاں کہاں آکر بس گئی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی جھنجھلا کر بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر ان تینوں کے مشترکہ قہقہے گونجے تھے۔

وہ تیکھی نظروں سے ان تینوں کو گھورتی پھر سے خود پر افسوس کرنے لگی۔

ہائے میری قسمت شادی کی خوشی میں بنا لڑکا دیکھے ہی ہاں کر دی آج افسوس ہو رہا ہے پتا نہیں کیسا ہو گا چلو شکل سے تو گزارا کر لوں گئی لیکن وہ کنجوس نا ہو یا مجھے کنجوس آدمی زرا اچھے نہیں لگتے۔۔

وہ پھر سے جھنجھلاتی ہوئی مرر کے سامنے آتی ہوئی بولی۔

اففف زرخون واقعی تمہاری زبان اور ہونٹ نہیں تھکتے بول بول کر یار صبر کر لیا کرو جتنا تم بولتی ہو مجھے لگتا ہے تمہارا شوہر صرف تین دن میں ہی بہر ہو جائے گا پھر چیچ چیچ کر اسے سمجھاتی رہنا۔

www.novelsclubb

زرگل نے حیرانی سے اسکی چلتی زبان کے جوہر دیکھتے ہوئے تاسف سے کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اچھا ہے جب دل کیا گالیاں نکال لی برائی کر لی کو سنے دے لیے ویسے بہرے شوہر کے تو بہت فائدہ ہیں کاش میں پہلے غور کر لیتی تو اپنے لیے بہرے شوہر کی ہی ڈیمانڈ کرتی۔۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولتی ان سب کو پھر سے قمقمے لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

زر گل آپی داد و اور آنٹی کہہ رہیں ہیں دلہن کو باہر لے آئیں۔

ہنی دروازہ سے جھانکتا ہوا بولا۔

ہنی ایک بات سننا۔

وہ اسے جاتے دیکھ کر جلدی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

تمہارے دلہے بھائی کیسے دیکھتے ہیں۔

وہ اشتیاق سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کانوں سے بہرے آنکھوں کے اندھے شکل کے بیچارے آپ کو ایسا ہی شوہر چاہئے
تھا اور اللہ نے آپ کو ویسا ہی عطا کر دیا ہے اب خوش اب باقی آپ خود دیکھ لینا کہ کیا کیا
کو الٹی ہیں ہمارے دلہا بھائی میں۔۔۔

وہ شرارت سے کہتا جھپاک سے کمرے سے بھاگ گیا جبکہ وہ بناد لہن ہونے کا لحاظ
کرتی پیروں میں پہنی سلور سینڈل اسے مار چکی تھی لیکن وہ تب تک بھاگ چکا تھا۔
ایڈیٹ لگ جاؤ میرے ہاتھ پھر بتاتی ہوں میں تمہیں۔

غصے سے کہتی وہ دروازے میں پڑی سینڈل کو اٹھا کر پہننے لگی۔۔۔

جبکہ وہ سب حیرانی سے اسے دیکھ رہیں تھیں بھلا ایسی دلہن انہوں نے کب دیکھی
تھی اور نا ہی کبھی دیکھیں گئیں انہیں پورا یقین تھا زرخون اپنے نام کا واحد پیس ہے

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیا بت بن کر بیٹھ گئی ہو لے جاوا ب باہر صبح سے کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیا اب تو میرے شوہر کی شکل مجھے دیکھا دو ظالمو۔۔

وہ انہیں اپنی طرف حیرت سے دیکھتے دیکھ کر غصے سے بولی۔

جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھتیں ہوئیں اٹھیں۔

زر غون تمہارا گلا نہیں دکھتا بول بول کر یار تم اتنا کیسے بول لیتی ہو اور دوسری بات تم اتنی اچھی پنجابی، اردو کیسے بول لیتی ہو۔۔

مالا اس پر سرخ کا مدار دوپٹی اوڑھتی ہوئی حیرت سے بولی۔

کلاسز لیس ہیں پنجابی اردو کی اور میں کہاں زیادہ بولتی ہوں۔

وہ ان تینوں کو گھورتی ہوئی بولی۔

جو اسکا گھونگھٹ نکال چکیں تھیں۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہما اور زر گل اسے کندھوں سے تھامتی باہر گارڈن میں لے آئی جہاں دلہن دلہا
آمنے سامنے نکاح پڑھتے ہیں بس ایک سرخ چادر کو بیچ میں حائل کیا جاتا تھا۔

یہ سوٹ پہن لیں آغا جی نے بھیجا ہے اور وہ باہر ارجنٹ بلار ہے ہیں آپ کو۔

خیام اسے سوٹ دیتا ہوا بہت احترام سے بولا۔

فائل سٹڈی کرتا وہ غصے سے لب بیچ کر رہ گیا کشادہ ماتھے پر تیوریاں چڑھ گئے وہ بیٹھا
رہا۔

بڑے بھائی آغا جی ویٹ کر رہے ہیں باہر۔

www.novelsclubb.com

خیام ڈریس اسکے بیڈ پر رکھتا نرم لہجے میں بولا۔

جبکہ وہ فائل ایسے ہی ٹیبل پر پٹختا ہوا بنا ڈریس کو چھوئے باہر کی طرف تیز قدموں

سے بڑھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

خیام نے حیرت سے اسکے رف سے حلیے کو دیکھا جو عجلت سے باہر نکل رہا تھا۔

خیام بھی بھوکھلا تا ہوا باہر اسکے پیچھے دوڑا تھا۔

وہ بہت غصے سے گارڈن میں بنائے گئے سٹیج کی طرف بڑھا تھا یہاں اسکے سب چچا آغا جی کے پاس کھڑے باتیں وغیرہ کر رہے تھے۔

جبکہ رقیہ بیگم سٹیج پر بیٹھیں مہمانوں سے باتیں وغیرہ کر رہیں تھی چہرے پر آج ایک الگ ہی خوشی تھی۔

پھر سب نے اسے دیکھا جو وائٹ شرٹ کے نیچے ہاکی کلر کی پینٹ پہنے ہوا تھا سلیوز کمینوں تک موڑے بہت رف سے حلیے میں تھا لیکن اپنے خوبصورت نقوش سے وہ اپنے خاندان میں سے سب سے الگ دیکھتا تھا۔

37 سال کی عمر میں بھی وہ تیس سال کا ہی لگتا تھا اسے رشتوں کی کمی نہیں تھی اسکے فینز میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی جو اسکی ایک نظر کے لیے ترستی تھیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

(زر غون کو تو ویسے ہی سب بوڑھے دیکھتے ہیں اپنے آگے)

اعظم صاحب افزا ان کو دیکھتے ہوئے دل میں بڑبڑائے۔

آغا جی نے دانت پیس کر اس ڈیٹھ کو دیکھا۔

تم تیار نہیں ہوئے مولوی سب آگئے ہیں۔

آغا جی سر دلہجے میں بولے۔

پہلے مجھے آپ یہ بتائیں زر غون کا دلہا کہاں ہیں میں ملنا چاہتا ہوں اس سے۔

پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھساتا وہ بہت تیکھے لہجے میں بولا تھا۔

بتا دیتا ہوں تم پہلے تیار ہو آؤ۔

www.novelsclubb.com

آغا جی نے سر پیٹ لینے والے انداز میں کہا۔

اوسیرسلی! کیا آپ مجھے بچہ سمجھتے ہیں سیاست میں ایک نام ہے آپکے پوتے کا پیٹھ

پچھے سازش کرنے والو کو جان جاتا ہے یہ آپکا پوتا اور آپ تو میرے سامنے ہی یہ

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

سب کر رہے ہیں آپ کو لگتا ہے آپ کا پوتا احمق ہے آغا جی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی چچ۔

سر جھٹک کر وہ بہت سرد لہجے میں بولا البتہ ہونٹوں پر ہلکی طنز یا مسکان تھی جو وہاں موحود سب کو پریشان کر گئی۔

اذلان بیٹابات سنو میری تم۔۔

حبیب صاحب اسکا کندھے تھامتے ہوئے لجاجت سے بولے۔

پلیز چاچو میں کوئی بچہ نہیں جسے آپ سب بلیک میل کریں اور وہ مان جائے گا نونیور میری زندگی میں اب کسی شادی کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

وہ دیکھ حبیب صاحب کو رہا تھا لیکن سنا آغا جی کو رہا تھا۔

وہ ڈیٹھ تھا اپنی مرضی کرنے والا سب جانتے تھے اس لیے تاسف سے اب وہ آغا جی کو دیکھنے لگے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی میں چلتا ہوں اور ہاں کسی پسٹل کی گولی یا کسی اور سازش سے آپکا بیٹا ایمو شنل بلیک میل ہونے والا نہیں۔

مسکراتے لہجے میں کہتا وہ سیڑیوں کی طرف بڑھا تھا۔

میرے راج دلارے رکھو تو زرا۔

آغا جی کی سپاٹ آواز پر وہ گہرا سانس لیتا رہا تھا۔

شازم ارسلان تو نیچے لگ ٹیبل پر بیٹھے اذلان بخت کو دیکھ رہے تھے انداز میں بہت محویت تھی جیسے اذلان اور آغا جی کی بخت کا ہی انتظار ہو۔۔۔

ریڈ دوپٹے کے ہالے میں سب کزنز اسے باہر لون میں لائیں تھیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

سب اب دلہا کو چھوڑے دلہن کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی بھرے بھرے ہونٹوں پر لگی پنک لپسٹک اسے بہت خوبصورت بنا رہی تھی۔

سہج سہج کر قدم اٹھاتی وہ زر گل کو کندھا مار گئی۔

میرا دلہا تو مجھے کہیں نظر نہیں آرہا۔

اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے دھیمے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

زر گل اور باقی سب گھبرائیں تھیں انہیں بھی آج صبح ہی اپنی اپنی امیوں سے پتا چلا تھا کہ زر غون کا دلہا کون ہے ان کو تو اسکی قسمت پر رشک آیا تھا لیکن زر غون کے ریکشن کا ڈر بھی تھا اسے خود کو کم سن جبکہ باقیوں کو بوڑھا بنانے کی عادت تھی اور یہ سب کزن جان چکے تھے کہ ہماری زر غون کتنی اتج کا نشئس ہے۔۔

دیکھ جاتا ہے پہلے سیٹج پر تو چلو پھر روبرو ملاقات کر لینا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مالانے اسے سٹیج کے قریب لاتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا۔

جس پر وہ ارد گرد دیکھنے لگی لیکن کامیابی نہیں ہوئی تھی۔

اذلان اسے دیکھ کر اب طنزیہ نظروں سے آغاجی کو دیکھ رہا تھا جو اسکی طنزیہ نظروں کو کوس کر رہ گئے۔

ہنی نے سرعت سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی اور چچی َر پر آرام سے اسے بٹھایا۔

سنو ہنی کے بچے اپنے جیبو سے تو ملواؤ۔

وہ ہنی کی سلیو کھینچتی ہوئی غصے سے بولی۔

بس ابھی آپ دیکھ لیتیں ہیں لیکن اک دو منٹ چپ رہیں۔

ہنی کہتا ہوا کھڑا ہوا اور اپنے باپ کے پاس آیا جو زر غون کو دیکھتے پریشان ہوئے

تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

نوید مولوی کو میری بیٹھک سے بلا لاؤ۔

آغا جی اپنے بیٹے سے کہتے زر غون کو دیکھنے لگے جو دادی رقیہ سے کچھ بات چیت کر رہی تھی وہ یقیناً اپنے سسرالی رشتہ داروں کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

جبکہ وہ ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے آغا جی کو ہی دیکھ رہا تھا چہرے پر سپاٹ تاثرات رقم تھے۔

تب ہی نوید صاحب مولوی صاحب کو لے آئے۔

سنبل بیگم، کوچھوڑ کر باقی سب کا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا کہ یہ اونٹ آخر کس کروٹ بیٹھے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com
مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی کی بے لچک آواز پر وہ حیرت سے آغا جی کو دیکھنے لگا لیکن یہ تو طے تھا اس بار وہ آغا جی کی کسی بلیک میلنگ میں نہیں آئے گا وہ دل میں پختہ ارادہ کرتا زر غون کی طرف متوجہ ہوا۔

جس کے پاس مولوی صاحب بیٹھ کر نکاح کار جسٹر کھول چکا تھا۔

جبکہ زر غون بیزار سامنے بنائے مولوی صاحب کو گھور رہی تھی مولوی صاحب نے رجسٹر کھول کر پنسل سے کچھ نشانات لگائے پھر اسکی طرف متوجہ ہوئے جو لپ سٹک سے سجے ہوئے نوٹوں کو اوپر کی طرف چڑھائے انہیں غصے سے دیکھ رہی تھی، مولوی گھبرا یا مولوی کوئی چھبیس پچیس سال کا لڑکا تھا اسے اپنے باپ کے بعد یہ گدی ملی تھی اس گاؤں کے نکاح اب وہی پڑھاتا تھا لیکن ایسی دلہن اس نے پہلی بار دیکھی تھی جو دوسروں کو چھوڑ مولوی کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔

زر غون بنتِ اعظم آپکو ایک کڑوڑ حق مہر سکھ رائج الوقت اذلان بخت ولد خاقان کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مولوی صاحب نے بلند آواز میں اس سے پوچھا۔

جو حیرت سے مولوی صاحب کو دیکھ رہی تھی۔

ایک بار پھر سے دلہا کا نام دہرایئے۔

وہ تنکھے لہجے میں بولی تھی۔

جس پر مولوی گھبرا اٹا ہوا اذ لان بخت لا شاری بول گیا تھا۔

ارے پاگل ہو نام غلط بول رہے ہو۔

وہ حیرت سے چلائی۔

نام بالکل ٹھیک ہے میری بچی۔

www.novelsclubb.com

اعظم صاحب کے کہنے پر وہ مولوی کو چھوڑ حیرت سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی چہرے

پر واضح شاک والے تاثرات چھائے تھے۔

واٹ ڈیو مین _____"

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ انکی طرف آتی غصے سے بولی۔

اعظم صاحب گھر اسانس لیتے آغا جی کو دیکھنے لگے وہ جانتے تھے انکی بیٹی ایک نمبر کی ڈیٹھ ہے کبھی نہیں مانے گئی،

لیکن وہ اپنے باپ کے لیے یہ مشکل کام کر گئے تھے اب سمجھ نہیں پارہے تھے کیا کہیں کیا کریں جس سے وہ ڈیٹھ مان جائے۔۔۔

میں نکاح کروں اس لڑکی سے نو نیور آپ نے سوچا بھی کیسا اذ لان بخت لاشاری اس سے نکاح کرے گا۔

وہ بھیچے ہوئے لہجے میں بہت غصے سے آغا جی سے بولا تھا۔

جس پر زر غون اعظم بنا بڑوں کا لحاظ کیے ایک دم سے اسکے سامنے آئی تھی۔

اوائے بڑھے تم سے کس نے کہا میں تم سے نکاح کروں گئی ارے آپ اس دنیا میں اکیلے مرد ہوتے تو پھر بھی زر غون اعظم آپ کو اپنے دلہے کا در جانا دیتی میری کونسی

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

عمر نکل رہی ہے یا مجھے کونسا رشتوں کی کمی ہے جو آپ سے نکاح کر لوں کیا مجھے کسی پاگل کتے ناکاٹا ہے اونہہ۔

وہ کافی اونچی آواز میں ناک چڑھا کر بولتی سب کو بھوکھلا کر رکھ چکی تھی۔

سب منہ پھاڑے دونوں کو آمنے سامنے کھڑا دیکھ رہے تھے بنی سنوری دلہن کے سامنے رف سے حلیے میں کھڑا وہ بند بہت غصے سے اس منہ پھٹ لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

شٹ اپ زر غون اعظم تم بھی اچھے سے کان کھول کر سن لو میں تم جیسی بد تمیز، منہ پھٹ، نکمی لڑکی سے نکاح کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں جسے نابات کرنے کی تمیز ہے نا پہننے اوڑھے کا سلیقہ۔

www.novelsclubb.com

ہاتھوں کی مٹھیاں بھیجے وہ بہت غصے سے بولا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے بہت غصے سے ارد گرد کچھ تلاش جیسے اسے مارنے کے لیے کوئی چیز
تلاشی ہو لیکن نکامی نہیں ہوئی تھی اسے۔۔

ویٹر کے پاس آتی اسکے ہاتھ سے سبز چھوٹا سا پائپ پکڑتی وہ اسکے سامنے پھر سے آئی
تھی۔

جبکہ وہ پیٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے تمسخرانہ نظروں سے اسے ہی دیکھتا رہا۔
اعظم صاحب اور آغا جی انتہائی پریشانی سے انکے قریب آئے تھے۔

جبکہ گھر کی بہوئیں سمیت ینگ جنریشن ورطہ حیرت سے دونوں کو دیکھ رہے تھے
بلکہ شازم اور ارسلان تو باقاعدہ ان دونوں کی ویڈیوز بنا رہے تھے۔

اور گھر آئے مہمان انکی تو حالت ہی عجیب ہو گئی تھی دنیا کے انوکھے دلہاد لہن کو جو
دیکھ رہے تھے۔۔

ڈاکٹر ہوں ڈاکٹر کوئی رشوت سے نہیں بنی نکلے ہوں گئے آپ،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بڈھے ہو ایک دم کو جے بھی ہو ایک بیٹی کے باپ دو شادیاں بھگتانی والے بڈھے
ہو تم، مجھے تو میرے باپ کی شرم ہے ورنہ اب تک تمہارا سر پھاڑ چکی ہوتی۔
سر جھٹک کر ناک چڑھا کر وہ بولی تھی۔

جبکہ اعظم صاحب اپنی بیٹی کی چلتی زبان سے سب کے سامنے ایک بار پھر سے
شرمندہ ہوئے تھے۔۔

اذلان میری بات سنو!

آغا جی بے بسی اسے اپنی طرف کرتے ہوئے بولے۔

آغا جی آپ کا پوتا چاہے مان جائے میں نہیں مانوں گئی اچھے دادا ہیں آپ میرے اپنی
کنواری کم سن پوتی کا نکاح اس سے کر رہے ہیں اگر میرے سگے ہوتے تو میرے
جوڑ کا ڈھونڈتے۔

وہ گردن اکڑا کر کمر پر ہاتھ رکھتی اذلان بخت کو گھور کر آغا جی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اعظم صاحب دانت پیس کر اپنی بیٹی کو گھور کر رہ گئے بڑی شرم کر رہی تھی اپنے
باپ کی اگر ناکرتی تو پتا نہیں کیا کر دیتی۔۔۔

تمہاری تو!

اذلان بخت بہت غصے سے اسکی طرف بڑھا۔

جب وہ ایک دم سے ڈنڈے والا ہاتھ اوپر اٹھا گئی تھی۔۔۔

جب ہنی سرعت سے ان دونوں کے بیچ میں آیا تھا۔

آپی پلیز تماشا نا کریٹ کریں مان جائیں نامیری خاطر پاپا کی خاطر۔

www.novelsclubb.com

ہنی اسکے سامنے کھڑا بہت لجاجت سے بولا تھا۔

میں اس مولوی سے تو نکاح کر سکتی ہوں لیکن ان سے۔۔۔

مولوی کی طرف اشارہ کرتی وہ نخوت سے بولی۔

سیرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

جبکہ اب شک میں جانے کی باری مولوی کی تھی سب ٹکڑ ٹکڑ اذلان اور زر غون کو دیکھ رہے تھے اذلان ہلکا سا مسکرایا مولوی کی ٹائٹ ہوتی حالت کو دیکھ کر جو خوا مخواہ اپنا کالر درست کرنے لگا تھا۔

آغا جی میں چاہتا ہوں زر غون کو بیسٹ ملے اور اگر اسے مولوی بیسٹ لگتا ہے تو آپ اسکا نکاح اس مولوی سے کر سکتے ہیں کوئی پرابلم نہیں ویسے بھی یہ ہماری زر غون کی اتج کا ہی ہے۔

ایک ایک لفظ چبا کر بولتا وہ زر غون اعظم کا خون خشک کر چکا تھا۔ آغا جی نے زر غون کو گھور کر دیکھا۔

جو مولوی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اذلان بی سیریس۔

حبیب صاحب سنجیدگی سے بولے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

چاچو خدا کی قسم میں سیریس ہوں آپ اپنی بھیتیچی سے پوچھ لیں کیا وہ مولوی سے نکاح کے لیے سیریس ہے۔

زرغون نے ڈنڈے پر ہاتھ کی پکڑ مضبوط کرتے ہوئے اذلان بخت کو کینہ توڑ نظروں سے دیکھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا اسے سالم نگل جائے لیکن وہ بے بس تھی کاش اسے ایک خون معاف ہوتا تو وہ اس انسان کو دوسرا سانس نالینے دیتی۔ وہ جلے دل سے سوچ کر رہ گئی۔

جبکہ شازم اور ارسلان کا ہنس ہنس کر برا حال تھا وہ ایک سائیڈ پر کھڑے تھے دونوں ہنستے ہوئے نظر نہیں آرہے تھے، ورنہ اب تک اذلان بخت انکے دانت توڑ چکا ہوتا

www.novelsclubb.com

اذلان یار سچویشن کو دیکھ اور سمجھ اگر نکاح ناہوا تو بہت بے عزتی ہو گئی آغا جی کو کتنی پیاری ہے اپنی عزت پلیر کر لے یہ نکاح۔

میراجت ہوتما از فائزہ احمد

خیام نے اسے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں
سمجھایا لیکن وہ کیسے ایک منہ پھٹ بد تمیز اپنی سے اتنی چھوٹی لڑکی سے نکاح کر سکتا
تھا ویسے بھی دو تجربے کافی تھے اسے لیے اب مزید کی ساکت نہیں تھی اس میں
کاش کوئی اسے سمجھ پاتا۔

وہ سوچ کر رہ گیا۔

مولوی زرغون کے دیکھنے پر سر جھکا گیا۔

بے شرم انسان کیسے شرماتا ہے جیسے میں تو اس سے نکاح کے لیے مری جا رہی
ہوں۔

وہ کھول کر رہ گئی تھی۔ www.novelsclubb.com

اعظم ایک منٹ ادھر آکر بات سنو۔

آغا جی ایک طرف ہوتے اعظم کو آواز لگائے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اعظم سرہلاتے انکے پاس آئے۔

آغا جی جیسے جیسے بات کر رہے تھے اعظم صاحب کے چہرے پر ویسے ویسے پریشانی والے تاثرات چھا رہے تھے۔

اذلان نے سنجیدگی سے اپنے آغا جی کو دیکھا۔

افف میں کیا کروں آپ کا اب کونسی سازش بن رہے ہیں یہ۔

اذلان بخت جھنجھلا کر رہ گیا تھا۔

اب بی کونسی پٹیاں پڑھا رہے ہیں میرے باپ کو اللہ خیر کرے افف کہاں پھنس گئی کاش مجھے پہلے پتا چل جاتا تو فرار ہو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

سنبل بی بی صوفے پر برجمان بہت طنزیہ نظروں سے اذلان بخت کو دیکھ رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

باقی سب پریشان تھے سوائے شازم اور ارسلان کے جو بہت انجوائے کر رہے تھے اس سچویشن کو۔۔

مالا نے بیٹھے بیٹھے ہی اچانک سے ہنی کو دیکھا جواب پتا نہیں کیا کہہ رہا۔ تھا اپنی آپنی کے کانوں میں جو وہ ناک چڑھائے اسے دیکھ رہی تھی۔

ان دونوں بہن بھائیوں کی شکل بہت ملتی جلتی تھی ایک دوسرے سے بس زر غون کے بال گھنگھڑیا لے تھے اور ہنی کے سیدھے سلکی۔

وہ بہت سلجھا ہوا لڑکا تھا اسے دیکھتے ہی مالا کا دل پتا نہیں کیوں اسکی طرف کھینچا جاتا تھا وہ پریشان تھی دل کی بدلی لے پر وہ بہت خوبصورت کم عمر لڑکی تھی۔

افلان میں آخری بار پوچھ رہا ہوں تم یہ نکاح کرو گئے یا نہیں۔

آغا جی نے غصے سے اسکی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

مجھے یہ نکاح قبول نہیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لا پرواہ سا کھڑا بہت ضبط سے بولا تھا۔

مجھے آپ سے تین بار قبول نہیں قبول نہیں قبول نہیں خود کو پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

جبکہ وہ آغا جی کو طنز یا نظروں سے دیکھتا سیٹج سے اتر ا۔

نوید فون کر ور میس احمد کو لے آئیں اپنے بیٹے کو نکاح کے لیے میں ابھی اسی وقت
زر غون کی شادی اس کے بیٹے شہباز ر میس سے کروں گا۔

آغا جی کے الفاظ اسے کے آگے بڑھتے قدم ساکت کر گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے آغا جی کی طرف پلٹا۔

آنکھوں میں بے یقینی واضع تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

نوید صاحب ہونٹ بھینچے کبھی باپ کو دیکھتے تو کبھی بھیتے کو۔

نوید سنا نہیں تم نے میں نے کیا کہا ہے۔

آغا جی پھنکارے تھے خاموش کھڑے نوید پر۔

جبکہ باقی سب اذلان کی طرح آنکھیں پھاڑے آغا جی کو دیکھ رہے تھے۔

زر گل نے پریشانی سے خیام کو دیکھا جو ہونٹ دانتوں میں دیئے اذلان بخت کو دیکھ رہا تھا۔

یہ اب کون ہے؟ میری باتیں کوئی سیریس کیوں نہیں لیتا۔

وہ غصے سے جھنجھلائی تھی جب خود کو دیکھتے مولوی کو دیکھا وہ نیم وا ہونٹوں سے

www.novelsclubb.com

مولوی کے بچے کو کوس کر رہ گئی۔

مولوی صاحب اسکے دیکھنے پر سرعت سے نظریں جھکا گئے۔

اف اللہ اب یہ کیا بلا میرے پیچھے پڑ گئی ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

میں کسی سے شادی نہیں کروں گئی میری شادی کی کوئی بات نا کریں میری ہی مت مار گئی تھی جو دوڑی پاکستان چلی آئی معاف کریں مجھے پاپا میری ٹکٹ کروادیں آج کی مجھے نہیں رہنا یہاں۔

وہ بہت غصے سے بولی تھی۔

جس پر اعظم صاحب نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔
جی کرتا ہوں فون۔

نوید اذلان کو دیکھتا ہوا بولا۔

کوئی ضرورت نہیں اس کو فون کرنے کی میں راضی ہوں نکاح کے لیے۔

سپاٹ انداز میں کہتا وہ دھیمے سے چلتا صوفے کی جانب بڑھا بھینچے ہوئے ہونٹ ماتھے پر تیوریاں لیے وہ بیٹھا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ آغا جی کے چہرے پر سوواٹ کی مسکان جھلکی تھی صرف انکے ہی نہیں سنبل کو
چھوڑ کر سب ہی دھیمے سے مسکرائے تھے۔

میں تو نہیں کروں گئی یہ نکاح میری مرضی تو پوچھ لیں۔۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی مطلب اسکی مرضی کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

تمہاری مرضی بعد میں پوچھ لیں گئے میرے بچے ابھی بس نکاح نامے پر سائن
کردو۔۔۔۔۔

آغا جی سنجیدگی سے بولے۔

ہاہ!

www.novelsclubb.com
جبکہ وہ حیرت سے آغا جی کو دیکھے گئی۔۔۔۔۔

کیا مطلب نکاح کے بعد پوچھیں گے میں کوئی پاگل ہوں مجھے نہیں کرنا یہ نکاح۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ریڈ سنہری پٹی والادوپٹہ ٹھیک کرتی وہ غصے سے بولی تھی۔

بیٹا پہلے سائن کر دو بعد میں سوچیں گئے کہ کیا کرنا ہے۔

اعظم صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

اللہ اللہ کیا آپ لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہیں ڈاکٹر ہوں میں، کوئی مجھے بے وقوف نہیں

بناسکتا میں اپنی مرضی سے نکاح کروں گئی کسی ہینڈ سمن سے جو میری اتج کا ہو۔

وہ گردن اکڑا کر کہتی باپ دادا کو شرمندہ کر گئی تھی سب مہمانوں کے سامنے وہ

ایک آزاد ملک کی آزاد شہری تھی اسے نہیں رکھنی آتیں تھیں دل میں باتیں جو دل

میں وہ وہی زبان میں ایسی ہی تھی وہ۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اذلان بخت سراٹھائے اسے احمق لڑکی کو دیکھ رہا تھا وہ یہی تو چاہتا تھا وہ نامانے۔

زر غون!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اعظم صاحب تنبیہی لہجے میں بولے تھے۔

جس پر وہ ایک دوپیل کے لیے چپ ہوئی۔

دیکھیں اگر لڑکی راضی نہیں تو نکاح نہیں ہو سکتا آپ سب زبردستی نکاح نہیں کرا سکتے۔

مولوی صاحب سر جھکائے بلند آواز میں بولے تھے۔

سب نے حیرت سے مولوی کو دیکھا۔

یہ مولوی پکار زرخون آپ پر فدا ہو چکا ہے لکھ لے تو یہ بات۔

ارسلان نے شازم کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے دھیمے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جس پر شازم اپنا قہقہہ روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔

زررخون نے لب بھینچے۔

تم سے کرا دیں مولوی صاحب انکا نکاح۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اذلان بخت کی سپاٹ آواز پر مولوی گھبرا یا تھا جبکہ زر غون نے گھور کر مولوی اور اذلان بخت کو دیکھا تھا۔

زر غون بیٹا پانچ منٹ میں سوچ لیا اگر اذلان نہیں تو مولوی سے نکاح پڑھوا دیں گے تمہارا کیونکہ نکاح تو آج ہی ہوگا۔

اعظم صاحب کی بات پر وہ حیرت سے اذلان بخت کو دیکھنے لگی۔

مولوی چوری چوری اسے دیکھ لیتا جبکہ اذلان بخت فون کال میں مصروف تھا چہرے پر اکتاہٹ تھی۔

آپی ایک منٹ ادھر آئیں زرا بات تو سنیں میری۔

ہنی اسے کھینچتا ہوا کونے میں لے آیا۔

کیا ہے تمہارا سر تو کمرے میں جا کر کھولوں گئی بچو آپی سے دغا بازی کرنے چلے تھے

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اپنی کہنی چھڑاتی تنک کر بولی۔

آپی بات سنیں ابھی آپ نکاح کر لیں بعد میں ہم اس سے خلع لے لیں گئے وہ ویسے بھی آپ کو پسند نہیں کرتے آپ کہیں گئی تو وہ دے دیں گئے۔

ہنی اس سمجھاتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا

جس پر زر غون نے زور سے پیر اس کے پیر پر مارا۔

آوچ

وہ درد سے چلا بھی ناسکا۔

تمہارا دل ہے طلاق کا داغ لگوا لوں تاکہ بعد میں کوئی رشتہ نا آئے بہت خوب بیچ

www.novelsclubb.com

و بہت خوب میں تو نہیں مانوں گئی اس کھڑوس سے کسی اور کا نکاح کر دیں تاکہ

میری جان بھی چھوٹے۔

غصے سے سر جھٹکتی وہ بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپی آغا جی آپکا نکاح اس شہباز یا مولوی سے کرادیں گئے سوچ لیں وہ شہباز اچھا انسان نہیں ہے اور مولوی کو دیکھیں کیسے شرما کر آپ کو دیکھ لیتا ہے۔

ہنی اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتا ہوا بولا۔

وہ پر سوچ نظروں سے مولوی کو دیکھنے لگی پھر تھوڑی دور بیٹھے اذلان بخت کو جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا چہرے پر طنزیہ تاثرات بہت واضح تھے۔

اس چپکو مولوی سے تو یہی بہتر ہے کوئی نہیں مجھے کونسا کوئی زیادہ عرصہ برداشت کر سکتا ہے۔

وہ پر سوچ انداز میں بڑبڑائی تھی۔

مجھے منظور ہے نکاح۔ www.novelsclubb.com

مولوی صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اذلان بخت سے پڑھویں نکاح مولوی صاحب جی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتی شان سے چلتی اذلان بخت کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

خنان گہری سانس لیتا ہلکی مسکان سے مسکراتا ہوا اپنی بہن کے پاس بیٹھا۔

مولوی صاحب نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا۔

مولوی جی میں نے کہا اذلان بخت سے نکاح پڑھو ادیں آپ شاک میں چلے گئے ایسی کیا انوکھی بات کہہ دی ہے میں نے۔

مولوی کو ٹکڑ ٹکڑ اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر وہ بھنا کر بولی تھی جس پر مولوی جی بھوکھلاتے ہوئے نکاح کار جسٹر کھول گئے پہلی بار تو مولوی جی کو کوئی لڑکی پسند آئی تھی۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے نکاح کے الفاظ دہرانے لگے۔۔

زر غون بنت اعظم آپکو سکھ رائج الوقت ایک کڑوڑ حق مہر اذلان بخت ولد خاقان لاشاری کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مولوی صاحب کی دھیمی آواز پر وہ سر پر کھڑے سب افراد کو دیکھنے لگی سب اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں تک نہیں چھپک رہے تھے۔

اذلان بخت سر جھکائے بیٹھا تھا جیسے جو ہو رہا ہو وہ اس کے شعور سے دور ہو۔

قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔

پے گی ءٹھنڈ۔۔

ایک ہی سانس میں بولتی وہ آغا جی کی طرف متوجہ ہوتی کہہ گئی۔۔

اذلان نے نکاح کے کلمات پڑھتے ہی وہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گیا پیچھے

آغا جی آوازیں لگاتے رہ لیکن وہ نارکا۔

www.novelsclubb.com

رقیہ بیگم تو اسکی پیشانی چوم چوم کر نہیں تھک رہی تھی۔

جبکہ وہ منہ بسورے بیٹھی تھی۔

زر گل، مالا، ہما سب اس کے ساتھ بیٹھ کر تصویریں کھنچا رہیں تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

شازم اور ارسلان بھی کونے سے نکل کر سیٹج پر چڑ آئے تھے۔

وہ دونوں آغا جی کے جانے بعد سیٹج پر ہی لوٹ پوٹ ہو رہے تھے جبکہ قمقے آسمان کو چھو رہے تھے۔

انہیں دیکھا دیکھی سب ہی اب کھل کر ہنس رہے تھے آخر ایسی سچویشن کہاں دیکھی تھی انہوں نے یہ ایک انوکھی شادی تھی۔
زر غون کو بخت منشن چھوڑ آؤ۔

آغا جی اچانک ہی آتے رقیہ بیگم اور شہلا سے بولے تھے۔

ہیں! میں نہیں جاؤں گئی اس کے گھر میں اپنے باپ دادا کے گھر رہوں گئی میں تو وہاں کسی صورت نہیں جاؤں گئی جائیں جو کرنا ہے کر لیں۔

وہ صوفے سے کھڑی ہوتی چلا کر بولی۔

جس پر پھر سے سب اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بیٹا ادھر آئیں میں آپکو چھوڑ آتا ہوں۔

آغا جی اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بولے۔

ہیں!

وہ حیرت سے انہیں دیکھتی رہی۔

اوکے میں چلوں گئی لیکن میری ایک شرط ہے میں تب ہی جاؤں گئی جب آپکا پیارا راج دلار اپوتا مجھے یہاں سے اٹھا کر لے جائے گا۔

وہ منہ بناتی سب کو چونکا گئی تھی۔

زرغون!

www.novelsclubb.com
اعظم صاحب بیٹی کی بے شرمی پر اسے تنبیہی لہجے میں پکار کر رہ گئے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

میرا مطلب تھا ہاتھ سے پکڑ کر لے کر جائے ورنہ تو میں نہیں جاؤں گئی میں کوئی
گری پڑی ہوں میری بھی کوئی عزت ہے ویلیو ہے سراٹھا کر جاؤں گئی تاکہ کوئی بعد
میں مجھے یہ طعنہ نادے سکے کہ شوہر کے گھر تو خود ہی چلی گئی تھی یہ لڑکی!
پاکستان میں عادت ہے نالوگوں کو ایسی باتیں کرنے کی تو بس میری یہ لالست شرط
ہے یہ پوری کریں تو کریں۔

ہاتھ سینے پر باندھتی وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔
زر غون پیٹا۔

آغا جی بے بسی اپنی پوتی کو دیکھتے رہ گئے۔

آغا جی میں نے آپ کی مانی ناب آپ کی باری ہے ثبوت دیں کہ آپ میرے بھی دادا
ہے صرف اسی کے نہیں مجھے انصاف چاہئے۔

پیر پچ کر کہا گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جبکہ عظم صاحب اس وقت کو کوس کر رہ گئے جب انہوں نے ایکٹنگ کی کلاسز کے لیے اسے اجازت دی تھی انہیں کیا پتا تھا وہ اپنی ایکٹنگ کی دکان انہی پر آزمائے گئی۔
اففف یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گئی۔

اعظم صاحب تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائے تھے۔

گھر کی خواتین کافی حیرت سے اسے دیکھ رہیں تھیں جو سینے پر ہاتھ باندھے کسی ضدی بچے کی طرح کھڑی تھی جیسے اسکی نامانہ گئی تو یہی کھڑی رہی گئی ہلے گئی نہیں۔۔

آپی اب یہ سب کیا ہے۔

ہنی جھنجھلا کر اسکے قریب آتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا۔
www.novelsalubh.com

ارے وہ کبھی نہیں مانے گا مجھے اپنے گھریل جانے کے لیے اور وہ بھی ہاتھ پکڑ کر
ایمپو سیبل اب پتا چلے گا آغا جی کو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے کان میں کہتی ہنی کوزچ کر گئی۔

افف آپی کیا بنے گا آپ کا۔

ہنی بس سوچ کر ہی رہ گیا۔

آغا جی جواب دیں کیا میں اب یہی کھڑی رہوں میں تھک چکی ہوں۔

وہ جھنجھلا کر بولی۔

ابھی اس نے کہا ہی تھا جب دوبارہ سے اذلان بخت گارڈن میں آتا ہوا دیکھائی دیا جو اب چینج کر چکا تھا وائٹ شلوار قمیض پہنے کندھوں پر ہلکی براؤن چادر رکھے وہ تیز قدموں سے انہی کی طرف آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے یہ کہاں سے آ گیا۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اذلان بخت میرے بچے زر غون کو گھر لے چلو مہمان سب منتظر ہیں رخصتی کے
اب اور تماشا مت لگو انا پہلے ہی بہت لگ چکا ہے۔

آغا جی بہت لجاجت سے بولے تھے۔

جبکہ وہ اپنے چاچا اعظم کو دیکھنے لگا جن کے چہرے پر بے بسی والے تاثرات تھے وہ
ہر گز انہیں پریشانی نہیں دینا چاہتا تھا۔

چلو زر غون!

وہ ہاتھ اسکی طرف بڑھاتا سب کو چونگا گیا اذلان بخت اور کسی کی طرف ہاتھ
بڑھائے ناممکن۔

سب اپنی اپنی جگہ سوچ کر رہ گئے ارسلان اور شازم نے دوبارہ سے اپنے اپنے
کیمرے آن کیے۔

زر غون کی تو وہ حالت تھی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہمیشہ اسکی سازش اسی پر ہی کیوں بھاری پڑتی تھی۔

وہ جھنجھلا کر رہ گئی۔

ہاتھ بڑھائے وہ شاندار شخص اسکے تاثرات بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

تمہارا تو خشر برا کر دوں گئی دوسرے ہی دن طلاق دے کر رخصت کرو گئے۔

زر غون دانت پیستے ہوئے سوچ کر رہ گئی۔

جبکہ آغا جی سمیت باقی سب حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

جن کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہوں

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے خاموش تھے۔

www.novelsclubb.com

ہاف وائٹ کمڈار سوٹ میں ڈارک ریڈ گولڈن دوپٹہ اوڑھے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور وہ وائٹ سوٹ پر براون چادر رکھے لگتا تھا وہ بنا ہی اسی کے لیے ہو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سنبل بیگم جل بھن کر رہ گئی۔

زر غون اعظم آئی ایم وٹینگ۔

وہ جھنجھلایا تھا۔

زر غون نے آہستہ سے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

ریڈ چوڑیاں پہنے دونوں الٹے ہاتھوں پر مہندی کی گول گول ٹکیاں بنائے وہ اپنا خوبصورت ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ چکی تھی۔

نظریں دونوں کی ایک دوسرے پر ہی تھیں جیسے دونوں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دھمکی دے رہے ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا ہاتھ تھامے آہستہ سے پلٹا تھا۔

وہ بھی اسکے ساتھ دھیمے قدموں سے چلی تھی۔

آغا جی کا سینہ فخر سے چوڑا ہوا دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جاتے دیکھ کر۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

شازم اور ارسلان جلدی سے انکے آگے آتے مووی بنالہ لگے۔

جس پر بخت نے انہیں گھورا بھی لیکن وہ دونوں جانتے تھے آج ڈانٹ یا مار پڑنے سے رہی۔

وہ دونوں اب اذلان منشن کے گارڈن میں داخل ہو چکے تھے۔

سب اب پیچھے رہ گئے تھے۔

وہ اپنے مین دروازے کے سامنے آتا اسکا ہاتھ چھوڑتا غصے سے تیز قدموں سے آگے بڑھتا تھا۔

زرغون نے گھور کر اسکی پشت دیکھی پھر خود بھی اسکے پیچھے بڑھی۔

وہ چادر کا پلو جھٹک کر دوسرے کندھے پر رکھتا سیڑیاں چڑچکا تھا۔

وہ بھی ارد گرد دیکھتی ہوئی اسکے پیچھے سیڑیاں چڑتی اوپر آگئی تھی۔

وہ ایک دم رکا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھی رک گئی اسے رکتا دیکھ کر۔

میرے پیچھے مت آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

غرا کر کہتا وہ ایک بہت بڑے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر چلا گیا۔

واش روم سے باہر آتا وہ ٹھٹھکا تھا۔

وہ کمرے کے بیچ بیچ کھڑی تھی کمر پر ہاتھ رکھے گھوم گھوم کر سارا کمرہ دیکھ رہی تھی ناک چڑھائے وہ کمرے کو ناقدانہ نظروں سے دیکھتی وہ اس کی طرف پلٹی۔

ایک بار کا کہا سمجھ میں نہیں آتا زرخون اعظم کیا کہا تھا میرے پیچھے مت آؤ اور تم سیدھا میرے روم میں ہی چلی آئی واٹ نانس سینس۔

وہ غصے سے پھنکارا۔

بیزارتاثرات سے اسے دیکھتی وہ بنا سکی سنے مرر کے سامنے آئی

خود کو دیکھتی وہ زیورات اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھائی تھی۔

زرغون اعظم کیا پاگل پن ہے یہ جواب کیوں نہیں دے رہی پاگل ہو کیا؟

وہ اسے بازو سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتا چلا یا تھا۔

بات یہ ہے یہ گھر میرا ہے یہ کمرہ بھی میرا ہے اور دوسری بات میں اپنی مرضی کی مالک ہوں یہی رہوں گئی اسی کمرے میں پہلے والا کمرہ میرا چھوٹا تھا مجھے کچھ خاص پسند نہیں تھا آپ چاہیے تو اپنے لیے کوئی دوسرا کمرہ دیکھ سکتے ہیں مجھے کوئی پرالیم نہیں اور نا ہی میں اکیلے سونے سے ڈرتی ہوں۔

وہ اس سے اپنا بازو چھڑاتی تیکھے لب وہ لہجے میں بولی تھی۔

وہ حیرت سے اسے دیکھے گیا جو بہت ہی کوئی چالاک شے تھی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

اپنی مرضی کی مالک صاحبہ نکاح کی باری اپنی مرضی کیوں نہیں چلائی تب کہاں تھی تمہاری مرضی۔

وہ غصے سے بولا اس لڑکی نے فقط دس منٹ میں ہی اسکا بی پی لو کر دیا تھا۔

تب نہیں چلی تو کیا ساری زندگی نہیں چلے گئی اپنی مرضی چلاؤں گئی آپ کو رہنا تو رہیں ورنہ چلے جائیں۔

میرا سامان تو بھلا دے جاتے اب کیا پہنوں میں۔

وہ اس سے کہتی جھنجھلائی تھی۔

جبکہ وہ کمر پر ہاتھ رکھتا ایک ہاتھ سے پیشانی مسلنے لگا تھا یہ لڑکی نہیں سر درد تھی جو

اچھے بھلے انسان کو پاگل بنا سکتی تھی۔

ابھی اسی وقت میرے کمرے سے نکلو میں اپنے کمرے میں کسی دوسرے انسان کی

موجودگی برداشت نہیں کر سکتا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ خود پر قابو پاتا سر دلہے میں بولا تھا۔

میں نہیں نکلوں گئی اور اگر نکالا تو سیدھا آغا جی کے پاس جاؤں گئی انہیں بھی تو اپنے لاڈلے ہوتے کے کرتوت پتا چلیں۔

وہ سر جھٹک کر غصے سے بولی۔

دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاتی۔

وہ ایک جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑتا بنا سے سنبھلنے کا موقع دیئے کمرے سے فٹ سے نکال کر دروازہ لاک کر چکا تھا۔

جس کمرے میں مرضی ہے چلی جاؤں مس مرضی۔۔

وہ طنز سے کہتا کمرے کی لائٹ آف کرتا سر تھام کر صوفے پر دراز ہو گیا۔

ہیں!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے مجھے کمرے سے نکالا مجھے مطلب ڈاکٹر زر غون اعظم کو۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

پھر مسکرائی۔

بچو تمہارا پالا اس بار زر غون اعظم سے پڑا ہے، ناکوں چنے چوہادوں گئی طلاق مجھے خود دو گئے بلکہ ہاتھ بھی جوڑو گئے۔
وہ سیڑیاں اترتی مسکراتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

زر گل چینج کر کے ابھی لیٹی ہی تھی جب زر رش روم میں آئی۔

تم نے مجھے بتایا نہیں افلان بخت شادی کر رہا تھا اس چلتی زبان سے۔۔

زر رش نے غصے سے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی چلتی زبان ضرور ہے آپی لیکن دل کی کالی نہیں ہے وہ بہت صاف دل کی ہے
اور اذلان بخت ایسی ہی لڑکی ڈیزرو کرتے تھے۔

زر گل طنز سے بولی۔

تمہاری بھی بہت زبان چلنے لگی ہے اس چلتی زبان کی صعوبت میں رہ کر۔

زرش نے طنز سے اپنی بہن کو گھور کر کہا۔

ہاں زبان چلانی تو آگئی ہے لیکن اپنے حق کے لیے آواز اٹھانی نہیں آئی ہے۔

زرش نائٹ کریم ہاتھوں پر لگاتی سپاٹ انداز میں بولی۔

امی سے کہتی ہوں تمہارا اس لڑکی سے میل جول زرا کم کروائیں بہت بد تمیز ہوگی ہو

www.novelsclubb.com

تم۔

زرش غصے سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ سر جھٹکتی ہوئی کھڑکی میں آئی آدھا چاند بادلوں میں سے جھانکتا بہت بھلا لگ رہا تھا۔

وہ چونکی تھی۔

نیچے خیام لڑکوں سے چیزیں وغیرہ اٹھوار ہاتھ انداز میں بہت سنجیدگی تھی بلیک پیٹ شرٹ میں وہ کافی الجھا الجھا سا لگ رہا تھا۔

زر گل اسے دیکھے گئی جیسے آنکھوں اور دل پر اختیار نہ ہو۔

کام کرو اتنا وہ اچانک سے ہی اسکے کمرے کی کھڑکی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
زر گل کی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ خیام بے بس سا اسے دیکھے گیا۔

زر گل غصے سے ایک دم کھڑکی بند کرتی اس سے ٹیک لگا گئی۔

آنکھوں میں سے موٹے موٹے آنسو باہر آنے لگے تھے۔

آپی کتنی خوبصورت لگ رہی تھی نا۔

خنان نے باپ کو چائے دیتے ہوئے محبت سے کہا۔

مت پوچھو اس لڑکی نے آج مجھے میرے باپ بھائیوں کے آگے کتنا شرمندہ کروایا ہے دو مہینے کے ایکٹنگ کورس میں یہ کتنی ایکٹنگ کرنا سیکھ چکی ہے بات بات پر ڈائیلوگ بازی۔

اعظم صاحب چائے کاسپ لیتے ہوئے بولے لیکن انداز میں غصہ نہیں اپنی بیٹی کے لیے پیار ہی پیار تھا وہ تینوں ایسے ہی رہتے آئے تھے چھوٹی چھوٹی بات ایک دوسرے سے شیر کرنے والے۔

ہاہا، پاپا آپ کا زہن ابھی بچوں والا ہے وہ اپنا اچھا برا نہیں سمجھتی، ابھی آپ کی بات طے نہیں ہوئی تھی مجھے بہت پہلے سے افلاں بھائی بہت اچھے لگے تھے اپنی آپ کی

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

لیے میں نے ایک دن چپکے سے دعا کی تھی کاش میری آپنی کا ہسبنڈ بھی ان جیسا ہو اور وہ قبولیت کا ٹائم تھا اللہ نے ان جیسا نہیں وہی میری آپنی کی قسمت میں لکھ دیا سچ میں میں آج بہت خوش ہوں ورنہ ایللی نے جتنا ہمیں اسٹریلیا میں تنگ کیا ہے میں ڈر گیا تھا اپنی آپنی کو لے کر۔

خنان بہت سنجیدگی سے بولا۔

خنان اس کا زکرمیرے سامنے مت کرنا میں بھی اسی لیے مان گیا تھا زرخون کی شادی کو لے کر ورنہ زرخون کے رضامندی کے بغیر میں ہرگز اسکی شادی اذلان سے نا کر وانا۔

اعظم صاحب گہری سانس خارج کرتے ہوئے بولے۔

اب کچھ نہیں ہوگا ریلکس رہیں آپ۔

خنان انکے کندھے پر سر رکھتا نرم لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اعظم صاحب فکر مندی سے سر ہلاتے ہوئے چائے پینے لگے۔

اُسے ابھی صوفے پر لیٹے ہوئے بمشکل آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب آہستہ سے دروازہ
نوک ہوا۔

وہ چونک کر آنکھوں سے ہاتھ ہٹانا ہوا اٹھ بیٹھا۔

یہ لڑکی نہیں سدھرے گئی لگتا ہے اسے سیدھا کرنا ہی پڑے گا۔

وہ غصے سے بولتا ہوا دروازہ کھول گیا۔

وہ دروازے میں کھڑی شخصیت کو دیکھ کر چونکا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ!

وہ حیرت سے آغا جی کو دیکھتا ہوا بولا۔

جبکہ پیچھے کھڑی زر غون اعظم انکے کندھے سے سر نکالتی ہوئی جھانک رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لب بھینچ گیا۔

اذلان بخت یہ کیا تماشا تھا۔

وہ سر دلہے میں بولے۔

کونسا تماشا؟

وہ غصے سے بولا۔

مجھے کمرے سے دھکے دے کر باہر نکالنا کا۔

آغا جی کی بجائے جواب پیچھے سے آیا تھا۔

تمہیں تو میں سیدھا کرتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا جب وہ سرعت سے آغا جی سے لپٹ گئی آنکھوں

میں ناچتی شرارت وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تمہیں تو میں سیدھ کرتا ہوں۔

وہ غصے سے کہتا اسکی طرف بڑھا تھا جب وہ سرعت سے آغا جی سے لپٹ گئی۔

آنکھوں میں ناچتی شرارت وہ واضح سمجھ چکا تھا۔

بخت تمیز سے یہ اب تمہاری بیوی ہے ایسی تربعت تو نہیں کی تھی ہم نے تمہاری

کیا ہو گیا ہے تمہیں اپنے رشتے کو پہچانو یہ جتنا گھر تمہارا ہے اتنا ہی اسکا بھی ہے اور

اور اس کمرے میں بھی اسکا تمہارے جتنا ہی حق ہے،

ایسا رد عمل دے کر کے تم کچھ لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہو کیا!

آغا جی روم میں آتے ہوئے بہت سنجیدگی سے دو ٹوک بولے تھے۔

وہ ہونٹ بھیج کر اس شیطان کی نانی کو کوس کر رہ گیا اسکے تو وہم و گمان میں بھی

نہیں تھا کہ وہ سیدھا آغا جی کو ہی بلالائے گئی یہ لڑکی اس کی سوچ سے زیادہ تیز تھی۔

جواب آغا جی کے سامنے معصوم سامنہ بنائے کھڑی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

بخت اب مجھے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہئے انڈر سٹینڈ۔

وہ درشت لہجے میں بولے تھے۔

وہ جواباً چپ ہی رہا سر میں درد کی بہت تیز ٹھیسیں اٹھنے لگیں تھیں۔

آئی ہو پ اب آپ آغا جی کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دے گئے۔

آغا جی کے جانے کے بعد وہ اسکے ارد گرد گھومتی ہوئی بولی۔

وہ غصے سے اسکی کلائی پکڑتا بیڈ پر پٹخ چکا تھا۔

وہ دھرم سے بیڈ پر گری تھی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولی۔

یہ گھر یہ کمرہ اب تمہارا ہے نا کیونکہ بیوی ہو تم میری تو اب بیوی بنو نامس مرضی۔

وہ قمیض کی سلیوز اوپر کرتا ہوا سپاٹ لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا مطلب ہے تمہارا ہاں اور ایسے کیسے گرایا آپ نے مجھے اب اگر ٹچ کیا نا تو چیخ چیخ کر دوسرے حویلی والوں کو بلا لوں گئی۔

وہ بیڈ سے کھڑی ہوتی ناک چڑھا کر بولی۔

سیریل مس مرضی ٹھیک ہے چلا وزیرا میں بھی تو دیکھوں کتنا لوڈ سپیکر ہے تمہارا۔

وہ اسکی طرف قدم بڑھاتا ہوا سر دلچے میں بولا۔

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ سرعت سے اسکے پاس سے گزر کر پیچھے ہوئی تھی۔

بچا و بچا وہ مجھے مار رہا ہے۔

وہ بہت اونچا چلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر رہ گیا۔۔۔

مس مرضی یہ دیواریں ساونڈ پر وف ہیں۔

وہ بہت ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون جو فل ویوم میں چلا رہی تھی اسکے سرد لہجے پر ایک دم سے چپ ہوئی۔

کیا ااپلے نہیں بتا سکتے تھے آپ، چیخ چیخ کر میرا گلا دکھنے لگا ہے۔

وہ غصے سے کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

آغا جی کو کیوں بلا کر لائی تھی۔

وہ اسکے قریب آتا بھیجے ہوئے لہجے میں بولا۔

تو آپ نے مجھے روم سے کیوں نکالا ہاں میری بے عزتی کی دھکا دیا کیا میں چپ چاپ بیٹھی رہتی ہر گز نہیں زر غون اعظم اپنے حق میں آواز اٹھانے والی ہے۔

وہ بہت فخر سے گردن اکڑا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

دیکھ چکا ہوں کتنی آواز اٹھا سکتی تھی تم اپنے حق میں۔

وہ بہت غصے سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

یہ تو طعنے دے دے کر ہی مار دے گا کہاں پھنس گئی میں اس ایللی کو تو مزہ چکھا دیا
تمہیں بھی خوب مزہ چکھاؤں گئی مسٹر اذلان بخت۔

وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتی طنز سے بڑبڑائی۔

منہ میں بڑبڑانا بند کرو اور جاو ساتھ والے روم میں چلی جاو۔

وہ بہت غصے سے اسکی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

یہ روم میرا ہے آغا جی نے کہا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے اپنا روم نا چھوڑنا۔

وہ بیڈ پر چڑتی ڈیٹھ پن سے بولی دوپٹہ سر سے اتر کر کندھوں پر آچکا تھا لمبے
گھنگھڑیا لے بالوں کچھ آگے تھے تو کچھ پیچھے زیور میک اپ ایسے ہی تھا جیسے ابھی کیا
ہو ناک میں پہنی گولڈن نتھ جس میں ریڈ بڑاسا موتی تھا اس کے چہرے کو عجیب سا
حسن بخش رہا تھا لیکن اذلان کی نظریں اسکی ٹانگوں پر تھی جو اچھل اچھل کر بیڈ کی
چادر کو خراب کر چکی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیا ہے یہ میرا روم ہے جیسے مرضی رہوں، وہ اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی ہوئی ناک چڑھا کر بولی۔

اذلان بہت غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

زر غون اسے دیکھتی بیڈ سے چھلانگ لگا گئی لیکن اذلان بخت کے ہاتھ میں اسکا دوپٹہ آچکا تھا جو کندھے پر پنز سے سیٹ کیا گیا تھا۔

بچکانہ حرکتیں بند کرو زر غون اعظم ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ایک بار کا کہا سمجھ میں نہیں آتا کیا، کیا کہہ رہوں روم سے نکلو اور ساتھ والے روم میں چلی جاؤں لیکن تمہارے دماغ میں کوئی بات گھستی ہی نہیں۔

وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتا ہوا بہت درشت لہجے میں بولا تھا _____

جس پر زر غون نے ناک چڑھایا تھا مطلب کہ سیریس نہیں ہونا تھا اس نے چاہے وہ جو توں سی ہی کیوں نا اسکی دھلائی کر دیتا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں میں کندز ہن ہوں جس کے باپ نے رشوت سے اسے پاس کروا کر ڈاکٹر بنایا تھا۔

وہ بھی بہت غصے سے بولی۔

اففف اللہ! آغا جی یہ آپ نے مجھے کہاں پھنسا دیا ہے۔

وہ اس کے کندھے جھٹکتے ہوئے غصے سے بڑبڑایا۔

وہ مسکرائی۔

ویسے اب مجھے پتالگ گیا ہے آپ کی پہلی بیویوں کیوں آپ کے ساتھ نہیں رہی پکا وہ

آپ سے ڈر کر بھاگ گئی ہوں گئی ہے نا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے چہرے کو دیکھتی شرارت سے بولی۔

جبکہ اذ لان بخت کے چہرے پر بہت کرخت تاثرات چھائے تھے چہرہ ایک دم سے

سپاٹ ہوا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے کندھوں سے ہاتھ جھٹکا ایک دم پیچھے ہوتا لٹے قدموں سے چلتا وہ باہر نکل گیا تھا۔

ہیں! اسے کیا ہوا ہے بڑا بے چارہ! سامنہ بن گیا ہے بیویوں کے زکر پر لگتا ہے ان کو مس کرتا ہے بے چارہ۔

وہ پر سوچ نظروں سے بند روزے کو دیکھتی ہوئی بولی جو وہ جاتے ہوئے بہت زور سے مار کر گیا تھا، ہمیں کیا مٹی پاؤ۔

وہ بیڈ سے اترتی اپنے بیگ کی طرف بڑھی جو کچھ دیر پہلے ہمارے کمر گئی تھی جس میں تین چار ڈریسز تھے۔ www.novelsclubb.com

وہ بلیوٹروزر پر ہاف وائٹ شرٹ پہنے منہ ٹاول سے صاف کرتی باہر نکلی۔

کچھ بھی کہو روم لاجواب ہے بڑے میاں کا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

دو دیواریں شیشے کی تھیں جن سے باہر کا منظر تو دیکھتا تھا لیکن اندر کا نہیں۔۔

بڑا سائیڈ جس پر وائٹ نیلے پھولوں والی چادر بچھی ہوئی تھی نیلے خوبصورت سلک کے پردے وائٹ پینٹ دیواروں پر کیا گیا تھا کمرے میں ہر چیز نیلی اور وائٹ تھے فرنیچر بھی وائٹ جبکہ دروازوں پر بھی نیلا پینٹ تھا۔

اففف یہ کمرہ تو میرے ڈریمنز جیسا ہے طلاق کے بعد میں اس روم کو بہت مس کروں گی۔

وہ بیڈ پر چڑتی وائٹ کمبل جس پر نیلے ڈاٹ تھے اوڑھتی ہوئی تاسف سے بولی۔۔۔
ہنی کو میسج تو کر دوں زرا۔

موبائل پکڑتی وہ خنان کو میسج ٹائپ کرنے لگی۔
www.novelsclubb.com

ہنی کے بچے صبح میری بیڈ ٹی دے جانا ورنہ جانتے ہونا تمہارا حشر نشر کر دوں گی۔

میسج ٹائپ کر کے سائیڈ والی ٹیبل پر رکھتی خود پر کمبل اوڑھ گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

نیچے تہہ خانے میں بنے جم میں بیٹھا وہ سردرد سے پاگل ہو رہا تھا۔
آنکھوں میں سرخ ڈورے بہت واضح تھے بال جو ہمیشہ جیل سے سیٹ کیے گئے
ہوتے تھے آج ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔
کیا میرا وجود کسی کے لیے بھی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔
وہ درد سے بڑبڑایا تھا۔

آغا جی چائے کی چسکیاں لیتے مسکرائے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

آج آپ بہت خوش ہیں۔

رقیہ بانو نے انہیں دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں میں خوش ہوں میرا بیٹا ان شاء اللہ ایک دن بہت اچھی زندگی گزارے گا اسکے چہرے پر بھی مسکراہٹ ہوا کرے گئی تم دیکھ لینا بانو۔

وہ سامنے دیوار پر نظریں جمائے ہوئے بہت یقین سے بولے۔

ان شاء اللہ۔۔

رقیہ بانو نے محبت سے کہا۔

لیکن زر غون میں ابھی بچکانہ بہت ہے وہ کیسے اسے سمجھے گئی کیسے اسے شوہر کا درجہ دے گئی۔

رقیہ بانو فکر مندی سے بولی۔

یہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو اپنے بیٹے کی زندگی کے کچھ فیصلے میں نے جلد بازی سے لے کر اسکی زندگی کو خراب کر دیا تھا اب میں اور زر غون اسکی زندگی سنواریں گئے زر غون کو میں ہینڈل کر لوں گا وہ بہت پیاری بچی ہے اور سب سے اہم بات صاف

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

دل کی مجھے اپنے بخت کے لیے کسی ایسے ہی انسان کی تلاش تھی ورنہ رشتے تو اس کے لیے ابھی بھی بہت آتے تھے میرے بیٹے میں کونسا کمی ہے کڑوڑوں میں ایک ہے

--

وہ بہت محبت سے اس کا زکرت کرتے تھے در حقیقت وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ اسی سے محبت کرتے تھے۔

رقیہ بیگم مسکرائیں تھی۔

اللہ کرے جو آپ نے سوچا ہے وہی ہو۔

رقیہ بیگم دل میں بولتی ہوئی پھر سے چائے کے گھونٹ لینے لگیں۔

www.novelsclubb.com

ارے ہنی تم کچن میں کیا کر رہے ہو اگر کسی چیز کی ضرورت تھی تو مجھے یا کسی ملازمہ سے کہہ دیتے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر گل اسے صبح صبح کچن میں دیکھتی ہوئی حیرانی سے بولی۔

اپنی آپنی کے لیے بیڈٹی ہمیشہ سے میں ہی بناتا آیا ہوں زر گل آپنی۔

وہ چائے کو شیشے کے کپ میں ڈالتا ہوا بڑے مصروف سے انداز میں بولا۔

زر گل مسکرائی اس کم سن لڑکے کو دیکھ کر۔

لاؤ میں ڈالتی ہوں اور لے بھی جاؤں گئی اور تمہاری آپنی سے کہہ دوں گئی یہ چائے تمہارے ہنی نے بنائی ہے۔

زر گل اس سے ٹی پاٹ لیتی مسکرا کر بولی جبکہ وہ مسکرایا۔

کچن میں آتی مالا وہی ٹھٹھک کر رک گئی۔

اففف یہ لڑکا مجھے پاگل کر دے گا یہ کیوں مجھے خود سے باندھ رہا ہے۔

وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے دھیرے سے بڑبڑائی۔

اوکے آپ لے جائیں میں تب تک زرا فریش ہوں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کہتا ہوا پلٹا جب مالا کو سامنے کھڑا دیکھا۔

گڈ مارنگ!

وہ ہلکی مسکان سے اس سے کہتا ہوا کچن سے باہر نکل گیا۔

مالا بے ساختہ پلٹ کر اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

مالا تم یہ ٹرے پکڑو میں میں دوسرا ٹرے پکڑ لیتی ہوں۔

زر گل مالا کو دیکھتی ہوئی بولی۔

اچھا۔

مالا ٹرے تھامتی ہوئے دھیمے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

زر گل دوسرا ٹرے سیٹ کرتی ہوئی مالا کے چہرے کو دیکھتی رہی جس کے چہرے پر

سرخ سی چھائی ہوئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

واٹ ناسینس یہ کیا حالت بنا دی ہے تم نے ایک ہی رات میں میرے کمرے کی۔۔

وہ صبح صبح کمرے میں آتا ہوا چلا یا جو کمرے کا کباڑ خانہ بنا چکی تھی۔

سارا کمرہ بکھڑا پڑا تھا کبل بیڈ سے نیچے تکیے کشنز کپڑے ٹاول سب زمین بوس تھے

خود میڈیم ٹانگیں خود میں سمیٹے بازو کو سینے پر باندھے نیند میں گھم تھی۔

گھٹنگھڑیا لے بال سارے چہرے پر بکھڑے پڑے تھے ٹرور پنڈلیوں سے اوپر تک آگیا تھا۔

جس سے خود کا آپ ناسنبھالا جائے وہ کمرے کو کیا سنبھالے گا۔

وہ غصے سے کہتا ہوا اسکے سر پر پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

زر غون اعظم۔

سرد لہجے میں وہ اسے ہلا گیا لیکن وہ میڈیم اسکا ہاتھ نیند میں ہی جھٹکتی پھر سے سو گئی۔

سردی لگ رہی ہے میڈیم کو لیکن کبل نیچے زمین پر پھینک دیا ہے! انف آغا جی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے خود پر ضبط کرتا رہ گیا۔

زر غون اعظم۔

وہ ایک دم سے اسے نیند میں ہی بیڈ پر کھڑا کر چکا تھا۔

وہ آنکھیں بند کیے نیند میں اس کے سہارے جھولتی رہی۔

اففف۔

وہ جھنجھلا کر رہ گیا۔

زر غون۔

اس دفعہ اس نے اسے اچھا خاصا جھنجھوڑا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا کیا ہوا چور چور پیپا ایل آگیا پیپا ایل آگیا۔

وہ آنکھیں بند کیے نیند میں ہی چلائی تھی اور پھر وہ ایک دم سے اس کے سینے سے لگی

تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنی ایل آگیا وہ مجھے لے جائے گا مجھے بچاؤ۔

وہ اس میں گھستی عجیب و غریب حرکتیں کرتی اسے ساکت کر گئی۔

زر غون۔

وہ اسے خود سے جدا کرتا چلا یا تھا۔

جس پر وہ ایک دم سے آنکھیں کھولتی اسے دیکھے گئی جیسے سمجھنا پار ہی ہو وہ کہاں ہے اور کیا ہوا ہے۔

ارے یہ یہاں ہی ہے۔۔

پھر ایک دم سے اسے کل کی ہوئی شادی اور رخصتی یاد آ گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے مجھے اس طرح کیوں پکڑا ہوا ہے میں فالتو نہیں ہوں نا ہی میری نیند اتنی گہری ہے جس سے کوئی میرا فائدہ اٹھا سکے چیڑ کر رکھ دوں گی بلکہ ہاتھ توڑ دوں گی۔

وہ سٹارٹ ہو چکی تھی اب اسکی زبان نے کونسا رکنا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بیزارتاثرات سے اسکا چہرہ دیکھتا ایک دم سے اسکے چلتے ہوئوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ گیا۔

وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھے گئی۔

جیسے پوچھا ہو یہ کیا بد تمیزی ہو۔

خاموش ایک دم خاموش کیسے رکھا ہے چاچو نے تمہیں اتنا عرصہ انکی ہمت کو داد دیتا ہوں میں ورنہ تمہیں برداشت کرنا ایک بہت مشکل مرحلہ ہے۔

وہ غصے سے چلایا۔

مجھے سے یوں چلا کر بات کرنے کی ضرورت نہیں میں کوئی اونچا نہیں سنتی الحمد للہ کان سلامت ہیں میرے آہستہ بولیں میرا سر درد کر دیا ہے یوں چلا چلا کر۔

وہ الٹا اسی پر چڑوڑی تھی۔

وہ لب بھینچے اسے دیکھے گیا جیسے سمجھ ناپا رہا ہو اس لڑکی کا کیا کرے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسلام علیکم بڑے بھائی نائینڈ بڑی بھابھی۔

زرگل اور مالادروازے میں کھڑی دروازہ نوک کرتی مسکراتے لہجے میں بولیں۔

وہ گہری سانس لیتا اسلام کا جواب دیتا واش روم میں چلا گیا۔

ہائے یار بڑے بھائی تو بہت غصے میں ہیں۔

زرگل نے مسکرا کر پوچھا۔

تمہاری دوست کا غصہ ان سے کم ہے کیا بے فکر رہو یا ویسے بیڈٹی میں ہنی کے ہاتھ کی لیتی ہوں۔

زرگل کو کپ میں چائے نکالتی دیکھ کر وہ بے بسی سے بولی۔

www.novelsclubb.com
بڑی بھابھی صاحبہ آپکے پیارے بھائی نے ہی آپکی چائے بنائی ہے۔

زرگل نے چائے اسے دیتے ہوئے کہا۔

ہائے اللہ میرا پیارا بھائی میرا راج دلارا میرا سوہنا شہزادہ۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چائے کاسپ لیتی اسکی بنائی ہوئی چائے کو پہچانتی بہت محبت ولاڈ سے بولی۔

جبکہ مالا ہلکی مسکان سے گال پر ہاتھ رکھے زر غون کو دیکھ رہی تھی۔

اچھا ہم چلتیں ہیں آپ بڑے بھائی کو چائے دے دینا۔

زر گل کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

آپ!

وہ حیرت سے اپنے لیے آپ کا استعمال ہوا لفظ بولی۔

اپ ہمارے بڑے بھائی کی بیوی ہیں تو ہمارے لیے قابل احترام ہیں اور اگر آپ نا

کہا تو امیوں اور دادی سے بہت ڈانٹ سننے کو ملے گی۔

www.novelsclubb.com

اس بار مالانے اسے تفصیل سے جواب دیا۔

جس پر وہ حیرت سے انہیں دیکھتی چائے کے سپ لیتی رہی۔

وہ دونوں اسے ہاتھ ہلاتی ہوئیں چلی گئیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ارشدا قصیٰ کو بھیجو صفائی کے لیے۔

وہ واش روم سے باہر آتا ملازم کو فون میں ہدایت دیتا ہوا اسکی طرف آیا۔

وہ اس وقت وائٹ شرٹ بلیک پینٹ گرے کوٹ میں تھا شاید وہ کہی جا رہا تھا تیار تو یہی بتا رہی تھی۔

سولیا۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

ہاں!

وہ حیرت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

سولیا ناب نگلو میرے کمرے سے میں کا وٹنگ سٹارٹ کر رہا ہوں اور اگر تم تیسرے منٹ مجھے اس کمرے میں نظر آئی تو سیدھا بالکنی سے نیچے لٹکا دوں گا۔

بہت ہو گیا تمہارا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بہت سرد لہجے میں بولا۔

ہیں!

وہ حیرت زدہ سی بس یہی کہہ سکی۔

لیکن یہ تو میرا کمرہ ہے ناب۔

وہ چائے کا کپ بیڈ پر رکھتی اچنبے سے بولی۔

ایک۔

وہ خود پر قابو پاتا کاؤنٹنگ شروع کر چکا تھا۔

وہ منہ کھولے اسے دیکھے گئی۔

www.novelsclubb.com

دو۔

وہ زرغون کی طرف ایک ایک قدم بڑھاتا ہوا بولا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھے گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تین۔

تین کہتا ہی غصے سے وہ اسکی طرف بڑھتا تھا۔

ہائے امی جی ابو جی بچائیں مجھے۔

وہ اسے اپنی طرف غصے سے بڑھتا دیکھ کر چلاتی ہوئی باہر بھاگی تھی جاتے جاتے
چائے کو پیر مار گئی تھی جس سے سفید بیڈ شیٹ داغدار ہو چکی تھی۔
اففففف۔

وہ سر تھام کر رہ گیا وہ لڑکی اسے پاگل کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔
جی صاحب!

www.novelsclubb.com

ملازمہ کی آواز پر وہ خود پر کنٹرول کرتا اسکی طرف پلٹا۔

یہ کیز پکڑو سارا کمرہ صاف ستھرا کر کے کیز دینو بابا کو دے دینا۔

وہ ملازمہ کو ہدایت دیتا وانٹ اور لیپ ٹاپ کا بیگ پکڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ باہر گارڈن میں بیٹھتی سامنے کیاری میں لگے پودوں کو دیکھنے لگی۔
اس نے مجھے نیچے پھینک دینا تھا اگر میں وہاں سے نابھا گتی تو۔
وہ صدمے سے بڑبڑائی۔

خیام بھائی!
خیام کو دیکھتی وہ اسے آواز لگا گئی۔
جی!

وہ اسکی طرف آتا ہوا احترام سے بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ اتنا کم کیوں بولتے ہیں۔

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

نہیں کم تو نہیں بولتا بلکہ آپ زیادہ بولتیں ہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکرا کر بولا۔

نہیں میں زیادہ تو نہیں بولتی ویسے میرے فرینڈ تھے اسٹریلیا میں تھے نہیں ہیں وہ کہتے تھے ہماری زرغون بہت کم بولتی ہے وہ بھی ڈاکٹر تھے میں تو انہیں بہت مس کرتی ہوں خیر مس تو وہ بھی بہت کرتے ہیں پتا ہے ہم مل کر بہت سی شرارتیں کرتے تھے۔

وہ بولنے پر آتی تھی تو چپ نہیں ہوتی تھی آخر سب نے اسکا نام ٹھیک ہی تو رکھ تھا چلتی زبان۔

خیام پریشانی سے بڑبڑا کر رہ گیا۔

کیا آپ میرے لیے آج قورمہ اور بیف بریانی لے آئیں گئے۔

وہ معصومیت سے بولی۔

جبکہ وہ حیرت زدہ ہوا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ جانتی ہیں یہاں گوشت کی بنی ہوئی چیز ناپکتی ہے ناکھائی جاتی ہے۔

وہ حیرت سے بولا۔

کوئی نہیں میں کھالوں گئی بنا کسی کو بتائے اور آپ کی سلیری بھی ڈبل کروادوں گئی
آخرا ب یہ سب کچھ میرا ہی تو ہے ویسے یہ بڑے میاں سلیری کتنی دیتے ہیں تمہیں
کام تو بہت لیتے ہیں تم سے۔

باہر آتا اذ لان بخت اسکی بات پر رکا تھا۔

کیا،

خیام حیرت سے بولا۔

آفکورس اور آپکی شادی بھی میں ہی کرواؤں گئی بے فکر رہیں وہ بھی زر گل سے۔

خیام نے حیرت سے اسے دیکھا جو اپنی شادی تو اپنی مرضی سے کر نہیں سکی تھی اور
چلی تھی اسکی شادی کروانے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اب آئی برواچکا کر مسکراتی ہوئی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

اذلان نے مٹھیاں بھینچی۔

خیام ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی سٹارٹ کروا۔

وہ انکی طرف آتاسپاٹ لہجے میں بولا۔

وہ ایک دم سے اسکی طرف پلٹی تھی جبکہ خیام سر ہلاتا ہوا جلدی سے وہاں سے رفو
چکر ہوا۔

یہ کیا طریقہ ہے خیام سے بات کرنے کا وہ بڑا ہے تم سے اور دوسرا کیا تمہارا ڈریس
اس قابل تھا کہ باہر گھوم پھر سکو۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت غصے سے بولا۔

جبکہ اس نے حیرت سے اسکی بات سن کر اپنے ڈریس کو دیکھا گھٹنوں سے اوپر

شرٹ نیچے کھلاٹروزر گلے میں جالی والا سٹالر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بات سنو بڑے میاں میراجو دل کرے گا وہی پہنوں گئی اور جہاں دل کرے گا وہی جاؤں گئی زیادہ چس چس کی تو میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا اور جو ابھی مجھے بالکنی سے پھینکنے والے تھے نایہ بات دادا کو بھی بتاؤ گی زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں کوئی فالتوشے نہیں اور طلاق بھی لوں گئی مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ اپنی مرضی سے شادی کروں گئی میں بیس سال کی ہوں اور خود کو دیکھیں 37 سال کے

بہت غصے سے وہ بولی تھی۔

سیریلیسی!

وہ بہت غصے سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

سیریلیسی مس 20 سال،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ آئی برواچکا کر غصے سے بولا۔

ہاں تو میں کیا جھوٹ بولوں گئی۔

وہ پُر اعتماد انداز میں بولی۔

آئی تھنک ہنی اٹھاراں کا ہے کیا تم ہنی سے دو سال ہی چھوٹی ہو اور بیس کی عمر میں تم

ڈاکٹر بھی بن گئی ہاؤ سٹریج۔

وہ تمسخر سے بولا۔

اس ہنی کے بچے نے بتایا ہو گا پیٹ میں کوئی بات تو رکتی ہی نہیں تمہیں تو سیٹ کرتی

ہوں میں زرا پہلے ان سے تو نمٹ لوں۔

www.novelsclubb.com

وہ ہنی کو کوس کر رہ گئی تھی۔

وہ سر کھٹک کر آگے بڑھ دیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

خود بڑے ہیں تو دوسروں کو بھی بڑا کرنے پر تلے ہوئے ہیں میں بیس کی ہوں اور
رہوں گئی خبردار اگر مجھے کسی نے بیس سال سے اوپر بنایا ہو تو۔
وہ بلند آواز میں کہتی بلکہ اسے سناتی ہوئی وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔
جبکہ وہ کھول کر رہ گیا اس لڑکی کا کوئی علاج نہیں تھا۔

بیٹا جاوا اچھے سے تیار ہو کر آوا بھی گاؤں کی سب عورتیں آئیں گئی تو کیا کہیں گئی جاو
شبابش میں نے تمہارے سارے کپڑے بخت کے گھر پہنچا دیے ہیں تم جا کر ریڈی
ہو جاو۔

دادی نے اسے عام کپڑوں میں دیکھ کر پیار سے سمجھایا۔
www.novelsclub.com

گئی تھی دادی مسٹر کھڑوس نے دروازہ لاک کر دیا ہے آپ کہتیں ہیں ان کے
ساتھ ایسے رہو ان کے ساتھ ویسے رہو لیکن انہیں نہیں سمجھاتی رات کو مجھے

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کمرے سے نکال دیا صبح دھمکی دی پھر کمرہ لوک کروادیا یہ کوئی بات ہے آج اگر آپ نے اسے ڈانٹنا تو میں اس گھر میں نہیں جاؤں گئی۔

وہ منہ بسور کر بولی۔

کیا بخت نے ایسا کیا!

رقیہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔

جواباً وہ مظلومیت سے سر ہلا گئی۔

یہ پکڑو فون اور ملا اس کا نمبر۔

دادی نے اپنا موبائیل اسے دیتے ہوئے غصے سے کہا۔

وہ جلدی سے فون میں سے اسکا نمبر نکال کر ریس کر گئی ساتھ ہی فون سپیکر میں ڈال دیا اور دادی کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔

فون تین چار بیلز پر اٹھا لیا گیا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اذلان بخت سپیگنگ۔

اسکی مصروف سی آواز فون میں گونجی تھی۔

تیری دادی بول رہی ہوں میرے بچے۔

اسلام علیکم دادی جان۔

وہ بہت احترام سے بولا پیچھے سے بہت سی آوازیں آرہی تھی جیسے وہ کسی بھیڑ میں ہو

یہ زرغون بچی کے ساتھ کیا سکوک کیا ہے تم نے۔

دادی رعب سے بولیں لیکن لہجے میں غصہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

دادی جان اب ہم نے کیا کر دیا ہے۔

وہ بیزاری سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تم نے پہلے اسے کمرے سے نکالا پھر شفقت صاحب چھوڑ کر آئے تو تم نے صبح اسے نیند میں سے بری طرح جگایا پھر اسے بالکنی سے نیچے پھینکنے کی دھمکی دی کیا ہماری بچی فالتو ہے میں آئندہ نایہ سب سنوں، بچی کی آنکھوں سے اتنے موٹے موٹے آنسو بہیں ہیں اور پھر دروازہ بھی لوک کر کے چلے گئے یہ کیا تک تھی ہاں بتاؤ زرا مجھے۔

دادی سٹارٹ ہو چکیں تھیں اس کی خبر لینا۔
جبکہ وہ بہت رسائیت سے انکی باتیں سنتا رہا بیچ میں بولا نہیں اور زر غون اعظم وہ تو خوش ہو رہی تھی۔

دادی اوکے آئندہ آپکو شکایت کا موقع نہیں ملے گا آپ کیزداینو کا کا سے لے لیں
میں زیادہ بات نہیں کر سکتا میں میٹنگ میں ہوں اللہ حافظ۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ان کا احسان مند تھا وہ بھلا کیسے ان سے بد تمیزی سے بات کرتا پھر وہ تھے بھی اسکے لیے قابل احترام انہوں نے اسے تب پالا تھا جب نا اسکا باپ اسکے ساتھ تھا نا ماں۔۔

اس نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

دیکھا وہ دل کا برا نہیں بہت اچھے دل کا ہے اب جاو چابی دینو کا کا سے لے کر اچھا سا تیار ہو جاو ورنہ یہاں لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ دادی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔

جی!

وہ بس یہی کہہ سکی۔ www.novelsclubb.com

اففف وہ منہ میں بڑ براتی ہوئی ہنی کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

کیا کیا نا سوچا تھا کہ مسٹر کھڑوس کو ڈانٹ پڑے گئی لیکن۔۔۔۔۔"

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنی میرے پیارے بھائی۔

وہ اسکے کمرے میں جھانکتی ہوئی بولی۔

میری جان سے پیاری آپنی آئی ایم ہیئر۔

وہ واش روم سے باہر آتا مسکرا کر بولا اور بائیں اپنی بہن کی طرف بڑھائیں۔۔۔۔

زر غون بھاگ کر اسکے گلے لگی۔

آپ خوش ہیں۔

وہ اسکا سر احترام سے چومتا ہوا فکر مندی سے بولا۔

ہاں خوش ہوں اچھا یہ بتاؤ پاپا کہاں ہیں وہ نظر نہیں آئے۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیتی ہوئی بولی۔

آپنی پاپا شہر گئے ہیں تاتا حبیب کے ساتھ شام تک لوٹ آئیں گئے چلے آئیں آپکے

گھر چلتے ہیں میں آپکی طرف ہی آرہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنی اسکا ہاتھ پکڑتا دروازے کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔

میرا گھر!

وہ حیرت سے بولی۔

ہاں آپکا گھر،

خنان جو اباً مسکرا کر بولا۔

جس پر وہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

آپی ماشاء اللہ گھر بہت پیارا ہے اور اذلان بھائی کا پیسا لگا یاد دیکھتا بھی ہے۔

وہ گھر کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

ہاں یہ تو ہے اچھا یہ بتاؤ ناشتہ کیا۔

وہ است بیٹھنے کا اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

آپکے بنا آج تک کبھی لنچ ناشتہ ڈینر کیا ہے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جواب آئی برواچکا کر بولا۔

جس پر وہ محبت سے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھتی مسکرائی۔

وہ چھوٹا تھا اس سے کافی لیکن وہ اسکا خیال ہمیشہ بڑے بھائی کی طرح ہی رکھتا آیا تھا وہ معصوم تھی صرف زبان کی ہی تیز تھی ورنہ بہت ڈرپوک تھی وہ خنان اسکا سیاہ بن کر ہی رہتا آیا تھا اس حادثے کے بعد۔

اچھا تم بیٹھو میں کک سے کہتی ہوں ہمارے لیے اچھا سانا شتہ ریڈی کرے اور میں تب تک فریش بھی ہو لیتی ہوں۔

وہ کہتی ہوئی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com
ہنی میرا یہ بیگ اوپر پہنچا دو۔

وہ کچن سے آتی نیچے پڑے بیگ کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

میں لے چلتا ہوں آپنی اذلان بھائی کے کمرے میں لے کر چلنا ہے نا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا شرارت سے بولا۔

ہاں۔

وہ جواباً ناک چڑھا کر کہتی ہوئی اسکے آگے آگے چلنے لگی۔۔

شہباز بیٹا یہ کیسے ہوا کس نے کیا یہ تمہارا حال۔

احمد رائیس اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر پریشانی سے بولے۔

جس کے چہرے پر ہاتھوں اور بازو پر پٹیاں لگی ہوئیں تھی۔

پتا نہیں ابو میں جمعہ کو شہر سے آ رہا تھا جب کچھ چوروں نے مجھے بہت مارا اور جاتے

جاتے میرا موبائیل بھی چھین کر لے گئے۔

وہ درد سے بولا۔

تم نے انکے چہرے دیکھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

منیبہ بیگم نے بیٹے کو ہلدی والا دودھ دیتے ہوئے پوچھا۔

نہیں انکے چہروں پر نقاب تھا لیکن حیرانی کی بات یہ ہے انہوں نے آتے ہی مجھے پیسٹنا شروع کر دیا موبائیل کا مطالبہ تو بعد میں کیا تھا انہوں۔

شہباز رائیس حیرت سے بولا۔

تم فکر نہ کرو میں کروا تا ہوں پتا تم کہاں تھے فون کر کے اطلاع ہی کر دیتے۔

احمد صاحب نے موبائیل پر نمبر ڈائل کرتے ہوئے پوچھا۔

زخمی تھا اب تو اپنے شہر والے دوست کو فون کیا وہ مجھے ہسپتال لے گیا وہاں رہا اور آج

صبح میں لوٹ آیا اب ایک بات بتائیں کیا شفقت لاشاری کی پوتی کا نکاح ہو چکا ہے

مطلب کل اسکا نکاح تھا نا۔

وہ پریشانی سے بولا۔

ہاں ہو چکا ہے اور وہ بھی کسی اور سے نہیں اذلان بخت سے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

احمد صاحب بیٹے کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے بول کر وہاں سے اٹھ کر پولیس انسپکٹر سے بات کرنے لگے جبکہ شہباز رائیس کے چہرے پر زلزلے والے تاثرات چھا گئے تھے وہ اپنی جگہ ساکت بیٹھا رہ گیا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

وہ خود سے بڑبڑایا تھا وہ ساکت بیٹھا رہ گیا دودھ کا گلاس ہاتھوں میں ہی پکڑا رہ گیا۔

زرگل۔ مالا۔ ہما بھی وہی اذلان منشن پہنچ گئی تھیں۔

جب وہ تھوڑی دیر بعد سیڑیاں اترتی ہوئی نیچے آتی دیکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

ماشاء اللہ آپ۔

خنان اسے دیکھتا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

جو وائٹ ٹرور پر سی گرین وائٹ کام والی شارٹ قمیض پہنے ایک کندھے پر وائٹ ہی سی گرین باڈر والا دوپٹہ رکھے ایک کلائی میں گولڈ کی چار چوڑیاں دوسرے میں وائٹ اور سی گرین چوڑیاں وائٹ ہی سینڈل گولڈ کے جھمکے چھوٹی سی باریک چین گلے میں پہنے گھنگھڑیا لے بال کھلا چھوڑے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بلکہ صحیح معنوں میں نئی نویلی دلہن لگ رہی تھی۔

ارے یار کیا لگ رہی ہیں آپ۔

ہما اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرائی۔

بس میں نے سوچا اپنی دادی کی بات مان لوں دادی کہہ رہیں تھیں تمہارے آغا جی کی میری اور اذلان بخت کی دعوت ہے دوسرے علاقے میں اذلان تو جائے گا نہیں تم چلی جاؤ اپنے آغا جی کے ساتھ وہاں میٹ کی بھی ڈشز ہوں گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ انکے قریب آتی تفصیل سے بولی۔

جبکہ ہنی پریشان ہوا ایک بار ایسے ہی تو وہ تیار ہوئی تھی اور وہ پھنس گئی تھی۔

آپی میں نہیں چاہتا میری آپی ایسے تیار ہو کر باہر جائے نظر لگ جاتی ہے نا۔

خنان نے پریشانی سے کہا۔

ارے ہنی تمہاری آپی کوئی خوبصورت شے تھوڑی ہے بس نارمل ہے تمہاری

آپیاں مجھ سے زیادہ پیاری ہیں ہما ز رگل اور مالا ہیں نا انہیں تو نظر نہیں لگتی۔

وہ اپنے لیے جو س نکالتی ہوئی لا پرواہی سے بولی۔

پھر میں بھی آپکے ساتھ چلوں گا اور میں نا انہیں سنوں گا میں آغا جی سے بات کر

www.novelsclubb.com

لوں گا۔

خنان اٹل لہجے میں کہتا ڈاننگ ٹیبل کی چیئر کھسکا کر بیٹھا

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ تینوں رشک سے ان بہن بھائی کا پیار دیکھ رہیں تھیں بھائی تو ہما کا بھی تھا مالا کا بھی تھا لیکن ان میں اتنی انڈر سٹینڈنگ نہیں تھی اور خنان اور زر غون انہیں دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا وہ ایک دوسرے سے چھوٹے ہیں۔۔

زرش نے حیرت سے اسے دیکھا جولاونج میں رکھے صوفے پر بیٹھی تھی اس پاس بہت سی خواتین تھیں جو اسکے لیے گفتس اور سلامیاں وغیرہ لائیں تھیں۔

دادی، شہلا، نگہت، انیلہ سب خواتین بھی وہی بیٹھیں تھیں۔

زرش حیرت سے زر غون کو دیکھے جا رہی تھی جو آج مشرقی دلہن کے روپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا شوہر نے آپکو کیا گفٹ کیا ہے۔

ایک چلبلی سی عورت نے مسکرا کر پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے سرعت سے دادی کو دیکھا۔

دادی نے چوڑیوں کی طرف اشارہ کر دیا۔

وہ نا سمجھی سے کبھی انہیں تو کبھی انکی کلائی کو دیکھتی جس کی طرف وہ اشارہ کر رہی تھیں۔

زر گل سمیت سب اسے ہی دیکھ رہیں تھی عمارہ اور ملحیہ کی زر غون سے کچھ خاص نہیں بنتی تھیں اس لیے وہ ایک طرف بیٹھیں ہوئیں زر غون کو منہ بنائے دیکھ رہیں تھیں۔

مجھے تو کچھ نہیں دیا انہوں نے۔

وہ دادی کو نا سمجھی سے دیکھتی اس عورت سے بولی۔

اففف یہ لڑکی ایک اشارہ تک نہیں سمجھ سکی۔

دادی تا سف سے بڑبڑا کر رہ گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ سنبل زرش کو دیکھتی مسکرائی جواباً زرش بھی مسکرائی۔

بیٹا دیا تو ہے اس نے تمہیں تمہارے نام وہ نہروالی اور پہاڑوالی زمین تو لگادی ہے پیچھے کیا رہ جاتا ہے۔

دادی جلدی سے بولیں تھیں کہ یہ عورتیں گھر گھر جا کر باتیں کرتیں۔

ہیں وہ کب کیں اور سائن بھی نہیں لیے میرے۔

وہ حیرت سے خود سے بڑبڑائی۔

جبکہ سنبل اور زرش کا چہرہ ایک دم سے تاریک پڑا تھا۔

ماشاء اللہ پھر تو ہماری بہو بہت امیر ہے۔

www.novelsclubb.com

ان میں سے ایک عورت خوش اخلاقی سے بولی۔

زرگل ہا مالانے بھی اسے گفٹ دیئے تھے عمارہ اور ملیحہ نے ماں کی جھڑکیوں سے

بچنے کے لیے اسے گفٹ دیئے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل آج رات ڈینر پر ثاقب آرہا ہے تو جاو جا کر تیار ہو جاو۔
سنبل بیگم اچانک سے ہی زر غون کے پاس بیٹھی زر گل سے بولی۔
جس کے چہرے پر ایک دم سے تاریکی چھائی تھی ہنستے ہوئے ہونٹ ساکت ہوئے
تھے۔

سنا نہیں تم نے جاو جا کر کپڑے وغیرہ چنچ کر لو۔
سنبل بیگم اسے اپنی جگہ جمے دیکھ کر تنک کر بولی۔
وہ ماں کو دیکھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔
جبکہ زر غون نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یہ ثاقب کون ہے۔

وہ ہما پوچنے لگی۔

زر گل آپ کے ماموں زاد اور انکے منگیتر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہمانے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

جس پر وہ سنجیدگی سے سنبل بیگم کو دیکھنے لگیں جو نخوت سے اسے دیکھتی ہوئی کچن میں چلی گئی تھی۔

آغا جی کے ساتھ وہ ملکوں کی حویلی آئی تھی بڑی سی بلیک شال اوڑھے سی گرین پٹی والا سفید دوپٹہ کندھے پر رکھے وہ ان خواتین سے بات چیت کر رہی تھی لہجے میں بہت مٹھاس شامل کی ہوئی تھی جس سے وہ خواتین خوب متاثر تھیں اس سے۔

آغا جی یہ کن کا گھر ہے؟

وہاں آدھا گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا میڈیم کو لیکن پوچھنا اب یاد آیا تھا۔

یہ اذلان بخت کے جگری دوست عبداللہ کا گھر ہے اسی نے دعوت کی ہے وہ کل شادی پر شریک نہیں ہو سکا تھا آوٹ آف سٹی تھا تو آج اس نے دعوت پر بلایا ہے وہ

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جو سامنے وائٹ سوٹ میں بیٹھا ہے وہ عبد اللہ ملک ہے شادی شدہ ہے دو بچے بھی ہیں۔

آغا جی نے اسکی طرف جھکتے ہوئے بہت تفصیل سے اسے بتایا جس پر اس نے سر ہلایا جبکہ ہنی انکے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اسے بچے بہت پسند تھے۔
ٹن ٹن۔

دروازے کی بیل بجی تھی۔

حمیدہ تم ٹھہرو میں خود کھولتا ہوں۔

عبد اللہ ملازمہ کو دروازے کی جانب جاتا دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

دروازہ کھولتا ہی وہ مسکرایا تھا اسکی عزیز ہستی جو دروازے کے فریم میں کھڑی تھی۔

تمہاری تو طبیعت خراب تھی۔

اذلان اسکے گلے لگتا حیرت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اگر طبیعت خرابی کا نابتا تو تم نے کونسا آجانا تھا اس لیے یہ بہانہ ضروری تھا آواندر۔

عبداللہ اسکی خفگی بھری نظروں میں مسکرا کر دیکھتا ہوا اسے کھینچتا ہوا بولا۔

وہ خفگی سے اسکا ہاتھ جھٹکتا ہوا اندر آیا۔

جب لاونج میں بیٹھی شخصیات کو دیکھ کر وہ تھما۔

اسکی گود میں ایک تین سال کا بچہ تھا جبکہ آغا جی ملک شرجیل جو کہ عبداللہ کے داد تھے ان سے باتیں وغیرہ کر رہے تھے۔

اففف۔

وہ دانت بیس کر عبداللہ کو گھورتا بلند آواز میں سب کو اسلام کرتا ہوا ان سے ملا۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے بچے سے نظریں ہٹا کر حیرت سے اسے دیکھا۔

ہیں یہ یہاں کیسے آگئے یہ تو کراچی گئے تھے نا آغا جی نے تو یہی بتایا تھا۔

وہ غصے سے بڑبڑائی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بچہ کبھی اسکی چوڑیاں چھوتا تو کبھی اسکے کانوں میں پہنے بڑے بڑے ٹوکری
والے سونے کے جھمکوں کو چھوتا۔

آغا جی آپ یہاں۔

وہ کچھ دیر بعد بولا۔

بھائی ہمیں تو عبداللہ نے انوسٹ کیا تھا اب ہم عبداللہ کو منع تو نہیں کر سکتے تھے نا۔
آغا جی ہلکی مسکان سے بولے۔

وہ انہیں سنجیدگی سے دیکھ کر رہ گیا۔

کھانا ریڈی ہے آجائیں سب۔

عبداللہ کی بیوی لاونج میں آتی ہلکی مسکان سے بولی جس سے سب اٹھ کر ڈائننگ
ٹیبل کے گرد بیٹھے۔

زرغون نے حیرت سے میٹ کی ڈشز کو دیکھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میٹ بریانی چائینز رائس سبزیوں کی ڈشز مرغ کی ڈشز سب کچھ تھا۔

زر غون کی تودلی مراد بھر آئی تھی۔

تب ہی آغا جی کا فون بجا تھا۔

موبائل نکال کر وہ یس کا بٹن دباتے کان سے لگا گئے اوا چھا اچھا ہم ابھی نکل رہے ہیں۔

معذرت ہمیں نکلنا ہو گا کچھ مسئلہ ہو گیا ہے سو ہمیں نکلنا ہو گا۔

آغا جی اچانک ہی ڈائنگ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے بولے ساتھ ہی خنان بھی کھڑا ہوا
زر غون تم نہیں چلو گئی۔

www.novelsclubb.com

آغا جی مصنوعی سنجیدگی سے بولے۔

جبکہ وہ منہ پھولائے للچائی نظروں سے کھانا دیکھ رہی تھی اذلان بخت کی نظریں
اسی پر تھیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون آغا جی آپ سے کچھ پوچھ رہیں ہیں۔

وہ طنز سے بولا۔

نہیں میں تو آپ کے ساتھ جاؤں گئی ان لوگوں نے اتنے پیار سے ہمارے لیے دعوت رینج کی ہے ایسے اٹھ کر جانا تو برا لگتا ہے ناکیوں آغا جی۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

جبکہ آغا جی اپنے پلین کو کامیاب ہوتے دیکھ کر ہلکی مسکان سے سر ہلاتے ہوئے خنان کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے چلے گئے۔

جبکہ اذلان بخت اتنے لوگوں میں کچھ کہہ بھی ناسکا۔

وہ اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتی ایک مشرقی لڑکی کی طرح اسکی پلیٹ میں بھی چائینز رائس ڈال رہی تھی یہ سب اسے اتنے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کرنا پڑا تھا ورنہ ایسا تو وہ خواب میں بھی نہ کرتی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جب کھانا کھا کر کچھ دیر بعد وہاں سے نکلنے لگے تو عبداللہ کی والدہ نے زر غون کو ایک بہت خوبصورت ڈریس ساتھ سندھی کڑھائی والی شال اور پچاس ہزار کی سلامی دی تھی۔

جسے لینے سے وہ انکاری تھی لیکن انہوں نے زبردستی وہ بیگ اسکی گاڑی میں رکھوا دیا تھا۔

وہ دونوں پیچھے تھے جبکہ گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا۔
وہ ارد گرد بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی چاند کی روشنی میں درخت جنگلات کھیت اسے کافی فیسینیٹ کر رہے تھے۔

آغا جی کے ساتھ کیوں نہیں گئی۔
www.novelsclubb.com

وہ سرد لہجے میں بولا۔

میں کیا پاگل ہوں بھلا اتنا مزیدار کھانا چھوڑ کر گھر جا کر سبزی کھاتی نیور فار ایور۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔

جس پر وہ لب بھینچ گیا تھا۔

وہ اپنی نوعیت کی عجیب کوئی لڑکی تھی۔۔۔

تب ہی گاڑی جھٹکا کھاتی ہوئی روکی تھی۔

اللہ رکھا کیا ہوا۔

وہ ڈرائیور سے بولا جو بار بار چابی لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

صاحب لگتا ہے گاڑی میں کوئی فالٹ آگیا ہے سٹارٹ نہیں ہو رہی۔

ڈرائیور نے پریشانی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ڈیم اٹ!

وہ غصے سے بڑبڑاتا ہوا موبائیل میں خیام کو میسج کرتا گاڑی بھیجنے کہہ کر فون پاکٹ

میں رکھتا وہ چونکا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ گاڑی سے باہر نکل چکی تھی۔

مس مرضی گاڑی میں بیٹھیں۔

وہ غصے سے بولا۔

میں نہیں بیٹھ رہی میں تو واک کروں گئی بہت اوور ایٹنگ کر لی ہے۔

وہ ارد گرد کے ماحول کو دیکھتی ضدی لہجے میں بولی۔

وہ غصے سے باہر نکل کر اسکی طرف آیا۔

یہ روڈ خطرناک ہے مس زر غون اعظم اسلیے چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو۔

کیوں بیٹھوں اب میں گھومو پھر وہ بھی نامیری اپنی لائف ہے یہاں دل کیا وہاں

www.novelsclubb.com

جاؤں گی۔

وہ تنک کر بولتی ایک کھیت کی طرف چلنے لگی۔

جبکہ وہ کندھے اچکاتا ہوا گاڑی سے ٹیک لگائے گاڑی آنے کا ویٹ کرنے لگا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

صاحب وہ جگہ پر اسرا ہے یہ زمین میرے ہمسائے کی ہے وہ ایک دن رات کو گائے
بھینسیں باندھنے آیا تو اسے وہ خود کی شکل کا ایک آدمی گائیں بھینسے باندھتا ہوا نظر
آیا وہ توجی وہی بے ہوش ہو کر گر گیا تب سے وہ یہ کھیت اور ڈیڑھ چھوڑ چکے یہاں
جو جاتا ہے اسے اپنا آپ وہاں دیکھتا ہے میڈیم کو واپس بلا لیں۔

ڈرائیور نے سنجیدگی سے اسے بتایا۔

جبکہ وہ سر جھٹکتا ہوا کلائی میں باندھی واپس دیکھنے لگا۔

ابھی پانچ منٹ ہی ہوئے تھے اسے گئے جب وہ چیختی ہوئی اسی طرف بھاگ کر آتی
ہوئی دیکھائی دی۔

فل تیزی سے بھاگتی وہ اس کے پاس آتی اس کا کندھا ڈبوچ گئی تھی

-

کیا ہوا کیا وہاں بھوٹ دیکھا اپنی شکل کا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہاں لیکن آپ کو کیسے پتا۔

وہ حیرت سے اس سے دور ہوتی ہوئی بولی۔

کیونکہ وہ بھوت میں ہی تھا۔

کیا ااا۔

وہ تین چار قدم کی دوڑی پر ہوتی چیخی۔

میڈیم جی صاحب مزاق کر رہے ہیں لیکن وہ جگہ پر اسرار ہے۔

ڈرائیور اس کی چیخ سے گھبراتا ہوا جلدی سے تفصیل دے گیا۔

جبکہ وہ گہرے گہرے سانس لیتی جھٹ سے گاڑی کے اندر بیٹھی۔

باہر کھڑے انسان کے لبوں پر ایک انجانی سے مسکراہٹ چھلکی تھی۔

جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن ڈرائیور نے حیرت سے اپنے صاحب کو دیکھا تھا جس کے لبوں پر بھولے سے بھی کبھی مسکان نہیں آتی تھی ہاں جب بیٹی ساتھ ہوتی تو وہ مسکرا دیتا لیکن وہ مسکراہٹ بہت اوپری ہوتی تھی۔

دوسری گاڑی آتے ہی وہ اس پر بیٹھ کر چلے گئے۔

اذلان بخت تو گاڑی سے اترتا سیدھا اپنے پورشن کی طرف چلا گیا جبکہ وہ آغا جی کے پورشن کی جانب آتی رکی۔

سامنے ہی ایک لڑکا ہونٹوں پر عجیب سے دھن سجائے ارد گرد لو فرانہ انداز میں دیکھتا زرخون کو دیکھ کر ایک آنکھ دبا گیا تھا۔

جس پر وہی رکی رہی۔ www.novelsclubb.com

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکا عجیب سی مسکان سے اسکے پاس سے گزرنے لگا تھا جب وہ اپنا پاؤں اسکے پاؤں میں الجھا گئی تھی جو اسے دیکھنے میں مگن تھا اپنے دھیان میں چلتا وہ سیدھا نیچے فرش پر گرا تھا۔

آنکھوں اور ہونٹوں کو کنٹرول میں رکھو بلی کی منہ والے ورنہ یہی دفنادوں گئی اپنے بھائی سے کہو اکریڈیٹ خبیث مسکراہٹ والا۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ وہ لڑکا حیرت سے نیچے گرا اس لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔

سامنے والے چھت پر کھڑا لڑکا زرخون کی تصویر کھینچ کر کسی کو بھیج چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا یہی لڑکی ہے۔

اس نے میسج کر کے پوچھا۔

ہاں!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مختصر سا جواب آیا تھا۔

یہ لنگوڑ کون تھا۔

وہ سامنے سے آتی مالا سے بولی۔

یہ زرگل آپنی کے منگیتر اور انکے کزن ہیں فرانس میں ہوتا ہے فیملی بہت رچ ہے
اس کی، اس لیے تو سنبل تائی نے بنا کچھ سوچے سمجھے زبردستی زرگل کا رشتہ کر دیا تھا
مالا آفسوس سے بولی۔

زرگل نے انکار نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بولی۔

ان کے انکار کو کون سنتا انکی امی بہت سخت ہیں وہ صرف اپنی ہی کرتی ہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مالا گہری سانس لے کر کہتی اسے گڈ نائٹ بولتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

وہ کافی دیر وہی ہونٹ بھینچے کھڑی رہی۔

پھر سر جھٹکتی اپنے پاپا کے کمرے میں چلی گئی وہاں وہ انکے ساتھ کافی دیر بیٹھی رہی
کیونکہ ہنی توار سلان اور شازم کے ساتھ باہر گیا ہوا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ بخت منشن آئی تھی وہ مسکرائی سامنے ہی صوفے پر ہنہ بیٹھی تھی
ہاتھ میں ریموٹ تھا سامنے ایل ڈی پر کارٹوں چل رہے تھے۔

ہائے ہنہ!

وہ اسکے قریب آتی مسکرا کر بولی۔

ہائے آنٹی آپ یہاں واوا۔

ہنہ ایک دم صوفے پر کھڑی ہوتی پر جوش انداز میں بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہاں میں نے سوچا کیوں نا جا کر ہنہ کے ساتھ رہا جائے ساتھ اسے کمپنی بھی دی جائے کیسا!

وہ اسکے ساتھ بیٹھتی مسکرا کر بولی۔

واوا گڈ آئیڈیا پتا ہے میں اکیلی بہت بور ہوتی ہوں یہاں،

اور میرا جتنا بچہ بھی ہنارے گھر کوئی نہیں تو میں بہت بور ہو جاتی ہوں آپ پلیز اب یہی رہے نا جب تک میری چھٹیاں ہیں۔

ہنہ اسکا ہاتھ پکڑتی لجاجت سے بولی۔

آپ کہتی ہو تو ٹھیک ہے میں آپکی چھٹیاں تک رک جاتی ہوں اب خوش۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

لیکن شرط یہ ہے ہم آپکے بابا جان کے کمرے میں سلیپ کریں گئے انکا کمرہ بہت بڑا

اور خوبصوت ہے دونوں وہاں آرام سے سویا کریں گئے کیسا۔

میراجت ہوتا تم از فائزہ احمد

وہ آنکھوں میں ڈھیر ساری شرارت لیے اس سے بولی۔

وہ تو ٹھیک ہے انٹی لیکن بابا نہیں مانے گئے وہ اکیلے سوتے ہیں نا، ہمارے ساتھ بیڈ پر
کمفر ٹیبل نہیں ہوں گئے وہ۔

وہ سمجھداری سے بولی۔

تو آپ اپنے بابا سے کہہ دینا وہ دوسرے روم میں چلے جائیں۔

وہ اسکا ننھا سا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے چھوتی ہوئی بولی۔

جبکہ ہنہ کو ایک عجیب سا احساس ہوا تھا وہ بچی اسے دیکھے گئی۔

دیکھو جیسے میں کہتی ہوں ویسے کرتے جانا اوکے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی انگلی ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔

وہ اس کے چہرے کو اشتیاق سے دیکھتی ہوئی سر ہلا گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کوریڈور کے دوسری سائیڈ مڑتی وہ رکی تھی سامنے سے ہی خیام چلا آ رہا تھا اب وہ بھی تھم چکا تھا اسے سامنے دیکھ کر۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے دھیمے دھیمے قدموں سے چلنے لگے۔

اب وہ ایک دوسرے کے عین سامنے تھے۔

زرگل کی آنکھوں میں ایک آگ سی جھلنے لگی تھی جبکہ خیام بے بس سا اسے دیکھے گیا۔

زرگل!

وہ گزرنے لگی تھی جب وہ اچانک سے بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ روک تو گئی لیکن ناپلیٹ نا کوئی جواب دیا۔

زرگل کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو مجھے ایک موقع دو گئی۔

وہ سر جھکائے اس سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہر گز نہیں خیام علی تمہیں بھی اس افیت میں جلنا ہو گا پچھتاو گئے ساری زندگی۔

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

جبکہ وہ وہی تنہا ہار اساکھڑا رہ گیا۔

آنکھوں میں ویرانی سی چھا گئی تھی۔

خنان نے بہت غور سے ان دونوں کو دیکھ کر لب بھینے وہ ان دونوں کی باتیں سن

چکا تھا اور انکے چہروں میں رقم افیت وہ اس سے بھی آگاہ ہو چکا تھا۔

وہ کچھ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

بابا ہم آجائیں روم میں۔

ہنہ نے ڈور نوک کرتے ہوئے پوچھا۔

یس مائے پرنس۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ فائل بند کرتا محبت سے بولا۔

وہ چونکا کیونکہ کے ہنہ کے پیچھے وہ بلا جو تھی جو ہونٹ اوپر چڑھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اذلان بخت کے ماتھے پر بڑے ناگوار بل پڑے تھے جن کو دیکھ کر وہ ناک چڑھاتی بڑے مالکان حقوق سے بڑی سی چادر صوفے پر رکھنے لگی۔

باباجان کیا ہم آپکے روم میں سو سکتے ہیں۔

ہنہ نے معصومیت سے پوچھا۔

وہ ٹھٹھکا۔

ہنہ آپ ٹھیک تو ہو آپ پہلے بھی تو اپنے روم میں سوتی تھی نا۔

وہ حیرت سے بولا کیونکہ ہنہ کو اپنے روم کے علاوہ کہی نیند نہیں آتی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مَجّھے اس کمرے میں ڈر لگتا ہے کھڑکی سے عجیب سی آوازیں آتیں ہیں میں
نہیں سوں گی وہاں۔

ہنہ نے بنا ٹکے بہت پر اعتماد انداز میں کہا۔

وہ ٹھٹھک کر کھڑا ہوا پھر اسے دیکھنے لگ جو معصوم صورت بنائے اپنے موبائل میں
بزی تھی۔

ہنہ مائے ڈول وہاں کوئی نہیں ہے آپ کے بابا کے ہوتے کیا کوئی بھوت آپکو ڈرایا
نقصان پہنچا سکتا ہے۔

وہ اسکے پاس نیچے بیٹھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com
ہاں آپ خود جو بھوت ہو۔

وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

نہیں مجھے یہی سونا ہے آپکے روم میں آپ میرے والے روم میں سو جائیں ناپلیز۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی بیٹی نے ضدی لہجے میں کہا تھا اور ایسی ضد اس نے پہلے کبھی نہیں کی تھی جس سے وہ سمجھ چکا تھا یہ کسی اور کی پڑھائی ہوئی پیٹی ہے۔

وہ کھرا ہوتا اسکی طرف آیا۔

جو اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے ہنہ کے پاس آنے لگی تھی جب وہ سرعت سے اسکی کلائی اپنے مضبوط ہاتھ میں جھکڑ گیا تھا۔
وہ بھوکھلائی۔

میری بیٹی کو آئندہ اگر کچھ الٹا سیدھا سکھایا تو تمہیں الٹا لٹکا دوں گا۔
وہ غصے میں دھیمے سے پھنکارا تھا۔

الٹا کیسے لٹکائیں گئے پنکھے سے یا کسی اور چیز سے بتادیں مجھے۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

شٹ اپ یو فولش گرل۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے سے نا آپ تمیز سے بات کیا کریں میں کوئی آپکی بیوی نہیں ہوں جو آپ مجھے پر چلائیں گئے اور میں سر جھکا کر سنوں گئی میں بھی اینٹ کا جواب اینٹ سے ہی دیتی ہوں اور ویسے بھی یہ کمرہ میرا اور ہنہ کا ہے آپ کہی اور بندوبست کریں آپ کون سا اسپیشل ہیں جو ایسے شاندار کمرے میں سوئیں اور ہم دونوں دوسرے رومز میں، نہیں ہم دونوں تو یہی سوئیں گئے بہت زبردست نیند آتی ہے یہاں ویسے یہ روم کس ڈیزائنر سے ڈیکوریٹ کروایا تھا بیڈ کو اس سائیڈ پر ہونا چاہیے تھا اور صوفہ کبڈ کو بائیڈ سائیڈ ڈیزائنر اچھا نہیں تھا۔

وہ ناک چڑھائے بولتی جا رہی تھی جب وہ سرعت سے اسکے چلتے ہوئے ٹوٹ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا کھاتی ہو تم لڑکی سر درد کر کے رکھ دیا ہے، جا رہا ہوں اور دھیان سے سونا کہی وہ کھیت والا جن نا آجائے سنا ہے وہ جس کی شکل دیکھ لیتا ہے دس راتوں تک اسے ڈراتا ہے سو بی کیسرفل۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سرد لہجے میں پھنکارا تھا۔

زر غون کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگی تھیں اس کی بات سن کر اس نے خوف زدہ نظروں سے تینوں قد آور کھڑکیوں کو دیکھا۔

جبکہ ہنہ کمر پر ہاتھ رکھے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی وہ بھلا کب سے اتنا بولنے لگے تھے وہ تو گھر میں گئے چنے ہی الفاظ بولتے تھے۔

ہنہ ہم آپکے روم میں سوتے ہیں یہاں چاروں طرف کھڑکیاں ہیں رات کو ہوا آئے گی آپ یہ مت سمجھئے گا میں کسی بھوت سے ڈرتی ہوں یہ اس لیے کہ سرد آگئی ہے تو ان سے سرد ہوا آتی ہے، ہے ناہنہ۔

وہ ہنہ سے بولی لہجے میں خوف تھا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

وہ آنکھوں میں تمسخر لیے اسے دیکھتا رہا جیسے پوچھا ہو سیر یسلی مس مرضی۔

ہاں انٹی ٹھیک کہہ رہیں ہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ حیرت سے بولی۔

چلو ہنہ ہم سوتے ہیں جا کر۔

وہ اسکی کلائی پکڑتی سرعت سے اسکی نظروں سے بچتی ہوئی کمرے سے جھپاک سے نکل گی۔

پیچھے وہ گہری سانس لیتا سر جھٹک کر رہ گیا وہ لڑکی اوّل درجے کی احمق تھی پتا نہیں اسے داکٹر کس نے بنا دیا تھا۔
وہ سوچ کر رہ گیا۔

وہ خنان کے ساتھ صبح کی ورزش پر اسکے ساتھ زبردستی چلی آئی تھی۔

خنان رات کو مجھے بھوت دیکھا کیا تم یقین کرو گئے۔

وہ اسکے ساتھ چلتی تیز تیز لہجے میں بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اگر آپ کہہ رہیں تو یہ سچ ہی ہو گا ویسے بھی گاؤں میں ایسی چیزیں عام ہوتیں ہیں۔
وہ ارد گرد دیکھتا ہوا بولا۔

وہ دونوں ٹھٹھکے سامنے ہی کوئی لڑکی تیزی سے چلتی انکی طرف ہی آرہی تھی۔
شاید وہ بھی صبح کی واک پر آئی تھی۔

لیکن ان دونوں کی چونکنے کی وجہ اس لڑکی کا سیاہ رنگ تھا۔
ہنی یہ کہی چڑیل تو نہیں۔

وہ اسکا کندھا پکڑتی ہوئی سرا سیمگی سے بولی۔

نہیں آپی وہ لڑکی ہے اور سفید سیاہ لوگ بھی ہوتے ہیں اس میں ڈرنے کی کوئی بات
www.novelsclubb.com
نہیں۔

ہنی نے سنجیدگی سے کہا۔

اسلام علیکم۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکی انکے قریب سے گزرتی دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

وعلیکم اسلام۔

زر غون اور ہنی نے جواب دیا وہ لڑکی انہیں ہلکی مسکان سے نوازتی ہوئی انکے قریب سے گزر گئی تھی۔

بات سنے۔

آپی! ہنی نے اسے کندھامارالیکن وہ اس لڑکی کے قریب جا چکی تھی۔

وہ لڑکی خلوص مسکان سے گھنگھڑیالے بالوں والی لڑکی کو محبت سے دیکھ رہی تھی۔

آپ ہمیں جانتی ہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے بھی ہلکی مسکان سے پوچھا۔

جبکہ ہنی گہری سانس لیتا کھڑا اپنی آپی کو دیکھ کر رہ گیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں جانتی ہوں آپ کو آپ کل ہمارے گھر آئی تھی میں عبداللہ ملک کی بہن ہوں
فاطمہ میں نے آپ کو نکلتے ہوئے دیکھا تھا اصل میں مجھے بخار تھا کل سے تو میں آپ
سے مل نہیں سکی لیکن میں نے دیکھا تھا آپ کو میں اسلام آباد میں ہوتی ہوں وہی
سٹڈی کرتی تھی اب سٹڈی کمپلیٹ ہو گئی ہے تو یہاں آگئی ہوں۔

وہ لڑکی کھلی ہوئی مسکان سے بولی!

جبکہ آنکھوں میں اسکے لیے محبت ہی محبت تھی جسے دیکھ کر ہنی حیران تھا بھلا بھائی
کے دوست کی بیوی کے لیے اتنی ریسپیکٹ اور محبت۔۔

اوجھے پتا ہوتا تو ضرور عیادت کرتی میں زر غون ہوں اور یہ میرا چھوٹا بھائی خنان
لاشاری ہے ہم پہلے اسٹریلیا میں ہوتے تھے ابھی حال میں ہی پاکستان شفٹ ہوئے
ہیں اور تم سے مل کر مجھے بہت اچھا لگا ہے ویسے ہنی مجھ سے اتنا چھوٹا نہیں ہے بس
ایک دو سال ہی۔

وہ شروع ہو چکی تھی۔

فاطمہ بہت دھیمی مسکان سے سن رہی تھی جبکہ ہنی پریشانی سے اپنی آپنی کی باتوں کو سن رہا تھا۔

آپنی چلیں بخت بھائی کو نہیں پتانا ہی گھر میں کسی کو پتا ہے کہ آج آپ نے واک کو شرف بخشا ہے سب ڈھونڈ رہے ہوں گئے۔

خنان بے بسی سے بولا۔

اچھا فاطمہ نائس میٹ یو زندگی رہی تو پھر ملے گئے۔

وہ مسکرا کر اس سے ہاتھ ملاتی ہوئی ہنی کو گھورتی اسکے ساتھ چلی گئی۔

فاطمہ نے محبت سے اسے دیکھا پھر پلٹ کر دوسری جانب جاتی ہوئی سڑک کی طرف مڑ گئی جس طرف ان کا گھر تھا اسے بھی عادت تھی واک پر جانے کی یہ عادت وہ طبیعت خرابی کے باوجود ترک نہیں کر سکی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

آغا جی بخت کے گھر پر تھے صبح کا ناشتہ وہ زیادہ تر بخت کے ساتھ ہی کرتے تھے۔

ہنہ اپنی فرینڈ کیسی لگی تمہیں۔

آغا جی نے رازداری سے پوچھا۔

آغا جی وہ تو بہت اچھی ہیں اور مجھے بہت پسند بھی ہیں لیکن وہ ڈرتی بہت ہیں رات کو میرے ساتھ سوئیں تھیں کبھی پردہ ہلنے سے ڈرتیں تو کبھی میری ٹانگ لگنے سے پھر نیند میں بڑبڑاتی بھی بہت زیادہ ہیں۔

ہنہ نے مسکرا کر انہیں جواب دیا۔

جبکہ فائل کو فائل ٹچ دیتا بخت چونکا تھا۔

تب ہی وہ تیار ہو کر نیچے آئی تھی بلیک سادہ سوٹ جس کا دوپٹہ فیروزی تھا جس پر

بھاری کام کیا گیا تھا۔ یہ سارے سوٹ رقیہ دادی نے بنوائے تھے اسکے لیے ایک

سے بھر کر ایک سوٹ تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

گڈ مارنگ آغا جی۔

وہ انکے قریب آتی ہوئی بولی۔

اسلام علیکم۔

آغا جی کی بجائے جواب اسکی طرف سے آیا تھا۔

جس پر آغا جی اور ہنہ مسکرائے جبکہ وہ دانت پیستی اسے کوس کر رہ گئی یہ تو مجھے
ناکوں چنے چبوار ہا ہے جبکہ چبوانے مجھے تھے کوئی نہیں آج سے آپکے الٹے دن
شروع تب ہی تو مجھے اپنی زندگی سے باہر نکالو گئے۔

وہ آغا جی کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بڑبڑا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

کھانا لگ چکا ہے صاحب جی۔

کک کے کہنے پر سب اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کے قریب آئے۔

آئی مجھے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروائیں نا پلیز زرز۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نے ناشتہ کرتی زر غون کا پلو کھینچ کر کہا اسکے لہجے میں چھپی حسرت بخت بہت اچھے سے سمجھ چکا تھا اپنی بیٹی کی محرومیوں پر وہ اذیت سے لب بھینچ کر رہ گیا۔
وائے ناٹ ہنہ ڈار لنگ۔

وہ اپنے لیے بنایا بریڈ کا پیس اسکے ہونٹوں کے نزدیک لے گئی تھی۔

وہ کبھی خود کھاتی تو کبھی اسے کھلاتی۔

آغا جی نے جتنی ہوئی مسکان سے اپنے پوتے کو دیکھا۔۔۔

وہ انکی نظروں سے نظریں چڑا گیا تھا لیکن وہ ناشتہ نہیں کر سکا تھا ناشتہ سے اسکا دل اچاٹ ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

لون کی سیڑیاں اترتی زرش اسے سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر تھمی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھی دو سو واٹ کی مسکان سے زرش کو دیکھ کر رکی زرش کے تو تن بدن میں یہ مسکان آگ لگا گئی۔

چچ بہت افسوس ہوا مجھے یہ جان کر کہ تم نے دو شادی شدہ اور ایک بچی کے باپ سے شادی کی ہے اولگتا ہے تمہیں رشتوں کی شدید قلت تھی۔

زرش نے طنزیہ مسکان سے کہہ کر اسکی مسکراہٹ اکارت کرنی چاہی۔

رشتوں کی قلت آپ کو ہو گئی مجھے تو الحمد للہ کوئی کمی نہیں تھی اس لیے تو جلدی شادی ہو گئی اور میں اپنے بڑوں کی ریسپیکٹ کرتی ہوں ویسے بھی اتنا میر ہینڈ سم انسان کو شادی کے لیے کون منع کر سکتا ہے۔

”وہ بنا مسکراہٹ سمیٹے بہت طنز سے بولی۔“

زرش کے مسکراتے لب سکڑے۔

ویسے آپ کو اب شادی کر لینی چاہئے بڑی عمر کی لڑکیوں کو کون پوچھتا ہے آج کل!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے راستہ دے دیں زرش آپی مجھے اندر جانا ہے۔

وہ فیروزی دوپٹہ ٹھیک سے سر پر جمانے کی کوشش کرتی ہوئی طنز سے بولی۔

زرش اسے دیکھتی ہوئی ایک سائیڈ ہوئی۔

وہ پھر سے دو سوواٹ کی مسکان سے اسے نوازتی ہوئی اندر چلی گئی۔

جبکہ زرش نے لب بھینچ کر پیر نیچے زمین پر مارا وہ کلس کر رہ گئی تھی اسکی مسکان سے۔

وہ سب لون میں بیٹھی کینوں سے انصاف کر رہی تھیں جب ساتھ والی گھر کی چھت سے وہی لڑکا پھر سے اسے نظر آیا تھا۔

آج انکے ساتھ ہنہ بھی تھی جو بہت نفاست سے ایک ایک پھانک کھا رہی تھی اور وہ سب ایسے ہی کھائیں جارہیں تھیں کوئی آدھا مالٹا منہ میں رکھ لیتی تو کوئی پورے کا پورا ایک دوسرے کو چڑانے کے لیے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی صاحب یہ منگنی شدہ ہے یہ بھی شادی شدہ ہے یہ بھی شادی شدہ بلکہ ہم سب شادی شدہ ہیں اور یہ جو بچی ہے نا یہ میری ہے تو ہمیں تاکنے سے باز آ جاو کسی دوسری سائیڈ جا کر کھڑے ہو ورنہ ہمارے شوہر تمہیں بہت پیٹیں گئے۔

وہ اس لڑکے کی نظریں اپنے گروپ پر دیکھ کر کھڑی ہوتی طنز سے بولی۔

جبکہ وہ لڑکا بہت غصے سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ ہمارا گھر ہے میں جہاں چاہوں کھڑا ہوں جسے چاہوں دیکھو میری آنکھیں ہیں آپ کو کیا مسئلہ ہے۔

وہ لڑکا بہت بد تمیزی سے بولا۔

ہیں میں تو اسے شریف سمجھی تھی۔

وہ حیرت سے بولی۔

جبکہ وہ تینوں مسکراہٹ چھپا گئی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

میرا شوہر جلاد ہے ایک منٹ میں بلاتی ہوں وہ باہر نکلتے بخت کو دیکھ کر بولی۔
سنئے یہ لڑک کافی دیر سے آپ کی بیوی کو دیکھ رہا ہے اوپر سے بد تمیزی بھی کر رہا
ہے۔

وہ اچانک سے ہی بخت سے بولی تھی جس پر موبائیل چیک کرتا بخت اور چھت پر
کھڑا لڑکا دونوں ہی چونکے تھے۔
سب لڑکیوں نے بھی حیرت سے زر غون کو دیکھا۔
بخت نے تیکھی نظروں سے چھت پر کھڑے لڑکے کو دیکھا جو بخت کے دیکھتے ہی
وہاں سے رفوچکر ہو چکا تھا۔

بخت بہت غصے سے اس لڑکے کے گھر کی طرف بڑھا تھا۔

وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی نیچے بیٹھی۔۔

یار کیا چیز ہو تم کیسے بڑے بھائی سے شکایت کر دی تم نے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زرگل نے حیرت سے پوچھا۔

اس لڑکے نے بہت تنگ کیا ہوا تھا ہر وقت چھت پر ہی پایا جاتا ہے کبھی مجھے تاک رہا ہوتا ہے تو کبھی تمہیں کبھی مالا کو کبھی کسی کو بس آج تو مجھے غصہ ہی آگیا۔

وہ مالٹا چھیلی ہوئی غصے سے بولی۔

جبکہ وہ چاروں اس منہ پھٹ سے امپریس ہو چکیں تھیں۔

وہ اب ہنی کو گود میں بٹھائے اسے مالٹا کھلا رہی تھی۔

زرگل نے مسکراتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ کر آغا جی کے فیصلے کو سراہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ بچے یہ شہر نہیں گاؤں ہے یہاں اختیاط کیا کرو آئندہ اگر کہی جانا ہو تو بھا بھی یا مائی کو ساتھ لے جانا۔

عبداللہ نے فاطمہ کو بہت پیار سے سمجھایا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بھائی میں نے بہت انجوائے کیا آج اتنا پیارا منظر تھا اور پتا ہے میں نے بخت بھائی کی بیوی زر غون اور انکے بھائی کو دیکھا۔

فاطمہ نے یہ زکر چمکتی آنکھوں سے کیا تھا۔

عبداللہ نے گہری سانس لیتے ہوئے سر ہلایا پھر اسکا سر تھپکا۔

فاطمہ ہون ٓٹوں پر ہلکی مسکان لیے عبداللہ کو دیکھتی رہی۔

بھائی آپ مجھے بخت بھائی کے گھر لے چلیں گئے۔

اس نے بہت دھیمے سے نظریں جھکاتے ہوئے پوچھا۔

عبداللہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بچے آپ نے بتایا نہیں اب آپ آگے کیا کریں گئیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

عبداللہ نے مسکراپو چھاوہ اسکی بات اگنور کر چکا تھا بہت خوبصورتی سے فاطمہ نے گہرا سانس لے کر اپنے آگے کا پلین بھائی کو بتایا جو اسکے سر پر ہاتھ رکھے بہت دھیان سے سن رہا تھا۔

وہ گھر آتا چونکا تھا۔

گھر میں فل آواز میں میوزک چل رہا تھا۔

وہ ٹھٹھکا یہاں بھلا کون میوزک سنتا تھا وہ بھی فل آواز میں۔

آواز اسکے کمرے سے آرہی تھی۔

وہ کچھ سوچتا ہوا جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

تینوں تکیا بنائی رجدا،

محلے وچوں کوچ نا کری،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تیرا جانا سینے تیر وانگوں وجدا،

محلے وچوں کوچ ناگری،

آواز پورے کورڈور میں زور و شور سے گونج رہی تھی۔

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا۔

سامنے ایک عجیب سا منظر تھا

وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھتا رہا گیا۔

جو اسکے ہی لیپ ٹاپ میں سونگ لگائے ساتھ مائیک رکھے نائٹ ڈریس میں بہت

جھوم جھوم کر ناچ رہی تھی ساتھ اسکی بیٹی بھی اسکا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر اور اسکی بیٹی زمین پر ڈانس میں مگن تھیں۔

ہنہ یہ والا سٹیپ۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

وہ ہاتھوں کو ارد گرد گھومتی ہوئی اس سے بولی ہنہ نے سر ہلا کر اسکی سٹیپ میں نقل کی۔

وہ لب بھیچ کر ایک جھٹکے سے لیپ ٹاپ اٹھا کر نیچے پھینک چکا تھا۔
وہ دونوں جہاں تھی وہی ساکت کھڑی رہ گئیں۔

ہنہ میرے بچے آو میں آپ کو آپکے روم میں چھوڑ آؤں۔۔
وہ ہنہ کے قریب آتا سنجیدگی سے بولا۔

ہنہ نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلایا اور ایک نظر اسے دیکھتی ہوئی باپ کے ساتھ چلی گئی۔

اففففف یہ کہاں سے آگئے یہ تو اسلام آباد گئے تھے اور اپنا لیپ ٹاپ بھی توڑ دیا مجھے کیا۔

وہ ناخن دانتوں سے کترتی ہوئی بولی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کچھ سوچتے ہوئے کمرے سے بھاگنے ہی لگی تھی۔

جب وہ دروازے میں نمودار ہوا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی ایک دم سے رکی۔

اسکی آنکھوں میں سرخی دیکھ کر وہ گھبرائی۔

کیا ہے مجھے کیوں گھور رہے ہیں لیپ ٹاپ آپ نے خود توڑا ہے میرا کیا قصور اس میں۔

وہ پیچھے ہوتے ہوئے پر اعتماد انداز میں بولی وہ جوں جوں پیچھے ہٹتی جا رہی تھی وہ بھی یوں یوں اسکے قریب ہو رہا تھا۔

جس سے وہ گھبرائی تھی۔
www.novelsclubb.com

وہ کچھ بول بھی نہیں رہا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا ہے میرے قریب کیوں آرہے ہیں اور کچھ بول بھی نہیں رہے چپ کا فاسٹ رکھ لیا ہے کیا خبر دار آگر مجھے پھنکے سے یا کسی اور چیز سے الٹا لٹکایا تو یا مجھے مارا ڈانٹا میں وہ رونا دھونا مچاؤں گئی کہ یاد رکھیں گئے آپ۔

وہ غصے سے بولی۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتا رہا انداز میں بہت سرد پن تھا آنکھوں میں سرخ ڈورے بڑے واضح تھے۔

ایسے مت دیکھے مجھے۔

وہ پہلی دفع اسکی نظروں سے پزل ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا تماشا تھا۔

وہ سرد پن سے بولا۔

تماشا تو نہیں تھا میں اور ہنہ سونگ سن رہے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اپنے گھنگھڑیالے بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی کندھے اچکا کر بولی۔

سونگ سن رہی تھی یا بیہودہ ناچ رہی تھی۔

وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا۔

وہ ایک دم سے اس کے قریب آئی تھی۔

بیہودہ تو نہیں تھا جس کو خود کچھ نا آتا ہو وہ تو ایسے ہی کہتا ہے۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی بولی تھی۔۔

شٹ اپ مس زر غون اعظم،

www.novelsclubb.com

غصے سے اسے ایک دم سے دیوار سے لگاتا ہوا وہ پھنکارا تھا۔

جس سے وہ ایک دم سے ڈرئی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

میری بیٹی کو اس طرح کی بیہودہ چیزوں سے دور رکھو اسے خود جیسا بناؤ دور رہو اس سے۔

وہ دیوار پر ہاتھ مارتا غصے سے چلایا تھا۔

جس سے وہ اسکے چہرے کو دیکھتی غصے سے لب بھیجی جیتی ہوئی بولی۔

میں تو ہنہ سے دور نہیں ہوں گی، اور جو مجھے آتا ہے میں اسے بھی سیکھاؤں گی آپ کو جو کرنا ہے کر لیں، اور ابھی جو آپ مجھ پر چلائے مجھے دانٹا ہے نا تو یہ مت سمجھیے گا میں چپ رہوں گی آغا جی کو بتاؤں گی اب وہی آپ کو سیدھا کریں میری تو ہاتھ آنے سے آپ رہیں۔

وہ اسکے نزدیک ہوتی غصے سے بولی۔

جس پر وہ غصے سے کھول کر رہ گیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مہربانی ہو گئی تمہاری میری زندگی سے چلی جاو مجھے اور میری بیٹی کو کسی تیسرے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی جب سے آئی ہو جینا حرام کر رکھا ہے لڑکی نہیں سر درد ہو تم پتا نہیں کیسے تمہیں لوگ برداشت کرتے ہیں۔

اب تمیز کے دائرے میں رہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

غصے سے کہہ کر وہ رکا نہیں تھا تیز قدموں سے باہر کی طرف چلا گیا۔ جبکہ وہ کھلے منہ سے اپنی بے عزتی ہوتی دیکھتی رہی۔

تمہارے ساتھ رہتا کون ہے میری ہی مت ماری گئی تھی جو تم سے نکاح کر لیا اور یہاں رہ لیا لیکن اب اور نہیں میں نہیں رہوں گئی تمہارے ساتھ انف از انف۔

غصے سے کہہ کر وہ بھی باہر کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ گارڈن میں بیٹھا تھا چائے کا گ لے کر نظروں میں سنجیدگی تھی تو دل میں خالی
پن وہ چائے کا سپ لیتا ہوا چو نکا وہ اسکی طرف ہی آرہی تھی چہرے پر غصے والے
تاثرات بہت نمایا تھا۔

اففف! وہ اکتاہت سے اسے دیکھتا رہا جواب بالکل سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔
"طلاق دیں مجھے ابھی کہ ابھی،

خدا کا خوف نا آیا آپ کو ایک دو شیزہ سے نکاح کرتے ہوئے قبر میں ٹانگیں ہیں آپکی
اللہ اللہ کرنے کے دن تھے آپ کے،

دو شادیاں بھگتا کر بڑے میاں کو پھر سے نکاح کا شوق چڑ آیا ہے واوا بھئی واوا اور
اگر مجھ جیسی معصوم لڑکی نے کر ہی لیا ہے تو سو سو طعنے مل رہے ہیں مجھے بھی کوئی
شوق نہیں آپ کے ساتھ رہنے کا۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

غصے سے ناک کے نتھے پھیلاتی کمر پر ہاتھ رکھے وہ سخت نفرت سے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ رہی تھی۔

جو ہاتھ میں کافی کاگ پکڑے گاڑن میں رکھی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا

شٹ اپ۔۔

وہ غصے سے یہی کہہ سکا تھا۔

شٹ اپ میں بھی کہہ سکتی ہوں لیکن آپ کی عمر کا لحاظ ہے ورنہ ابھی اگر میں اسٹریلیا میں ہوتی تو آپ کو اندر کروا چکی ہوتی بہتری اسی میں ہے طلاق دیں باقی گھر والوں کو میں خود دیکھ لوں گئی انکی ٹینشن مت لیں بڑے میاں۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر گردن اکڑا کر کہا گیا تھا، بلکہ بڑے میاں پر تو خاصا زور دیا گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس پر اذ لان بخت لا شاری کو خوب تپ چڑی تھی بھلا ایسے کب کسی نے ان سے
بات کی تھی پر یہ

لڑکی انتہائی بد تمیز تھی اور اوپر سے نک چڑی۔

مجھے تم میں زرا بھی انٹر سٹ نہیں زرگون اعظم اب یہاں سے اپنی شکل گھم کرو
دماغ مت چاٹو میرا
بہت غصے سے کہا گیا تھا۔

ناجی نامیں یہاں سے تب تک نہیں ہلوں گئی اور ناہی آپ کو ہلنے دوں گئی جب تک
آپ مجھے طلاق نہیں دے دیتے۔

زرگون اعظم نے بڑے ریلکس سے انداز میں اسے تپایا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے ایک دم سے کھڑا ہوا تھا، وائٹ شرٹ نیچے بلیک پینٹ پہنے سلیوز ہمیشہ کی طرح کہنیوں تک موڑے وہ اپنے خوبصورت تیکھے نقوش سے اس بدتمیز لڑکی کو دیکھ رہا تھا چہرہ سپاٹ تھا لیکن آنکھیں سرخ ہو چکیں تھیں۔

وہ ایک دوپیل کے لیے ڈری تھی اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر لیکن پھر اپنے ڈر کو کہی دور بھگاتی پھر سے وہ اپنے پرانے موڈ میں آچکی تھی

مجھے کسی پاگل کتے نہیں کاٹا جو بوڑھے نک چڑے انسان کو شوہر مان لوں جس کی پہلے بھی دو شادیاں ہو چکیں ہیں اور ایک آٹھ سال کی بیٹی بھی ہے وہ تو اگروڈیڈ اور خنان زور نادیتے تو میرے تو فرشتے بھی آپ سے کوسوں دور بھاگتے شادی تو دور کی بات تھی سارے گھر والوں کو ڈرا کر رکھا ہوا ہے ظالم نے ویسے بھی اسٹریلیا میں میرے تین چار آفیئرز تھے جن سے میں سیریس تھی۔ ویوی گھنگریالے بالوں کی اونچی پونی بنائے جنیز پر بلیک شارٹ فرائٹ پہنے وہ اسکے سپاٹ چہرے کو ہی دیکھ رہی

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تھی جن میں نفرت کے تاثرات بڑے واضح پھیلے تھے اسکی بات سن کر وہ دل ہی دل میں مسکرائی یہی تو وہ چاہتی تھی۔

تم جیسی لڑکی کو میں اپنی بیوی کا درجہ دینا موت کے برابر سمجھتا ہوں سمجھی تم، میں اذلان بخت لاشاری ولد خاقان لاشاری اپنے ہوش و حواس میں تمہیں۔

بخت۔۔۔

پیچھے سے آتی آغا جی کی پکار پر وہ ساکت ہوا تھا ساکت تو زرخون بھی ہو گئی تھی وہ تو سمجھی تھی آغا جی گھر پر نہیں لیکن یہ اچانک کہاں سے ٹپک پڑے تھے۔

وہ جھنجھلا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com
بخت تم اپنے ہوش میں ہو تو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی کی اونچی آواز پر سار الاشاری گھر منٹوں میں گارڈن میں جمع ہوا تھا سارے گھر والے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے زرغون نے تو معصوم سامنہ بنایا ہوا تھا جبکہ اذلان بخت لاشاری بہت غصے میں آغا جی کو دیکھ رہا تھا۔

سوری آغا جی میں ہر بار آپ کی بات نہیں مان سکتا میں اس بے جوڑ رشتے کے ساتھ مزید نہیں چل سکتا۔

سر جھکائے سپاٹ لب ولہجے میں کہا گیا تھا۔

بخت!

آغا جی پھنکارے تھے۔

جوا باؤہ ہونٹ بھینچ گیا۔
www.novelsclubb.com

یہ کس لہجے میں تم ہم سے بات کر رہے ہو ہم نے ماں باپ بن کر پالا ہے تمہیں اس کا یہ صلہ دے رہے ہو تم ہمیں،

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ماں تمہاری تمہیں ایک سال کا روتا بلکتا ہوا چھوڑ گئی تھی اور باپ دوسری شادی کر کے تم سے غافل ہو گیا کس نے تمہیں پالا کس نے تمہارا خیال رکھا ہم نے رکھا ، تمہیں اپنے بیٹوں سے زیادہ چاہا ہے اور آج تم مجھے آنکھیں دیکھا رہے ہو۔ آغا جی بہت غصے سے بولے تھے۔

وہ جو ابّا ہونٹ بھینچے بہت ضبط سے انہیں دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔ گھر کے باقی افراد اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے جو بنا اپنی گاڑی لیے گھر سے پیدل ہی باہر نکل گیا تھا۔

زر غون میرے کمرے آؤ۔

آغا جی سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

زر گون نے رونے والا منہ بنا کر اپنے باپ کو دیکھا جو اسے بہت غصے سے گھور رہے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اب بچ کر دیکھاؤ۔

شازم مسکراتے ہوئے کہتا باہر نکل گیا تھا۔

زر غون میں تمہیں ایک چیلنج دیتا ہوں۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ آغا جی کے کمرے میں آئی تو انہوں نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

آغا جی کی بات پر سر جھاکنے کھڑی زر غون نے حیرت سے انہیں دیکھا۔
کیسا چیلنج؟

وہ سوالیہ اندز لیئے ہوئے حیرت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

جواباً آغا جی بہت پُر اسراریت سے مسکرائے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

دو ماہ تک تمہیں اذلان بخت کے ساتھ رہنا ہو گا بنا طلاق کا مطالبہ کیے دو ماہ بعد اگر تم نے ہمیں آکر طلاق کا کہا تو آئی پرومسیوزر غون میں تمہیں اذلان کے ساتھ جڑے رشتے سے آزاد کروادوں گا۔

آغا جی ہنوز سنجیدگی سے زر غون کو غور سے دیکھتے ہوئے بولے۔
جبکہ وہ پریشانی سے انہیں دیکھے گئی۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں دو ماہ بعد آپ مجھے اس جلاد کی میرا مطلب ہے ان کی قید سے رہائی دلا دیں گئے۔

وہ جو جلاد کہنے لگی تھی آغا جی کے گھورنے پر جلدی سے تصحیح کی۔

بالکل سچ اب جاوا اپنے گھر لیکن اس بات کا کسی کو بتانا مت یہ بات ہمارے اور تمہارے درمیان رہے گئی بھولے سے بھی اذلان کو مت بتانا۔

وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔

میراجت ہوتا تم از فائزہ احمد

وہ سر ہلا کر جلدی سے مڑتی ہوئی انکے کمرے سے نکل گئی۔
پیچھے آغا جی گہری سانس لیتے سٹڈی روم کی طرف بڑھ گئے۔

خنان میرے بھائی مجھے چھوڑ آؤنا مجھے ہسپتال سے کتنی کالز آرہیں ہیں۔
وہ رات ہنہ کے روم میں رہی تھی بخت کو اس نے اپنی شکل تک نہیں دیکھائی تھی۔
صبح کی واک پر وہ خنان کے ساتھ نکل آئی تھی۔
آپی آپ اذ لان بھائی سے پوچھ لیں میں آپکا کو چھوڑ آؤں گا۔
کیوں میں اپنی مرضی کی مالک یوں میں ہسپتال ضرور جاؤں گئی میں نے کوئی ڈاکٹری
گھر بیٹھنے کے لیے نہیں پڑھی تھی۔
وہ غصے سے بولی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

آپی میرا کہنے کا مقصد تھا وہ آپکے شوہر ہیں ان سے پوچھ کر ہی میں آپ کو چھوڑنے جاسکتا ہوں نا میں کب کہہ رہا ہوں آپ اپنی مرضی مت استعمال کریں ویسے بھی آپ نے کونسا انکی سننی ہے۔

وہ شرارت سے بولا۔

جس پر وہ ناک چڑھا گئی۔

تب ہی وہ دونوں رکے تھے مخالف سمت سے فاطمہ آتی ہوئی دیکھائی دی تھی پیچھے ایک درمیانی عمر کی عورت بھی تھی شاید وہ ملازمہ تھی۔

وہ لائٹ گرین سوٹ پہنے اوپر بڑی سی کالی چادر لیے ہلکی مسکان سے انکے قریب آ
رکی تھی۔
www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔

وہ دھیمی مسکان سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وعلیکم اسلام۔

وہ دونوں بہن بھائی ایک ساتھ بولے تھے۔

آپ لوگ کبھی ہمارے گھر آئیں نا میں آپکو چائے پلاؤں گی، اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی میرے بھائی کہتے ہیں میں بہت زبردست چائے بناتی ہوں۔

وہ بہت خلوص سے بولی تھی۔

جس پر زرغون نے تو ایک دم سے اسے اپنے گلے سے لگایا تھا جس پر خنان حیرت زدہ سارہ گیا تھا جبکہ فاطمہ مسکرائی تھی۔

ہم ضرور آئیں گئے ایسا کرو تم آج ہمارے ساتھ چلو ہمارا گھر تو زیادہ دور بھی نہیں ہے میرے بھائی جیسی چائے تو شاید ہی کوئی بناتا ہو۔

وہ فخر سے ہنی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

خنان نے اپنی بہن کو زبردست گھوری سے نوازا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جیسے وہ انور کر گئی تھی۔

فاطمہ پھینکی سی مسکان سے مسکرائی۔

میں پھر کبھی چلوں گئی اصل میں گھر سے نکلے کافی دیر ہو چکی ہے تو بھائی پریشان ہو رہے ہوں گئے اجازت دیجئے زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گئی۔

وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی بنانا بہن بھائی کو دیکھے آگے بڑھ گئی۔

جبکہ وہ دونوں پر سوچ نظروں سے فاطمہ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگے۔

آپی یہ لڑکی مجھے کوئی مسٹری لگتی ہے جیسے کچھ ہو یہ جو ہم سے چھپا رہی ہے۔

خنان نے پلٹتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں اور مجھے یہ بہت معصوم لگتی ہے ایک اور بات مجھے لگتا ہے یہ اس روڈ پر جان بوجھ کر آتی ہے حالانکہ انکی حویلی کو دوسرا روڈ جاتا ہے اور وہ سائیڈ صبح کی واک کے

لیے بیسٹ ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھی کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

خنان اس کی گردن میں بازو کستا مسکرایا۔

میری آپنی اذلان بخت کے ساتھ رہ کر تو بہت جینٹس ہو چکیں ہیں۔

وہ شرارت سے کہہ کر روکا نہیں تھا بھاگ گیا تھا۔

ہنی کے بچے تمہیں چھوڑوں گئی نہیں میں۔

وہ پیر پٹختی ہوئی غصے سے بولتی اسکے ہیچھے بھاگی تھی۔

ہاہا آپنی پہلے پکڑیں تو پھر مجھے چھوڑ دیئے گامت آپ میرے جتنا فاسٹ کبھی نہیں بھاگ سکتی۔

www.novelsclubb.com

وہ شرارت سے اسے چڑاتا ہوا اور تیز بھاگنے لگا تھا۔

کیوں نہیں بھاگ سکتی تمہیں تو میں تیر کی طرح سیدھا کر دوں گئی اذلان بھائی یہ اذلان بھائی وہ۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اسکی نقل اتارتی وہ بھی اور تیزی سے بھاگنے لگی تھی۔

اذلان بھائی آپ کو سیدھا کریں گے تھوڑا صبر کر لیں۔

وہ بھی اسے چڑانے سے باز نہیں آ رہا تھا۔

تمہارے اذلان بھائی کو میں سیدھا کروں گئی دیکھ لینا تم۔

وہ بھی حویلی کے اندر اسکے پیچھے بھاگ کر آتی ہوئی بولی تھی لیکن زور سے سامنے والے وجود سے ٹکرا کر اسکے اوپر گری تھی۔

وہ جو فون میں آئی ضرور امیل چیک کر رہا تھا وہ مخالف سمت سے آتی ہوئی زر غون کو نہیں دیکھ سکا تھا جس سے ان کی ٹکڑ شدید تھی، وہ دونوں نیچے اگی ہوئی گھاس پر ایک دم سے گرے تھے۔

زر غون اسکے اوپر تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی جیسے سمجھنا پار ہی ہو یہ جو ہوا ہے ہو چکا ہے یا وہ خواب دیکھ رہی ہے۔

جبکہ وہ غصے سے لب بھینچے اسے گھور رہا تھا۔

وہ ایک دم سے اس کے اوپر سے اٹھی تھی۔

جبکہ وہ صفائی پسند انسان ابھی پہنے سوٹ کا ستیاناس ہوتا دیکھ کر کھول کر رہ گیا۔

چلتے وقت تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے یا یہ آنکھیں ادھار پر دی ہو تیں ہیں۔

وہ وائٹ شرٹ کو جھاڑتا ہوا غصے سے غرایا۔۔۔

میں کیوں ادھار دوں گئی آپ کو تو خود کچھ نہیں دیکھتا اور الزام دوسروں پر لگا دیتے

www.novelsclubb.com

ہیں مجھے ڈانٹنے کی ضرورت نہیں

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی ہوئی غصے سے بولی۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

وہ ہونٹ بھینچ گیا۔

آپی ابھی آپ اذلان بھائی کو تیر کی طرح سیدھا کرنے کا کہہ رہیں تھیں کیا میں اسے سچ سمجھوں۔

خنان اچانک سے ہی کسی درخت کے پیچھے سے بولا تھا۔

وہ گھبرائی تھی جبکہ اذلان بخت نے طنز سے اسے دیکھا۔

ہنی کہہ کر رکا نہیں تھا اندر بھاگ گیا تھا۔

میں آپ کو تو نہیں کہہ رہی تھی میرا دوست ہے اسٹریلیا میں اسکا نام بھی اذلان ہے تو میں اسے کہہ رہی تھی۔

وہ اسکی تیکھی نظروں سے گھبرا کر جلدی سے الٹی سیدھی صفائی دے گئی تھی۔

سیریلی مس مرضی آپ مجھے تیر کی طرح سیدھا کرنے کی صلاحیت رکھتیں ہیں۔

وہ نیچا گرا اپنا موبائیل اٹھاتا ہوا طنز سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

صلاحیت تو مجھ میں بہت ہے ہمارے اُدھر اسٹریلیا میں نے اپنے نالائق دوست کو مار مار کر اسے لائق بنادیا تھا پھر آپ کیا شے ہیں آپ کو بھی سیدھا کر کے رکھ دوں گئی ویسے بھی میں اس گھر کی مالکن ہوں مجھے کس بات کا ڈر اور نہر اور پہاڑ والی جو زمین میرے نام کی تھی اس کے پیپرزمیرے حوالے شرافت سے کر دیں ورنہ کورٹ سے لے لوں گئی۔

وہ تیز تیز بولتی ہوئی وہاں رکی نہیں تھی اندر بھاگ گئی تھی۔

جبکہ وہ حیرت کا مجسمہ بنا اسکی بات کا مفہوم سمجھتا رہ گیا۔

کونسی زمین کر دی ہے میں نے اسکے نام۔

وہ حیرت سے بڑبڑاتا تھا۔
www.novelsclubb.com

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر گل کیا تم سچی والا خیام بھائی کو پسند کرتی ہو مجھے بتادو یار اور بے فکر رہو میں
تمہاری شادی انہی سے ہی کرواؤں گئی جس سے تم چاہو رکھنے دو تاریخ انہیں میں
اور خنان تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔

زر غون نے چائے سے سب لیتے ہوئے زر گل کو تسلی دی جس پر خنان نے زر گل
کو دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔

زر گل نے گہری سانس لی پھر ان بہن بھائی کو دیکھا جو چائے پیتے ہوئے اسے ہی دیکھ
رہے تھے۔

نہیں میں خوش ہوں آپ دونوں ٹینشن کیوں لے رہو۔

زر گل بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔
www.novelszone.com

زر گل ہمسائے کے لڑکے کو تو دیکھا۔

وہ اس تاڑو لڑکے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی حیرت سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خنان اور زر گل نے بالکنی سے سامنے والے گھر کی طرف دیکھا جو لون میں رکھی
چیمڑ پر بیٹھا تھا سر پر پٹی تھی جبکہ دائیں گال پر بھی بینڈ تاج تھی۔

ہا ہا ہا ف شکل تو دیکھو کیسے مسکینوں والی بنائی ہوئی ہے۔

زر غون نے قمقہ لگاتے ہوئے کہا۔

خنان بھی مسکرایا۔

جبکہ وہ لڑکا قہقہے کی آواز پر انکو بالکنی پر کھڑا دیکھ کر غصے سے اندر چلا گیا۔

لگتا ہے بھائی نے کافی پیٹا ہے اسے۔

خنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ زر غون مسکرائی۔

اور خنان اپنی آپنی کی سکان پر دل و جان سے قربان ہوا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اسے دنیا میں سب سے عزیز چہرہ یہی تو تھا اسکی آپی جب جب وہ دل سے مسکرتی
تھی تب تب وہ اس پر دل و جان سے فدا ہوتا تھا۔

وہ ایک دم جھک کر اپنی آپی کا سر چومتا ہوا اندر چلا گیا۔

زر گل کے دل میں ایک حسرت سی جاگی تھی بھائی کتنی بڑی رحمت ہے اس رب کی
کاش یہ کوئی ان بہنوں سے پوچھتا جن کے بھائی نہیں،
بھائی وہ رحمت ہے جن کی کمی دنیا میں کوئی انسان پورا نہیں کر سکتا اور جو کمی خدا رکھ
دے وہ کمی بھلا بندہ کیسے پوری کر سکتا ہے۔

زر غون نے اسکی آنکھوں میں حسرت دیکھ کر اسے گلے لگایا آج سے ہنی ہم دونوں
کا بھائی ہے۔
www.novelsclubb.com

زر غون نے محبت سے کہا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون کوئی بھائی کہنے سے بھائی نہیں بن جاتا خنان مجھ سے محبت کرتا ہے لیکن جو
محبت اسے تم سے ہے وہ اسے مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتی پتا ہے میرا بھی بہت دل
کرتا تھا کاش میرا بھی کوئی بھائی ہوتا جس سے میں اپنی دل کی بات کہہ سکتی ان سے
اپنی فرمائشیں پوری کر سکتی وہ باہر جاتے تو میرے لیے ڈھیر ساری چیزیں لاتا
چیزوں کی کمی نہیں لیکن دل کرتا ہے یار۔

وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ کر رکی نہیں تھی اندر چلی گئی تھی۔

اور زر غون اذلان بخت ساکت سی وہی کھڑی رہ گئی۔

جو کمی خدا رکھ دے وہ کمی بھلا انسان کیسے پوری کر سکتا ہے۔

اسکا بھرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا جملہ اس کے ارد گرد گھومنے لگا تھا۔

یہ بات تو سچ تھی اسکی، لیکن یہ دل سے کوئی کوئی سمجھتا ہے

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا آپ کو کھانا بنانا آتا ہے۔

ہنہ نے ہوم ورک کرتے ہوئے اچانک سے اس سے پوچھا جو کاربن پینسل سے اسے ڈرائنگ بنا کر دے رہی تھی۔

ہاں آتی ہے لیکن گنی چنی چیزیں کو کنگ کا مجھے کچھ خاص شوق نہیں ہے لیکن جو چیزیں مجھے پسند ہیں وہ بناتی ہوں شوق سے۔

وہ اسکی نوٹ بک پر سانپ کی ڈرائنگ بناتی ہوئی بولی۔
کیا کیا بنانا آتا ہے آپکو۔

ہنہ نے ایکساٹمنٹ سے پوچھا۔

مجھے بیف بریانی، مٹن قورمہ، تیکہ بوٹی، سلاد، اور چٹنی بس یہی آتی ہیں۔

وہ فخر سے گردن اکڑا کر بولی۔

جس پر ہنہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

ہاہ! اچکو تو ساری مشکل ڈشز آتی ہیں۔

ہنہ شرارت سے بولی جواباً وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پر پنسل مار کر رہ گئی۔

آپ مجھے اپنے ہاتھ کی بنی کوئی ڈش کھلائیں نا۔
ہنہ نے فرمائش کی۔

بچے مجھے تو میٹ والی ڈشز آتیں ہیں اور یہاں میٹ کا نام و نشان نہیں۔
وہ منہ بسور کر بولی۔

www.novelsclubb.com

جس پر ہنی نے بھی منہ بسور ا۔

کیا یہاں سے میٹ مل جاتا ہے۔

وہ اچانک سے ہی ہنہ سے پھوچنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں نامل جاتا ہے یہ جو بائیں طرف جاتی سیدھی سڑک ہے نا وہاں حبیب اللہ
کریانے والے کی بہت بڑی شاپ ہے وہاں ساتھ ہی میٹ کی بھی دکان ہے وہاں
سے ہر قسم کا میٹ مل جاتا ہے۔۔۔

ہنہ نے حیرانی سے اسے بتایا۔

چلیں!

وہ ایکسائٹمنٹ سے بولی۔

کہاں؟

ہنہ نے حیرت سے پوچھا۔

حبیب اللہ کی دکان کے ساتھ جو میٹ والے کی دکان ہے وہاں سے میٹ لینے۔۔۔

وہ آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے بولی۔

کیا ااا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے کہا۔

چلو نا کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا اور تمہارے بابا جان تو دس بجے آئیں گئے نا اور ہم اس گھر کے تب تک کے مالک ہیں جو دل کرے کھائیں پکائیں کسی کو کیا پتا۔

وہ صوفے سے ایک دم سے کھڑی ہوتی ہوئی دو سوواٹ کی مسکان چہرے پر سجاتے ہوئے بولی۔

لیکن اگر کسی کو پتا لگ گیا تو۔

ہنہ نے پریشانی سے پوچھا۔

کسی کو پتا نہیں لگتا اگر لگ گیا تو اسکی ایسی کی تیسری تمہاری زر غون انٹی ہیں نا تمہارے ساتھ بس جلدی سے اپنا ماسک پہن آواور میں اپنی چادر لے لوں چوری چھپے نکلے گئے اور چوری چھپے واپس آجائیں گئے۔

وہ دوڑ کر کمرے کی طرف جاتی ہوئی سیڑیاں چڑتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنہ بھی مسکراتی یوئی اندر سے ماسک پہننے دوڑی۔

وہ دونوں ارد گرد دیکھتی ہوں میں دروازے کے پاس آئیں جہاں دو چوکیدار بیٹھے ہوئے تھے۔

دروازہ کھولو ہمیں باہر واک پر جانا ہے۔

وہ روعب سے بولی۔

شام کے چھ بجے واک۔

وہ چوکیدار بڑبڑاتا ہوا دروازہ کھول گیا وہ دونوں جھپاک سے باہر نکلیں۔۔

اففف شکر ہے کسی نے ہمیں دیکھا نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی ہانپ کر بولی۔

چلیں زر غون آنٹی۔

ہنہ اسکا ہاتھ ہلاتی ہوئی بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں لیکن ایک شرط ہے تم بھاگو میں تمہیں پکڑنے کی کوشش کرتی ہوں ایسے ہم جلدی جلدی پہنچ جائیں گئے اور کھیل کود بھی ہو جائے گا کیسا۔

وہ اسکی طرف ہاتھ کرتی ہوئی آئی برواچکا کر بولی۔

ہنہ نے جھٹ سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور تیزی سے آگے بھاگنے لگی۔

زر غون ہلکی مسکان سے اسے بھاگتا دیکھ کر اس سے کم تیز دوڑنے لگی۔

آفف ہنہ کی دوڑ تو بہت تیز ہے مجھ سے تو پکڑی نہیں جا رہی۔

وہ دوڑتے ہوئے بولی۔

جبکہ ہنہ فخر سے مسکرا کر اور تیزی سے دوڑی۔

آس پاس سے گرتے لوگ ان لڑکیوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جو بنار د گرد

دیکھے منہ چھپائے بھاگ رہیں تھیں۔

وہ میٹ کی دکان پر جلدی ہی پہنچ چکیں تھیں۔

میراجت ہوتم از فائزہ احمد

وہاں سے میٹ وغیرہ خرید کر پیسے دیتی وہ دونوں اب چہل قدمی کرتی ہوئیں چل رہی تھیں۔

وہ منہ سے نقاب ہٹا کر چادر سے پسینہ صاف کرنے لگی تھی۔

جب آگے جاتی ہوئی گاڑی اچانک سے رکی تھی۔

گاڑی میں بیٹھا وجود اپنی جگہ ساکت بیٹھ رہ گیا تھا جبکہ چہرے کے اعضا غصے سے تن چکے تھے۔

وہ دونوں چوری چھپے اندر آئی تھیں آج آغا جی ساتھ والے گاؤں میں اپنے دوست

کے ہاں شادی پر گئے تھے ساتھ اعظم صاحب خنان شازم، ارسلان بھی تھے جبکہ

گھر کی خواتین اندر تھیں۔

اس لیے وہ آسانی سے بچ چکیں تھیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ گگ کو بھیج چکی تھی۔

میٹ کے ساتھ ہی خبیب اللہ کی دکان سے سارے مصالحے وغیرہ بھی لے آئی تھی

-

چادر صوفے کی بیک پر رکھتی وہ دونوں کچن کی طرف بھاگیں تھیں۔

کیا بنائیں۔

وہ آئی برواچکا کرہنہ سے پوچھنے لگی۔

بریانی و دقور مہ۔

ہنہ نے مسکرا کر ایکسائٹمنٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

تو چلو پھر ہم اپنا کام تیزی سے شروع کرتے ہیں یہ ناہو جلا د صاحب سر پر کھڑے

ہوں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چیزیں وغیرہ نکالتی ہوئی بولی ہاں جلاد آہستہ سے کہا تھا اب وہ ایک بیٹی کے سامنے اسکے باپ کی برائی تھوڑی نا کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بہت دلجمعی سے کھانا بنانے میں مصروف تھی گھنگھڑیا لے بالوں کا اونچا جوڑا بنائے سیلوز کمنیوں تک موڑے وہ بہت ماہرانہ انداز میں کوکمنگ کر رہی تھی ہنہ شیف پر چڑی بیٹھی تھی گال پر ہاتھ رکھے وہ زرخون کو بہت محبت سے دیکھ رہی تھی اس ویران گھر میں اب اسکا دل لگنے لگ تھا۔

ڈیڈھ گھنٹے بعد وہ سارا کھانا ریڈی کر چکی تھی۔

کینڈل لائٹ ڈیز کرتے ہیں۔

وہ کھانا ٹیبل پر رکھتی ہوئی ایک دم سے اسکی طرف مڑتی ہوئی پر جوش انداز میں بولی

کینڈل لائٹ ڈیز وہ کیسے کرتے ہیں زرا آئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نا سمجھی سے کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

کینڈل لائٹ ڈیز ساری لائٹس آف کر کے کینڈل کی روشنی میں کرتے ہیں ہم
ٹیبیل پر لگا کر انہیں جلانے گئے اس سے ماحول بہت آفسوں سا لگتا ہے۔

وہ کینڈل ٹیبیل پر رکھتی ہوئی بولی۔

واوا آنٹی آپ کیسے اتنی زہین ہیں۔

ہنہ اسے دیکھتی امپریس ہوتے ہوئے بولی۔

تم بڑے ہو کر بہت نام بناؤ گے، مائے ڈیر تم ہی تو مجھے سمجھ سکی ہو میں بہت
زہین ہوا کرتی تھی ہمیشہ A+ لیا کرتی تھی ڈاکٹر بھی اپنی محنت کے بل بوتے پر بنی

ہوں کسی کی سفارش یا رشوت سے نہیں۔

وہ شروع ہو چکی تھی اپنی تعریف میں۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کھانا لگ چکا تھا اور کینڈل بھی جل چکیں تھیں ماحول واقعے ہی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

کھانا ریڈی کریں اس سے پہلے کہ تمہارے بابا جان آجائیں پھر یہ سب سمیٹ کر برتن بھی تو دھونے ہیں۔

وہ تیز تیز بولتی ہوئی پلیٹوں میں کھانے نکالنے لگی۔

واوا کھانے کی خوشبو تو بہت میسبیسی ہے۔

ہنہ کھانے کو دیکھتی پر جوش لہجے میں بولی۔

جبکہ وہ مسکرائی۔

وہ کھانا کھاتی ارد گرد کی باتیں بھی کر رہیں تھیں بلکہ زربی بی تو سٹارٹ تھی اور ہنہ کھانا کھاتی اسکے باتیں قہقہے پر قہقہ لگاتے ہوئے سن رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر ہنہ کے ہاتھ سے چیچ چھوٹ کر اسکی پلیٹ پر جا گرا تھا وہ ہر ساں ہو کر زرخون کو دیکھنے لگی جو کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ باتوں میں بھی مگن تھی۔

جبکہ وہ وجود ایک ہاتھ پاکٹ میں گھسائے بڑی سنجیدگی سے اپنی بیٹی اور بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

آئی باباجان۔

ہنہ اسے ہلاتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

تمہارے باباجان ابھی نہیں آئیں گئے وہ رات دیر تک آئیں گئے دروازہ بھی لاک ہے تم بار بار انکا زکر کر کے موڈ مت خراب۔

ناک چڑھا کر بولتی ہوئی وہ سامنے دیکھتی پھر سے بولتی ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔

وہ ایک دم سے مسکرائی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اور یہ مسکراہٹ کتنی اوپری تھی یہ دونوں باپ بیٹی جانتے تھے۔۔

ہنہ نے بے چارہ سامنہ بنا کر زر کو دیکھ اور زر غون نے اسے۔

وہ بنا کچھ کہے دھیمے قدموں سے چلتا ہوا ڈائننگ ٹیبل کے نزدیک آگیا۔

زر غون نے خشک گلے کو تھوک نکل کر تر کیا وہ بہت سنجیدگی سے ٹیبل پر سچی ہوئی
ڈشز کو دیکھ رہا تھا۔

زر غون خود کو جی بھر کر کوس کر رہ گئی۔

میرے ستارے ہی گردش میں ہیں کسی اور کو الزام کیا دوں۔

وی لب بھیج کر آہستہ سے بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

بابا یہ کھانا ہم نے گھر میں تو نہیں بنایا۔

ہنہ نے اسے صفائی پیش کرنی چاہی۔

جبکہ زر غون نے سر پیٹ لیا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

تو پھر کہاں سے آیا۔

وہ دھیمے سے بولا۔

نظریں زر غون پر تھیں جس نے ایک دم سے سارے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

یہ ہم نے گھر پر نہیں بنایا ہنہ سچ کہہ رہی ہے یہ تو محلے کے ایک گھر سے آیا تھا۔

وہ جلدی سے بولی ہنہ نے اسکی بات کی تصدیق کے لیے زور سے سر ہلایا۔

سیریل مس مرضی کیا ہمارے اس گاؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو سارے کا سارا

کھانا لوگوں کے گھر بیچھو دیتے ہیں واوانٹر سٹنگ آئی اپریشیٹ مجھے بتادیں تاکہ

میں انکا شکر یہ ادا کر سکوں جنہوں نے میرے گھر مرغ والی ڈشز بھیجیں ہیں وہ بھی

www.novelsclubb.com

ساری کی ساری۔

وہ بہت طنز سے بولا تھا۔

پھر جلتی ہوئی کینڈلز کو طنز سے دیکھ کر زر غون کو جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جودانتوں کی نمائش کرتی ایک دم سے جلتی ہوئی موم بتیاں بجھا چکی تھی۔۔

اففف یہ تو بڑے چالاک ہیں اب کونسا بہانہ بناؤں۔

وہ ہونٹوں پر انگلیاں بجاتی ہوئی پریشانی سے بولی۔

مجھے تو کھانا بنانا آتا نہیں اور یہ بات آپ جانتے ہیں اصل میں ہم مزاق کر رہیں تھے یہ کھانا ہنی نے شادی والے گھر سے بھیجوایا ہے میں نے ہی اس سے ریکوئسٹ کی تھی تو سو وہ دیا گیا۔

زرغون نے پر جوش انداز میں کہا اور خود کو غائبانہ شاباش کی تھپکی دی۔

ہنہ نے حیرت سے زرغون کو دیکھ کر اپنے بابا کو دیکھا جو سنجیدگی سے سر ہلارہا تھا لیکن صاف نظر آ رہا تھا وہ اسکے جھوٹ کو پکڑ چکا ہے۔

ہنہ ڈیزر کر کے سو جانا گڈنائٹ۔

وہ بیٹی کے قریب آتا آہستہ سے اسکا ہاتھ چوم کر کہتا بنا اسے دیکھے سیڑیاں چڑ گیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئیں۔

یہ طوفان بنا بر سے کیسے گزر گیا سمجھ نہیں آرہا۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

جبکہ ہنہ نے بھی شدید پریشانی سے کندھے اچکائے۔

ہنہ چلو ہم اپنا ڈیزسٹارٹ کریں۔

وہ بجھائی موم بتیوں کو پھر سے جلاتی ہوئی پر جوش انداز میں بولی۔

وہ جلدی جلدی کھانا کھا رہیں تھیں جیسے اسکے پھر سے آنے کا حدشہ ہو۔

سارا کھانا ڈبوں میں ڈال کر فریج میں رکھتی برتن سینک میں رکھتی وہ ہاتھ منہ دھو

www.novelsclubb.com

کر اس کھڑوس کے کمرے میں آئی۔

وہ چینج کر چکا تھا صوفے پر آرام دہ حالت میں بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے وہ تیزی

سے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میٹ کہاں سے آیا تھا۔

بنا سے دیکھے وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

وہ ساکت ہوئی۔

کیا مطلب کہاں سے آیا تھا بتایا تو تھا ہنی نے شادی سے پیک کروا کر بھیجا تھا۔

اس نے بنا اٹکے بہت فخر سے بتایا تھا۔

جواباً وہ بہت سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا آنکھوں میں بہت تیکھا پن تھا۔

اففف یہ تو جان ہی نہیں چھوڑیں گے۔

وہ بیڈ پر لیٹ کر کمبل خود پر اچھے سے اوڑھتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

برتن دھوئیں جن میں کھانا بنایا تھا۔

وہ سنجیدگی سے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے اس سے بولا۔

منہ پر کمبل اوڑھے لیٹی زرغون جھٹ سے اٹھ بیٹھی تھی۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جس نے تیکھی نظروں سے اس کے فق
ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔

برتن دھو کر آو۔

وہ اسے اپنی جگہ پر ہنوز جمے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

جب کے اسکا منہ اب رونے والا بن چکا تھا۔

پکایہ جن ہیں جو ہم انسانوں کے بیچ ہمارا خون خشک کرنے کے لیے موجود ہیں۔

وہ غصے سے بڑبڑائی لیکن وہ سن چکا تھا کیوں کہ وہ پاس جو آرکا تھا۔

مس مرضی کچن میں چلیں۔

www.novelsclubb.com

وہ طنز سے ہاتھ پاکٹ میں گھساتا ہوا بولا۔

نظریں اس کے چہرے پر ہی تھیں جو ناک منہ چڑھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

میراجت ہوتا از فائزہ احمد

میں نہیں دھوں گی مجھے برتن دھونا موت کے برابر لگتا ہے میں تو نہیں دھو گئیں
چاہے کچھ بھی کر۔۔۔

وہ غصے سے کہہ رہی تھی جب وہ ایک جھٹکے سے اسے کمر سے پکڑ کر گود میں اٹھ چکا
تھا۔

زر غون نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا جو بنا سے دیکھے اس لیے کمرے
سے باہر نکل گیا تھا۔

چھوڑیں مجھے، مجھے کیوں اٹھایا ہے میں کوئی کام نہیں کروں گئی چاہے کچھ بھی کر لیں

وہ اس کی مضبوط گرفت میں محلتے ہوئے چلائی تھی۔
www.novelszone.com

وہ اس کا بنا کوئی واویلا سننے سے کچن میں لے آیا تھا۔

سنگ برتنوں سے بڑا پڑا تھا شیلف پر مصلحہ جات کے ڈبے بکھرے پڑے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کو زمین پر کھڑا کرتا وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو شرمندہ سی ہوتی
اپنی زبان کو کوس کر رہ گئی جسے آج مزے لینے تھے۔۔

صبح ملازمہ صاف کر دے گئی میں تو نہیں دھوؤں گئی میرے ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں
میں تو ادھر اسٹریلیا میں بھی نہیں دھوتی تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

وہ کندھے اچکاتی ہوئی لاپرواہی سے بولی۔

وہ چونکی اسے پاکٹ سے موبائیل باہر نکالتا دیکھ کر جواب برتنوں سے بڑے
سنک کی پک بنانا اب فریج میں سے ڈبے نکالتا ان میں پڑی چیزوں کی پک بنا رہا تھا۔
وہ تھوک نگلتی اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

اگر اتنا ہی دل کر رہا ہے تو کھالیں پک بن کر اسے سیو کر کے رکھنے کا فائدہ۔

وہ غصے سے بولی۔

یہ پکس میں آغا جی کو سینڈ کرنے لگا ہوں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بڑے ریلکس سا بولا۔

جبکہ وہ ساکت ہوئی۔

آغا جی کو پک بھیجنا مطلب شامت پکی۔

میں دھونے لگی ہوں اور میں یہ ڈر کی وجہ سے نہیں مجھے خود گندگی نہیں پسند اس لیے دھونے لگی ہوں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں سمجھے آپ۔ وہ کمیض کی سلیوز کہنوں تک موڑتی ہوئی غصے سے بولی۔

وہ بنا کچھ بولے سنجیدگی سے ہاتھ سینے پر باندھ کر کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی برتنوں کو صاف کرنے میں جت گئی۔۔۔

قسمت ہی خراب تھی جو اس شخص کے ساتھ نکاح کر لیا میرے تو ستارے ہی گردش میں ہیں بڑا چالاک ہے ہر چیز پر نظر ہوتی ہے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ برتن دھوتی ساتھ ساتھ اسے کونے میں بھی مصروف تھی۔

اچھے سے واش کرو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میری مرضی مجھے جیسے آتے ہیں ویسے ہی دھوں گئی اتنا کھایا نہیں تھا جتنا برتن واش
واش کروا کروا کر نکلوا لیا ہے،

میں کوئی ملازمہ ہوں ایسے ہی دھوں گئیں بات نا کریں مجھ سے تو بہتر ہوگا۔

وہ اسکی طرف پلٹتی غصے سے بول کر پھر سے برتنوں کو رگڑ رگڑ کر دھونے لگی تھی

آئے بڑے حکم چلانے والے۔

www.novelsclubb.com

وہ تنک کر بولی۔

جبکہ اس کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکرایٹ جھلکی تھی۔

جسے وہ نامحسوس طریقے سے چھپا گیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سارا کچب اس سے صاف کروا کر ہی وہاں سے ٹلا تھا اور وہ غصے سے بڑبڑاتی رہ گئی تھی۔

میرا تو آج کا دن ہی خراب تھا پتا نہیں صبح کس کا منہ دیکھا تھا خیر دیکھا تو آپ کا ہی دیکھا تھا۔

وہ بلند آواز میں اسے سناتی ہوئی جھپاک سے کبیل اپنے چہرے پر لے گئی۔
جبکہ وہ سر جھٹک کر سٹڈی روم میں چلا گیا۔

شہباز لب بھینچے لاونج میں بیٹھا تھا۔

پہلی بار کوئی لڑکی پسند آئی تھی وہ بھی ہاتھوں سے گئی۔

وہ میز پر مکہ برساتا ہوا پھنکارا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اففف کیسے اس دل کو قابو کروں میں اس اذلان بخت کو خود پر سبقت لے جانے
نہیں دوں گا کچھ نا کچھ تو مجھے کرنا ہی ہو گا وہ کیسے اس سے نکاح کر سکتا ہے چھوڑوں گا
نہیں میں تمہیں اذلان بخت۔
وہ نفرت سے چلایا۔

فاطمہ خنان کو اکیلا دیکھ کر مایوس ہوئی۔
السلام علیکم۔

خننان نے اسے وہی کھڑا کر دیکھ کر آج اسلام میں پہل کی تھی۔
www.novelsclubb.com
وعلیکم السلام۔

آج زر غون آپی نہیں آئیں وہ خیریت سے تو ہیں نا۔
فاطمہ فکر مندی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ خنان نے مسکرا کر سر ہلایا۔

ہاں الحمد للہ ٹھیک ہیں وہ۔ سو رہیں تھیں تو میں نے انہیں ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

خنان سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔

او۔

وہ اسکی نظروں کو اپنے چہرے پر جمادیکھ کر سر ہلاتی ہوئی جلدی سے پلٹی۔
بات سنیں۔

وہ ایک دم سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ رک گئی۔

جی۔

اس چپ دیکھ کر وہ بولی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کچھ نہیں!

وہ سر جھٹک کر کہتا ہوا اسکے پاس سے گزر گیا۔

جبکہ فاطمہ نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

جب کوئی بات نہیں تھی تو رکنے کا کیوں بولا۔

وہ خود سے کہتی ہوئی چلنے لگی۔

وہ ایک دم سے رکی تھی سامنے سے آتی بلیک کرولا اور اس میں بیٹھا وہ شاندار شخص

فاطمہ کی آنکھیں ایک دم سے مسکرائیں بلکہ انوکھی چمک سے لبریز ہوئیں۔

افلان بخت نے اسے دیکھ کر ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی کو باریک لگوائے۔

وہ دوڑ کر اسکی گاڑی کے نزدیک آئی۔

ہونٹوں پر مسکرایٹ سجائے وہ بہت پیار سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فاطمہ اس ٹائم یہاں کیا کر رہی ہو۔

وہ سنجیدگی سے بولا ساتھ ہی گاڑی کا ڈور اسکے لیے کھولا۔

وہ گاڑی میں بیٹھتی مسکرائی۔

میں ورزش کرنے آئی تھی۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

آپ ٹھیک ہیں۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ہاں الحمد للہ بخارا ترا تمہارا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔

وہ معصومیت سے سر ہلاتی ہوئی اسکے چہرے کو دیکھے گئی۔

فاطمہ گھر آ گیا ہے تمہارا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ عبد اللہ کے گھر کے آگے گاڑی رکھتا ہوا بولا۔

کیا یہ میرا گھر ہے۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

جس پر وہ نظریں چڑھتا ہوا سامنے دیکھنے لگا۔

فاطمہ کے سانولے چہرے پر زردی سے چھائی تھی۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی گاڑی سے اتر کر بنا اسے دیکھے اندر بھاگ گئی اسکی آنکھوں میں
نمی تھی جس سے وہ غافل نہیں تھا۔

گہری سانس لیتا آنکھوں پر بلیک گالز لگاتا وہ ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا بولتا
ہوا باہر دیکھنے لگا چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے جبکہ آنکھوں میں ویرانی۔۔

زر غون صبح کے نوبے اٹھی تھی تب تک وہ جاچکا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بکھڑے بال سلجھاتی وہ واش روم میں چلی گئی۔

فریش ہو کر وہ نیچے آئی ہنہ بھی ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ رکھے شاید اسی کے انتظار میں تھی۔

گڈ مارنگ ماما۔

ہنہ نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا۔

ماما کسے بولا آپ نے۔

زر غون حیرت سے بولی۔

آپ کو آغا جی اور خنان ماموں کہہ رہے تھے زر غون آپکی ماما اور خنان میرے

www.novelsclubb.com

ماموں۔

وہ ایکسا ٹمنٹ سے بولی۔

یہ آپ کو آغا اور خنان نے بولا ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت سے بولی۔

ہاں پہلے آغا جی نے پھر خنان ماموں نے بولا آئی ایم سو پیپی آپ میری ماما ہیں۔
وہ کہتے ہی اسکی ٹانگوں سے لپٹ گئی جبکہ زر غون ساکت سی رہ گئی وہ اسے یہ بھی نا
کہہ سکی کہ مجھے ممامت بولو وہ اسکے چہرے کی خوشی اور آنکھوں میں چھائی چمک
گنوانا نہیں چاہتی تھی۔

اقصیٰ فریج میں جو کھانا ہے ہمیں اوون میں گرم کر دو ہم آج وہی کھنیں گئے کیوں
ہنہ۔

وہ ہنہ کو اوپر اٹھاتی ہوئی ملازمہ سے بولی۔

www.novelsclubb.com

جی اچھا۔

مما ہم باہر کھانا کھائیں۔

ہنہ نے مسکرا کر پوچھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ارے یار مرواؤ گئی کیا وہاں اگر ہمیں کسی نے یہ کھانا کھاتے دیکھ لیا تو ہماری ہڈی
پسلی ایک کر دیں گئے آغا جی اس لیے چھپ کر کھا کر باہر جا کر بیٹھتے ہیں۔
وہ مسکرا کر اس سے کہتی ہوئی اسے ڈائمنگ ٹیبل کے گرد رکھی چیئر پر بٹھاتی خود بھی
اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں باہر لان میں بیٹھیں تھیں جب ان دونوں کو دیکھ کر
زر گل، مالا، ہما، اور ملیحہ بھی وہی آ گئیں۔
ہنہ چیئر پر چڑی اسکے گھنگھڑیا لے بالوں کو ہاتھ میں لے کر ان میں کنگھی کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔

زر گل نے بہت پیار سے اسے دیکھا۔
www.novelsclub.com

ہنہ میری جان کبھی میرا بھی ہیر سٹائل بنا دیا کرو۔

زر گل نے محبت سے کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خالہ آپکا بھی بنادوں گئی پہلے ماما کا بنا لوں مجھے میری ماما کے بال بہت پسند ہیں کاش
میں بال بھی ایسے ہوتے۔

وہ حسرت سے اس کے کمر تک آتے گھنگھڑیالے بالوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

تیار ہو کر باہر نکلتی زرش اس کی بات سن کر اچانک سے ہی رکی تھی۔

ماما،

وہ خود سے حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

ہنہ۔

زرش نے غصے سے اسے پکارا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کنگھی کرتی ہنہ اس کی پکار پر ساکت ہوئی تھی۔

ہنہ سمیت سب ہی زرش کی طرف متوجہ ہو چکیں تھیں۔

ادھر آؤ زرا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دوسرے گارڈن میں کھڑی اسے پکار رہی تھی جب ہنہ گھبرا کر زر غون کو دیکھنے لگی۔

زر گل نے بھی ہونٹ بھینچ کر اپنی آپی کو دیکھا۔

اگر آپ کو اس سے کام ہے تو وہی سے بول دیں ہنہ میرا ہیئر سٹائل بنا رہی ہے وہ نہیں آئے گی۔

زر غون نے ناک چڑھا کر کہا۔

شٹ اپ میں تم سے نہیں ہنہ سے مخاطب ہوں۔

زرش غصے سے دانت پیس کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ہنہ سر جھکائے کھڑی رہی۔

تمیز سے بات کیا کریں مجھ سے میں اس گھر کی بڑی بہو ہوں، عمر میں چاہے آپ مجھ

سے بڑی ہوں لیکن رتبے میں تو میں ہی بڑی ہوں نا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ہنہ کو گود میں لیتی ہوئی فخر سے بولی۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گئی حشر نشر کر دوں گئی تمہارا میری بیٹی سے دور رہنا۔
وہ اسے دھمکی دیتی ہوئی چلی گئی۔

جبکہ باقی سب اب ہنہ اور زر غون کو دیکھ رہی تھیں۔

زر گل شرمندگی سے وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔

ہنہ نے زر گل کو دیکھ کر زر غون کو دیکھا۔

ڈونٹ وری میں ہوں نا آپکے ساتھ۔

وہ پیار سے اسکی پونی کستے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

ہنہ نے ہلکی مسکان سے سر ہلا کر اسے دیکھا تھا۔

جبکہ باقی سب مسکرا کر انہیں دیکھتی رہیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تم نے ہمارے گھر کس کا رشتہ بھیجا تھا۔

زرش نے غصے سے سامنے بیٹھے وجود سے پوچھا۔

وہ یار بس کہنے والے کو ناموں میں غلطی لگ گئی تھی ورنہ میں نے تو تمہارا ہی کہا تھا۔

وہ جوس کاسپ لیتا ہوا بولا۔

اب دوبارہ بھیج دو۔

زرش نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

یار کچھ دن صبر کرو میں اچھا موقع دیکھ کر کرتا ہوں کچھ۔

www.novelsclubb.com

وہ کندھے اچکاتے ہوئے لا پرواہی سے بولا۔

چھ سال سے تمہیں اچھا موقع ہی نہیں مل رہا مجھے دھوکا دینے کی کوشش ہر گزمت کرنا تم مجھے جانتے ہو اچھے سے۔

میراجت ہوتا تم از فائزہ احمد

زرش غصے سے کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی۔

جبکہ پیچھے بیٹھے وجود نے غصے سے سر جھٹکا۔۔۔۔

زرگل کی شادی کی تاریخ دے دی تھی سنبل۔ تائی نے آج گھر میں انکے میکے سے کافی لوگ ائے تھے شادی کی ڈیٹ فکس کرنے جو کہ سنبل بی بی نے آغا جی اور اپنے شوہر حبیب سے طے کر کے دے دی تھی۔

خنان خیام کو گھم صم کھڑا دیکھ کر اس کے پاس آرکا۔

خیام اسے دیکھ کر سنبھلا۔

بھائی آپ کو سٹینڈ لینا چاہیے تھا اب جو ہو چکا ہے وہ ہو گیا پریشان مت ہوں۔

خنان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسنجیدگی سے کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خیام نے ہلکی مسکان سے کم سن لڑکے کو دیکھا جو اپنی باتوں سے زر غون سے چھوٹا نہیں بڑا ہی دیکھتا تھا۔

بس میری ہی غلطی ہے جو میں اپنی محبت کے لیے سٹینڈ نہیں لے سکھا اس کا ساتھ نہیں دے سکا جس کا پچھتاوا مجھے ساری عمر رہے گا۔

خیام نے جوتے کی نوک سے زمین کھرچتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔
آپ پریشان نا ہو سب بہتر ہو گا اگر زر گل آپ کے نصیب میں لکھی گئی ہیں تو کوئی انہیں آپ سے الگ نہیں کر سکتا اور اگر نہیں تو جو مرضی کر لیں وہ آپ کی کبھی نہیں ہوں گئی اللہ بہتر ہی کرے گا آپ دونوں کے لیے۔

خنان سنجیدگی سے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔
www.novelsclubb.com

پلر کے پیچھے کھڑی مالانے مسکراتی نظروں سے اسکی پشت دیکھی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سیڑیاں اتر رہی تھی جب ریشمی دوپٹہ اچانک سے ہی اسکے پاؤں کے نیچے آیا تھا۔
وہ سنبھل نہیں سکی تھی جس کے نتیجے میں وہ دھڑام سے نیچے گری تھی۔

ہائے اللہ جی میں مر گئی۔۔

وہ پاؤں پکڑتی زور سے چلائی تھی۔

لاونج میں بیٹھا اذلان بخت سرعت سے پلٹا تھا جہاں وہ دوسری سیڑی پر لیٹی ہوئی
تھی ٹانگیں آسمان کی طرف اٹھا رکھیں تھیں۔

اندر سے ہنہ بھی بھاگ کر لاونج میں آئی تھی۔

اسکے لیٹنے کا انداز دیکھ کر اذلان بخت کی آنکھیں مسکرا اٹھیں تھی پتا نہیں کتنے

www.novelsclubb.com

سالوں بعد اسکی آنکھوں نے رنگ بدلہ تھا۔

باباجان ماما کو اٹھائیں نا۔

ہنہ نے پریشانی سے زرغون کی طرف آتے ہوئے کہا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

جس سے وہ اسکے نزدیک آیا تھا۔

انسانوں کی طرح چلنا سیکھ لو تو یوں کرنے سے بچ جاو گئی۔

وہ سنجیدگی سے اسے سیدھا کرتا ہوا بولا۔

میرا پیر مڑ گیا ہے اور ہنہ تمہارے بابا جان مجھ پر طنز کے تیر بر سار ہے ہیں۔

بابا جان ماما کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلے۔

ہنہ نے زر غون کے پاس بیٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

مجھے نہیں جانا ڈاکٹر کے پاس۔

وہ سرعت سے چیخ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

کیوں ماما۔

ارے یہ ڈاکٹر لوگ جاتے ہی انجیکشن ٹھوک دیتے ہیں میں تو نہیں جاؤں گئی۔

وہ سیدھا ہوتے ہوئے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ خود بھی ایک ڈاکٹر ہیں مس مرضی۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے سنجیدگی سے بولا۔

ہاں ہوں تو کیا خود کو انجیکشن ہی ٹھوکتی رہوں کیا ڈاکٹر کے اندر دل نہیں ہوتا خود کو لگانے سے تو ڈر لگے گا ہی کیوں ہنہ۔

وہ غصے سے بولی۔

بابا ماما ٹھیک کہہ رہیں۔

ہنہ پریشانی سے بولی۔

وہ سر جھٹک کر ایک دم سے اس پر جھکتا سے اٹھا کر لاونچ میں پڑے صوفے پر بٹھانے لگا۔

وہ اسے صوفے پر بٹھا ہی رہا تھا جب لاونچ میں کوئی اینٹر ہوا تھا۔

اوسوری لگتا ہے ہم نے ڈسٹرب کر دیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

عبداللہ کی آواز پر وہ جھٹکے سے زر غون سے پیچھے ہوا۔

ارے واٹ آپلیزنٹ سپرائز یار۔

اذلان بخت اسکی طرف بڑھتا ہوا بولا تھا جبکہ عبداللہ کے ساتھ کھڑا وجود صوفی پر

بیٹھی زر غون کو بہت غصے سے دیکھ رہا تھا۔

ہم لوگ یہاں سے گزر رہے تھے تو سوچا تم سے کیوں ناملتے جائیں لیکن یار سوری

میں پہلے ہی کی طرح بنا نوک کیے اندر آ گیا عادت ہے نا آہستہ آہستہ ہی جائے گئی۔

عبداللہ اسکے گلے لگتا مسکرا کر بولا۔

یہ؟

اذلان بخت اسکے ساتھ کھڑے وجود کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

ارے سوری یار تعارف کروانے کا یاد نہیں رہا یہ میرا کزن عالیان ہے یہ اسٹریلیا

ہوتے تھے اب پاکستان شفٹ ہو گئے ہیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

عبداللہ نے تفصیل سے تعارف کروایا تھا۔

اچھا اندر تو آویار۔

وہ انہیں لیتا ہوا لاونج کے ساتھ بنی ہوئی بیٹھک کی طرف بڑھا تھا۔

اسلام علیکم بھابھی۔

عبداللہ ہنہ کے ساتھ باتوں میں مصروف زر غون سے بولا تھا۔

زر غون سرعت سے انکی طرف متوجہ ہوئی تھی گھنگھڑیالے بال ایک دم سے منہ پر آئے تھے اسکا دیوانہ ایک بار پھر سے پاگل ہوا تھا۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔

اس کا جملہ ادھورارہ گیا تھا عبداللہ کے ساتھ کھڑی شخصیت کو دیکھ کر۔

عالیان رمزی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی اسکے چہرے پر خوف دیکھ کر۔

زر غون کا چہرہ ایک دم سے زرد ہوا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مجھے اہلی کہتے ہیں۔

وہ مسکرا کر بولا تھا۔

بخت نے زر غون کے چہرے کا بدلتا رنگ حیرت سے دیکھا تھا۔

اہلی نے کمینگی مسکراہٹ سے اسکے چہرے کے بدلتا ہوا رنگ دیکھا تھا۔

جو آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے اسے دیکھتی ہوئی ایک دم سے صوفے سے کھڑی ہوئی تھی

وہ صوفے سے کھڑی ہوتی حیرت و خوف سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اذلان بخت حیرت سے اسکے پاس آیا۔

تمہارا تو پیر مڑ گیا تھا نا پھر ایک دم سے تم کھڑی کیسے ہو گئی۔

وہ تیکھے لب و لہجے میں بولا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جو ابائیر کو دیکھتی ایک دم سے اسکے سینے میں چھپی تھی۔

اس کی اس حرکت سے اذلان اور عبداللہ حیرت زدہ ہوئے۔

جبکہ ایللی نے نفرت سے اذلان بخت کی پشت دیکھی تھی۔

مجھے بچائیں مجھے بچالیں وہ مجھے مار دے گا بخت وہ مجھے مار دے گا آپکو خدا کا واسطہ ہے مجھے اس سے بچالیں۔

وہ اسکے سینے میں گھستی بڑبڑاتی ہوئی اسکی بانہوں میں جھول گئی تھی۔
باباجان ممامے ہوش ہو چکیں ہیں۔

ہنہ نے چلا کر کہا، جس کی آنکھیں اودھ کھلی ہوئیں تھی اور ہونٹ بڑبڑا رہے تھے
جو صرف اذلان بخت ہی سن سکا تھا۔

وہ پریشانی سے اسے ایک دم سے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا وہ گردن لٹکائے ہوش
و خرد سے بیگانہ تھی اذلان اسکی بدلتی حالت سے پریشان ہو چکا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تم بھا بھی کو کمرے میں لے کر چلو میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔

عبداللہ جلدی سے سیل فون نکالتا ہوا پریشانی سے بولا۔

اذلان بخت سر ہلاتا ہوا اسے لے کر

کمرے کی طرف بڑھ گیا ہنہ بھی پیچھے گرا اسکا دوپٹہ ہاتھ میں لیتی ہوئی اذلان بخت کے پیچھے بھاگی۔

ایلی نے تیکھی نظروں سے اسے ہوا میں جھولتے ہوئے گھنگھڑیا لے بال دیکھے جو اسکی کمزور تھے۔

www.novelsclubb.com

اسے ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تھا۔

اعظم صاحب، آغا جی، خنان، رقیہ دادی، ینگ جزریشن سمیت سب اسکے روم میں تھے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جبکہ اذلان کو آغا جی کی تیکھی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی۔

پاپا خنان وہ مجھے مار رہا ہے بچا و پلیر ز ز میرے بال مت کاٹو۔

وہ درد سے چلاتی ہوئی ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔

سب نے پریشانی سے اس کے بیہوش کونا سمجھی سے دیکھا۔

خنان نے اسے ایک دم سے سینے سے لگایا۔

شششش آپی آپکا بھائی ہے اذلان بھائی پاپا بھی ہیں یہاں بلکہ سب ہیں آپکے پاس تو
ڈر کیوں رہیں ہیں ہم پاکستان ہیں ناکہ اسٹریلیا۔

خنان اس کا سراپے کندھے پر رکھے بہت دھیمے لہجے میں اس کے کان کے قریب بول

www.novelsclubb.com

رہا تھا۔

زر غون نے بے دھیانی میں اس کے مہربان نقوش دیکھے اسکا بھائی تو اس کے پاس تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ آہستہ سے سر اس کے کندھے سے ہٹاتی ہوئی ایک ایک نظر سب کو دیکھنے لگی سب ہی چہرے سے پریشان دیکھتے تھے۔

اذلان بخت بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

آخر کیا ہوا تھا اسکے ایسا جس کا ہمیں نہیں پتا نیند میں بڑبڑانا سوتے میں ڈر جانا کسی ان دیکھے وجود سے ڈر و خوف وہ کچھ بھی تو نہیں سمجھ پارہا تھا۔
مجھے کیا ہوا تھا۔

وہ خود کو کمپوز کرتی ان سب سے حیرت سے بولی۔

آپ بے ہوش ہو چکی تھی۔

ہنہ نے اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

وہ مستکرائی وہ زر غون تھی اسے خود پر خول چڑھانا اچھے سے آتا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہائے اللہ تو آپ لوگ سمجھے زر غون فوت ہو گئی ہے میں ٹھیک ہو پریشان ناہوں
شاید بی پی لو ہو گیا تھا میرا۔

وہ مسکرا کر بولی جبکہ فوت والی بات پر کچھ افراد نے اسے زبردست گھوری سے نوازا

آپ کا بی ہی لو نہیں ہائی ہوا تھا۔

اذلان اچانک سے ہی اسکی طرف مڑتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

نظریں اسکے چہرے پر ہی تھیں جیسے کسی راز کی تلاش میں ہوں۔

وہ شاید چوٹ کی وجہ سے بی ہی ہائی کر گیا ہو گا ہے ناہنی میرا ایسا ہی چوٹ پر بی پی لو

www.novelsclubb.com

ہوتا ہے نا۔

وہ اپنے بھائی سے تصدیق چاہ رہی تھی جس نے سر ہلاتے ہوئے تصدیق کر دی تھی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خنان بچے میں باہر گارڈن کی پچھلی سائیڈ جا رہا ہوں وہاں آکر مجھ سے ملو۔

اذلان اس سے سنجیدگی سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

خنان نے پریشانی سے بڑے بھائی کی پشت دیکھی۔

جبکہ زرغون اس ایلی کو بھول بھال سب کو ہنسانے کی کوشش میں تھی۔۔

پیر بالکل ٹھیک تھا جیسے وہ ہلا ہلا کر خنان کو کہہ رہی تھی پریشان ناہو میں ٹھیک ہوں۔۔

جبکہ خنان اسے دیکھتا ہوا کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

خنان باہر گارڈن میں آیا جہاں وہ سامنے موجود جنگل کو دیکھتا چائے کی سپ لے رہا تھا۔

جی بھائی آپ نے بلایا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے قریب آتا بہت احترام سے بولا۔

بیٹھو خنان۔

وہ اسے چچی َر کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

شکریہ بھائی۔

خنان بیٹھتا ہوا بولا۔

چائے پیو گئے۔

اذلان نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

خنان کے نقوش بہت زیادہ زر غون سے ملتے تھے انہیں دیکھتے ہی لوگ کہہ دیتے
www.novelsclubb.com
تھے تم دونوں بہن بھائی ہو کیا بس ان دونوں میں بالوں کا فرق تھا زر غون کے بال

اپنی ماں ہر تھے جبکہ خنان کے باپ پر،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بہت خوبرونو جوان تھا جس کے نقوش میں سب کے لیے ہی نرمی محبت جھلکتی تھی اور جب سامنے اسکی بہن ہو تو کیا ہی بات ہے وہ اپنی بہن سے بے مثال محبت کرتا تھا جس کا سب کو باخوبی پتا تھا۔

نہیں بھائی میں چائے بہت کم پیتا ہوں بنانا ضرور ہوں آپی کے لیے لیکن پیتا ایک دو بار ہی ہوں۔

وہ مسکرا کر بولا۔

اونہہ۔۔

خنان مجھے یہ بتاؤ کیا اسٹریلیا میں کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا جس سے ہم انجان ہیں۔

وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا تھا۔

خنان ایک دم سے پریشان ہوا پھر گھبرا یا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

نہیں تو بھائی اگر کچھ ہوتا تو آپ کو بتاتے ناویسے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں کیا کوئی بات ہوئی ہے آپ نے کچھ کہا ہے کیا؟۔

وہ پریشانی سے بولا۔

خود ہی کہہ رہے ہو کچھ نہیں ہوا تھا اور یہ بھی کہہ رہے ہو آپ نے کچھ بتایا ہے کیا۔۔۔

وہ کائیاں انسان تھا بھلا خنان اسکے سامنے جھوٹ بول سکتا تھا۔

نہیں بھائی میں نے تو ویسے ہی پوچھا ہے اصل میں آپ کی کھانیاں بنانے کا بہت شوق ہے تو ویسے ہی پوچھ لیا میں جاؤں کیا؟

وہ بھوکھلا کر کہتا ہوا جلدی سے کھڑا ہوتا اجازت کا طلب گار بنا۔

ہممم!

وہ سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دیتا پھر سے سامنے دیکھتے ہوئے چائے پینے لگا۔

زر غون برائیڈل ڈریس کے لیے جانا ہے یار آج مامی اور ثاقب کے ساتھ۔

زر گل جیسے ہی تیار ہو کر آئی زر غون نے بھنویں اچکاتے ہوئے تیار ہونے کی وجہ
معنی خیزی سے پوچھی تھی۔

ایک تو یہ ثاقب کو میں سیدھا کر کے رکھ دوں گئی تم فکر ہی مت کرو میں ہوں نا
تمہاری بڑی بھابھی بس مجھ پر چھوڑ دو اور مجھے بھی شاپنگ پر لے کر چلنے کی پلیننگ
کرو۔

وہ ہاتھ پر ہاتھ مارتی ہوئی جوش سے بوئی۔

www.novelsclubb.com

بڑی بھابھی؟

زر گل نے بھی معنی خیزی سے اسکا کہا جملہ دہرایا وہ جو بنا سوچے سمجھے کہہ گئی تھی
زر گل کے معنی خیزی سے کہنے پر چونکی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایسے ہی کہہ دیا تھا سمجھی اور بس تم تائی جان کو راضی کر لو میں تب تک تیار ہو جاتی ہوں۔

واس سے جلدی سے کہتی ہوئی بخت منشن بھاگ گئی۔
یار امی نہیں مانے گئیں۔

زر گل نے پریشانی سے پیچھے سے کہا لیکن وہ بنا اسکی بات پر دھیان دیئے اندر چلی گئی۔

امی زر غون بھا بھی کو ساتھ لے جاؤں شاپنگ میں مدد ہو جائے گئی۔

زر گل نے مامی اور ثاقب کو چائے دیتے ہوئے لجاجت سے سنبل بی بی سے پوچھا
جس نے تگڑی گھوری سے زر گل کو گھورا تھا۔
www.novelsclubb.com

اسے کیا خاک پتا ہے شاپنگ کا آج تک میں نے تو اسے کسی ڈھنگ کے کپڑے میں
نہیں دیکھا کوئی ضرورت نہیں اسے ساتھ لے جانے کی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

سنبل نخوت سے بولی۔

زر گل لب بھینچتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔

سامنے سے ہی وہ چلی آرہی تھی۔

وائٹ ریشمی کڑھائی والا سوٹ پہنے گلے میں وائٹ باریک دوپٹہ ڈال رکھا تھا تو سر پر پریل ویلوٹ کی شال لے رکھی تھی ہاتھوں میں سونے کی چوڑیوں کے علاوہ اس نے کوئی زیور نہیں پہنا تھا بالوں کے آگے سے ٹوئسٹ بنا رکھے تھے باقی بال کھلے تھے شاید۔

ماشاء اللہ بخت بھائی پر بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے کیا۔

زر گل شرارت سے بولی۔

جس پر اس نے ناک چڑھایا۔

امی سے لے لی اجازت۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے سوالیہ پوچھا۔

امی نہیں مانی۔

زر گل سر جھکاتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔

اوہو یار تو اس میں شرمندگی کی کیا بات ہے میں تمہارے ساتھ جاؤں گئی تو جاؤں
گئی ڈیٹس اٹ۔

وہ ہاتھ اٹھاتی ختمی لہجے میں کہتی گاڑی سے نکلے اذلان بخت کی طرف چلی گئی۔
ہائے مسٹر اذلان بخت۔

وہ اسکے سامنے ایک دم سے آتی شرارت سے بولی جس پر بخت ایک دم سے رکاوڑ نہ
تصادم تو پکا تھا۔

وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا ہے!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کوفت سے بولا۔

میں شاپنگ پر جا رہی ہوں زر گل کے ساتھ دادی نے کہا ہے اس لیے بتس رہی ہوں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں دوسری بات میں باہر ڈیز کر کے آؤں گئی ہنہ اور خنان کے لیے میٹ کی ڈشز بھی لاؤں گئی کسی کو بتائیے گامت۔

وہ غصے سے بولی۔

جبکہ وہ اسکی بے سرو پا باتوں پر سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھا جب وہ بازو اسکے آگے کرتی اس کا راستہ روک گئی تھی.....

زر غون تم اپنے حواسوں میں تو ہو یا مجھے تمہارے حواس لانے کے لیے تمہیں ایک آدھ لگانی ہو گئی۔
www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لگا کر تو دیکھائیں مجھے تو ویسے ہی آپ اس بلیک سوٹ میں اچھے لگ رہے تھے تو سوچا
تعریف کر دوں۔۔

وہ اسے پاؤں سے لے کر سر تک ناقدانہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

واٹ۔۔۔۔۔"

وہ شاک سے بولا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے آپ اچھے لگے بتا دیالائن نہیں مار رہی۔

وہ غصے سے بولی۔

بائی دے دے اسٹریلیا میں ایسے کتنے لوگوں کی تعریف کر چکی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ تیکھے لب وہ لہجے میں اسے گھورتے ہوئے بولا۔

سچ بتاؤں یا جھوٹ؟

وہ سنجیدگی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جواباً آنکھیں سکیرے اسے دیکھتا رہا۔

آپ کے علاوہ آج تک کسی میل کی تعریف نہیں کی ہاں ہنی کی میں کرتی ہوں وہ میرا پیارا راج دولا را بھائی ہے اسکی تعریف تو بنتی ہے۔

وہ ٹھوڑی پرانگی رکھے شرارتی لہجے میں بولی۔

ویسے اتنے اچھے بھی نہیں لگ رہے کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں بس آج سارا دن آپ کو تنگ نہیں کیا نا تو سوچا تھوڑا کر لوں۔
وہ کہتے ہی بھاگ نکلی تھی۔

جبکہ وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا سر جھٹک کر اندر سے لیپ ٹاپ لینے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

زر گل، ثاقب اسکی والدہ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل کو زر غون کی فکر کھائے جارہی تھی کہ وہ اسے کیا کہے گئی وہ اسے بنا لیے ہی چلی آئی ہے۔

ہاہ!

وہ ایک دم سے سیٹ کے پاس چھپی اٹھی تھی جس سے ثاقب سمیت سب ہی ڈر کر چیخ کر رہ گئے ثاقب نے تو ہڑ بڑی میں گاڑی کو باریک تک لگا دیئے تھے۔
زر گل نے دھیان نہیں دیا تھا ورنہ وہ نظر آ جاتی۔ جبکہ وہ ماں بیٹا آگے تھے۔
میں نے آپکو سپرائز دینا تھا کیا آپ لوگ سپرائز ہوئے مجھے تو لگتا ہے آپ لوگ سپرائز کم اور ڈر زیادہ گئے ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔
www.novelsclubb.com

یہ کیا طریقہ ہے لڑکی کسی نے تمیز نہیں سکھائی تمہیں ایسے کیسے گاڑی میں بیٹھ گئی۔
زر گل کی مامی نے ناگواری سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تمیز تو بہت ہے آنٹی میں بس آپ لوگوں کو سپرا نزدینا چاہ رہی تھی اور ثاقب بھائی
جی گاڑی تو سٹارٹ کریں گاڑی روکنے کی کیا تک تھی بھلا۔۔

وہ ثاقب کو گھورتے ہوئے بولی۔

ثاقب نے غصے سے گاڑی کو دوبارہ سے سٹارٹ کیا۔

زرگل تو حیرت زدہ سی اپنی بھابھی کو دیکھتی رہ گئی۔

وہ سارے راستے اپنی باتوں سے ان ماں بیٹے کے دماغ کی دہی کر گئی تھی۔

ارے لڑکی بس کر دے کتنا بولتی ہو تم ہمارا تو سر درد کر دیا ہے تم نے ٹیپ ٹیپ کر
کے۔

www.novelsclubb.com

سجیلہ (مامی) بیگم سر تھامتے ہوئے نخوت سے بولی۔۔

انٹی اگر آپ کا سر درد ہے تو ہم کسی ریسٹورنٹ سے چائے پی لیتے ہیں کیوں زرگل۔

وہ زرگل کو کندھا مارتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر زر گل بے چارہ سامنہ بنا کر رہ گئی۔

اففف یہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔

سجیلہ بیگم غصے سے بڑبڑا کر رہ گئی۔

شاپنگ مال میں اینٹر ہوتے ہی وہ چاروں طرف مال کو گھوم گھوم کر دیکھنے لگی ناک چڑھا کر رکھا جیسے مال اسے پسند نا آئی ہو

آئی بات یہ ہے کہ مجھے یہ چھوٹی سی مال پسند نہیں آئی کوئی بھی چیز ہمارے معیار کی نہیں ہے۔

وہ جو سامنے والا مال ہے وہاں چلتے ہیں وہ مجھے اپنے سٹینڈر کی لگ رہی ہے۔

وہ اس مال کے سامنے بڑی سے مال کی طرف اشارہ کرتی ہوئی زر گل کا ہاتھ کھینچتی ہوئی اسی طرف لے گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آئے ہائے لڑکی تم کہاں سے ہمارے ساتھ آگئی ہو ہم یہی سے لیں گئے پہلے بھی یہی سے شاپنگ کرتے ہیں ہم۔۔

سجیلہ بیگم غصے سے بولی مگر وہ بنان کے واویلے سے زرگل کو کھینچ کر دوسری مال لے ہی آئی تھی۔

سجیلہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو کچا چبا جائیں۔

مگر صبر کے گھونٹ بھرنے کے علاوہ انکے پاس اور کوئی اچارا نہیں تھا۔

آنٹی آپ کول رہے ہیں ہوں مناسب کچھ ورائٹی کا ہی لیں گئے۔

وہ کہتی ہوئی دوسرے مال آگئی تھی۔

برائینڈل کے ڈریس چیک کرتی وہ ان ماں بیٹے کے صبر کو آزما رہی تھی۔

تمہارے لیے نہیں لے رہے ہم میں خود شاپنگ کروں گئی زرگل کے لیے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

سجیلہ بیگم اسے مہنگی ورائٹی کی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھ کر غصے سے بولی وہ تھے تو بہت امیر لیکن دل کے اتنے ہی تنگ انکے ہاں پیسہ صرف سنبھال کر رکھنے کے لیے تھانا کہ اڑانے کے لیے۔

ارے آنٹی اب آپ کا زمانہ نہیں رہا آج کل لڑکی اپنی شاپنگ خود کرتی ہے کیوں ثاقب بھائی۔

وہ انکی طرف پلٹتی ہوئی لا پرواہی سے بولتی ثاقب سے مخاطب ہوئی۔
جو اسے گھور کر رہ گیا تھا۔

زر غون یار یہ گھر جا کر امی کو بتائیں گئے ہلکی شاپنگ کر لیتے ہیں۔

زر گل نے بے چارگی سے کہا۔
www.novelsclubb.com

ارے اتنے پیسے یہ لوگ قبر میں اپنے ساتھ لے کر جائیں گئے کیا۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اونچا بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اے لڑکی تم ہمیں بدو عادے رہی ہو۔

سحبہ بگم نفرت سے بولیں۔

نہیں میں نے حبسٹ لوجکل بات کی ہے۔

وہ ایک طرف بیٹھتی ہوئی کندھے اچکا کر بولی۔

جبکہ سحبہ بگم زرگل کو خود شاپنگ کرواتی رہیں جبکہ وہ چیر پر بیٹھی جو س پیتی ناک منہ چڑھائے انکی پسند کی ہوئیں چیزیں دیکھ رہی تھی۔

آئی ہم جب ہنی کی شادی کریں گے تو آپکو ہی شاپنگ پر لائیں گے کیا شاپنگ کرواتی ہیں آپ واوا۔

ہاتھ اٹھا کر کہتی وہ سحبہ بگم کو غصے سے لال پیلا کر گئی تھی۔

کیا دیکھ رہے ہو پہلے کبھی لڑکی نہیں دیکھی۔

وہ سامنے بیٹھے لڑکے سے بولی جو کب سے اسی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکا سرعت سے وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔

وہ پیر جھلاتی اونہہ کرتی سجدہ بیگم کو دیکھتی رہی۔

شاپنگ کے بعد ثاقب انہیں ایک ہوٹل لے آیا تھا چائے شائے پلانے۔

زر گل بیٹا چائے پیوں گئی یا جوس وغیرہ۔

سجدہ بیگم شیریں لہجے میں اس سے بولی۔

مامی بس چائے۔

میں خود آڈر کر لیتی ہوں۔

زر غون نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی مامی سے مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

میرے لیے چائینز رائس ودریشٹین سیلڈ، چناچاٹ، ننگٹس وڈ بلیک کافی اور ہاں

ایک بیف بریانی، قورمہ، چکن سینڈوچ پیک کر دینا۔

ویٹر کو آڈر لکھواتی وہ مسکرائی کیونکہ سجدہ بیگم کا منہ دیکھنے لائق تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ارے یہ سب کون کھائے گا۔

وہ حیرت سے بولیں۔

یہ سب میں کھاؤں گئی۔

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔

زر گل اپنی مسکراہٹ دبانے کے لیے سر جھکا گئی۔

ثاقب نے بے بسی سے ماں کو دیکھا۔

اور اماں صاحبہ دل ہی دل میں اسے کوسنے لگی کس منہوس گھڑی میں وہ انکی گاڑی

میں بیٹھی تھی پہلے پتا چلتا تو وہ اسے کبھی نالا تیں۔

www.novelsclubb.com

کھانا کھاتی وہ زبردستی زر گل کے منہ میں بھی ڈال لیتی۔

جبکہ وہ دونوں ماں پیٹا چائے پیتے حیرت سے اسکا کھانا کھانے کی رفتار دیکھتے ہول

رہے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آنٹی کھائیں گئی آپ۔

وہ ایک دم سے ان سے بولیں۔

تمہیں مبارک ہو یہ سب۔

وہ نخوت سے بولیں۔

تو پھر کہی اور بھی دیکھ لیں ناکب سے مجھ پر ہی کیوں نظریں جمائے بیٹھیں ہیں اصل میں مجھے نظر بہت جلدی لگتی ہے۔

وہ ہلکی مسکان سے کہتی انہیں شرمندگی سے دوچار کر گئی تھی۔

اور بل کی فکر مت کریں اپنا بل میں خود دوں گئی ڈونٹ وری اب چائے پی لیں اپنی

www.novelsclubb.com

ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

وہ چائینز رائس کا چیچ منہ میں رکھتی ہوئی طنز سے بولی۔

سجیلہ اسے گھورتی ہوئی اپنا چائے کا کپ اٹھا گئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون بی بی خوشی کے دن ختم ہوئے تمہارے تم نے جو مجھے دھوکا دیا ہے اسکی سزا
تو تمہیں مل کر ہی رہے گئی مائے ڈیر بس ویٹ کرو تمہاری شادی شدہ زندگی میں
بس چند دن ہی رہ گئے ہیں۔

بیسر ڈکا گلاس دیوار پر مارتے ہوئے وہ چلایا۔

تم نے اچھا نہیں کیا مائے ہارٹ۔

وہ کمینگی مسکان سے اسکی تصویر کو دیکھتا ہوا بولا۔

.....

تمہیں دیکھا تو یہ جانا صنم پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم اب یہاں سے کہاں جائے ہم۔۔

سامنے سے آتے بخت کو دیکھ کر وہ رینگ پر جھکتی اونچا اونچا گھنگھنا لگی تھی انداز

میں شرارت کا عنصر واضح تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لب بھینچتا پانچ سیکنڈ تک کھڑا سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

پھر سر جھٹکتا ہوا اسکے قریب سے گزرا۔

بڑا مغرور ہے توں چاند کا نور ہے توں۔

وہ پھر سے شرارت بولی تھی۔

جب وہ ایک دم سے اسکی طرف پلٹتا اسکی کلائی ہاتھوں میں جھکڑ کر اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا انداز میں سر دپن تھا۔

کیا طریقہ ہے یہ۔

وہ غصے سے بولا۔

میں تو سونگ گھنگھنار ہی ہوں آپکو میرے سونگ سنگ کرنے سے کیا پر اہلم ہے اب

کیا میں اپنی مرضی سے گانا بھی نہیں گاسکتی۔

وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

چائے لاؤں میں آپکے لیے۔

وہ جو دو تین قدم آگے بڑھا تھا اسکے شرارت سے پوچھنے پر رکا۔

میرے زوق کی چائے تم سے نہیں بن سکی گئی مس مرضی۔

وہ سرد لہجے میں کہتا کمرے میں چلا گیا۔

میرے زوق کی چائے تم سے نہیں بن سکے گئی۔

وہ اسکی نقل اتارتی چونکی۔

کیونکہ وہ ایک دم سے اٹے قدموں سے چلتا باہر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھبرائی۔

میں گانا گارہی تھی۔

کہتے ہی وہ بھاگ نکلی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی۔

وہ سر جھٹک کر بولتا ہوا اندر چلا گیا۔

.....

وہ سوراہا تھا جب وہ چونکا سامنے ہی وہ اپنے گھنگھڑیالے بال بکھیڑے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

آنکھوں میں نمی تھی۔

کیا ہوا!

وہ اٹھ کر بیٹھتا ہوا پریشانی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

پیٹ میں بہت درد ہے۔

یہ کہتے ہی وہ رو پڑی تھی۔

کیا! کب سے ہے درد۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ فکر مندی سے سنگل بیڈ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

دس منٹ سے۔

ہتھیلیوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی وہ بولی تھی۔

ادھر بیٹھو!

نرم لہجے میں اسے بیڈ پر بٹھاتا وہ کبڈ کی طرف بڑھا۔

کیا کھایا تھا آج۔

وہ کبڈ سے دوائیوں سے بھڑا باکس نکالتا ہوا بولا۔

زیادہ تو نہیں کھایا تھا میں نے۔

www.novelsclubb.com

اسکے بیڈ پر دوہری ہو کر لیٹی وہ درد سے کراہتی ہوئی بولی۔

وہ چونکا۔

اسے شدید درد تھا اسکی میڈیسن سے شاید اسے آرام نا آتا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کبڈ سے اپنی بھاری براون شال نکالتا وہ اسکے قریب آیا سے اٹھا کر بٹھاتا وہ اس پر چادر ڈالنے لگا تھا جبکہ وہ درد والی جگہ ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔

چلو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں شاباش اٹھو ہمت کرو گاڑی تک چلنے کی۔

وہ اسے کندھوں سے تھامتا ہوا فکر مندی سے بولا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی اسکے سہارے چلتی ہوئی گاڑی تک آئی پانچ میں وہ گاڑی تک پہنچے تھے۔

گاڑی کے اندر اسے بٹھاتا پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا مین گیت تک لایا۔

چوکیدار نے اسے اس وقت حیرت سے گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر دروازہ کھولا رات کے بارہ بج رہے تھے۔

اففف اللہ میرا پیٹ! لگتا ہے مامی نے نظر لگا دی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ درد سے کراہتے ہوئے بولی۔

جبکہ وہ اسے دیکھتا گاڑی کو فل سپیڈ پر چھوڑ گیا۔

کم کھایا کرو اور ہیلڈی فوڈ استعمال کیا کرو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے دوہری ہوئی کراہ رہی تھی۔۔

اس وقت صرف ایک ہی کلینک کھولا ہوتا تھا۔

وہ اسے ایک چھوٹے سے کلینک لے آیا تھا جہاں اس وقت بھی تین چار مریض

بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ایمر جنسی پرچی بنواتا ڈاکٹر اسد کے پاس لے گیا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ واوایلے کرتی رہی جب کہ وہ کان بندھے کیے اسکے واوایلے سنتا رہا جو کبھی ہائے
اللہ کرتی تو کبھی میں مرگی میں مرگئی کرنے لگتی کبھی خود نیچے بیٹھ جاتی وہ زبردستی
اسے نیچے سے اٹھاتا۔

کب سے ہے آپکو درد۔

آدھے گھنٹے سے۔

جواب بخت نے دیا تھا۔

کیا کھایا تھا آپ نے۔

ڈاکٹر نے اس سے پوچھا۔

کھانا ہی کھایا تھا کوئی انوکھی چیز نہیں کھائی تھی ڈاکٹر صاحب اب علاج کر دیں میرا
درد سے برا حال ہے اور آپکو کھانے کی پڑی ہے۔

وہ جھنجھلا کر بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون!

بخت کے تنبیہی پکارنے پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

ڈاکٹر نے اسے چیک اپ کر کے اسے انجیکشن لگایا اور میڈیسن لکھ دی جو کہ انہی کے سٹور سے ملنی تھیں اور یہ بتایا کہ بد ہضمی سے پیٹ میں درد ہے انہیں دار چینی لالچی کا کاڑھا بنا کر پلائیں۔

میڈیسن لے کر وہ گاڑی میں بیٹھے۔

اب بہتر ہے۔

وہ اسکی طرف پلٹتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

نہیں درد ہے لیکن پہلے سے شدت کم ہے۔

وہ ابھی بھی پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی آنکھیں سوج چکیں تھیں۔

وہ گاڑی کو فل سپیڈ پر چھوڑے ہوئے تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

جب وہ ایک دم سے سر جھکا گئی۔

کیا ہوا۔

وہ گاڑی ڈرائیور کرتا حیرت سے بولا۔

یہ وہی روڈ ہے جہاں مجھے میری شکل کا بھوت ملا تھا۔

وہ روہان سے لہجے میں بولی۔

جب بخت کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔

کیسا دیکھتا تھا وہ بھوت۔

وہ گاڑی کا موڑ کاٹتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

بالکل میری شکل کا میری ہی طرح کے گھنگھڑیالے بال، میرے جیسے نقوش پتا ہے

میں جب اس کھیت کے آخر میں گئی تو وہ چڑیل ایک لکڑی کی چارپائی پر بیٹھی تھی

میں اسے دیکھ کر وہی ساکت ہو گئی کہ مجھے میں ہلنے کی سکت ناپچی ظاہر ڈر جو گئی تھی

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن جب اس نے مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا تو میری تو چیخ ہی نکل گئی پھر جو میں نے بھاگنا سٹارٹ کیا تو آپ کے پاس آکر رکی۔

ویسے وہ کیا تھا، کیا وہاں سچ مچ میں جن ہوتے ہیں۔

بولتی ہوئی وہ اچانک سے ہی اس سے تجسس سے پوچھنے لگی۔

ہاں یہ جگہ پر اسرا ہے یہاں کا جو مالک تھا وہ یہ ڈیڑھ پچھلے دو سال سے چھوڑ چکا ہے بالکہ آس پاس میں بھی جو ڈیڑے تھے وہ بھی وہاں سے اپنا بوریا بستر سمیت کراپنے ڈیڑے وغیرہ خالی کر گئے ہیں۔ وہ نقصان تو نہیں پہنچاتے لیکن لوگ انکی دہشت سے اس جگہ نہیں جاتے۔

وہ تفصیل سے بولتا گاڑی حویلی کے دروازے کے سامنے لے آیا۔

جبکہ وہ ہاتھ پیٹ پر رکھے حیرت سے سن رہی تھی درد سے اب کافی آرام تھا اس لیے چپ تھی ورنہ بچوں کی طرح تو وہ واویلے کر رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لاونج میں پڑے صوفے پر بٹھا کر اسے اختیاط سے میڈیسن کھلا کر وہ کچن میں چلا گیا تھا۔

جبکہ زرغون حیرت سے اسکی کیئر کرنے والی عادت کو دیکھ رہی تھی۔
وہ ایک پل کو مسکرائی۔

پانچ منٹ بعد وہ ایک گلاس میں بلیک کاڑھا اسکے لیے لے آیا تھا۔
یہ لوپیو اور جا کر سو جاو۔

وہ گلاس اسکی طرف بڑھاتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

وہ ناک چڑھائے کالے پانی کو دیکھ رہی تھی۔

یہ تو کڑوا ہوتا ہے میں تو نہیں پیوں گئی۔

وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مس مرضی منہ کھولیں اور گھٹاگھٹ پی جائیں ورنہ مجھے بہت سے طریقے آتے ہیں پلانے کے۔

ممائی لیں نا اگر آپ نے ناپیا تو جس طرح بابا مجھے پلاتے ہیں ویسے ہی آپ کو پلائیں گئے۔

ہنہ اچانک سے ہی انکے قریب آتی مسکرا کر زر غون سے بولی جبکہ بخت حیرت سے اپنی بیٹی کے منہ سے ممکا لفظ سن رہا تھا شاید اس نے آج غور کیا تھا۔

مطلب!

وہ حیرت سے بولی۔ www.novelsclubb.com

بابا ممکو میں پلا دیتیں ہوں آپ فکر نہ کریں۔

وہ چھوٹی سی بچی بخت کے ہاتھ سے گلاس لیتی زر غون کے پاس بیٹھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ بخت تو اپنی بیٹی کو دیکھے جارہا تھا۔

ممامنہ کھولے اس کا ذائقہ بہت مزے والا ہوتا ہے کڑوا نہیں ہوتا پی کر دیکھیں۔

وہ زبردستی گلاس اسکے ہونٹوں سے لگاتی ہوئی کسی نانی اماں کی طرح بولتی بخت کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

بخت ہاتھ پیٹ کی جیب میں گھسائے ہلکی مسکان سے اپنی بیٹی کو دیکھتا رہا۔
وہ اسے پلاچکی تھی۔

دیکھا کتنا ایزی تھا میرے بابا مجھے ایسے ہی پلاتے ہیں۔

ہنہ نے شرارت سے باپ کو دیکھتے ہوئے زرغون سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جو پینے کے بعد منہ کے برے برے ذوایسے بنا رہی تھی۔

وہ دلچسپی سے اسکے نقوش دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا گیا۔

کیا اب بھی درد ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نے اسکے بال منہ سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

ہلکا ہلکا۔

وہ منہ بسورے ہی بولی۔

چچ ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں میڈیسن لی ہے نا تو کچھ دیر بعد پر اپر آرام آجائے گا آپ نا بابا کے ساتھ صبح کی واک پر جائیں کریں پھر کھانے کے بعد لیٹ مت جایا کریں بلکہ تھوڑی سی واک کیا کریں پھر گرین ٹی استعمال کیا کریں آپ کو پیٹ میں درد بھی نہیں ہو گا اور آپ موٹی بھی نہیں ہو گئی۔

وہ زر غون کی طرح نون سٹاپ بولتی جا رہی تھی لہجے میں زر غون کے لیے محبت و فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

اوپر کھڑا بخت گہرا سانس لیتا مسکرا دیا وہ اپنے باپ کی روٹین اس سے شیر کر رہی تھی وہ بھی تو ایسے ہی کرتا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے سر ہلایا پھر اسکے چھوٹے سے نازک کندھے پر پیار سے سر رکھا۔

ہنہ نے جھک کر اسکا سر چوما تھا۔

بخت تو حیرت سے اپنی بیٹی کو دیکھے جارہا تھا وہ پہلے کب ایسے رہتی تھی کم بولنا کم کھیلنا
کو دنا اور نا ہی گھر سے باہر نکلنا وہ اپنی بیٹی کو دیکھتا ہوا اندر چلا گیا قدموں میں اچانک
سے ہی تھکاوٹ سی آگئی تھی۔

~~~~~

کیسے ہو سر صاحب،،،

اعظم صاحب کے فون ریسیو کرتے ہی وہ بولا تھا۔

جبکہ اعظم صاحب پریشانی سے فون کان سے ہٹاتے نمبر دیکھنے لگے جو انون تھا۔

کون ہے اور یہ کیا بکواس ہے۔

وہ پریشانی سے بولے۔

## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

نانا سر صاحب پہچان تو گئے ہی ہوں گے تمہاری یہ ایکٹنگ میرے ساتھ نہیں  
چلے گئی سمجھے بیٹی کا نکاح کروادیا اسکا شوہر تو ابھی سلامت تھا ناس غلطی کی سزا تو  
تمہیں ملے گئی ہی اعظم صاحب۔

وہ پھنکارا تھا۔

جبکہ اعظم صاحب خوف زدہ ہوئے۔

بکو اس بند کرو تمہارا میری بیٹی سے کوئی تعلق نہیں تھا یہ پاکستان ہے میرا اپنا گاؤں  
کوئی اسٹریلیا نہیں جہاں تمہاری چلے گئی تم ابھی جانتے نہیں ہو میرے بخت کو۔  
وہ بھی نفرت سے بولے۔

دیکھ چکا ہوں آپکے بخت کو اسے تو کتے کی موت ماروں گا۔

وہ نفرت سے بولتا فون رکھ چکا تھا۔

## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یا اللہ یہ پھر سے آگیا میری بیٹی کی زندگی میں یا اللہ میری بیٹی اور اسکے شوہر کی حفاظت کرنا اس شیطان صفت انسان سے۔

وہ پریشانی سے بولے تھے۔

~~~~~●●●●●~~~~~

خنان آپکے لیے بھی چائے بنا دوں۔
مالا اسے باہر جاتا دیکھ کو پیچھے سے بولی۔

وہ مسکرا کر پلٹا۔

نہیں ابھی میں واک پر جا رہا ہوں آکر پی ے کوں گا شکریہ فار آسکنگ می۔

www.novelsclubb.com

مسکرا کر کہتا ہوا اسے ہاتھ ہلاتا وہ باہر نکال گیا۔

یلوٹی شرٹ کے نیچے بلیک ٹرور پہنے وہ مالا کو بہت پیارا لگا تھا۔

ارد گرد دیکھتا وہ جیسے کسی کی تلاش میں تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن وہ وجود اسے کہی نہیں ملا تھا۔

وہ سر جھٹکتا ہوا آگے کو جاتی سڑک پر دوڑنے لگا تھا۔

جب وہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔

سامنے ہی وہ ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی نکلتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی۔

چہرے پر زردی سی کھنڈی تھی تو ہونٹ نیلے تھے۔

وہ پریشانی سے اسکے قریب آیا۔

وہ کسی وجود کی آہٹ پر چونک کر اٹھی اپنے سامنے خنان کو کھڑا دیکھ کر وہ مصنوعی

سامسکرائی تھی جس کا خنان کو باخوبی انداز ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وعلیکم السلام کیسے ہیں آپ۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دوسری طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

میں ٹھیک ہوں آپ کی طبیعت مجھے بہتر نہیں لگ رہی آپ کو بخار ہے کیا۔

وہ فکر مندی سے بولا۔

وہ جواباً نفی میں سر ہلا گئی۔

یہ بخار تو اندر ہے جو جاتا ہی نہیں۔

وہ دھیمے سے بولی تھی۔

جس پر خنان نے الجھن سے اسکے سانولے چہرے کو دیکھا جس میں عجیب سی سو گواریت تھی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ آپ سے ایک بات کہوں۔

وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

وہ جواباً اسے دیکھنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

انسان جب درد کو اندر ہی اندر کھی دبانے لگتا ہے تو وہ انسان کو اندر باہر سے کھا جاتا ہے اندر ہی اندر گھلنے لگتا ہے اسے باہر آنے کا راستہ جو نہیں ملتا اس لیے کہتے ہیں جب آپ بہت پریشان ہوں تو گھر کے ایک کونے میں اللہ کے سامنے رو لینا چاہیے اس سے آپ کا دل ہلکا ہوتا ہے اور کسی انسان کی ہمدردی کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ اس کے کہتے ہی فاطمہ کی بڑی بڑی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کئی آنسو اس کے چہرے پر گرنے لگے تھے۔

وہ بنا چو نکلے اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔
اس کا رونا اب ہچکیوں میں بدلنے لگا تھا۔

فاطمہ ایک بات کہوں۔ www.novelsclubb.com

وہ دھیمے سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سر جھکائے بہتے آنسوؤں کو تیزی سے صاف کرنے لگی لیکن آنسو تھے کہ روک ہی نہیں رہے تھے۔

فاطمہ کیا غم ہے آپکو۔

وہ ہاتھ پاکٹ میں ڈالتا پریشانی سے بولا خنان ایک سلجھا باوقار اور پر خلوص انسان تھا جو سب کے دکھ درد کو اپنے دل پر لیتا تھا۔

کوئی غم نہیں بس طبیعت خراب تھی تو ایسے ہی رودی۔

وہ چادر سے آنکھیں رگڑتی ہوئی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

وہ جواباً سر ہلا گیا۔

اور وہ بنا اس سے نظریں ملائے ایک دم پلٹتی ہوئی سیدھی طرف جاتی ہوئی سڑک پر دوڑ گئی۔

وہ جواباً تناسف سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آخر اس لڑکی کو کیا غم ہے جو اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا پریشانی سے سوچنے لگا تھا۔

ایک منٹ ایک منٹ مجھے بھی ساتھ لیتے جائیے گا۔

وہ ایک دم سے اس کے سامنے آتی ہوئی ہانپ کر بولی۔

وہ جو صبح کے پانچ بجے ٹرور شرٹ پہنے حویلی کی پچھلی سائیڈ بنے جنگل کی طرف
واک کرنے جا رہا تھا اچانک سے اسے اپنے سامنے بازوؤں کھڑے کیے دیکھ کر
کوفت سے دوچار ہوا۔

www.novelsclubb.com

کہاں جانا ہے۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔

آپکے ساتھ واک پر۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لا پرواہی سے اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔

اف۔

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

آپ یہ گہرے سانس مجھے دیکھ کر لے رہے ہیں یا تازہ ہوا کھا رہے ہیں بتادیں مجھے۔

وہ ناک چڑھا کر خفگی سے بولی۔

وہ جواباً سر جھٹک کر آہستہ آہستہ چلتا جنگل میں داخل ہو گیا وہ بھی اسکے ساتھ ہی تھی
ارد گرد دیکھتی وہ اچانک سے ہی پتھر سے تھوکر کھا کر گرنے لگی تھی۔

ہائے اللہ۔

وہ گھٹنوں کے بل گر جاتی اگر وہ سرعت سے اسکی کلائی ناتھام چکا ہوتا۔

دیکھ کر چلا کرو۔

اسے ہدایت کرتا وہ پھر سے چلنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ ہمیشہ اٹے کام کیوں کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہوئے چپ ہوئی کیونکہ وہ اسے گھورنے لگا تھا۔

مطلب یہ تھا کہ آپ اس سائیڈ کیوں واک کے لیے جاتے ہیں روڈ پر جایا کریں نا

یہاں اگر سانپ کتا کوئی اور جانور سامنے آگیا تو!!!

وہ چادر کو ٹھیک سے کندھوں کے ارد گرد کرتی ہوئی بولی۔

اس نے وہی چادر لے رکھی تھی جو رات کو بخت نے اسکے ارد گرد اوڑھی تھی۔

وائٹ ٹروزروائٹ ہی شرٹ پہنے بالوں کو بان شکل پونی میں قید کیے وہ کیوٹ سی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میری مرضی۔۔

وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔

ہا،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس دی تھی۔

زرغون کو اسکا لاپرواہ سا انداز بہت اچھا لگا تھا۔

بخت نے چونک کر ویران جنگل میں کھنکتی ہوئی ہنسی کو بڑا واضح محسوس کیا تھا۔

کیا آپ کو یہاں کبھی سانپ ملا۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اسکے سامنے آتی ہوئی بولی۔

وہ جواباً سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔

آپ مجھے دیکھ کیوں رہے ہیں۔

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

دیکھ نہیں گھور رہا ہوں تمہیں صبح ہی صبح دماغ کھانا شروع کر دیا ہے تم نے۔

وہ دھیمے لہجے میں بولتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

وہ جواباً اسکی پشت کو گھورتی ہوئے اسکے پیچھے چلنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کبھی فلرٹ کیا یا محبت کی ویسے بیویوں سے تو محبت ہو گئی آپکو۔

وہ پھر سے شرارت سے باز نہیں آئی تھی۔

کیپ کوائٹ۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ اسے بھلا کیا جھڑکتا اس کے خیال میں اس میں دماغ کی شدید قلت تھی۔

ویسے ہینڈ سم تو آپ بہت ہیں لڑکیاں تو مرتی ہوں گے آپکی پرسنلٹی پر۔

وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔

وہ بنا اسکی بات پر دھیان دیئے چلتا رہا۔

www.novelsclubb.com

مجھے بتادیں یقین کریں کسی کو نہیں بتاؤں گئی اور جلیس تو میں ہوتی ہی نہیں ہوں۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون آج لے آیا ہوں لیکن یقین کرو غلطی میں صرف ایک بار ہی کرتا ہوں
آئندہ تمہیں کبھی ساتھ نہیں لاؤں گا۔

وہ زچ ہوتے ہوئے بولا۔

وہ جواباً مسکرائی۔

پتا ہے میں کالج کے فنکشن میں سنگنگ میں حصہ لیا کرتی تھی۔

وہ فخر سے گردن اکڑا کر بولی چپ ہونا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

اور فرسٹ آیا کرتی تھی اپنی تعریفیں مت سٹارٹ کر دینا اب۔

وہ بے بسی سے بولا۔

www.novelsclubb.com
نہیں مجھے تو پانچویں ٹرافی نہیں ملتی تھی فرسٹ تو دور کی بات تھی۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

جواباً وہ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھتا گھر جانے والے راستے کی طرف پلٹا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آئی ہوپ آپ نے میری کمپنی انجوائے کی ہو گئی۔

وہ شرارت سے بولی۔

دماغ چاٹ لیا ہے تم نے کمپنی کیا خاک انجوائے کرتا میں۔

وہ غصے سے بولا۔

وہ جواباً گھر پر ہاتھ رکھے اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔

سر آپ سے ملنے خنان لاشاری آئیں ہیں۔

فون میں اسکے سیکرٹری نے اسے بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چونکا تھا۔

اوکے اسے اندر بھیج دو۔

وہ رسیورر کھتا پر سوچ نظروں سے دروازے کی جناب دیکھنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جہاں سے وہ وائٹ شرٹ بلیک جینز پہنے اندر آ رہا تھا۔

اسلام علیکم بھائی۔

وہ دروازے میں کھڑا بہت احترام سے بولا۔

وعلیکم اسلام بیٹا کم ان۔۔

وہ محبت سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

بھائی آپ سے بات کرنی تھی۔

بیٹھو پہلے کیا لو گئے چائے یا کافی۔

وہ رسیور تھا متا ہوا بولا

www.novelsclubb.com

کافی۔

وہ سر جھکائے بولا۔

کیا بات ہے بیٹا کیوں پریشان ہو اوری تھنگ از او کے۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اس کے جھکے سر کو دیکھتا ہوا پریشانی سے بولا۔

بھائی آپ سے ایک بات شیئر کرنی تھی۔

وہ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں الجھائے سنجیدگی سے بولا۔

تم مجھ سے کچھ بھی شیئر کر سکتے ہو خنان میں نے تمہیں اپنا بھائی نہیں بیٹا مانا ہے تم کوئی بات ہو بنا جھجھکے گھبرائے مجھ سے شیئر کر سکتے ہو۔

بھائی آپ میری بات پر یقین تو کریں گئے نا۔

وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

تم پر یقین نہیں ہو گا تو خود پر بھی نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

بخت ہلکی مسکان سے بولا کہ یہ لڑکا اسے بہت عزیز تھا۔

خنان گہری سانس لیتا ہوا مسکرایا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ کی کاپری میڈیکل میں چوتھا سال تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ لوگ ایک ایکسپیرٹیمنٹ کے لیے ہسپٹل گئے تھے تب میری آپی کی ملاقات
عالیان سے ہوئی وہ بھی ڈاکٹری کے چوتھے سال میں تھا۔

میری آپی کافی شرارتی تھی انکی شرارتوں سے ہمارا محلہ بہت تنگ تھا وہ ایک زندہ
دل لڑکی تھیں خود میں مگن رہنے والی دوستوں کی دوست دشمنوں کی دشمن اپنوں
پر جان دینے والی۔

جب وہ سٹڈی کے لیے جاتی تو محلے میں سکون چھا جاتا اور جب واپس آتیں تو سب کو
پتا چل جاتا زرخون اعظم آچکی ہے انکے دماغ کی دہی کرنے۔

وہ بہت محبت سے اپنی بہن کا زکر کر رہا تھا چہرے پر ہلکی سی مسکان چھا گئی تھی۔

بخت دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بنائے ہونٹوں پر رکھے ہوئے تھا چہرے پر سنجیدگی سی
چھا گئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ایک بات پوچھوں تم سے۔

زرگل اسکے پاس آئی ہوئی تھی جبکہ زرغون اپنے کپڑے ہینگ کر رہی تھی۔

پوچھیں آپ کو اجازت کی کب سے ضرورت پڑنے لگی ہے۔

زرگل نے مسکرا کر کہا۔

اذلان بخت کی دوسری بیوی سے تو میں شروع سے آگاہ تھی یہ پہلی کون تھی کبھی اسکا زکر نہیں سنا کسی کے منہ سے۔

وہ مصروف سے انداز میں بولی انداز میں تجسس سا تھا۔

زرگل نے چونک کر اسے دیکھا۔

بیوی نہیں تھی وہ انکی منکوحہ تھی وہ بھی تین چار دن کی۔

زرگل نے سنجیدگی سے بتایا۔

کیا ایا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

ہاں عبداللہ بھائی کی بہن تھی وہ وکیل بن رہی تھی ابھی نکاح کو تین دن ہی ہوئے تھے جب بخت بھائی کو خلع کانوٹس اس نے بھیج دیا تھا۔

ہم سب شک میں چلے گئے تھے۔

بعد میں پتا چلا گھر والوں کے دباو میں آکر اس نے نکاح کیا تھا وہ اپنے کلاس فلیو میں انٹر سٹڈ تھی۔

بھائی کو منظور نہیں تھا وہ کسی کو زبردستی اپنے ساتھ باندھے انہوں نے دوسرے ہی دن ایمر جنسی میں طلاق کے پیپر زبنا کر اسے آزاد کر دیا تھا۔

زر گل نے گہری سانس لیتے ہوئے مدھم لہجے میں بتایا۔

مطلب بس نکاح ہوا تھا۔

زر غون نے حیرت سے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں۔

زر گل نے تصدیق کر دی۔

او تو پھر زرش سے نکاح کیسے ہوا۔

وہ جیسے آج سب کچھ جان لینا چاہتی تھی۔

ان سے نکاح آغا جی نے زبردستی کروایا تھا بخت بھائی کا۔

بھائی راضی نہیں تھے امی بھی راضی نہیں تھیں آپی تو راضی تھیں بھائی کو زبردستی آغا جی نے منا ہی لیا۔

شادی کے ایک ماہ بعد ہی آپی کو کوئی اور پسند آگیا اور وہ طلاق کا مطالبہ کرتی رہتی مر جانے کی دھمکی دیتیں سب نے آپی کو بہت سمجھایا۔

لیکن وہ نامانی انہی دنوں انکے امید سے ہونے کی خبر ملی اب آپی نے بھائی کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پھر ان دونوں کے بیچ یہ طے پایا کہ وہ بچہ ہوتے ہی انہیں اس رشتے سے آزاد کر دیں گئے۔

بھائی نے بہت مشکل وقت گزارا ہے زر غون،

پلیز زتم انہیں سمجھوا انہیں ان سے مس بیہوش مت کرنا نا ہی ان سے کبھی طلاق کا مطالبہ کرنا بھائی کی زندگی میں رشتوں کی بہت کمی رہی ہے انکی ماں نے انکے بابا نے انہیں بچپن میں ہی چھوڑ دیا ماں باپ کے ہوتے ہوئے یتیموں جیسی زندگی گزارنا کتنا ذیت ناک ہے یہ وہی سمجھ سکتا جس تن لاگے۔

آغا جی نے انہیں بہت پیار دیا ہے لیکن آپ بھی سمجھتی ہیں ایک ماں باپ کی کمی دنیا میں کوئی پوری نہیں کر سکتا۔

www.novelsclubb.com

وہ نمی لیے آنکھوں سے بولی۔

زر غون ساکت بیٹھی سب سنتی رہی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بڑے تایا آتے ہیں کبھی کبھی لیکن بیٹے کے سر پر آج تک شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا
انہوں نے انکا اپنا بیٹا ہے پندرہ سال کا وہ بھی آتا ہے اس نے بھی کبھی اذلان بھائی
سے بات نہیں کی بھائی نے بھی ان سے کبھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔
زر گل نے بتانے کے بعد اسے دیکھا جسکے چہرے پر غمگیں والے تاثرات تھے۔
اچھا میں چلتی ہوں آج پلاؤ بناؤں گئی ساری سبزیاں ڈال کر آجانا رات کو۔
زر گل اس سے کہتی ہوئی چلی گئی۔
پچھے وہ کافی دیر گھم صم سی بیٹھی رہی۔
اسکی گاڑی کا ہارن سنتے ہی وہ چونک سی گئی۔
www.novelsclubb.com
پھر سامنے لگی اسکی انلار ج پک کو دیکھنے لگی۔
جس میں وہ واٹ سوٹ پہنے بلیک واسکٹ پہنے بلیک ہی گلاسز لگائے گاڑی سے
ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

میراجخت ہو تم از فناء احمد

وہ اس تصویر کے سامنے آتی ہوئی اسکے چہرے کو غور سے دیکھے گئی۔

چونکی تب جب وہ اندر آیا۔

آپ اتنی جلدی آگئے۔

وہ اسکی طرف آتی ہوئی بولی۔

میرے جلدی آنے پر کوئی پرالہم ہے تمہیں۔

وہ آئی برواچکا کر پوچھنے لگا۔

نہیں تو اصل میں میں چاہر ہی تھی آپ مجھے اصطلبل لے کر چلیں وہاں میں اپکی

گھوڑی کی سواری کرنا چاہتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے قریب آتی ہوئی بولی۔

واٹ۔

وہ حیرت سے اسکی طرف پلٹا ہوا بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہاں تو کیا ان پر میرا کوئی حق نہیں ویسے بھی نہر اور پہاڑ والی زمین میری ہے اسی طرح گھوڑی میری گھوڑا آپکا ففٹی ففٹی۔

وہ ہاتھ برابر کرتی ہوئی بولی۔

جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھتا ہوا کبڈ کی طرف بڑھا۔

کونسی زمین میں نے اس کے نام کر دی ہے۔

وہ خود بڑبڑایا۔

کبڈ کھولتا وہ چونکا اس کے کپڑوں کے ساتھ اب کچھ رنگ برنگے کپڑے بھی نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہے۔

وی اس سے غصے سے بولا۔

میرا بخت ہو تم از فناء احمد

آپ کی نظر قریب کی کمزور ہے کیا ظاہر سی بات ہے میرے کپڑے ہیں جو میں نے
کبڈ میں لٹکائے ہوئے ہیں اور کیا ہو گا بھلا میرا بھی آپکے جتنا ہی حق ہے اس پر۔

وہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی گردن اکڑا کر بولی۔

جبکہ وہ بھی کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتا گیا۔

اففف کیا کروں میں تمہارا۔

وہ غصہ ہوا۔

میرا کر دیا ہے میرے باپ نے جو کرنا تھا اب آپ نے کیا کرنا ہے بھلا۔

حنان کافی پیتا غور سے زر غون کو دیکھنے لگا جو ہنہ کے ساتھ پکڑم پکڑائی کھیل رہی
تھی۔
www.novelsclubb.com

کافی شور ڈالا ہوا تھا اسنے لون میں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

حنان نے گہرا سانس لے کر پھر بجخت کو دیکھا جو خیام کے پاس کھڑا اسے کوئی فائل دیئے ہدایت دے رہا تھا۔

کیا آپ کو پتا ہے وہ پاکستان آگیا ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ آپ کو تنگ نا کرے۔

وہ گہری سانس لیتا خود سے بڑبڑاتا ہو آغا جی کے کمرے میں چلا گیا ان سے کچھ ضروری بات کرنے۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔

وہ ہانپتی ہوئی کمر پر ہاتھ رکھے اس سے بولی۔

باتھ روم!

www.novelsclubb.com

چلو گئی۔

وہ فائل پر سائن کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

ہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرت زدہ ہوئی حیرت سے دوچار تو خیام بھی ہوا تھا۔

ایک تو میری بات کو اس گھر میں کوئی سیریس لیتا ہی نہیں۔

وہ زچ ہوئی تھی اسکی الٹی بات سے۔

جواباً وہ خیام کو کچھ ضروری ہدایت دیتا اندر کی طرف بڑھا۔

خیام بھائی بات سننے یہ کہاں جا رہے ہیں۔

وہ خیام سے رازداری سے بولی۔

بھائی گوا در جا رہے ہیں وہاں انکا جلسہ ہے۔

خیام نے بھی رازداری سے بتایا۔

www.novelsclubb.com

اچھا آپ جائیں اور ٹینشن نہیں لینی میرے ہوتے ہوئے بہت جلد ان شاء اللہ شادی

شدہ کہلوائیں گئے میری دعا ہے یہ۔

بزرگانہ انداز میں کہتی ہوئی وہ پلٹ کر اندر چلی گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ خیام نے سنجیدگی سے سر جھٹکا۔

اب بھلا کیا ہو سکتا تھا۔

وہ تاسف سے سوچتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

آغا جی آپ نے بلایا۔

وہ آغا جی کے روم میں آتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

ہاں آؤ اور یہاں بیٹھو اپنے بوڑھے دادا کے پاس، کبھی مجھے بھی ٹائم دے دیا کرو۔

وہ اسے بیڈ کی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہوئے محبت سے بولے۔

www.novelsclubb.com

وہ انہیں غور سے دیکھتا ہوا انکے قریب بیٹھا خطرے کا سائرن اسے اپنے آس پاس

محسوس ہونے لگا تھا۔

کدھر کی تیاری ہے آج۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے تیار دیکھ کر بولے۔

تین دن کے لیے گوا در جارہا ہوں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہممم کیا ساتھ زرغون بھی جارہی ہے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

نہیں وہ کیوں ساتھ جائے گی آغا جی،

ویسے بھی میں کام سے جارہا ہوں کوئی سیر و تفریح کے لیے نہیں۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا سپاٹ لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

تو کیا ہوا کونسا سارا دن کام پر ہی رہو گئے واپس تو آؤ گے ناپچی جب سے آئی ہے کہی

گھومنے پھرنے ہی نہیں گئی اسے ساتھ لے کر جانا کیلے جانے کی ضرورت نہیں

تین دن وہ بھی گھوم پھر لے گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ختمی لہجے میں بولے۔

سوری آغا جی میں آپ کی بات نہیں مان سکتا۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

یہ وقت بھی دیکھنا تھا ہم نے کہ تم ہماری بات سے انکار کرو گئے اس سے پہلے تو اچھا ہوتا میں مر جاتا اتنی تکلیف تو نا ہوتی۔

وہ لیٹے ہوئے بولے چہرے پر غم زدہ تاثرات لے آئے تھے۔

لے جا رہا ہوں زیادہ ایکٹنگ کی ضرورت نہیں ہے آپکو، ہر وقت بلیک میل کرنا پتا نہیں کہاں سے سیکھا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ تاسف سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

جبکہ آغا جی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مسکرائے۔

جب تک ایکٹنگ نا کروں تم نے کونسا میری بات مان لینی ہوتی ہے میرے پتر۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

آغا جی سے تم نے ساتھ جانے کا کہا ہے۔

وہ اسکے قریب آتا غصہ سے بولا۔

کہاں ساتھ چلنے کو میرے تو فرشتوں کو بھی نہیں پتا نا ہی مجھے صبح سے آغا جی ملے
ہیں ایویں نا ہر الزام مجھ پر لگا دیا کریں کوئی فالتو نہیں بڑے لاڈ پیار سے پالا ہے
میرے پاپا نے دن کے ہزاروں بھی خرچ کر دیتی تو میرے پاپا کبھی پلٹ کر نا پوچھتے
تھے ایکٹنگ کورس کیا لینگو تاج کورس کیا ڈاکٹر بنی میرے پاپا نے اتنے پیسے مجھ پر تباہ
کر دئے کونسا میں نے انہیں کما کر کچھ دیا ہے تو تباہ ہی ہوئے نا۔

وہ اسکے چھوٹے سے سوال کے جواب میں بات کہاں سے کہاں لے گئی تھی بخت کا
تو دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اففف چپ کر جاو ورنہ کسی دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاو گئی پتا نہیں کیا کھاتی ہو تم۔

وہ زچ ہوتا ہوا غصے سے بولا۔

وہ جواباً ناک چڑھائے اسے گھورنے لگی۔

روٹی ہی کھاتی ہوں ویسے کہاں چلنے کی بات کر رہے تھے آپ۔

وہ ساری باتیں پیچھے دھکیلتی اپنی مطلب کی بات پر آئی۔

گوا در جانے کا۔

وہ بیگ میں ضروری فائلز رکھتا سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

نہیں تو مجھے تو پتا بھی نہیں تھا کہ آپ گوا در جارہے ہیں۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

خیام سے کیا راز و نیاز کر رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مصروف سے انداز میں بولا۔

وہ گھبرائی وہ جتنا اسے بے خبر سمجھتی تھی وہ اتنا تھا نہیں۔

وہ تو بس کوئی اور بات پوچھی تھی آپکے مطلب کی نہیں تھی وہ!

تو کیا میں بھی پیکنگ کر لوں مجھے بھی ساتھ لے کر جا رہے ہیں اور ہنہ کی بھی کر لیتی ہوں۔۔

وہ ایکسائٹمنٹ سے اک دم اسکی طرف پلٹتی ہوئی بولی۔

ہنہ کو میں کسی پرائیوٹ جگہ پر نہیں لے کر جاتا یہ اسکی سیفٹی کے لیے بہتر ہے۔

وہ بیگ کی زپ بند کرتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

اگر چلنا ہو تو دس منٹ میں نیچے گاڑی میں آ جانا ورنہ گھر بھی تو ٹھیک ہی ہو میری مانو

تو منع کر دو آغا جی کو وہاں تم بور ہی ہو گئی۔

وہ دروازے کی جانب بڑھتا ہوا بولا

میں نہیں ہوتی بور اور منع تو میں کبھی بھی ناکروں میں پانچ منٹ میں آئی۔
وہ جھٹ سے کہتی ہوئی واش روم میں بھاگ گئی۔
جبکہ وہ سردائیں بائیں ہلاتا ہوا باہر نکل گیا کہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

سب سے ملتی وہ فٹافٹ گاڑی میں بیٹھی تھی۔
حنان میرے بھائی ہنہ کا خیال رکھنا اور میں پکچرز بھیجتی رہوں گئی ڈونٹ وری۔
سب کو ہاتھ ہلاتی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی کہ اب گاڑی حویلی سے باہر نکل چکی تھی۔
www.novelsclubb.com
بخت کانوں میں بلیو تو ٹھٹھ کرتا اپنے کسی بندے سے بات وغیرہ کرنے لگا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

واو آج میں گھوموں گئی پھروں گئی پکس بناؤں گئی اپنا فیورٹ کھانا کھاؤں گئی کوئی
ٹوکے گا نہیں کوئی روکے گا نہیں وایا آج زرغون بہت پیپی ہے کاش میں ڈاکٹر
نہیں ایکٹر ہوتی جگہ جگہ گھومتی وہ بھی فری میں کتنا مزہ آتا نا۔

وہ خود سے بول رہی تھی باتوں میں مصروف بخت نے چونک کر باتوں کی دیوانی
لڑکی کو دیکھا جو خود سے باتوں میں مصروف تھی۔

وہ ہلک سا مسکراتا ہوا پھر سے اپنے سیکرٹری سے ضروری بات چیت کرنے لگا۔
آپ اتنا کما کر کیا کریں گئے۔

وہ گالوں پر ہاتھ اٹکائے حیرت سے بولی۔

وہ جواباً آنکھوں سکیرٹے اسے دیکھتا فائنل بات کر کے فون بند کر گیا۔

آپ نے بتایا نہیں آپ اتنا کما کر کیا کریں گئے۔

وہ پھر سے آئی برواچکا کر بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فضول بولا تو واپس گھر بھیج دوں گا۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

آپ جلسوں میں تقریر کرتے ہیں کیا؟؟

وہ کچھ دیر بعد پھر سے بولی۔

اور وہاں کیا تالیاں مارنے جاتا ہوں ظاہر سی بات ہے تقریر ہی کی جاتی ہے وہاں۔

وہ سر جھٹکتا ہوا بولا۔

آپ نے تو میری ہر بات کا الٹا ہی جواب دینا ہوتا ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

کھانا کھاو گئی۔

کچھ دیر بعد وہ بولا۔

زر غون باہر کے مناظر دیکھنے میں مگن تھی اسکی بات پر اسے دیکھنے لگی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے نہیں کھانا۔

وہ اس سے تنک کر کہتی ہوئی پھر سے باہر دیکھنے لگی انداز میں خفگی نمایا تھا۔
او کے ایزبوش لیکن کہتے ہیں کہ یہاں کی چکن بریانی بہت مشہور ہے لوگ دور دور
سے کھانے آتے ہیں۔

وہ فون میں میسج ٹائپ کرتا ہوا لاپراو ہی سے بولا۔
نہیں اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو کھا لیتے ہیں یہاں سے۔
وہ خفگی سے بولی۔

نہیں مجھے تو کچھ خاص بھوک نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ نرم لہجے میں بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

یہ شخص ایک دن مجھے پاگل کر دے گا کیا جاتا اگر کہہ دیتے بریانی تو تمہیں کھلا کر ہی چھوڑوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے لیکن ناجی اتنے گٹس کہاں سے آئیں گئے ان میں سڑو ہے ایک نمبر کا اور کنجوس بھی۔

وہ غصے سے جھنجھلا کر بڑبڑائی تھی۔
وہ مسکرایا۔

ڈرائیور یہاں جو سامنے ہوٹل نظر آ رہا ہے وہاں گاڑی روک دو۔
وہ سنجیدگی سے بولتا اسے دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی بلیک سوٹ پر ہاف وائٹ شال اوڑھے کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہنے وہ بہت کیوٹ سی لگ رہی تھی۔
خان دین مردوں کا رش ہے اس وقت تم کھانا پیک کروا کر یہی لے آؤ۔۔

وہ باہر دیکھتا ہوا بولا۔

جبکہ اب باتوں کی دیونی لڑکی کے چرے پر سوواٹ کی مسکراہٹ تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسے منانا کتنا آسان تھا نا۔

وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتا ہوا باہر دیکھنے لگا کالے شیشے تھے گاڑی کے جن سے باہر کا منظر تو صاف نظر آتا تھا لیکن اندر کچھ پتا نہیں چلتا تھا۔

میں جب کھانا کھاؤں تو مجھے دیکھنے گامت وہ کیا ہے نا مجھے نظر لگ جاتی ہے پھر میرے پیٹ میں درد شروع ہو جاتی ہے اس لیے پہلے سے ہی وارن کر رہی ہوں۔ وہ ڈرائیور کے ہاتھ سے بریانی کا ڈسپوزل ڈبہ پکڑتی ہوئی بولی۔ جبکہ وہ گہری سانس لیتا ہوس ڈرائیور کے ہاتھ سے کافی کا کپ لیتا ضروری امیل پڑھنے لگا۔

*www.novelsclubb.com

حنان اعظم صاحب کے ساتھ بالکنی میں کھڑا چائے پی رہا تھا ساتھ ساتھ پاپا کو بھی دیکھ لیتا جن کے چہرے پر تفکر بھرے تاثرات تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پاپا پلیز پریشان مت ہوں یہاں ہم سب ہیں وہاں ہم اکیلے تھے وہ کچھ نہیں بیگاڑ سکتا
میری آپنی کا جان نالے لوں میں اس خبیث انسان کی ایک دفعہ میرے سامنے
آجائے جان سے مار دوں گا میں اسے۔

حنان نفرت سے بولا

بیٹا تمہاری سٹڈی کا کیا بنا کہاں سے کرو گئے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔

اصل میں بات پلٹ گئے تھے وہ۔۔

پاپا میں نے ایڈمیشن کروالیا ہے شازم لوگوں کی یونی میں صبح سے سٹارٹ کروں گا

www.novelsclubb.com

یونی کا پہلا دن۔

وہ نیچے کھیلتے شازم اور ارسلان کو دیکھتا ہوا بولا۔

اللہ تمہیں کامیاب کرے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پُر شفقت لہجے میں بولے۔

آمین۔

وہ مسکرا کر بولا۔

آپی پتا نہیں کیا کر رہی ہوں گئی۔

وہ آپی کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لاتا ہوا بولا۔

بخت بیچارے کو تنگ ہی کیا ہو گا اس نے اور کیا کرنا ہے اس نے۔

اعظم مسکرا کر بولے۔

جواباً وہ بھی سر ہلاتا مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

زرش نے غصے سے فون پٹھا۔

شہباز اسکا فون تک رسیو نہیں کر رہا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس نے انسان نے میری زندگی تباہ کر دی ہے چھوڑوں گئی نہیں اسے مجھے کوئی ہلکی چیز سمجھ رہا ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

اس نے نہیں آپ نے خود اپنی زبانی تباہ کی ہے بخت بھائی جیسی ناتوا سکی شکل تھی ان ہی سٹیٹس پتا نہیں کیا ہو گیا تھا آپ کو۔

زر گل نے آفسوس سے کہا۔

تم تو چپ ہی رہو میں تمہاری بہن ہوں وہ بخت نہیں جب دیکھو بھائی بھائی کرتی رہتی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولی

میرا کوئی بھائی نہیں ہے آپ میں تو انہیں ہی اپنا بھائی مانتی ہوں اور مانتی رہوں گئی۔

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی اس کے کمرے سے چلی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ زرش آس پاس پڑی ساری چیزیں ہاتھ مارتی ہوئی نیچے گرا گئی۔

وہ اسے ہوٹل کے وی آئی پی روم میں چھوڑ کر اپنا اہم کام نبھانے چلا گیا تھا۔
اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا زرخون اعظم۔

اسکی گاڑی کو ہوٹل سے نکلتا دیکھ کر وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولا۔
واوا کمرہ تو بڑا ہے اور باہر کا منظر بھی بہت خوبصورت دیکھتا ہے۔

وہ کھڑکی سے پردہ ہٹاتی ہوئی مسکرا کر بولی باہر شام کا ہلکا سا اندھیرا پھیل چکا تھا۔
باہر گارڈن میں چلتی ہوں کیا مزے کے نظارے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کوٹ پہنتی ہوئی باہر نکل گئی۔

باہر سیاحوں کا کافی رش تھا سب لوگ آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔
وہ سب کو مسکرا کر دیکھتی ہوئی ایک بیچ پر بیٹھ گئی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بچوں کو کھیلنا دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

گھنگڑیا لے بال کھلے ہوئے تھے جو ہوا سے اڑتے ہوئے بہت بھلے لگ رہے تھے۔

آئی وہاں آپکو اذ لان بخت بلا رہے ہیں۔

ایک بچہ اسکے قریب آتا دور درختوں کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

وہ وہاں مجھے کیوں بلائیں گے۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

وہ لڑکا کندھے اچکا کر بھاگ گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ لب بھینچتی ہوئی اٹھ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھی

-

قدموں میں دھیمپاں تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا۔

لگتا ہے بچے نے مجھ سے مزاق کیا ہے لیکن بچے کو انکا نام کیسے پتا چلا۔

وہ پلٹتی ہوئی الجھن سے بڑبڑاتی ہوئی اچانک سے ہی وہاں سے بھاگی تھی۔

جب کسی نے زور سے اسکے بال پیچھے سے کھینچ کر اسے نیچے پٹختا تھا۔

وہ چیختی ہوئی نیچے گری تھی۔

چچے مائے ڈارلنگ کو درد ہوا ہے کہا تھا نابال مت بڑھانا پھر سے بڑھالے میرا کہا تو تم سنتی ہی نہیں میں کیا کروں تمہارا۔

خوف ناک آواز پر وہ سرعت سے پلٹی تھی۔

سامنے ہی وہ کھڑا تھا بلیک ہڈی سے منہ چھپائے ہوئے تھا لیکن زہریلی مسکراہٹ سے سبے ہونٹ اسے لرزائے تھے۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی اٹھی تھی۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

!

وہ بڑ بڑائی تھی۔

ہاں میں آگیا جہاں تم وہاں میں۔

وہ ہڈی کو چہرے سے ہٹاتا ہوا بولا تھا۔

زر غون بھاگنے لگی تھی جب اس نے پیچھے سے اسکے بال کھینچ کر پھر سے اسے زمین پر پٹختا تھا۔

وہ درد سے چیختی ہوئی اسے پکارنے لگی تھی۔

بخت!!!!!!

وہ چمکی۔

-۱۱۱-

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ڈارلنگ یہاں تمہیں کوئی بچانے نہیں آئے گا کیونکہ گاڑدن بھی خالی کروا دیا ہے
میں نے اب تمہاری یہ سریلی چیخیں میرے علاوہ کوئی نہیں سن سکتا جب میں نے
کہا تھا تم میری ہو تو پھر کیسے تم نے اس اذلان لاشاری سے نکاح کیا۔

وہ گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھتا ہوا پھنکارا تھا۔

زرغون نے نفرت آمیز نظروں سے اسے دیکھا۔

مر جاو تم کنجر کہی کے کیڑے پڑے تمہارے منہ میں اللہ کرے تمہاری ٹانگیں
ٹوٹ جائیں اپنا بچ ہو جاو کتوں کی موت مروٹنڈ ہو جائے تمہاری، نامیں نے پہلے
تمہاری شیطان صفت شکل پر تھوکا تھا ان اب تھو کوں گئی ارے تم تو کچھر میں
لتھڑے جانور ہو انسان تو میں تمہیں کہوں گئی نہیں مزہ چکھایا تھا نا تمہیں اب پھر
سے اگئے ہو میں خوف زدہ ضرور ہوئی تھی لیکن اب نہیں۔

وہ غصے سے تانگ اسکے پیٹ پر مارتی ہوئی پھنکاری تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ پیچھے کی طرف گرا حیرت سے اپنے لیے اسکے منہ سے گالیاں سن رہا تھا۔

وہ اسے ٹانگ رسید کرتی ہوئی بھاگنے لگی تھی جب اس نے ایک جھٹکے سے پھر سے اسکے بال کھینچ کر گرانا چاہا تھا جب وہ رکا۔

ٹھٹھک تو وہ بھی گئی تھی۔

زر غون۔

دور سے آتی آواز پر اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں خود بخود ڈھلے تھے۔

پچھا نہیں چھوڑوں گا تمہارا میرا کیریر خراب کر کے خود یہاں شادی کر کے مزے کرو گئی امپو سیبل ایسا نہیں ہوگا۔

وہ اس سے غصے کہتا مخالف سمت جاتی سڑک کی طرف دوڑ گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ نیچے گری اس راستے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے اب اسکی جھلک نظر آنے لگی تھی۔

وائٹ شرٹ بروان پینٹ پہنے سلیوز حسب معمول کمنیوں تک موڑے ہوئے وہ ڈھلوان اترتا ہوا تیزی سے اسکی طرف آ رہا تھا۔
زر غون۔

وہ اسے نیچے گرا دیکھ کر بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔

تم ٹھیک ہو یہاں کیسے آئی ہو۔

وہ اسے اٹھاتا ہوا پریشانی سے بولا۔

وہ اسے کمنیوں سے تھامتی ہوئی اوپر اٹھی۔

یہاں کیسے آ گئی تم۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جب وہ آنکھوں میں ہلکی نمی لیے اسکے سینے سے لگی تھی۔

وہ پریشان ہوا تھا۔

زر غون اسکے سینے پر سر رکھے چپ رہی تھی۔

زر غون میں نے کہا تھا نا تم کمرے سے مت نکلنا پھر کیوں باہر آئی تھی اور مجھے انفار بھی نہیں کیا۔

وہ پریشانی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

میں یہاں گھومنے نکلی تھی اور جہاں آگئی یہاں ایک لڑکا مجھے تنگ کرنے لگا تھا وہ اس طرف گیا ہے۔

وہ سڑک کی طرف جاتے راستے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

وہ لب بھینچتا سرخ چہرے سے اس راستے کی طرف بھاگا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ وہی کھڑی اسے بھاگتا ہوا دیکھتی رہی جو سڑک پر کھڑا دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصے سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

کون ہے جس نے بخت کی بیوی پر آنکھ اٹھانے کی کوشش کی ہے سامنے آؤ بلڈی مین۔

وہ غصے سے پھنکارا تھا۔

جبکہ وہ دھیمے قدموں سے اسکی طرف بڑھنے لگی تھی۔

آپ کو کیسے پتا چلا میں یہاں ہوں۔

وہ اسکے قریب آتی ہوئی حیرت سے بولی۔۔

گارڈ نے ابھی بتایا ہے مجھے کچھ دیر پہلے تم اُسے اس راستے کی طرف جاتی ہوئی دیکھائی دی تھی۔

وہ غصے سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں ویسے ہی نکل گئی تھی آپ بھی تو مجھے اکیلا چھوڑ گئے تھے میں راستہ بھٹک گئی تھی۔

وہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولی۔

اسکی شکل دیکھی تھی جس نے تمہیں پریشان کرنے کی کوشش کی ہے۔

وہ اسکی کلائی تھام کر ہوٹل کی طرف جاتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

ہاں دیکھی ہے اسکی شکل پر پھٹکاریں برس رہیں تھیں، خیوان دیکھتا ہے پھینا ہے ہونٹ یوں کانوں کو جاتے ہیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں تھیں جن میں شیطانیت ہی شیطانیت ہے آواز ایسے ہے جیسے گدھے کی ہو۔

وہ بہت نفرت سے بولے جارہی تھی بلکہ غصہ نکال رہی تھی۔

بخت رک کر حیرت سے اسے دیکھنا لگا۔

جوسٹارٹ ہو چکی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اللہ کرے جاتے ہی مر جائے۔

وہ اسے بد دعائیں دینے پر اتر چکی تھی۔

مس مرضی۔

وہ اسکی کلائی ہلاتا حیرت سے بولا۔

جب وہ ایک دم سے چپ ہوتی اسے دیکھنے لگا۔

زر غون تم ہوش میں ہو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

وہ جواباً اسکے چہرے کو دیکھتی نفی میں سر ہلا گئی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں

www.novelsclubb.com

کون تھا وہ!

وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا سر دلچے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چپ رہی نظریں اسکے چہرے پر ہی تھیں۔

شوں شوں کرتی وہ ہاتھ سے ہی ناک صاف کرنے لگی تھی۔

صفائی پسند بخت نے ناک سکوڑ کر اسکی اس حرکت کو دیکھا۔

وہ ناک صاف کرنے والے ہاتھ سے ہی اسکا ہاتھ تھام چکی تھی اور چلتی ہوئی ہوٹل کے اندر آ گئے

بخت نے حیرت سے اپنے ہاتھ کو اسکے اس ہاتھ میں قید دیکھا۔
اففف یہ دن بھی دیکھنا تھا مجھے۔

وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم اندر چلو۔

میں زراخ یہاں کی سکیوڑتی سے دو دو ہاتھ کر لوں۔

وہ اسے اندر بھیجتا خود میجر کے روم کی طرف تیز قدموں سے بڑھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھاگتی ہوئی لفٹ میں داخل ہوئی تھی، کمرے میں آتی وہ مرر کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

اگر بخت نا آتے تو۔

وہ خوف زدہ ہوتی خود سے بڑبڑاتی تھی۔

وہ ایسے ہی بنالونگ شوز اتارے بیڈ پر گر گئی تھی۔

وہ آدھے گھنٹے بعد روم میں آیا تھا۔

وہ اندر آتا ٹھٹھکا، وہ آڑھی تر چھی بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی دونوں ہاتھ سر کے نیچے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستگی سے چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔

زر غون۔

وہ اسے پکارنے لگا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن وہ شاید گہری نیند میں جا چکی تھی مدھم مدھم سی سانسیں اسکی گہری نیند میں جانے کا پتہ دیتیں تھیں۔

وہ ماتھا مسلتا اسکے قریب جھکایہ کام وہ زندگی میں پہلی بار کر رہا تھا کسی کے جوتوں کو ہاتھ لگانا وہ تو خوابوں خیالوں میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ ایک دن اسے اپنی بیوی کے جوتے اتارنے ہوں گئے۔

اس کے لونگ شوز کو آہستہ سے چھوتا وہ اسکے شوز کی زیب کھولنے لگا۔

شوز اتار کر اس نے اسے سیدھا لٹایا۔

گھنگھڑیا لے بال چہرے پر بکھر چکے تھے۔

وہ کمبل اسکے گرد اچھے سے اڑھتا سامنے پڑی چیئر پر بیٹھا نظریں اسکے وجود پر تھیں آنکھوں میں سرد پن تھا۔

تمہاری تو ٹنڈ کروا کر سارے پنڈ سے چھترول کرواؤں گئی سمجھ کیا رکھا ہے مجھے،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تمہاری نسل کو میں برباد کر دوں گئی لاتوں سے تمہارا استقبال کروں گئی زرا سامنے
تو آؤ میرے۔

وہ ٹانگوں کو اٹھا اٹھا کر بیڈ پر مار رہی تھی، وہ نیند میں بھی کسی سے لڑ رہی تھی۔

وہ حیرت سے اسکے قریب آیا جواب ہاتھوں کو اٹھا اٹھا کر بیڈ پر مار رہی تھی۔

ٹھہر جا سالے تیری تو۔۔۔۔۔

زر غون ہوش میں آویہ کیا بکے جا رہی ہو۔

وہ ایک دم سے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتا چلا یا تھا اس سے زیادہ اس میں اور سننے کی

ہمت نہیں تھی *

وہ ایک دم سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنی لگی آنکھوں میں نا سمجھی والے تاثرات

لیے وہ اسے دیکھے گئی۔

گالیاں دینا کہاں سے سیکھا ہے تم نے اور یہ کسے نیند میں گالیاں نکال رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے بولا۔

لیکن مجھے تو گالیاں دینا نہیں آتا میں تو یہ لفظ ہی پہلی بار سن رہی ہوں یہ گالیاں کیا ہوتا ہے بھلا۔

وہ مصنوعی معصومیت سے بولی۔

زر غون۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا۔

سچ کہہ رہی ہوں کیا میں نے کبھی کوئی جھوٹ بولا جو آج بولوں گئی۔

وہ پھر سے کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

تم کبھی نہیں سدھر و گئی نا۔

وہ لب بھینچتا ہوا بولا۔

جواباً وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف پاگل کر دو گئی کسی دن تم مجھے دماغ کا ستیاناس کر دیا ہے تم نے۔۔

وہ جھنجھلایا تھا اسکی مصنوعی معصومیت سے۔

وہ جواباً سر نفی میں ہلاتی جھٹ سے لیٹتی کمبل منہ پر لے گئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ چونکی۔

وہ اس کے ساتھ آکر لیٹا تھا۔

آپ میرے بیڈ پر کیوں لیٹے ہیں۔

وہ بنا کمبل منہ سے ہٹائے حیرت سے بولی۔

یہ میرا بیڈ ہے ہر بار تمہاری تو نہیں چلی گئی گھر والے بیڈ پر تو قبضہ کر ہی چکی ہو اب

یہاں مجھے چین سے سونے دو ڈونٹ ڈسٹرب می اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو نیچے

کارپٹ پر چلی جاو۔

وہ سنجیدگی سے بولتا اسکی طرف سے کروٹ بدل گیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں تو آپکے فائدہ کے لیے ہی کہہ رہی تھی میں رات کو بہت مارتی ہوں ہاتھوں اور
ٹانگوں سے اگر آپ اس عمر میں نیچے گر گئے تو اس عمر میں ٹوٹی ہوئی ہڈی تو آسانی
سے جڑتی بھی نہیں۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

بے فکر رہو میں بھی بہت ٹانگیں اور ہاتھ چلاتا ہوں مقابلہ برابر کا رہے گا ڈونٹ
وری مس مرضی اب چپ مجھے سونے دو۔

وہ کہتا ہی لیمپ کی روشنی گل کر گیا۔

جبکہ وہ حیرت زدہ سی اسکی پشت کو آنکھوں سے کبیل ہٹاتی ہوئی دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جلسے پر وہ اسے بھی ساتھ لیا گیا تھا وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ وائٹ سوٹ پر براون شال لیے بالوں کا جوڑا بنائے ہلکا پھلکا زیور پہنے وہ واقعی
اسکی بیوی لگ رہی تھی وہ اسکے ساتھ ساتھ تھی لوگوں سے وہ اسکا تعارف کرواتا وہ
اسکے چہرے کو بھی دیکھ لیتا جو بہت ایکساٹڈ لگ رہی تھی۔
واوا کتنا پروٹوکول دیتے ہیں نا ایک پولیٹکس کی بیوی کو۔
وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

جب وہ کسی سے بات کرتا مسکرایا۔
میرے ساتھ تو کبھی اس طرح نہیں مسکرایا ہاں ان سے ووٹ جو لینے ہیں۔
وہ غصے سے بڑبڑائی تھی جب اس نے زبردست گھوری سے اسے نوازا۔

www.novelsclubb.com

اونہہ۔

وہ جواباً ناک چڑھاتی ہوئی ارد گرد جمع ہوئے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا آپکی جگہ میں تقریر کروں ایسی ایسی باتیں چھوڑوں گئی کہ جس نے ووٹ نادینا
ہو اوہ بھی دے گا۔

وہ اسکے کان کے پاس ہونٹ کرتی آہستہ سے بولی۔

زر غون کیپ کوائٹ۔

اس نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ جو ابامنه بسور کر رہ گئی۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ایک گھنٹے بعد وہ دونوں وہاں سے نکلے تھے۔

گاڑی میں بیٹھی وہ سوچکی تھی سر اس کے کندھے پر تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ گہری سانس لیتا اسکے جوڑے میں لگائی ہوئی پنز کی چبن کندھے پر محسوس کرتا
کچھ نابولا۔۔

وہ تھک چکی تھی شاید۔

ٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ۔۔۔۔

اسکی گاڑیوں پر گولیوں کی بارش ہوئی تھی۔

اسکی مخائف ٹیم پارٹی نے اپنا کام کرنا چاہا تھا۔

وہ سرعت سے اسے خود میں لیتا ہوا نیچے بیٹھا۔

اسکے گاڑد جوابی کاروائی کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا۔

وہ سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

کچھ نہیں آنکھیں بند کر لو تم۔

میراجخت ہو تم از فنانزہ احمد

وہ اسکا سر تھپکتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے گاڑی وہاں سے نکال لی تھی۔

وہ اسے لے کر سیٹ پر بیٹھا گاڑی کے شیشے ٹوٹ چکے تھے درایور دوسری گاڑی کے لیے فون کر چکا تھا۔

یہ کون تھے؟

وہ صدمے سے بولی۔

کوئی نہیں تھے بس کسی نے غلطی سے میری گاڑی پر فائر کھول دیئے تھے اب وہ چلے گئے ہیں ڈونٹ وری۔

وہ اسے ریلیکس کرتا فون پر کوئی میسج بہت عجلت سے ٹائپ کرنے لگا تھا۔

نہیں کوئی ہماری جان لینا چاہ رہا تھا میری ابھی عمر ہی کیا ہے میں اگر فوت ہو جاتی تو!

وہ صدمے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کوئی فوت نہیں ہوتی ننھی کاکی۔

وہ ہنوز میسج ٹائپ کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

ننھی کاکی کسے بولا آپ نے۔

وہ حیرت سے بال چہرے سے ہیچھے کرتی ہوئی بولی۔

آپ کے علاوہ کون ہے بھلا اس دنیا میں چھوٹی سی ننھی سی کاکی۔

وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

جس پر وہ اسے غصے سے گھورتی رہ گئی۔

تب ہی نئی گاڑی آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس میں شفٹ ہوتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔

ہم کہاں جا رہے ہیں یہ ہوٹل کا راستہ تو نہیں ہے۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی پہاڑ اونچے اونچے درخت خوبصورت مناظر آنکھوں کو
عجیب سی طراوت بخشتے تھے۔۔

میرے کاٹیج۔

وہ شیشے سے باہر دیکھتا ہوا بولا۔

پتا ہے مجھے بڑا شوق تھا میں خوبصورت وادیوں میں بھٹک جاؤں گھم ہو جاؤں مزے
کروں سنگنگ کروں جم کر کھاؤں پیوں پیٹ میں درد بھی ناہواور میں کھا کر موٹی
بھی ناہوں۔۔

وہ بولے جارہی تھی بنا اسے دیکھے۔

وہ حیرت سے اسکی چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔
www.novelsclubb.com

پھر گہرا سانس لیتا کوٹ کی جیب سے روئی نکال کر کانوں میں ٹھونس گیا۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

وہ دیکھ اسے ہی رہا تھا جو بولتی جا رہی تھی پتا نہیں کتنی خواہشات تھیں اس لڑکی کی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں تھیں۔

گاڑی ایک کاٹیج کے سامنے رکی تھی بہت پیارا منظر تھا ارد گرد کا ایک سکوت سا تھا جو بہت اٹریکٹ کر رہا تھا۔

وہ حیرت سے خوبصورت مناظر کو دیکھتی اسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

ہاتھ آپس میں ملائے وہ مسکرا

رہی تھی۔

کایج سادہ سا

لیکن پرسکون تھا۔۔۔۔۔

آج حویلی میں خاقان صاحب کی فیمیلی آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رائہ بیگم ناک چڑھائے لاونج میں کھیلتی ہنہ کودیکھ رہی تھیں۔

جبکہ خاقان صاحب اپنے والدین کے کمرے میں تھے۔۔

انکا بیٹا فاران شازم لوگوں کے ساتھ باہر گارڈن میں بیٹھا ہوا تھا۔

زرگل کی شادی کو سات دن رہ گئے تھے۔۔

وہ مر جھا کر رہ گئی تھی جبکہ خیام نے تو گھر آنا ہی کم کر دیا تھا۔

حنان لاونج میں ہنہ کے ساتھ کھیل رہا تھا بخت اور زر غون جب سے گئے تھے وہ

اسی کے ساتھ تھا بلکہ ہنہ رات کو اسی کے ساتھ سوئی تھی زرگل نے بہت کہا پروہ

حنان سے اٹیچ ہو چکی تھی وہ اسی کے ساتھ تھی وہ اس کی وجہ سے آج کالج بھی نہیں گیا تھا۔

حنان شام کو ہنہ کو باہر لے آیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہنہ کوز مینوں کی سیر کرواتا ٹھٹھا تھا سامنے ہی وہ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی ہوا سے آنچل اوڑتا ہوا سر سے اتر چکا تھا ہاتھ میں اسکے آئس کریم تھی جو بگنے لگی تھی لیکن اس کا دھیان سامنے اونچے لمبے درختوں پر تھا ان پر بیٹھے پرندوں کو وہ بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی انکی مختلف بولیوں نے اچھا خاصا شور ڈالا ہوا تھا۔

فاطمہ آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہیں۔

وہ اسکے قریب آتا سنجیدگی سے بولا۔

وہ اسکے ایک سے دم پکارنے پر ڈر سی گئی تھی۔

آئس کریم چھوٹ کر زمین بوس ہو چکی تھی۔

وہ کھڑی ہوتی انہیں دیکھنے لگی ویران آنکھوں میں ایک روشنی سے کونڈی تھی۔

یہ ہنہ ہے۔

وہ محبت سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہاں یہ بخت بھائی کی بیٹی ہنہ ہے۔

ہنہ نے مسکرا کر فاطمہ کو ہاتھ ہلایا۔

وہ ایک دم سے نیچے بیٹھتی اسے سینے سے لگا گئی تھی۔

آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں تھیں۔

وہ کبھی اسکا سر چومتی تو کبھی اسکا منہ۔

ہنہ کے ساتھ حنان بھی بھوکھلا کر رہ گیا تھا۔

آپ کون ہیں۔

ہنہ نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

میں فاطمہ آپکی پھوپھو۔

وہ اسکا ناک چومتی محبت سے بولی۔

حنان حیرت سے سنتا ایک دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کبھی کسی نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔

وہ بستر میں بیٹھی زر غون سے بولا تھا جو مونگ پھلی کھاتی ہوئی ٹی وی دیکھ رہی تھی

زر غون نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا جو کتاب پڑھتا اسکے چہرے پر ہی نظریں جمائے
ہوا تھا نگاہوں میں سنجیدگی سی تھی۔

ماضی کا دردناک واقعہ اسکی آنکھوں کے سامنے اچانک سے چلنے لگا تھا۔

وہ چیئر پر بندھی ہوئی تھی ہاتھ منہ بھی باندھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

تمہاری یہ ہمت تم ایلی کو انکار کروا سکی انسلٹ کرو۔

وہ اسکے منہ پر پے در پے تھپڑ برساتا چلا رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ گھٹی گھٹی سسکیاں لیتی ہوئی رو رہی تھی آنکھوں کے ساتھ چہرہ بھی سرخ پر چکا تھا۔

کہا تھا نا بال کٹاؤ مجھے تمہارے بال نہیں پسند۔

وہ قینچی کو ہاتھ میں پکڑتا ہوا پھنکارا تھا۔

جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتی اس سے خاموش التجا کر رہی تھی چہرے پر دردناک تاثرات تھے لیکن وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

مائے سویٹ مجھے تم صرف اچھی لگتی ہو یہ تمہارے لچھے جیسے بال نہیں۔

وہ اسکے بالوں کو سنورتا ہوا سفاکیت سے بولا تھا۔

وہ کرسی پر باندھے ہاتھوں کو ہلا ہلا کر انہیں آزاد کروانا چاہ رہی تھی جب ایک اور کڑار اساتھپڑ اسکے منہ پر برساتا ہلو مت ورنہ یہ قینچی تمہارے چہرے پر مار دوں گا۔

وہ چلایا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکے لمبے گھنے گھنگھڑیالے بال جو کمر سے نیچے تک تھے وہ تیزی سے بے ڈھنگے پن سے کاٹے جا رہا تھا۔

وہ دردناک سسکیوں سے روتی ہوئی ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی۔
زر غون۔

وہ اسکے پاس آچکا تھا۔

وہ سر اٹھائے اسے اجنبی نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

زر غون ٹیل می کیا ہوا ہے۔

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مارتا تھا۔

وہ کہی گھم ہی بولی تھی۔

کون۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا اسکے ہاتھ تھامتا ہوا بولا تھا۔۔

جبکہ وہ ایک دم سے اسکے چھونے پر ہوش میں آئی تھی۔۔

وہ سر جھکٹی ہوئی مسکرائی۔

یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں بھلا کسی میں اتنی ہمت ہے جو زر غون اعظم پر ہاتھ اٹھائے میں اسکا ہاتھ ناتوڑ دوں۔

وہ ایک دم سے جوش سے بولی تھی۔

جبکہ وہ بہت غور سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔

کبھی پاگل خانہ دیکھا ہے زر غون۔

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے بولا تھا۔

اس بار وہ ساکت ہوئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پاگل خانہ کیا میں کوئی پاگل ہوں۔

وہ حیرت سے نکلتی ہوئی غصے سے بولی۔

پیکنگ کر لو آج رات نکلیں گئے تو صبح تک پہنچ جائیں گئے ہم۔

وہ گہری سانس لیتا بیڈ سے کھڑا ہوتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

ایسے کیسے سامان پیک کر لوں میں خالی ہاتھ ہی چلی جاؤں نو نیور میری کزنز ہیں انکے لیے کچھ نالے کر گئی تو کتنی ایمبیر یسمنٹ ہو گئی دوسرا ہنہ کیا سوچے گئی نہیں میں انکے لیے گفٹس وغیرہ لے کر ہی جاؤں ورنہ میرے تو فرشتے بھی یہاں سے ہلے گئے نہیں۔

وہ غصے سے بولی۔ www.novelsclubb.com

تم اتنا کیوں بولتی ہو زرخون۔

وہ غصے سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس دن نابولی اس دن آپ سب میری کونسل جیسی آواز کو بہت مس کریں گئے۔
وہ بیڈ پر ہی کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

شال لو اور آدھے گھنٹہ میں جو لینا ہے وہ لے لینا پھر نکلنا ہے ہمیں!
گھر میں شادی ہے سو کام ہیں مجھے اور ہاں زبان بند رکھنا اگر میرے ساتھ جانا ہے تو

وہ منہ پر بلیو ماسک لگاتا ہوا اسکی طرف وارنگ دینے والے انداز میں پلٹا۔
جواباً وہ سرعت سے ہونٹوں پر انگلی رکھ گئی۔

جس پر وہ اسے گھور کر رہ گیا جبکہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ نے ماسک کیوں لگا رکھا ہے۔

وہ گاڑی میں بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھتی ہوئی بولی گاڑی بھی کوئی اور تھی۔

وہ آج خود ڈرائیور کر رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایسے ہی شوق چڑا آیا ہے پہننے کا سو پہن لیا اب منہ بند۔

وہ گاڑی کو مین سڑک پر لاتا سر دلہے میں بولا۔

مجھے بچہ نا سمجھیں لوگوں سے پہچان چھپائی ہے اس لیے ماسک لگایا ہے نا دیکھا
زر غون کی سوس۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی فخر سے بولی۔

پھر سے سٹارٹ ہو گئی تمہاری زبان۔

وہ غصے سے بولا۔

جوا باؤ وہ منہ بسورتی ہوئی باہر دیکھنے لگی۔

مجھے لگتا ہے آپ نے عشق کیا تھا لیکن بد قسمتی سے وہ آپک کو ملی نہیں اس لیے آپ
اتنے سنجیدہ ہو گئے ہیں ویسے اس عمر میں خوش رہنا چاہئے ہیلتھ اچھی رہتی ہے۔۔

وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون اگر اب تم چپ نا ہوئی تو گاڑی سے باہر پھینک دوں گا آئی سویر۔۔

وہ سامنے دیکھتا اسے جھڑک گیا تھا۔

پھینک کر تو دیکھائیں۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی خفگی سے بڑبڑائی تھی۔

گاڑی ایک بہت بڑے شاپنگ مال کے پارکنگ میں رکی تھی۔

وہ شاپنگ ہال میں گھستی ہی اس سے راضی ہو چکی تھی۔

کیا لوں سب کے لیے جو انکے پاس پہلے نا ہو اور انہیں پسند بھی آئے۔۔

وہ ہونٹوں پر شہادت کی انگلی بجاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

جو لینا ہے جلدی کرو ٹائم کم ہے تمہارے پاس۔

وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اس سے تنگ کر بولا۔

لے رہی ہوں اب کیا بچی کی جان لیں گئے کیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ خفگی سے کہتی ہوئی جیولری شاپ میں گھس گئی۔

ہائے دل کر رہا ہے ساری دکان ہی خرید لوں۔

ویسے بھائی صاحب یہ پوری جیولری کی دکان کتنے مالیت کی ہے۔

وہ پوری شاپ کو دیکھتی ہوئی شاپ کیپر سے رازداری سے بولی۔

جی!!!

وہ لڑکا حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا جی!!! تمہیں پتا ہو گا میں یہ پوری شاپ نہیں خرید سکتی ارے میں تو یہ پورا مال

خرید سکتی یوں میرے نام پہاڑ اور نہروالی زمین ہے اور میرا شوہر جو اتنا رچ ہے اسکا

www.novelsclubb.com

پیسہ آخر کس کام۔

زر غون،

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اندر آتا اپنی بیوی کی چلتی زبان سے زچ ہوتا اسکا بازو تھام کر اپنی طرف غصے سے موڑ چکا تھا۔

وہ آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھورنے لگا۔

میں نے کچھ نہیں کیا بس یہ کہہ رہا تھا آپ بی شاپ نہیں خرید سکتی تو میں۔

وہ چپ ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی۔

یہاں اپنا حدود عر بابتانے آئی تھی! کیا اس نے کچھ پوچھا تم سے آرام سے جو خریدنا ہے وہ خریدو ورنہ گھر چلو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

جواباً وہ بازو چھڑاتی ہوئی اس شاپ میں جیولری دیکھنے لگی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہما، مالا اور زر گل کے لیے وہ وہاں سے بڑے بڑے جھمکے لیتی ساتھ انکے لیے وہ سلور کلر کی چوڑیاں بھی لے چکیں تھیں اسے جیولری بہت پسند آئی تھی یہاں کی تو اسے یہی بیسٹ لگا تھا ان کے لیے۔

چھوٹی چھوٹی چوڑیاں دیکھ کر وہ مسکرائی۔

رنگ برنگی چوڑیاں تھی پلاسٹک کی۔

وہ چوڑیاں دیکھ کر ہنہ کو یاد کرتی پھر سے مسکرائی۔

وہ ہنہ کے لیے بھی چوڑیاں لیتی اپنے لیے بھی شاپ سے خریدتی بلکہ اسی وقت پہن بھی چکی تھی اور خالی کانوں میں بڑے بڑے گولڈن کلر کے جھمکے بھی ڈال چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ سر ہلاتی مسکرائی اس سے اسکے جھمکوں میں لگے گھنگھڑو بجنے لگے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دور بیٹھے بخت کے پاس آئی جو موبائیل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا چہرے پر سنجیدگی سی تھی۔

سنیں بل دے دیں۔

وہ اسکے قریب آتی خالصاً بیویوں والے لہجے میں بولی۔

جس پر وہ چونک سا گیا تھا۔

پھر اسے دیکھ کر وہ ٹھٹھکا جس کے گول چہرے پر وہ بڑے بڑے جھمکے بہت سوٹ کر رہے تھے۔

اس کے دیکھنے پر زرخون نے آہستہ سے سر ہلایا تھا جس پر وہ جھمکے خوبصورتی سے بج اٹھے تھے۔

میں کیسی لگ رہی ہوں۔

وہ آئی برواچکا کر پوچھ رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ اسے غور سے دیکھتا شاپ میں چلا گیا بیل بھی تو پے کرنا تھا۔

جلتے ہیں میری خوبصورتی سے۔

وہ نخوت سے بولی۔

ڈمی پر بہت پیاری ٹی شرٹ نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچ لی تھی۔

وہ اس شرٹ کو ہاتھ میں لیتی مسکرائی۔

یہ شرٹ میرے ہنی کو کتنی سوٹ کرے گی نابالک یہ تو بنی ہی ہنی کے لیے ہے۔

وہ محبت سے چاکلیٹ کلر کی شرٹ دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔

سنیں اس شرٹ کا بھی بل دینا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

جبکہ چہرے پر شرارت رقصاں تھی اسکے چہرے پر زچ والے تاثرات دیکھ کر

لوگوں کو پریشان کرنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

گاڑی میں بیٹھتی وہ سارا سامان پیچھلے والی سیٹوں پر رکھتی آگے آکر بیٹھی۔
ہاتھ میں زنگر برگر تھا اس نے آج اسے خوب زچ کر کے رکھ دیا تھا۔

حنان نے حیرت سے اسکی پشت دیکھی تھی۔

ہنہ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

لیکن میری پھوپھیاں تو گھر پر ہیں۔

ہنہ نے سمجھداری سے کہا۔

ہاں وہ بھی ہیں لیکن میں تو آپکی کچی والی پھوپھو ہوں میری جان آپکو پتا ہے میں آپکو

www.novelsclubb.com

دیکھنے کے لیے کتنا تڑپی ہوں۔

وہ اسکے گالوں کو چھوتی مسکرا کر بولی۔

فاطمہ یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

حنان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جس پر فاطمہ ساکت ہوئی تھی وہ تو حنان کے وجود کو بھول ہی چکی تھی ہنہ کو دیکھ کر

-

وہ کھڑی ہوتی اسکی طرف پلٹی جو آنکھوں میں الجھن لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پھوپھو! مطلب کیا تھا آپکا۔

وہ سنجیدگی سے اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

وہہ ہاں عبداللہ بھائی کی بہن ہوں تو بخت بھی تو میرے بھائی ہی ہوئے نا اس نا طے

میں ہنہ کی پھوپھو لگی نا۔

www.novelsclubb.com

وہ سنبھلتے ہوئی جلدی سے صفائی دے گئی۔

آپ عبداللہ چاچو کی بہن ہیں لیکن میں تو انکے گھرایک دوبار گئی تھی مجھے تو آپ

وہاں کہی نہیں دیکھی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہو چھا کمر پر ہاتھ رکھنا اس نے زر غون سے سیکھا تھا جس پر حنان سنجیدہ صورت حال میں بھی مسکرا دیا۔

بچے میں ہو سٹل ہوتی تھی حال میں ہی سٹڈی کمپیٹ کر کے آئی ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر ہنہ نے مسکرا کر فاطمہ کا ہاتھ تھاما تھا۔

حنان بہت غور سے فاطمہ کے چہرے کے نقوش کو دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ کسی سے تو ملتا تھا لیکن کس سے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

آپ اپنے بابا کے ساتھ ہمارے گھر آنا میں آپ کو بہت سی چاکلیٹس اور گڑ یادوں گئی۔ وہ پھر سے نیچے اسکے قریب بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہنہ نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا۔

نیچھے والا ہونٹ دانتوں میں دبائے وہ بہت غور سے اسے دیکھے گیا۔

فاطمہ اسکی نظروں سے پریشان ہوتی ہنہ کو الوداعی ہاتھ ہلاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

حنان ہنہ کو گود میں لیے دوسری سمت مڑ گیا۔

وہ چلتا ہوا ایک دم سے پیچھے پلٹا تھا جب وہ ساکت ہوا۔

فاطمہ دور کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

حنان کے ایک دم سے دیکھنے پر وہ الٹے قدموں سے پلٹتی ہوئی دوڑ گئی تھی۔

یہ لڑکی ایک راز ہے اس چھوٹی سی لڑکی کے چہرے پر کچھ تو ایسا ہے جو مجھے اسے دیکھنے پر مجبور کرتا ہے۔

وہ وہی کھڑا سوچتا ہوا ہنہ کو دیکھنے لگا جو اسکے کندھے پر سر رکھے سو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی سنسان سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

وہ ہاتھ گال پر رکھے بخت کو دیکھ رہی تھی ناک چڑھا رکھا تھا۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں مجھے کیوں دیکھ رہی ہو کوئی اور کام نہیں ہے کیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی نظروں سے زچ ہوتا ہوا جھنجھلا کر بولا۔۔۔

وہ مسکرائی۔

چلتی گاڑی میں کونسا کام کروں گئی ایسے ہی آپکو دیکھ کر ٹائم پاس کروں گئی نافون کی بھی بیٹری ڈیڈ ہے۔

وہ منہ بسور کر بولی۔۔

تو کیا میرے منہ پر لطیفے لکھے ہوئے ہیں جو تمہیں انٹرٹین کر رہے ہیں۔

وہ غصے سے بولا۔

ہا ہا آپ بھی نابڑے مزاحیہ ہیں قسم سے۔

www.novelsclubb.com

وہ قہقہہ لگا گئی تھی۔۔۔

جبکہ وہ کوفت سے دوچار ہوا تھا۔

گاڑی ایک دم سے رکی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

گاڑی کیوں روکی ہے۔

وہ حیرت سے بولی۔

سامنے دیکھو۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

وہ اس کے کہنے پر سامنے کی طرف دیکھنے لگی تھی جب وہ بھی چونکی۔

سامنے ہی دو آدمی انکی گاڑی کے بالکل سامنے رکے ہوئے تھے ہاتھوں میں جدید دور کے پسٹل تھے۔

یہ ضرور چور ہوں گئے میرے پاس تو میری دادی کی چوڑیاں ہی ہیں میں تو نہیں

دو گئی ہر گز نہیں دوں گئی آپ گاڑی سٹارٹ کر کے ان کے اوپر چڑھادیں۔

وہ اسکا کندھا جھنجھوڑتی ہوئی پریشانی سے بولی۔

تم تو چپ کرو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ انہیں سامنے آتا دیکھ کر بیوی سے بولا۔

وہ دونوں اب بالکل انکی گاڑی کے سامنے تھے۔

وئے چور کے بچے خبردار اگر جو میرے شوہر پر بندوق تانی ہو تو میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گئی ڈاکٹر ہوں ڈاکٹر، اگر ہڈیاں جوڑنی آتیں ہیں تو توڑنی بھی آتیں ہیں دور رہو ہم سے اور اگر میری چوڑیاں پر نظر ہے تو مر جاو میں تمہیں اپنی چوڑاں دیکھنے بھی نادوں یہ تو میری دادی نے دیں ہیں میری شوہر کی کمائی کی نہیں ویسے بھی انکی کمائی سے تو یہ آرٹیفشل جھمکے ہی ہیں یہ بھی نہیں دوں گئی سمجھے یہ بھی حق حلال کی کمائی کیں ہیں۔

وہ سٹارٹ ہو چکی تھی جبکہ وہ دونوں اس لڑکی کو دیکھتے جارہے تھے آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔

جبکہ وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے سخت پریشانی سے اپنی بیوی کی فراٹے بھرتی زبان دیکھ رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون کیپ کوائٹ کیسے اتنا بول لیتی ہو تم وہ بھی بے سرو پا باتیں چپ ہو جاو اب
میں تمہاری آواز ناسنوں۔۔

وہ غصے سے بولا۔۔

جبکہ وہ اسے دیکھنے کے بعد اب بھی ان چوروں کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔

بخت سر جھکٹا ہوا گاڑی سے نیچے اتر اٹھا۔

زر غون بھی اسے اترتا دیکھ کر سرعت سے نیچے اترتی اسکا کندھا پکڑ گئی تھی۔

وہ جھنجھلا کر رہ گیا تھا۔

بات سنو ہماری گاڑی لے لو لیکن ہم پیسے وغیرہ یا سونا نہیں دے گئے جو ان جہان

ہو کما کر کھایا کرو دوزخ میں جلو گے ہاتھ کاٹے جائیں گئے تم دونوں کہ اگر مجھے

پستول دیکھا کر میری چوڑیاں اتروانی چاہیں تو۔

وہ ایکٹنگ کی دکان کہاں چپ رہ سکتی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

شٹ اپ۔۔

ایک بار کا کہاں سمجھ میں نہیں آتا تمہیں کیا کروں میں تمہارا زر غون بی بی مجھے تم بتا دو میں تمہارا کیا کروں۔

وہ ہاتھ اٹھاتا غصے سے بولا تھا۔

وہ دونوں آدمی آنکھوں میں حیرت لیے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو صرف اپنے شوہر کے چلانے پر ہی چپ ہوتی تھی۔

وہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

دل کر رہا ہے مکہ مار کر انکی بتیسی توڑ دوں اب تک ہم کتنا راستہ طے کر چکے ہوتے اگر یہ دونوں درمیان میں نا آتے تو!!

وہ غصہ ہوئی ان پر۔

بخت یار یہ تمہاری بیوی ہے کیا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ان میں سے ایک حیرت سے بولا۔

ہاں یہ بیوی ہے میری زر غون اعظم۔

وہ پیشانی مسلتے ہوئے انکے گلے لگتا ہوا بے چارگی سے بولا۔

جبکہ وہ کھلے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

سچ کہتے ہیں لوگ پولیٹکس میں زیادہ تر چور ہی ہوتے ہیں آپ انکے ساتھ مل کر
ڈکیتی کرتے تھے میں بھی کہوں اتنی سی عمر میں یہ اتنے میر کیسے بن گئے ہیں یہ پہیلی
تو آج سلجھی ہے آپ لوگ مل کر لوگوں کو لوٹتے ہیں میں آغا جی کو

بتاؤں۔۔۔۔۔!!!!

بخت سرعت سے اسکے چلتے ہو نوٹوں پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔

وہ اسے ایک دم سے اپنے قریب کھینچتا ہوا بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایک بھی لفظ اگر تمہارے منہ سے باہر نکلا تو یہ جو چوڑیاں ہیں پہنی ہوئی ہیں نامیڈیم
نے ایک جھٹکے میں اتار کر اس ندی میں پھینک دوں گا اسے میری وارننگ نہیں بلکہ
ختمی بات سمجھنا۔

وہ دانت پیستا ہوا بولا تھا۔

زرغون نے حیرت سے اسے دیکھ کر سرعت سے اپنی چوڑیاں والے ہاتھ کو اپنی
چادر کے نیچے چھپایا تھا۔

سوری یار اسے بولنے کی بیماری ہے علاج چل رہا ان شاء اللہ جلد فاقہ ہو گا۔

وہ دوستوں سے کہتا ہوا مسکرایا۔

یار تم ہم سے ملے بغیر جارہے تھے ناٹ فیئر ہمیں تو پتا ہی ناچلتا اگر ہمارے آدمی
تمہارے جلسہ میں شامل ناہوتے تو۔۔

اس کے ایک دوست نے اس سے شکایت کی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکرایا۔

میرے سامنے مسکرانے سے دانت ٹوٹتے ہیں نواب صاحب کے۔۔

وہ غصے سے بڑبڑائی لیکن دھیمے سے ہی کہا آخر اسے اپنی چوڑیاں بھی عزیز تھیں۔۔

یار بس حویلی سے فون پر فون آرہے تھے شادی بھی ہے اور دو تین جلسے ہیں اس

پاس کے گاؤں میں تو آج نکلنا ضرور تھا ورنہ تم دونوں سے ضرور ملتا۔

وہ دل سے ان سے معذرت کرتا مسکرایا انکے خفگی بھرے چہروں کو دیکھ کر وہ اس کے کالج کے ٹائم سے دوست تھے۔

ویسے ہنستا ہوا بہت اچھا لگتا ہے۔

وہ اس پر نظریں جمائے ہوئے تھی اسکی ہلکی مسکان اسے بہت اچھی لگی تھی بلکہ وہ

چونکی تھی اس کے قطار میں لگے ہوئے خوبصورت دانتوں کو دیکھ کر جو اس کے مسکرانے

پر بڑے واضح ہوئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہونٹ بھی پیارے ہیں۔

وہ اسکے عنابی ہونٹوں کو دیکھ کر بڑبڑاتی ہوئی چونکی تھی۔

اَسْتَغْفِرُ اللہ میں یہ کیا سوچ رہی ہوں اللہ اللہ۔

وہ گالوں پر انگلیاں بجاتی ہوئی صدمے سے بڑبڑاتی تھی۔۔۔

یار بھابھی کے ساتھ ہمارے گھر چلو ہمیں اپنی خاطر داری کا موقع تو دوا ایسے کیسے ہم تمہیں جانے دیں نہیں تم دونوں کو چلنا ہو گا یار۔۔۔

اسفندیار نے خلوص و محبت سے اپنے یار کو کہا۔

میں ان شاء اللہ نیکسٹ ٹائم تم دونوں کی طرف دو دن رہوں گا یار آج جانے دو وہاں

www.novelsclubb.com

بھی تو تم دونوں کا ہی ہے اجازت دو یار۔

وہ ان سے گلے ملتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھ سے تو بات کرتے ہوئے انکاڑے نکلتے ہیں منہ سے جیسے میں کوئی چڑیل ہوں جو
انکا خون چوسنے آئی ہوں۔۔

وہ خفگی سے بڑبڑائی تھی۔

جس پر وہ آنکھیں سکیرے ان سے الوداعی کلمات کہتا گاڑی میں بیٹھا تھا۔

ان سے ہاتھ ہلا کر وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

وہ ابھی بھی چوڑیوں والا ہاتھ سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔

منہ کے زاویے بڑے ٹیڑھے میڑھے سے بنائے ہوئے تھے۔

رات کے سوا بارہ بج رہے تھے۔۔

دور سے ایک ہوٹل نظر آ رہا تھا جس میں جھلملاتی ہوئی روشنیاں دیکھ رہیں تھیں۔

چائے پی لیتے ہیں یہاں سے۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ گاڑی کو بریک لگاتا ہوا اس سے بولا جس نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا تھا اور اس سے پہلے ہی گاڑی سے نکلتے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گئی۔

وہ سر نفی میں ہلاتا اسکے پیچھے بڑھاتا تھا۔

ہوٹل میں تین چار دیہاتی مرد بیٹھے ہوئے تھے جو روٹی سالن سامنے رکھے کھا رہے تھے اور ارد گرد کی باتیں بھی کر رہے تھے۔

وہ پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھتی ارد گرد کے ماحول سے سخت امپریس تھی رات کا آفسوں خوبصورت جگہ پھر گرما گرما سبز لالچی والی دودھ پتی ایسی چائے اس نے پہلے کبھی نہیں پی تھی وہ چائے کی چسکیاں لیتی اسے بھی دیکھ لیتی جو اسے نہیں ارد گرد کے ماحول کو دیکھ رہا تھا وہ اس سے شاید ناراض تھا۔

نادیکھے، میں کونسا مر جا رہی ہوں۔

وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہاں سے چائے پی کر وہ پھر سے سفر سٹارٹ کر چکے تھے۔۔

کتنا سفر رہ گیا ہے۔

وہ نارہ سکی تھی بولنے سے بول ہی پڑی تھی وہ آخر۔

آدھے گھنٹے میں ہم پہنچ جائے گی۔

وہ نرمی سے بولا۔

ویسے وہ دونوں کون تھے۔

وہ تجسس سے بولی۔

دوست۔

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی کا موڑ کاٹتا ہوا بولا۔

اس نے ناک چڑھایا۔

حلیے سے تو ڈاکو لگتے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہونٹوں پر انگلی رکھتی باہر کی طرف دیکھتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

یہ لڑکی اور اسکی بڑبڑاہٹ۔۔

وہ بھی بڑبڑایا تھا۔

آپ نے کبھی سوئمنگ کی ہے۔

وہ اسکی طرف رخ موڑتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی تھی۔

وہ جواباً سے دیکھتا ہوا پھر سے سامنے دیکھنے لگا۔

جواب تو دیں کی یا نہیں۔۔

وہ غصے سے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں بہت بار۔

وہ گاڑی کی سپیڈ سلو کرتا ہوا بولا کہ اب کچی سڑک سٹارٹ ہو چکی تھی جو انکے گاؤں کی طرف جاتی تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پہلے جواب دے دیتے تو کونسا شان میں کم آ جاتی۔

وہ پھر سے غصے سے بڑبڑائی تھی۔۔

یہ منہ ہی منہ میں بڑبڑانا کم کر دو کسی کا گلہ اسکے منہ پر ہی کرنا یہ کونسی کوالٹی ہے
مس مرضی۔

وہ گاڑی کو حویلی کے گیٹ کے سامنے لاتا ہارن بجاتا ہوا آئی برواچکا کر بولا۔
وہ گھبرائی۔۔

بڑا کایا انسان ہے ہر بات کا پتا چل جاتا انہیں۔

پھر سے منہ ہی منہ میں بڑبڑانا اس نے نہیں چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا،

گاڑی کو حویلی میں لاتا اسے پارک کرتا ہوا وہ باہر نکلا۔

السلام صاحب۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

چو کیدار ماتھے پر ہاتھ رکھتا عقیدت سے بولا۔

وعلیکم السلام دین یہ سامان اندر پہنچا دو۔

وہ ایکسائمنٹ سے اندر کی طرف بھاگی۔

مت جگا و سب کو صبح بات کر لینا۔

رات کے تین بج رہے تھے۔

مجھے نیند نہیں آئے گی جب تک میں سب سے مل نالوں۔

وہ بے بسی سے کہتی ہوئی بڑی حویلی والوں کی طرف بھاگ گئی تھی ہنی سے ملے بغیر

وہ بھلا کیسے سو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکی پشت کو تاسف سے دیکھتا ہوا اپنی گھر میں آیا۔

سب سے پہلے وہ ہنہ کے روم کی طرف بڑھا جو کہ خالی تھا۔

وہ زر گل یا حنان کے ساتھ ہو گئی۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

وہ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ رات ہنی کے روم میں ہی رکی تھی بیچ میں ہنہ ایک طرف حنان تو دوسری طرف
زرغون وہ تینوں صبح کے دس بجے تک سوتے رہے تھے کہ زرغون نے انہیں رات
کو آتے ہی جگا دیا تھا پھر وہ صبح کے پانچ بجے سوئے تھے۔

سب سے ملتی وہ انہیں بخت منشن لے آئی تھی وہاں سب کو انکے گفت دیتی اس نے

خاصار ولا ڈالا ہوا تھا۔

اوپر رینگ پر ہاتھ رکھے آگے کو وہ جھکا بہت سنجیدگی سے زرغون کو دیکھے جا رہا تھا

چہرے پر نا سمجھی والے تاثرات تھے۔

www.novelsclubb.com

تم جو بھی ہو ایک بار میرے ہاتھ لگ جاؤ تمہاری زندگی جہنم سے بھی بدتر بنا دی تو
اذلان بخت نام نہیں میرا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا۔

پریشان ناہو یہ جھمکے اور چوڑیاں پہنوشادی تمہاری میں تمہارے پسند کے منڈے سے ہی کرواؤں گئی ڈونٹ وری یار ہنسو گاؤ کہ زر غون واپس آچکی ہے مجھے کوئی پریشان نظر نا آئے۔

وہ زر گل سے آہستہ سے کہتی پھر سے سب کو مخاطب کر گئی۔
سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔

اس کا دھیان اچانک سے ہی اوپر کھڑے بخت پر گیا تھا۔

جس کی نظریں زر غون پر ہی تھیں

زر غون کی نظریں بھی اسکی نظروں سے الجھیں تھیں۔

زر غون ہلکا سا مسکرائی تھی پھر اسے ہاتھ ہلایا تھا جیسے اسے چڑایا ہو۔

یہ سنجیدہ رہ رہ کر تھکتا نہیں ہے کیا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے واپس پلٹتے دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔

پھر ہنہ کے پکارنے پر اسے چوڑیاں پہنانے لگی تھی چہرے پر چار سو واٹ کی مسکراہٹ تھی سب کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ کر۔۔

یہ آپکے لیے۔۔!!!

وہ جو کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا شاید وہ کہی جا رہا تھا،

اذلان بخت کی تیاری تو یہی بتا رہی تھی۔۔

وہ پلٹا تھا اسکی طرف۔۔

جس کے ہاتھ میں وائٹ ٹائی تھی جس پر بلیو تر چھپی داڑیاں بنی ہوئی تھیں۔

یہ کیا ہے۔

وہ حیرت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ٹائی ہے نظر تو آرہی ہے آپکو۔

وہ لب دانتوں تلے دبائی ہوئی بولی۔

نظر آرہی ہے مس مرضی۔

وہ اسکی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

یہ گفٹ ہے میری طرف سے آپ کے لیے یہ میں اسٹریلیا سے لائی تھی ایسے ہی ایک بار شاپنگ مال میں گھومتے ہوئے یہ مجھے پسند آئی تو خرید لی تھی یہ میرے سامان میں ہی تھی آج مجھے ملی تو میں نے آپ کے لیے نکال لی ہے یہ آپ پر سوٹ کرے گئی اور آپ اسے لینے سے انکار بھی نہیں کریں گئے۔

وہ ٹائی اسکی طرف بڑھاتی ہوئی تفصیل سے بولی تھی۔

اذلان بخت نے کچھ دیر اسکے چہرے کو دیکھنے کے بعد اسکی طرف ٹائی لینے کے کیے ہاتھ بڑھا دیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس پر زر غون کے چہرے پر پھر سے سوواٹ کی مسکان کھلی تھی جو بخت کو بہت اچھی لگی تھی۔

میں پہناؤں آپکو؟؟؟

وہ پر جوش انداز میں بولی تھی پاؤں کی ایڑیں بھی اٹھالیں تھی اس نے۔
وہ گہری سانس لیتا اسکے خوشی سے چمکتے ہوئے نقوش کو دیکھنے لگا تھا۔

.....

آپ ڈریں مت بہت اچھی ٹائی باندھتی ہوں میں میرا بھائی تو مجھ سے ہی ٹائی
بند ہوتا تھا!

www.novelsclubb.com

ہنی کہتا ہے میری آپ جیسی ٹائی تو کوئی باندھ ہی نہیں سکتا۔

وہ اسے خاموش دیکھ کر اپنی تعریف خود ہی فخر سے پیش کرنے لگی تھی۔

او کے باندھ دو لیکن جلدی میں لیٹ ہو رہا ہوں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

بس فکر ہی نا کریں ایک سات میں باندھ دوں گئی۔

وہ بخت کے گلے میں ٹائی ڈالتی ہوئی بولی۔

اذلان بخت نے بہت قریب سے اس کے نقوش دیکھے تھے جن میں عجیب سی ملائمت تھی۔۔

گھنگھڑیا لے بال ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے تھے سرخ سوٹ اوپر بھاری کالی شال کندھوں پر رکھے ہوئے تھی چہرے پر ہمیشہ ایک مسکراہٹ سی ہوتی تھی۔

زرغون آج تیار رہنا ہم نے آج کہی جانا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔

کس جگہ؟

وہ اشتیاق سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جب جاو گئی تو پتا چل جائے گا۔

وہ اس سے کہتا ہوا چلا گیا۔

وہ کندھے اچکاتی ہوئی بیڈ پر چلانگ سے اندز میں چڑھی۔

اففف کتنا مس کیا نا میں نے اپنے بیڈ کو۔۔

وہ بیڈ پر لیٹتی ہوئی مسکرا کر بولی۔

پھر ٹھٹھکی۔

اپنا بیڈ۔

وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ چہرے پر نا سمجھی والی مسکراہٹ تھی۔

بھائی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اذلان گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب حنان کی پکار پر وہ رکتا ہوا اسکی طرف پلٹا۔

کیا بات ہے حنان تم پریشان نظر آرہے ہو۔

بھائی آپ سے ایک بات شیئر کرنی تھی

وہ سر جھکا کر بولا۔

ریلکس ہو کر کہو۔

بھائی وہ ایلپی پاکستان آچکا ہے اور مجھے لگتا ہے وہ آپنی کوتنگ کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا پلینز ز آپ آپنی کو اکیلا مت چھوڑیے گا۔

حنان گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

ڈونٹ وری حنان زر غون میری بیوی ہے اسے پروٹیکٹ کرنا میری ذمہ داری ہے

میں ہوں نا تم پریشان مت ہونا جاو شا باش یونی جاو پہلے ہی تمہاری پڑھائی کا بہت

خرج ہو چکا ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اذلان اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا محبت سے بولا۔

حنان ایک دم سے اذلان کے گلے لگا تھا۔

بیٹا کیا ہوا ہے۔۔

اذلان نے پریشانی سے ہو چھا۔

بھائی رات کو آپ کے حوالے سے عجیب و غریب خواب آتے ہیں میں جب بھی اپنی
آپ کے حوالے سے کوئی خواب دیکھتا ہوں وہ سچ ہو جاتا ہے آپ پلیز میری آپ کو
ہر مصیبت اور مشکلات سے دور رکھنا میں انکی آنکھ میں ایک آنسو بھی دیکھ لوں تو دل
سلامت نہیں رہتا،

بھائی آپ پر کوئی بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے آپ پلیز کچھ کریں۔

حنان آنکھوں میں نمی لیے بھرائے ہوئے لہجے میں رک رک کر بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بچے بہادر بنو ایسے کیسے چلے گا تم اگر ایسا کرو گئے تو چاچو کو کون حوصلہ دے گا ہاں
میں ہوں نابے فکر رہو اور یونی جاوز زر غون کی فکر مت کرو۔

اذلان ہنی کا چہرہ ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔

حنان اذلان کا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر مسکرایا۔

پھر پلٹ کر اپنی بائیک کی طرف چلا گیا۔

اذلان بخت گہری سانس لیتا اوپر بالکنی کی طرف دیکھنے لگا جہاں کھڑی زر غون ابھی
ہوئی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

اس نے بخت کے دیکھنے پر ہاتھ سے اشارا کیا کہ ابھی تک گئے کیوں نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتا ہوا پلٹ کر گاڑی میں بیٹھتا ہوا چلا گیا۔

کسی بات کا جواب دینا تو ان پر جیسے فرض ہی نہیں ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

،

السلام علیکم بڑے چاچو اینڈ بڑی چاچی۔

وہ خاقان صاحب اور رائے بیگم کی طرف آتی ہوئی مسکرا کر بولی۔

وعلیکم اسلام بچے۔

خاقان صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔

کیا تمہاری شادی ہوئی ہے اذلان بخت سے۔۔

رائے بیگم نے نخوت سے پوچھا۔

ہاں جی الحمد للہ میں ہی ہوں ڈاکٹر زر غون اذلان بخت لاشاری۔

www.novelsclubb.com

وہ پہلی بار فخر سے بولی تھی۔

تمہارے باپ کو تمہارے لیے اور کوئی رشتہ نہیں ملا تھا جو تمہیں دو شادی شدہ اور

ایک بیٹی کے باپ سے بیاہ دیا ہے حیرت ہے بھائی۔

میراجخت ہوا تم از فنا زہ احمد

رائہ بیگم پھر سے نخوت سے بولی کہ اذلان بخت سے اتوا نہیں خدا واسطے کا بیڑ تھا پھر اسکی بیوی سے وہ کیسے مسکرا کر بات کر سکتی تھیں۔

رائہ بیگم!

خاقان صاحب کے تنبیہی لہجے پر وہ اونہہ کرتی رہ گئی۔

نہیں رشتے تو بہت تھے چاچی لیکن میرے نصیب میں وہی تھے اور میرے پاپا اور آغا جی کہتے ہیں اذلان تو ازل سے تمہارا ہی نصیب تھا تو پھر وہ کیسے کسی اور کا ہو سکتا تھا۔

وہ زرش کو قریب آتا دیکھ کر گردن اکڑا کر بولی۔

لوگوں کو منہ توڑ جواب دینا اسے آتا تھا۔

زرش انکے قریب آتی وہی رک گئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

سوری آنٹی مزید کمپنی نہیں دے سکوں گئی آپ کو، مجھے ہسپٹل جانا ہے کہ اور
چھٹیاں نہیں کر سکتی سو اللہ حافظ گڈ بائے۔

انکو خوش اخلاقی سے کہتی ہوئی وہ زرش کو سوواٹ کی مسکراہٹ پاس کرتی اپنی
گاڑی کے قریب بھاگ گئی۔

زرش نے ہونٹ بھینچ کر اپنا غصہ کنٹرول کیا انفف میں نے کتنا گھائے کا سودا کر لیا
ہے۔

زرش نارسائی کے دکھ میں مبتلا ہوتی ہوئی دل میں سوچ کر رہ گئی۔

کیا ضرورت تھی ایسی باتیں کرنے کی بخت میں کیا کمی ہے تم نا اپنی زبان کو لگام دو تو
بہتر ہو گا تمہارے لیے۔۔۔ www.novelsclubb.com

خاقان صاحب غصے سے بولے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بڑی محبت جاگ رہی ہے بیٹے کے لیے مت بھولیں وہ آپکی دغا باز بیوی کا بیٹا ہے اس میں کہاں سے وفا آئے گی جس کی ماں میں ہی نہیں تھی۔

رائہ بیگم ہمیشہ کی طرح انکے دل میں بخت کے لیے محبت جاگتا دیکھ کر پھر سے انہیں بھولی بسری باتیں یاد دلانے لگی تھیں۔

ہو سپٹل کے لیے نکل گئی ہے زر غون اعظم۔۔

بالکنی میں کھڑے لڑکے نے کسی کو فون میں بتایا تھا۔

گڈ جاب۔

www.novelsclubb.com

ایلی نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مجھے آپکے ساتھ رہنا ہے میں نہیں رہ سکتی یہاں میرا دل نہیں لگتا ان لوگوں میں
میں آپکے ساتھ زر غون، ہنہ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں میں کچھ نہیں جانتی آپکو
میری بات ماننی پڑے گئی۔

فاطمہ !

وہ اسکے سامنے بیٹھا اسے بے بسی سے پکار گیا۔

بھائی آپ نے میری ذمہ داری کیوں لی تھی جب اٹھا نہیں سکتے تھے کیوں لے آئے
مجھے اُس دوزخ سے وہی سڑنے دیتے !

امی کہا کرتی تھی فاطمہ پریشان مت ہوا کرو تمہارا ایک بہت پیارا بھائی ہے جواب

ہمارے ساتھ نہیں لیکن تم ایک دن اسکے ساتھ رہو گئی وہ تمہیں اکیلا نہیں

چھوڑے گا میں آپکو بنادیکھے آپ سے شدت و عقیدت والی محبت کر بیٹھی تھی کہ

جن بہنوں کی بھائی نہیں ہوتے وہ کوئی ان بہنوں سے پوچھے وہ کیسے زندگی گزارتی

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہیں لیکن میرا تو بھائی ہے میں اپنے بھائی کے بغیر اتنا عرصہ دور رہی ہوں بھائی اب اور نہیں رہنا چاہتی۔۔

وہ کہتے ہوئے روئے جا رہی تھی ہچکیوں سے روتی وہ اذ لان بخت کا سینہ چیر گئی تھی۔ اسے کل رات سے بہت بخار تھا عبد اللہ نے اسے بتایا تھا اور وہ صبح ہی اسکے سامنے تھا۔

فاطمہ کیا یہاں آپ کو کوئی تکلیف ہے یا پریشانی آپ مجھے بتائیں۔ وہ اسکا ہاتھ ہاتھ تھا متا ہوا دھیمے لہجے میں بولا آنکھیں سرخ لال ہو چکیں تھیں۔ یہاں آپ نہیں ہیں میں زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہوں گی َی بھائی آپ سے دوری مجھے مار دے گئی میں نہیں رہ سکتی آپ سے دور آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں میں ہر ایک کی نفرت سہ لوں گئی آپ کا چہرہ دیکھ کر میں ہر تکلیف سہ سکتی ہوں مجھے اب آپ کے پاس رہنا ہے بھائی میں آپ کے لیے کھانا بنانا چاہتی ہوں آپ کے

میراجت ہوتا تم از فائزہ احمد

کپڑے پر پس کرنا چاہتی ہوں آپ کے کندھے پر سر رکھ کر سونا چاہتی ہوں بھائی
پلیزز آپکی بہن کو آپکی دوری ماردے گئی میں خود کی بغیر تو رہ سکتی ہوں لیکن اپنے
بھائی کے بغیر نہیں۔

وہ اسکے سینے پر سر رکھتی ہچکیوں سے روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔

جس سے کہہ رہی تھی کاش وہ اسکا لہو لہان دل دیکھ سکتی وہ پتھر کا تو نہیں تھا اسے
بھی لوگوں کے روئے دکھ دیتے تھے اپنی بہن کی تکلیف اس پر اثر انداز ہوتی تھی
لیکن اس گھر کے لوگ کیسے فاطمہ کو وہاں ایکسیپٹ کر سکتے تھے کیسے۔
فاطمہ،

وہ دھیمے سے بولا تھا۔ www.novelsclubb.com

جواباً فاطمہ کے سانولے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

جب وہ فاطمہ کہتا تھا تو فاطمہ کو ساری دنیا بھول جاتی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بھائی!

وہ روتی آنکھوں سے بولی۔

وہاں کے لوگ آپکو ہرٹ کریں گئے آپ کو تکلیف دیں گئے وہ آپکے وجود کو برداشت نہیں کر سکیں گئے میں کیسے برداشت کروں گا وہ آپکے وجود کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھیں۔۔

وہ دھیمے سے بولا۔

آپکے لیے کسی کی بھی نفرت سہی سکتی ہے یہ فاطمہ۔

فاطمہ دھیمے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا رہا۔

وہ کتنی کمزور ہو چکی تھی یہ وہ اب دیکھ رہا تھا آنکھوں کے گرد سیاہ خلتے پیڑی زدہ ہونٹ وہ شکل سے برسوں کی بیمار دیکھتی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جب میرے ابو فوت ہو گئے تھے تو چاچی لوگوں نے زندگی بڑی تنگ کر دی تھی ہم
ماں بیٹی پر میں بہت چھوٹی تھی بھائی،

لیکن میں نے بہت چھوٹی عمر میں ہی لوگوں کی مار کھانا شروع کر دی کوئی کالی کہتا تو
کوئی ڈائن کہتا،

میری امی سے سارا دن کام لیے جاتے انکو گالیاں دی جاتی انہیں مارا جاتا کہ میری امی
نے ایک غلط قدم اٹھایا تھا۔

میں امی سے شکایت کرتی امی نامیرا بھائی ہے نامیرے ابو ساتھ ہیں میں رو دیتی۔

پھر ایک دن امی نے کہا فاطمہ کا ایک بہت بڑا بھائی ہے اذلان بخت امی آپکا زکر بہت
محبت سے کرتی آپ کی باتیں کرتی رہتیں جس مجھے بھی آپ سے انسیت ہو گئی میں

دروازے پر بیٹھ کر گھنٹوں آپکی راہ تکا کرتی کہ ایک دن میرا بھائی آئے گا اور ہمیں

یہاں سے لے جائے گا لیکن آپ نا آتے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پھر آپ مجھے اتنی دعاؤں سے ملے تو مجھے خود سے دور کر دیا۔

وہ سپاٹ انداز میں بولے جارہی تھی۔

جس پر بخت ایک دم سے کھڑا ہوتا ہوا اسکے کمرے سے تیز قدموں سے نکل گیا۔

گاڑی کے نزدیک آتا وہ گہری گہری سانسیں لیتا سینے کو مسلنے لگا تھا چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے۔

جیب سے کانپتے ہاتھوں سے گولی نکال کر وہ اپنی زبان پر رکھ گیا۔

خود کو نارمل کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے اپنی ڈیوٹی شروع کر دی تھی اسکی ڈیوٹی آج بچوں کے وارڈ پر تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وائٹ کوٹ گلے میں اسٹیتھو سکوپ ڈالے گھنگھڑیالے بالوں کی اونچی پونی کیے وہ بہت دل جمعی سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہی تھی ہونٹوں پر ایک دھیمی سی مسکان تھی بچے تو اسے ویسے بھی بہت پسند تھے۔

ڈاکٹر زر غون آپکا فون بج رہا ہے۔

ڈاکٹر عدینہ نے اسکی توجہ اسکے فون پر دلائی تھی۔

وہ سر پر ہاتھ مارتی ہوئی فون کے قریب دوڑی۔

اوپر بڑے میاں کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

وہ تھوک نگلتی ہوئی فون آن کرتی کان سے لگا گئی۔

www.novelsclubb.com

کس سے پوچھ کر ہسپٹل آئی تھی۔

وہ غصے سے بولا۔

آغا جی سے اور آپ سے بھی اک بار ہو چھا تھا تو آپ نے کہا تھا چلی جانا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی۔

وہ تب کی بات تھی آج پوچھا؟

وہ سرد لہجے میں بولا وہ شاید گاڑی میں تھا آس پاس سے اسے گاڑیوں کے ہارن وغیرہ سنائی دے رہے تھے۔

تو کیا میں روز روز پوچھتی پھروں کل کو حساب تو اللہ ڈاکٹر زر غون سے ہی لے گا نا وہ کہے گا زر غون تم ڈاکٹر تھی کیا اپنے فرائض ادا کیا تو میں کیا کہوں گئی۔ ویسے بھی میرا خواب ہے میں بہت بڑی ڈاکٹر بنوں لوگ کہیں ہم نے تو ڈاکٹر زر غون سے ہی علاج کروانا ہے یہ دن بھی تو آئے گا کبھی۔

وہ مصنوعی حسرت سے بولی۔ www.novelsclubb.com

میراجخت ہو تم از فناء احمد

شٹ اپ زر غون کم بولا کرو دو گاڑد تمہارے ساتھ رہیں گئے اوکے اور انکی بات تمہیں ماننی ہوگی دوسری بات کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تم نے مجھے فوراً فون کر دینا ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

کیا میں پاکستان اور انڈیا کے باڈر پر کھڑی ہوں جو میرے لیے اتنے پریشان ہیں خیریت تو ہے نا۔

وہ مسکراتے لہجے میں شرارت سے بولی۔

بخت نے جواباً سر جھٹکتے ہوئے فون ہی بند کر دیا تھا،

اس نے ابھی ایک میسنگ بھی اٹینڈ کرنی تھی اس لڑکی سے مزید بات کرتا تو اس نے دماغ خالی کر دینا تھا۔

بنا جواب دیئے ہی فون بند کر دیا ایک تو مجھے کوئی سیریس لیتا ہی نہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے ناک چڑھا کر بول۔

وہ چونکی شہباز رائیس زخمی ہاتھ لیے ہسپتال داخل ہو رہا تھا ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔
وہ دوسرے وارڈ میں چلے گئے تھے۔

وہ

سر جھٹکتی ہوئی اپنی ڈیوٹی دینے چلی گئی۔

پندرہ منٹ بعد شہباز رائیس اسے سامنے سے آتا دیکھائی دیا تھا۔
اففف یہ کہاں سے سامنے آگیا ہے۔

وہ بڑبڑائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ۔

شہباز رائیس نے پر خلوص لہجے میں کہا۔

و علیکم اسلام۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

آپ بھی یہاں ڈیوٹی دیتی ہیں بہت خوشی ہوئی آپ کو یہاں دیکھ کر۔

وہ بات سے بات نکال رہا تھا۔

کیوں میں تمہارے مامے کی بیٹی ہوں جو تمہارا فری علاج کرے گی جس کی تمہیں بہت خوشی چڑی ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

وہ پہلے حیرت زدہ ہوا پھر مسکرا دیا۔

راستہ تو دے دیں مسٹر۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے ہنوز راستے کے بیچ کھڑا دیکھ کر طنز سے بولی

شہباز رائیس نے مسکرا کر اسے گزرنے کا راستہ دے دیا۔

اففف کیسے کیسے منٹل لوگ پائے جاتے ہیں اس دنیا میں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بڑبڑاتی ہوئی دوسرے کوریڈور کی طرف چلی گئی تھی۔

شہباز مسکرا کر اسکی پشت دیکھتا ہوا چلا گیا۔

گاڑی کے قریب آتی وہ چونکی تھی گاڑی میں بخت تھا جو اسے لینے آیا تھا۔

ہائے میں مر جاواں آج تو مجھ ناچیز کو لینے بڑے بڑے آدمی آئے ہیں۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھتی ہوئی مسکراتے لہجے میں بولی۔

وہ جواباً سے دیکھتا ہوا پھر سے باہر کے مناظر دیکھنے لگا۔

اس کے گلے میں وہی ٹائی دیکھتی وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی۔

کیوں دیکھ رہی ہو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میں دیکھ تو نہیں رہی تھی میں تو ٹائم دیکھ رہی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ شرمندگی سے بولی۔

ٹائم میرے کلائی میں باندھی وانچ پر درج ہے ناکہ میرے چہرے پر۔

وہ پھر سے سنجیدگی سے بولا۔

بندے کی بے عزتی کر کے رکھ دیتے ہیں یہ۔

وہ خفگی سے بڑبڑائی تھی۔

یہ راستہ ہمارے گھر کی طرف تو نہیں جاتا۔

وہ حیرت سے بولی۔

وہ جوا باپچہ رہا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک بہت بڑے ہسپتال کے سامنے رکی تھی۔

ارے ہم یہاں کیوں آئے ہیں اگر آپ مجھے یہاں ڈاکٹر لگوانا چاہتے ہیں تو کوئی

ضرورت نہیں میں وہی خوش ہوں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ خفگی سے بولی۔

زر غون چلو۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا اسے لفٹ کی طرف لے کر بڑھا تھا۔

زر غون منہ بسورے اسکے ساتھ چلتی رہی تھی۔۔۔

وہ چونکی سامنے بورڈ پر لکھے نام کو دیکھ کر۔

سائیکسٹرس کے پاس کیوں آئے ہیں ہم آپ ٹھیک تو ہیں۔

وہ حیرت سے بولی۔

ہاں وہ اسکی کلائی تھام کر اندر لاتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو ڈاکٹر عائشہ۔

وہ اندر آتا ہوا بولا۔

اوہیلو مسٹر اذلان بخت پلیرز کم آسیٹ۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ڈاکٹر عائشہ چیئر سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

بخت مسکرا کر آگے آیا پہلے زر غون کو چیئر پر بٹھایا پھر خود بیٹھا۔

کیا لیں گے آپ لوگ۔

ڈاکٹر عائشہ نے ان سے مسکرا کر پوچھا۔

نتھینگ ایلس ڈاکٹر۔

وہ زر غون کو دیکھتا ہوا بولا۔

جس کے چہرے پر حیرت تھی۔

جی تو کون ہے پیشنٹ۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے مسکرا کر پوچھا۔

میری مسز زر غون بخت۔

وہ گہرا سانس لیتا ہوا بولا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔

زر غون نے حیرت سے نکلتے ہوئے بمشکل پوچھا۔

زر غون میری بات تحمل سے سنو۔

وہ اس سے دھیمے لہجے میں بولا۔

کیا سنوں ہاں آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں میں کوئی پاگل ہوں جو آپ مجھے نفسا یاتی
ڈاکٹر کے پاس لے آئے ہیں۔

وہ چیئر سے کھڑی ہوتی ہوئی چیخ کر بولی۔

مسز بخت نفسا یاتی ڈاکٹر کے پاس پاگل لوگ نہیں آتے ضروری نہیں آپ پاگل
ہوں پھر ہی آپ ایک سائیکٹریس کے پاس آئیں۔

ڈاکٹر عائشہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے غصے سے گھورتی ایک دم سے پلٹ کر باہر نکلنے لگی تھی جب بخت نے
سرعت سے اسکی کلائی ہاتھ میں لے کر اسے روکا۔

زر غون میری بات ٹھنڈے دماغ سے سنویار میں تمہیں کوئی پاگل نہیں سمجھتا میں
چاہتا ہوں تم نارمل زندگی گزارو۔

تو آپ کے خیال میں میں نازمل زندگی نہیں گزار رہی۔

وہ اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ کر صدمے سے بولی۔

اف زر غون میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔

وہ زیچ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ مجھے نا سمجھائیں تو بہتر ہوگا۔

وہ انتہائی صدمے سے بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں چاہتا ہوں زر غون اعظم خوابوں میں ڈرنا چھوڑ دے وہ نیند میں چلانا چھوڑ دے
وہ مصنوعی قمقمے نا لگائے وہ ریل ہنسے زر غون تم پاگل نہیں ہو لیکن تمہارے دماغ
میں جو ماضی ہائل ہے میں اس سے تمہارا پیچھا چھوڑانا چاہتا ہوں میری بات مانو
میرے لیے نہیں تو ہنی انکل کے لیے ایک ہفتے کا کورس کر لو۔

وہ اسے کندھوں سے تھامتا بہت نارمل لہجے میں بولا۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھتی رہی۔

میں چاہتا ہوں تم نائٹ میسر دیکھنا چھوڑ دو۔

وہ پھر سے سنجیدگی سے بولا۔

مجھے کسی علاج کی نہیں ضرورت ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

زر غون۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ تنبیہی لہجے میں بولا تھا۔

جس پر وہ سر جھٹکتی ہوئی ارد گرد دیکھنے لگی۔

زر غون۔۔۔۔

وہ اسے سینے سے لگاتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا۔

وہ برستی آنکھوں سے اسکے سینے میں سر دیئے رو دی تھی۔

سائیکسٹرس کے پاس پاگل نہیں آتے زر غون میں چاہتا ہوں تم نارمل زندگی گزارو

وہ اسکا سر تھپکتا ہوا دھیمے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر اسکے سینے سے اٹھاتی ہوئی اسے دیکھے گئی۔

وہ میرے بال کاٹ دے گا۔

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارے بالوں کو چھونا تو دور دیکھ تک نہیں سکتا۔

وہ اسکا سر تھپکتا ہوا دھیمے سے بولا۔

وہ تھپڑ مارے گا میرے ہونٹوں اور منہ پر۔۔

وہ پھر سے ڈرے ہوئے لہجے میں بولی۔

کوئی نہیں چھو سکتا تمہیں۔

وہ اسے چیئر پر بٹھاتا ہوا ہونٹ بھینچ کر بولا۔۔۔

آپ پلیز باہر چلیں جائیں مجھے ان سے اکیلے میں کچھ بات چیت کرنی ہے۔

ڈاکٹر عائشہ نے معذرت خواہ نظروں سے بخت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

آپکونائٹ میسرکب سے آنا شروع ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نے اس سے نرم لہجے میں پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

دو سال ہونے والے ہیں۔

وہ شیشے کے ڈور سے باہر کھڑے بخت کو دیکھتے ہوئے بولی جو باہر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہممم،

ڈاکٹر نے سر اثبات میں ہلایا اور اس سے کوئی نا کوئی سوال کرتی رہی۔

آپ اپنے شوہر کو اندر بھیج دیں۔

ڈاکٹر عائشہ نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

یہ میڈیسن آپ دو دن تک انہیں یوز کرائیں اگر اس سے انکو کوئی فاقہ نہ ہوا تو آپ پر سوں پھر انہیں لے آئیے گا۔۔۔

ڈاکٹر عائشہ ایک پرچی بخت کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سنجیدگی سے سر ہلاتا ہوا پرچی پکڑتا باہر نکل گیا تھا۔

گاڑی میں خاموشی تھی جیسے زر غون گاڑی میں ہو ہی نا۔

اسکی خاموشی بخت کو بہت چبی تھی۔

زر غون تم ٹھیک ہو۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔

وہ خفگی سے بولی۔

ڈرائیور فائیو سٹار ہوٹل کی طرف گاڑی موڑ دو۔

www.novelsclubb.com

وہ واج پر ٹائم دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

زر غون نے اب کی دفع اسے دیکھا تھا۔

گاڑی ہوٹل کی پارکنگ میں رکی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے ہوٹل لے آیا تھا۔

زر غون اپنی پسند کی ڈشز آرڈر کرو۔

وہ ویٹر کو سر پر کھڑا دیکھ کر زر غون سے بولا۔

جو کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

زر غون تم مجھ سے ناراض ہو۔

وہ اس کے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔

میں پاگل تو نہیں ہوں۔

وہ اسے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی اور میں کبھی پاگل خانے بھی نہیں گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کہی اور دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

بخت کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔

آئی نوزر غون اب آرڈر کرو میٹ کی ڈشز۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پھر سے بولا۔

زر غون کے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ آئی تھی۔

چکن بوٹی بیف بریانی ریشین سیلڈ شامی کباب اور اور اور۔

وہ یہ سب آرڈر کرتی کچھ اور بھی آرڈر کرنے کے لیے سوچنے لگی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے بس یہی لے آؤ۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی باک چڑھا کر بولی۔۔۔

بخت اسکے چہرے کو دیکھتا رہا جواب نارمل ہو چکا تھا وہ کھانا کھاتی پھر سے سٹارٹ ہو چکی تھی۔

وہ کوئی انوکھی لڑکی تھی جو پیل میں تولہ اور پیل میں ماشہ ہوتی تھی۔۔۔

یہ لڑکی اگر خاموش رہے تو دنیا خاموش سی لگتی ہے۔۔۔

وہ اسے دیکھتا ہوا دل میں بولا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بخت فاطمہ کی طبیعت بہت خراب ہے یار جلدی سے ہسپتال پہنچو۔

وہ ابھی گھر آکر بیٹھ ہی تھا جب

عبداللہ کی فون کال نے اسکا دل دہلا دیا تھا۔

وہ عجلت میں فون وہی پھینکتا ہوا باہر بھاگا تھا۔

زر غون نے حیرت سے پہلی بار اسے بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔

کیلا کھاتی زر غون بھی اسکے پیچھے بھاگی تھی جب وہ گاڑی عجلت میں سٹارٹ کرتا ہوا نکل گیا تھا۔

اللہ خیر کرے یہ ایسے تو پہلے کبھی نہیں بھاگے تھے آج کونسی ریس میں حصہ لے لیا ہے کھڑوس صاحب نے۔

وہ حیرت سے لاؤن میں آتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

چہرے پر غصہ تھا کہ مجھے بتاؤ دیتے اب جب تک پتا نہیں لگے پیٹ میں درد ہی رہے گئی۔

ارے پیچھا تو کر سکتی ہوں ناواوازر غون اعظم آخر تمہارا اندر کا ڈیٹیکٹو جاگ ہی گیا نا۔

وہ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھتی ہوئی بولی۔

چلو ڈرائیور چلو آج تم نے سپیڈ کے سارے ریکارڈ توڑ دینے ہیں آپنے صاحب کے پیچھے گاڑی لگا دو جہاں وہ جائیں گئی وہی ہم جائے گئے۔

کم سن عمر کے ڈرائیور کے کندھے پر تھپکی دیتی وہ پر جوش انداز میں بولی تھی۔

ڈرائیور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

میم کیا کہہ رہی ہیں آپ، ہم صاحب جی کا پیچھا کیسے کر سکتے ہیں۔

وہ حیرت سے نکلتا بے بسی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اف میں کہہ رہی ہوں اس لیے پیچھے لگا دو میرے ویراب دیرنا کرو ہری اپ۔

وہ سیٹ بیلٹ باندھتی ہوئی بولی۔

ڈرائیور بے چارے نے بے بسی سے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے باہر لایا۔

وہ جارہی ہے تمہارے صاحب کی گاڑی۔

دور کچے راستے پر درختوں کے جھڑمٹ سے وہ اسکی گاڑی کی جھلک دیکھتی ہوئی پھر سے پر جوش انداز میں بولی۔

ڈرائیور نے سپیڈ بڑھاتے ہوئے گاڑی اپنے صاحب کے پیچھے چھوڑی دی۔

ارے جلدی کرونا۔

www.novelsclubb.com

وہ غصہ ہوئی۔

میم اس سے زیادہ تیز نہیں چلا سکتا کچا راستہ ہے ایکسیڈنٹ ہو سکتا ہے۔

وہ بے چارگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ اسے گھورتی ہوئی اسکی گاڑی کو دیکھتی اسے مزید تیز کرنے کے لیے زور دینے لگی تھی۔

ڈرائیور بے چارہ منہ بسور کر رہ گیا کہ وہ لڑکی بہت بولتی تھی۔

اففف وہ نظروں سے اوچھل ہو جائے گی سپڈ تیز کرو ویر۔

وہ سر پر ہاتھ مارتی ہوئی غصے سے بولی۔

میم اور کتنی تیز چلاؤں مجھے اپنی زندگی بہت پیاری ہے میری تو ویسے بھی ابھی شادی تک نہیں ہوئی۔

ڈرائیور جھنجھلا کر بولا۔

بچوں یہی زندگی فٹ ہے شادی کے بعد تو سو سو ٹینشن گھر میں جاو بیوی کی چیں چیں

کام پر آو صاحب کی چیں چیں پھر بچے ہوں گئے انکی چیں چیں پھر خرچے پر تمہارا

تمہاری بیوی سے جھگڑا ہوا گا وہ غصے سے تمہارا سر پھاردے گی تم ہسپتال چلے جاو

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

گئے وہاں کی دوائیں کھاو گئے مزاج میں اور کڑواہٹ آئے گئی ادھر صاحب جی نوکری سے نکال دیں گئے اتنے دن کی غیر حاضری پر پھر تو سیا پاہی سپا پاہی۔
ہاتھ نچانچا کر کہتی وہ شادی کا بہت ڈراؤنا نقشہ اس بے چارے کے سامنے کھینچ چکی تھی۔

جبکہ کم سن ڈرائیور منہ کھولے اپنی میم کو دیکھ رہا تھا۔
گاڑی کی سپیڈ اب تو بڑھا دو۔
وہ زچ ہوتے ہوئے بولی ڈرائیور نے ایک دم سے گاڑی کو تیز سپیڈ پر چھوڑا تھا جس سے وہ بخت سے تھوڑا ہی پیچھے رہ گئے تھے۔
بخت کی گاڑی ہسپٹل کی پارکنگ میں رکی تھی۔

وہ گاڑی سے نکلتا ہوا عجلت سے اندر بھاگا تھا۔
پانچ منٹ بعد وہ بھی گاڑی پارکنگ میں لگا گئے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یہ ہسپٹل کس لیے آئے ہیں کیا انہیں کہی پین ہے اگر ایسا ہے تو گھرا تنی قابل ڈاکٹر
موجود تھی یا پھر کوئی اور وجہ ہے کہی لوز موشن وغیرہ تو نہیں لگ گئے جو یہ عجلت
میں بھاگے ہیں۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

ڈرائیور نے حیرت سے اسکی بڑبڑاٹ سنی۔

میم یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اپنے کسی جاننے والے کی عیادت کو آئے ہوں۔

ڈرائیور نے اسے رائے فراہم کی جس پر وہ ایک دم سے اسکی طرف گھومی تھی۔

واو اتم تو بڑے زہین ہو تمہیں تو وکیل ہونا چاہیے تھا ڈرائیور کیوں بن گئے یہ خیال

مجھے کیوں نہیں آیا تم یہی ویٹ کرو میں پانچ منٹ میں آئی۔

وہ کہتے ہوئے اندر بھاگ گئی۔

جبکہ ڈرائیور فخر سے گردن اکڑا کر

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

گاڑی کے اندر بیٹھا تھا۔

چائے نہیں پیو گئے میرے ہاتھوں کی۔۔

زر گل چائے بنا رہی تھی جب خیام کو کچن میں آتا دیکھا لیکن وہ زر گل کو کچن میں
دیکھ کر انہیں پاؤں واپسی کے لیے پلٹا تھا جب زر گل کے طنز پر رکا۔
نہیں،

وہ سنجیدگی سے بولا۔

آپ کو تو میرے ہاتھوں کے چائے بہت پسند تھی نا۔

www.novelsclubb.com

وہ طنز سے مسکراتی ہوئی بولی۔

اب نہیں ہے۔

وہ بنا پلٹے آہستہ سے بڑبڑایا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں بھی کوئی مر نہیں رہی ہوں آپکو اپنے ہاتھوں کی چائے پلانے کے لیے۔

وہ غصے سے بولی۔

جبکہ خیام طنز سے مسکرایا۔

زر گل اللہ کرے تم خوش رہو اور مجھے بھول جاو۔

وہ آہستہ سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

پیچھے زر گل نے دھندلائی ہوئی نظروں سے اسکی پشت دیکھی۔

اللہ نا کرے میں تمہیں بھولوں۔

وہ دل پر ہاتھ رکھتی درد بھرے لہجے میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے ارد گرد دیکھا لیکن وہ نواب اسے کہی نہیں دیکھا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہیں یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں اس ڈرائیور نے باتوں میں الجھا دیا ورنہ وہ مجھے دیکھ جاتے۔

وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی ریسپشن کی طرف بڑھی۔

پیلی شلوار سرخ شارٹ کرتا پہنے گھنگھڑیا لے بالوں کو کھلا چھوڑے سر پر ریڈ ہی ویلوٹ کی شال لیے وہ ریسپشن پر کھڑی لڑکی کے پاس آئی۔
ایکسیوز می۔

وہ روعب دار لہجے میں بولی۔

ریسپشن گرل نے آئی گلاسز آنکھوں پر ٹھیک سے اٹکاتے ہوئے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یس میم!

وہ لڑکی سنجیدگی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ابھی ابھی ایک شخص وائٹ سوٹ پر بلیک واسکٹ پہنے یہاں آئے تھے برائے کرم مجھے بتادیں وہ کس طرف گئے ہیں آپکی بہت مہربانی ہوگی۔۔۔

وہ ریسپشن گرل کے قریب جھکتی ہوئی بولی۔

ریسپشن گرل نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا۔

مجھے نہیں پتا میں تو اپنے کام میں مگن تھی میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا۔

وہ لڑکی نے گھور کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کام میں ہی مگن کسی دن فوت ہو جانا۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی دائیں سائیڈ بنے لمبے کوریڈور کی طرف بھاگئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیں۔۔۔

وہ لڑکی حیرت سے اسکی پشت دیکھتی بولی تھی۔۔

کوریڈور میں اسے جو مل رہا تھا وہ اس سے یہی پوچھ رہی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اففف یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصے سے بولی۔

وہ وہاں سے ہوتی ہوئی بائیں کوریڈور کی طرف آتی ہوئی وہ رکی سامنے ہی عبداللہ کھڑا تھا وہ اکیلا تھا۔

عبداللہ کو فون کال آئی تھی جسے سننے کے لیے وہ باہر چلا گیا تھا۔

زر غون گہرا سانس لیتی ہوئی آگے بڑھی تھی نقوش میں تشویش تھی۔

وہ مرر کے دروازے سے نظر آتے وجود کو دیکھ کر ٹھٹھکی تھی۔

بیڈ پر پڑی فاطمہ تھی جس کے منہ پر اکیسجن ماسک لگا ہوا تھا تو دونوں بازوؤں پر

www.novelsclubb.com

ڈریپس آنکھیں بند تھیں اور وہ وجود اس پر جھکا ہوا تھا۔

زر غون کا دل زور سے ڈھڑکا تھا۔

یہ لڑکی تو کچھ جانی پہچانی نظر آرہی ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکے نقوش اسے کچھ خاص نظر نہیں آرہے تھے۔

وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی بخت کو اسکا ماتھا چومتا دیکھ کر۔

وہ اپنا ہاتھ سرعت سے اپنے منہ پر رکھ گئی تھی۔۔

دل تو کر رہا ہے کھینچ کر ایک پنچھ منہ پر ماروں۔۔

وہ پیر پٹختی ہوئی جلن سے بولی تھی۔

مروجا کر میری طرف سے۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی واپس پلٹ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پرسوں زر گل کا نکاح تھا۔

افف کیا کروں جس سے یہ نکاح ناہو کیا کروں کیا کروں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کمرے کے ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی جبکہ ہنی ہونٹوں پر ہاتھ رکھے خود بھی کچھ سوچ رہا تھا۔

آپی سنا ہے وہ جرمنی میں کمائی سے زیادہی فلٹ کرتا تھا۔

حنان کھڑا ہوتا پر جوش انداز میں بولا۔

تو ہمیں اس سے کیا یہاں تو اسکا کوئی فلٹ نہیں نا۔۔۔

وہ غصے سے بولی۔

جبکہ حنان اسکا چہرہ دیکھتا ہوا مسکرایا تھا جس پر وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی ہوئی گھبرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ اور کھل کر ہنسا تھا۔

یہ ایک اندھیرے کمرے کا منظر تھا جس پر ایک وجود کرسی پر باندھا کر رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اففف میری جان کو تکلیف ہو رہی ہے کاش تم میرے رشتے سے انکار نہ کرتی تو آج
تم میرے گھر کے کمرے میں ہوتی پھر اگر تم نے میری انسلٹ نہ کی ہوتی تو
اس اندھیرے کمرے میں نہ ہوتی ساری غلطیاں تو تمہاری اپنی ہیں میری جان میرا تو
کوئی قصور نکلتا ہی نہیں ہے۔۔۔

ایلی کمرے میں آتا مسکراتے لہجے میں بولا۔

جس پر وہ زخمی ہونٹوں سے مسکرائی تھی جس سے اسکے ہونٹوں کے جڑوں میں
بہت تکلیف ہوئی تھی۔

تمہارے وجود پر لعنت ہو تمہیں تو میں دیکھنا تک پسند نہیں کرتی۔

وہ بہت مشکل سے یہ چند الفاظ بولی تھی جس پر ایلی نے غصے سے ایک زوردار تھپڑ
اسکے منہ پر مارا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ درد سے چیخی تھی۔

رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا میری جان مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو جب تم بد تمیزی کرتی ہو تو میرا میٹر گھوم جاتا ہے اب رہنا تو تم نے اسی کرسی پر ہے مرنے تو دوں گا نہیں میں تمہیں جب تک تم مجھ سے شادی کے لیے ہاں نہیں کر دیتی یہی سڑتی رہو گئی۔

وہ اسکا جبر اہا تھوں میں پکڑتا ہوا سرد لہجے میں بولا۔

زرغون کا سارا چہرہ نیلونا تھا ہونٹوں کے کناروں پر خون سوکھ کر جم چکا تھا تو لمبے گھنگھڑیالے بال کندھوں تک آگئے تھے جو بہت بے ڈھنگے پن سے کاٹے گئے تھے

www.novelsclubb.com

میں تم سے نکاح نہیں کروں گئی نہیں کروں گئی۔

نیند میں چلاتی وہ ایک دم سے اٹھی تھی چہرہ پسینے سے تروترا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

گہرے گہرے سانس لیتی وہ بخت کو تلاش کرنے لگی تھی۔

جو گھر پر نہیں تھا۔

وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی سٹڈی روم میں آئی جو کہ خالی تھا۔

کیا وہ گھر پر نہیں آئے۔

وہ حیرت سے بڑبڑاتی ہوئی ہنہ کے روم میں آئی جہاں وہ اپنی گڑیا سینے سے لگائے سو رہی تھی۔

وہ اسکے ساتھ لیٹتی ہوئی ہنہ کو ہگ کر گئی۔

وہ لڑکی اسکی کیا لگتی ہے جو وہ اس سے اتنی محبت سے پیش آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے دھیمے سے بولی تھی۔

چھچھوڑے انسان تمہارا جینا خرام کر دوں گئی۔

وہ جلن سے بڑبڑائی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اففف وہ منظر تو میری آنکھوں سے ہٹ ہی نہیں رہا کیسے اسکا ماتھا چوم رہا تھا میرا اور
ہنہ کا تو کبھی نہیں چوما۔

غصے سے بڑبڑاتی ہوئی وہ تیج و تاب کھا رہی تھی۔۔۔

حنان کافی دیر اس سڑک پر کھڑا رہا تھا شاید اسکی نظروں کو کسی کے وجود کی تلاش
تھی جو آج دو دن سے اسکی نظروں سے او جھل تھا۔
پتا نہیں وہ لڑکی بے چاری ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔

وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سامنے دیکھتا ہوا بڑبڑایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہو رہا ہے۔

وہ کمرے کا خشر نشردیکھ کر چلایا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دوپہر کے تین بجے گھر آیا تھا کمرے کا حال دیکھ کر وہ چکرا کر رہ گیا۔

اسکی ساری پریس شدہ شرٹس سوٹ وغیرہ زمین بوس تھے اور میڈیم اور بیٹی ان پر کھڑی اوچھل رہی تھیں۔۔

یہ کیا حرکت ہے میرے کپڑے نیچے کیوں پھینکے ہوئے ہیں۔

وہ غصے سے اس سے باز پرس کرنے لگا تھا جو بالوں کی اونچی پونی بنائی بڑی تیکھی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہم کھیل رہے تھے۔

وہ مغرور تاثرات سے گردن اکڑا کر بولی۔

تم میرے کپڑوں پر چڑی کھیل رہی تھی واٹ دا ہیل از دس۔

وہ غصے سے پھنکارا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپکے کپڑوں تو خود ہی باہر آگے تھے بابا ماما کبڈ میں چھپی تھیں تو انکے ساتھ سارے کپڑے بھی باہر گر گئے تھے اس میں ماما بے چاری کا تو کوئی قصور نا ہوا نا۔
ہنہ نے اپنے باپ کے قریب آتے ہوئے سنجیدگی سے باپ سے زر غون کی تعرف داری کی۔

میرے کپڑے اگر باہر آ ہی گے تھے تو تم دنوں نے انہیں اندر رکھنے کی بجائے ان پر اوچھلنا کو دنا شروع کر دیا یہ کونسی کھیل تھی۔
وہ زر غون کو دیکھ کر سرد لہجے میں بولا۔

جس پر اس نے ناک چڑھا کر اسے چڑایا تھا جیسے اسکی کسی بات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔
www.novelsclubb.com

مس مرضی میرے سارے کپڑے واش کر کے انہیں پریس کر کے دوبارہ انہیں انکی جگہ پر رکھو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے قریب آتا ہوا بھینچے ہوئے لہجے میں بولا۔

میں نے تو زندگی میں اپنے کپڑے نہیں دھوئے تو آپ کے کیسے دھودوں ویسے بھی
ہمارے پیر صاف ستھرے تھے کونسے گندھے تھے نیچے کارپٹ تھی کپڑے
گندے تو نہیں ہوئے۔

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

میں زیادہ بحث کے موڈ میں نہیں ہوں جلدی سے کپڑے پکڑو اور جو کہا ہے وہ کرو
ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ غصہ ہوا تھا۔

میں نہیں دھوں گئی۔ www.novelsclubb.com

وہ ضد بھرے لہجے میں بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ایک بات تو بتاویہ تمہارے کپڑے ساتھ کیوں نہیں گرے تھے صرف میرے کپڑے ہی کیوں کبڈ سے گرے۔

وہ سنجیدگی سے اسکے نقوش کو دیکھتا ہوا سر دلچے میں بولا۔

بابا ممما سے ایسے کام نہیں ہوتے آپ اقصی سے کہیں دیں وہ کر دے گئی یا لونڈری کے لیے دے دیں ممما بے چاری کیا کیا کریں۔

ہنہ نے چھوٹی سے ناک سکوڑتے ہوئے ماں کی پھر سے فیور کی۔

کیا!!!!!!

وہ حیرت سے بولا۔

ہاں سن لیا نا آپ نے ویسے بھی برتن دھونے سے ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں دوسرا

میں کوئی ملازمہ نہیں تیسرا میں بالکل بھی کسی کی بات نہیں مانتی جو دل چاہتا ہے

وہی کرتی ہوں۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی کافی غصے و مغرور تاثرات سے بولی۔

تمہیں تو آکر سیدھا کروں گا خیر ابھی تو مجھے کہیں جانا اس لیے تمہاری بچت ہو گئی ہے۔

وہ غصے سے کہتا واش روم میں گھس گیا۔

بڑے نواب صاحب بنے پھرتے ہیں تین شادیاں کر لیں بڑے میاں نے کہی وہ چوتھی بیوی تو نہیں تھی خیر پتا تو لگا کر ہی رہوں گئی بلکہ زندگی اجیرن کر دوں گئی تمہاری دھوکے باز انسان۔

وہ پیرٹھ کر کہتی باہر بالکنی میں چلی گئی۔

جبکہ پیچھے کھڑی ہنہ نے حیرت سے اپنی ماں کو بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا۔

ہم نے تمہیں دیکھا تو

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کہہ دیا عشق مبارک ہو۔۔۔

زر گل کی مہندی پر وہ اسے دیکھتی مسکرا کر بولی تھی جس پر بخت نے اسے ناک چڑھا دیکھا تھا۔

، تمہیں دیکھا تو ہم نے،

، کہہ دیا عشق مبارک ہو،

سامنے سے آتے بخت کو دیکھ کر وہ بولی تھی جو کافی تیار شیار تھا، خیر تیار تو وہ ہمیشہ ہی رہتا تھا لیکن آج کچھ زیادہ ہی ٹوڑ تھی اسکی زر غون کی نظروں میں۔۔

یہ شعر میں آپکے لیے نہیں بولی ویسے ہی زبان پر آیا تو بولا دیا کسی خوش فہمی میں مت رہیے گا۔

وہ غصے سے اسکی تیاری کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جواباً دانت پیستا ہوا گزرنے لگا تھا جب وہ بازو اسکے آگے لے آئی۔

کیا تکلیف ہے تمہیں! تمہارے جتنا دماغ نہیں ہے میرے پاس جو تم جیسی کند
زہن لڑکی سے کھیلتا پھڑو آگے سے ہٹو مجھے دیر ہو رہی ہے۔

وہ کافی غصے سے بولا تھا۔

آپ سے زیادہ زہین تھی خبردار جو مجھے کند زہن کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
سمجھے آپ اور دوسری بات گھر میں مہندی ہے، آپ کہاں تیار ہو کر جا رہے ہیں
خیریت ہے نابڑے میاں جی یا کوئی اور چکر ہے۔

وہ اسکی تیاری کو مشکوک نظروں سے دیکھتی ہوئی ناک چڑھا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

تم سے مطلب۔

وہ اکھڑ انداز لیے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کم سن بیوی ہوں میں آپکی، مجھ سے بے وفائی کی تو چھوڑوں گئی نہیں ایک دفع
ہمارے کالج میں ایک لڑکے نے میری دوست کو دھوکہ دیا تھا ہم نے اسے دوسری
منزل سے دھکا دے کر گرا دیا تھا وہ ایک ماہ تک بیڈ سے اٹھ نہیں سکا احتیاط کریئے
گا آپ بھی دھکے دینے میں تو میں شروع سے ماہر ہوں۔

گردن اکڑا کر کہتی وہ اس کا خون کھول گئی تھی۔

پیچھے ہٹو دماغ مت چاٹو میرا۔

وہ اسے پیچھے ہٹاتا آگے بڑھ تھا۔

ہو گا تو چاٹوں گئی نا آدھے گھنٹے تک آجائے گا ورنہ آپکے سارے کارنامہ آغا جی کو بتا
دوں گی۔

www.novelsclubb.com

غصے سے کہتی وہ بڑی حولی کی طرف بھاگ گئی تھی۔

جبکہ وہ گہرا سانس لیتا خود کو کمپوز کرنے لگا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

اففف یہ لڑکی اور اسکی زبان کسی دن مجھے سے بہت مار کھائے گئی یہ۔

وہ دانت پیس کر کہتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

میرے لیے تو کبھی تیار نہیں ہوئے باہر جاتے وقت ہی کیوں تیار ہوتے ہیں وہ،

آپ سمجھا دیں انہیں ورنہ میں انکا ناک توڑ دوں گئی۔

آغا جی سے دل کے پھپھولے پھوڑے جارہے تھے چہرے پر بہت غصہ تھا تو دل میں ایک عجیب سی جلن۔

آغا جی ایک پل کو مسکرائے تھے۔

تو بیٹا تم اس پر نظر رکھا کرو خوبصورت ہے اور امیر بھی ایسے مردوں کی تو تلاش میں

www.novelsclubb.com

رہتیں لڑکیاں۔

آغا جی نے آفسوس سے اسے سمجھایا تھا۔

کیا ااا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

ہاں میرے بچے تم اس پر توجہ دیا کرو کھانا بنایا کرو اسے کپڑے وغیرہ ٹائم پر نکال کر دیئے اس سے وہ تم پر توجہ دے گا۔

آغا جی نے سراسر قریب کرتے ہوئے اسے سمجھایا۔

کاموں کی نکمی ہوں میں مجھ سے نہیں ہوتے کام، ویسے آپ یہ مت سمجھئے گا میں یہ اپنے لیے کہہ رہی ہوں یہ میں آپ کے لیے بول رہی ہوں اگر ایک اور شادی کر لی تو کتنی بدنامی ہو گئی آپ کی لوگ کیا کہیں گئے مجھے تو آپ کی فکر ہے ورنہ مجھے تو وہ زرا بھی اچھے نہیں لگتے کہاں میں چھوٹی سی بچی اور کہاں وہ ایجڈ۔

www.novelsclibrary.com
بالوں کو جھٹکتی ہوئی وہ ناک چڑھا کر بولی تھی۔

جبکہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا حنان بھرپور انداز میں مسکرایا تھا۔

آپی کیا بنے گا آپ کا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دھیرے سے بڑبڑایا تھا۔

ہاں بیٹا مجھے پتا ہے یہ تم میرے لیے کر رہی ہوں جہاں تم نے اتنا میرے لیے کیا ہے ایک فیور اور کر دواس پر توجہ دیا کرو بیٹا اگر اس نے چوتھی شادی کر لی تو کیا عزت رہ جائے گی تمہارے آغا جی کی۔

آغا جی مصنوعی روہانے لہجے میں بولے تھے۔

چچ آپ پریشان ناہوں کروں گئی میں کچھ نا کچھ ڈونٹ وری۔

انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی حنان اور دادا جی کو وہ بہت پیاری لگی تھی۔

زرگل کے چہرے پر سرد تاثرات رقم تھے چہرہ مرجھا چکا تھا چہرے کے نقوش میں سو گواریت سی تھی۔

زرگل یار پریشان ناہو اللہ بہتر تدابیر کرے گا ڈونٹ وری یار بس ریلکس رہو۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے اسکے ماتھے پر پیلا دوپٹہ ٹھیک سے جماتے ہوئے نرم لہجے میں اسے تسلی دی۔

زر گل کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

زر غون کا دل دکھاتا تھا۔

افف کیا کروں میں کیا ہنی کا پلین مان لوں اگر زر گل کو خوش رکھنا ہے تو حنان کا پلین ماننا ہو گا ہاں یہ مجھے کرنا ہے۔

زر گل پلیرز زتم پریشان ناہو میں کچھ نا کچھ ضرور کروں گی ڈونٹ وری یار۔

اسکا ماتھا چوم کر کہتی وہ زر گل کو بہت اچھی لگی جس پر زر گل مسکرائی تھی۔

چلو زر گل باہر سب ویٹ کر رہے ہیں تمہارے سسرال والے بھی آچکے ہیں۔

زرش کمرے میں آتی ہوئی بولی لیکن سامنے بیٹھی زر غون کو دیکھ کر اسکی پیشانی پر

بل پڑے تھے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہیلو زرش آپی بہت پیاری لگ رہیں آپ اس نیلے ڈریس میں مجھے بہت پسند ہے نیلا کلر۔

وہ زرش کو دیکھتی مسکرا کر بولی۔

مجھ آپی مت کہا کرو کوئی آپی نہیں ہوں میں تمہاری سمجھی کوئی ننھی کاکی نہیں ہو تم جو سب کو آپی بولتی ہو۔

زرش غصے سے بولی جس پر وہ مسکرائی۔

آپ مجھ سے پورے تین سال بڑی ہیں آپی جی میرے پاپا نے میری بہت اچھی پرورش کی ہے میں تو آپ کو آپی ہی کہوں گئی۔

وہ اسے تپاتی ہوئی بیڈ سے کھڑی ہوئی جبکہ زرگل زرش کو چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

گوٹو ہیل تم تو اٹھو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زرش زر غون کو کہتی زر گل سے بیزاری سے بولی۔

زر غون نے زرش کو گھور کر بہت احتیاط سے زر گل کو ہیڈ سے نیچے اترنے میں مدد کی۔

اتنے میں ہما مالا ملجہ بھی اندر آگئی تھی زر گل کو لینے۔

زر گل کو باہر سیٹج پر بٹھایا گیا زر گل کی ساس اور اسکی دونندیں بھی آئی ہوئی تھیں۔

جو سیٹج پر بیٹھی سب کو مغروریت سے دیکھ رہیں تھیں کافی ماڈرن تھیں وہ دونوں۔

زر گل گہرا سانس لیتی ہوئی بیٹھی سب بزرگ خواتین بھی وہیں تھیں۔

شاید ابھی بھی وہ اسی لڑکی کے ساتھ ہوں۔

زر غون سب کو آپس میں مصروف دیکھ کر کسی کے وجود کی کمی کو محسوس کرتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

آپی بھائی کے بنا اداس ہیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

حنان اسے کندھا مارتا ہوا شرارت سے بولا۔

جی نہیں سمجھے تم میری تو ٹانگوں میں درد ہے اس لیے چہرے کے نقوش میں
بیزاری ہے ورنہ میں تو بہت خوش ہوں سمجھے تم آپنی بھائی کے بنا داس ہیں آیا بڑا
بھائی والا۔

وہ غصے سے بولی۔

جبکہ حنان نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔
ویسے آپنی اگر ٹانگوں میں درد ہے تو بیٹھ جائیں نایا پھر جب بھائی آئے گئے تب ہی
بیٹھیں گئیں۔

وہ اسے چڑا کر شرارت سے کہتا ہوا بھاگ گیا۔
www.novelsclubb.com

ہنی کے بچے اللہ کرے تمہاری بیوی تمہیں اتنا مارے اتنا مارے کہ بس نا کرے مجھے
تپانے والے دیکھنا تم۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

جس پر پاس ہی کھڑی مالاشر میلی سی مسکان سے مسکراتی ہوئی حنان کو دیکھنے لگی جو اب اعظم صاحب کے پاس کھڑا اپنی آپی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

زرغون سر جھکٹی ہوئی چی ڑپر بیٹھنے لگی تھی جب وہ اسے لان میں آتا ہوا دیکھائی دیا تھا۔

پورے ڈیڈھ گھنٹے کے بعد آئیں ہیں اسی لڑکی کے ساتھ ہوں گئے۔

وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

بخت آغا جی کے پاس آکر بیٹھا تھا۔

جبکہ دور بیٹھے خاقان صاحب بیٹے کو بہت حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

بخت نے مسکرا کر آغا جی کی کسی بات کا جواب دیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جھنجھلائی،

ایک تو مجھ اور کوئی کام نہیں جو میں اسے دیکھ اور سوچ رہی ہوں تف ہے زر غون بی بی تم پر۔۔

وہ غصے سے خود کو لتاڑتی ہوئی زر گل کے ساتھ زبردستی جگہ بناتی ہوئی بیٹھی تھی جس پر اسکی نندنے زر غون کو گھورا بھلا یہ لڑکی کہاں سے اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی۔

وہ مہندی لگاتی لڑکی کو دیکھنے لگی جو بہت مہارت سے زر گل کے ہاتھوں پر مہندی کے نقش و نگار بنا رہی تھی۔۔۔

آپ کو بھی لگانی ہے۔ www.novelsclubb.com

زر گل نے زر غون سے پوچھا۔

نہیں یار مجھے نہیں پسند یہ مہندی لگانا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

پھر وہ چونکی تھی جب سیٹج پر آتے بخت کو دیکھا تھا اس کے ساتھ آغا جی بھی تھی۔
اذلان بخت نے زر گل کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے ہاتھ پر بہت سے پانچ پانچ ہزار
کے کئی نوٹ رکھے تھے۔

بھائی یہ سب کیا ہے۔

زر گل نے خفگی سے پوچھا۔

تمہارا شگن ایک بھائی ہی پہلے بہن کو مہندی والے دن شگن دیتا ہے تو کیا زر گل
میری بہن نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا نرم لہجے میں بولا تھا۔

جس پر زر گل کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرتے ہوئے اس کے گالوں پر
بکھڑے تھے۔

میرا بخت ہو تم ازنازہ احمد

دونٹ ویپ بچے خوش رہو۔

وہ پھر سے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر بنا کسی کو دیکھے سٹیج سے اتر گیا۔

زرش اور سنبل نے حیرت سے بخت کو دیکھا تھا۔

زرغون کی گود میں ہنہ آکر بیٹھی تھی۔

یہ کون تھا جو ابھی گیا ہے۔

زرگل کی نند نے جلدی سے زرگل سے پوچھا تھا۔

ہنہ اور زرغون نے ایک ساتھ اس لڑکی کو دیکھا۔

خاقان ماموں کی بیٹے اذلان بخت ہیں۔

www.novelsclubb.com

جواب ملیحہ نے دیا تھا۔

اوکیا یہ شادی شدہ ہے۔

بخت کی پر سنلٹی سے امپریس ہوتی وہ اس سے پوچھنے لگی۔

میراجت ہوتما از فائزہ احمد

ہنہ اور زر غون نے ایک ساتھ اس فیشن ایبل لڑکی کو گھورا۔

ہاں جی خیر سے شادی شدہ اور ایک بیٹی کے باپ ہیں کچھ اور جاننا ہے تو مجھ سے پوچھ لیں میں انکی بیوی اور یہ انکی بیٹی ہے۔۔۔

زر غون نے جل کر کہا تھا جس پر زر گل کی نندہکا ہوتا زر غون اور ہنہ کو دیکھنے لگی تھی۔

ہنہ نے مسکرا کر زر غون کے سرخ چہرے کو دیکھا تھا۔
مما مجھے مہندی لگوانی ہے۔

ہنہ نے ماں سے فرمائش کی تھی۔

زرش نے چونک کر اپنی بیٹی کو دیکھا دل میں حسرت سی جاگی تھی۔

ہاں لگواتی ہوں مالا آئی لگوا لیں نا۔

زر غون نے اسکے گرد بانہوں کا حصار بناتے ہوئے کہا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنہ ماما کے پاس آو۔

زرش نے بے ساختہ اسے پکارا تھا۔

ہنہ سمیت سب نے ہی زرش کو حیرت سے دیکھا تھا وہ تو اپنی بیٹی کو مخاطب تک نہیں کرتی تھی تو پھر آج کیسے اسے خود بلا لیا تھا۔

ہنہ نے چونک کر زرش کو دیکھا پھر زرغون کو۔

زرغون نے سر ہلا کر جانے کی اجازت دی۔

ہنہ ایک دم اسکی گود سے اتری تھی۔

جس پر زرش فخر سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com
ہنہ زرش کے قریب سے گزرتی ہوئی اپنے بابا کے پاس بھاگ گئی تھی۔

زرش نے حیرت سے ہنہ کو دیکھا تھا پھر اپنی خالی گود کو۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آدھی رات تک مہندی کا فنکشن چلا تھا۔

زرغون کمرے میں آتے ہی بیڈ پر گر کر آنکھیں موند گئی تھی۔

اف تھک گئی میں تو۔

وہ سرد باقی ہوئی بڑ بڑائی تھی۔

تب ہی بخت روم میں آیا واسکٹ اتار کر وہ کبڈ میں رکھتا واش روم میں جانے لگا تھا
جب وہ رکا۔

ہائے اللہ یہ درد۔

وہ تیز قدموں سے اس کی طرف آیا تھا جو پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگا کہ ابھی تو وہ باہر چنگی بھلی تھی۔

پیٹ میں درد ہے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کہتے ہی کراہی۔

واٹ لیکن تمہارے چہرے سے تو نہیں لگتا تمہیں پیٹ میں درد ہے۔

وہ تیکھے لہجے میں بولا۔

ابھی آہستہ پین ہے ہائے اب تیز ہو گئی ہے۔

کہتے ہی وہ پھر سے کراہی تھی۔

جس پر وہ چونکا تھا۔

افف ناقابل برداشت درد ہے پاپا ممہائے یہ درد۔

وہ کراہ رہی تھی بلکہ واویلے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میڈیسن دیتا ہوں آرام آجائے گا۔

وہ کہتے ہی کبڈ کی طرف بڑھا۔

نہیں اے گا آرام۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ایک دم سے بولی تھی۔

وہ حیرت سے پلٹا۔

کیوں نہیں آئے گا آرام۔

وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

وہ میرا مطلب ہے زیادہ درد ہو تو آرام کیسے آئے گا میرے لیے کاڑھا بنا کر لائیں۔

وہ پھر سے پیٹ پر ہاتھ رکھتی کراہ کر کہتی بیڈ پر لیٹ گئی۔

اور وہ کچھ دور کھڑا اسکے وجود کو دیکھتا کاڑھا بنانے چلا گیا۔

وہ اٹھ کر بیٹھی مزہ چکھاؤں کر رہی تھی میں آپکو۔

www.novelsclubb.com

وہ دانت پیس کر کہتی پھر سے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اونچا اونچا کراہنے لگی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ کاڑھا لے آیا تھا۔

یہ لو پیو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی طرف کپ بڑھاتا ہوا بولا۔

مجھ سے نہیں پیا جائے گا درد ہو تو کہاں کچھ کھایا پیا جاتا ہے ہائے پاپا آپ کی بیٹی مرنے لگی ہے منہ دیکھ جائے آخری دفعہ اپنی بیٹی کا۔

وہ اس سے کہتی پھر سے واویلے کرنے لگی تھی۔

وہ آنکھیں سکیرٹیں اسے دیکھنے لگا۔

سیریل سیٹ کے درد سے ہی تم فوت ہونے لگی ہو۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

موت آئی ہو تو چھوٹے موٹے بہانے ہی تو بنتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کراہتے ہوئے بولی۔

اففف۔

وہ گہرا سانس لیتا ہوا تھا مسلتا ہوا اسکے قریب آیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

چلو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔

وہ اسکی کلانی تھامتے ہوئے بولا۔

میں نہیں جاؤں گئی آپ بس یہی بیٹھ جائیں میں کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جاؤں گئی!

میں خود ڈاکٹر ہوں مجھے پتا ہے اس درد کا علاج ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے۔

وہ بیٹھتی ہوئی گھبرا کر پھر سے واویلا کرنے لگی تھی۔

جبکہ وہ اب اسے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔

بہانہ بنا رہی ہو۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتا سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتی ہوئی بھوکھلائی تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

م م میں کیوں بہانہ بناؤں گئی میں تو کبھی بہانے بناتی ہی نہیں ہوں درد تو اصلی ہے
اگر میں بہانے بناؤں تو اللہ کرے میرے دشمن کے سر پر جوئیں پڑیں بھلا زر غون
اعظم کیوں بہانہ کرے گئی۔۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے پہلے تو بھوکھلائی تھی لیکن پھر سنبھلتی ہوئی جلدی جلدی الٹا
سیدھا بول گئی تھی۔۔

مجھے تنگ کر رہی ہو۔۔

وہ اس بار نرم لہجے میں بولا آنکھیں اسکا باغور جائزہ لے رہیں تھیں۔

نہیں تو آپ کو تنگ کر کے مجھے کتنے نفلوں کا ثواب ملا گا بھلا۔۔

وہ ہائے کرتی درد بھرے لہجے میں بولی۔
www.novelsclubb.com

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھاری سفید کلائی پر بروان واچ باندھے ہوئے تھازر غون کو اسکی کلائی میں وہ
براون واچ بہت بھائی تھی وہ کمر پر ایک ہاتھ رکھتا گھر اسانس لیتا ہوا دو تین قدم پیچھے
ہٹتا ہوا باہر نکل گیا اس لڑکی کے ساتھ رہ کر بندے نے پاگل ہی تو ہونا ہوتا ہے۔
یہ مجھے اکیلا چھوڑ گئے بے مروت انسان ایک ایک زیادتی کا بدلہ لوں لوں گئی بالکنی سے
دھکاماروں گئی وہ بھی تیسری منزل سے۔
وہ بیڈ پر ہی کھڑی ہوتی ہونٹ بھیج کر بولی تھی ★...

حنان پھر سے اسی جگہ موجود تھا آج نظریں بہت واضح اس سانولے چہرے والی
لڑکی کو تلاش کر رہیں تھیں۔
www.novelsclubb.com

یہ لڑکی ٹھیک بھی ہے یا نہیں یا پھر کہی چلی گئی ہے۔
وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ارد گرد دیکھتا ہوا سوچنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ پیچھے بڑے سے پتھر پر بیٹھی زر غون بہت جا بختی ہوئی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

یہ کسے تلاش جا رہا ہے۔

وہ اسکے قریب آتی آتی برواچکا کر بولی۔

وہ گہری سانس لیتا مسکرایا۔

آپ کو!

وہ لب دباتا ہولے سے مسکراتا ہوا بولا۔

چل جھوٹے! میرے سے چھوٹے ہو اور چھوٹے ہی رہو گئے سیدھے سیدھے بتادو

ورنہ خیر نہیں ہو گئی تمہاری ایک بات بتادو تمہاری میں رینج میرج کروں گئی وہ

بھی اپنی پسند کی لڑکی سے میرا تو ایک ہی بھائی ہے پتا نہیں کیسی لڑکی پسند کرو گے تم

اور وہ بی بی تمہیں لیتی چلتا بنی تو!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے تو کوئی معصوم سی لڑکی چاہیے۔۔

وہ سٹارٹ ہو چکی تھی نان سٹاپ بولنا۔

وہ ہولے سے مسکراتا آپنی کو بانہوں کے ہالے میں لے آیا۔

آپ کا بھائی آپکی ہی پسند کی ہوئی کڑکی سے شادی کرے گا یہ وعدہ رہا حنان لاشاری
کا اپنی بہن سے۔

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتا مضبوط لہجے میں بولا۔

وہ مسکرائی۔

میں فلرٹ وغیرہ کرنے کی بھی اجازت نہیں دوں گئی بچو۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی تھی۔

جواباً وہ شرارت سے مسکرایا تھا۔

وہ دونوں چونکے ایک بلیک گاڑی سرعت سے انکے سامنے آکر رکی تھی۔

گاڑی کے اندر سے نکلتا شخص دونوں کو شاک میں ڈال گیا تھازر غون نے ایک دم سے حنان کا بازو ہاتھ میں لیا۔

چچ پناہ بھی ڈھونڈی تو اپنے سے چھوٹے شخص کی۔۔۔

ایلی طنزیہ مسکان سے سر جھٹک کر بولا۔

سہارا چھوٹا بڑا نہیں دیکھا جاتا سہارا تو سہارا ہوتا ہے پھر وہ چاہے ایک درخت کا ہی کیوں نا ہو اور تم جیسوں سے تو میں نمٹنا اچھے سے جانتا ہوں تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری آپی کا راستہ روکنے کی ایک سال جیل میں رہ کر سکون نہیں آیا تھا تمہیں، اگر اس بار تم نے میری بہن کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا

www.novelsclubb.com

حنان اسکا گریبان ہاتھوں میں لیتا اونچی آواز میں نفرت سے پھنکارا تھا۔

زر غون وہی کھڑی رہی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ ایللی طنز سے مسکرایا۔

سالے صاحب کو غصہ بہت۔۔۔۔۔

آگے کا جملہ حنان کے تھپڑنے روک دیا تھا۔

یو باسٹر ڈٹم لائٹوں کے بھوٹ ہو باتوں کے نہیں۔۔

وہ اسے تھپڑ مارتا چلایا تھا۔

جس پر ایللی نے بھی اس پر مکہ تانا تھا اب وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

زر غون منہ پر ہاتھ رکھے شا کس سے نکلتی ہوئی ہنی کی طرف دوڑی تھی ایللی کو دھکا دیتی وہ اپنے بھائی کے ساتھ آکھڑی ہوئی تھی۔

خبردار اگر میرے بھائی پر ہاتھ اٹھایا تو میں جان سے مار دوں گئی تمہیں کمینے انسان

--

وہ انگلی اسکے چہرے کے سامنے گھماتی اسے دھمکی دے گئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ایلی مسکرایا۔

جس پر حنان غصے سے پھر اسکی طرف بڑھ تھا جب زر غون نے سرعت سے اسے قابو کیا۔

ہنی چلو یہاں سے اسے تو بخت ہی سیٹ کریں گئے۔

زر غون اسکے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر اپنے بھائی کو کھینچتی ہوئی بولی۔

اسے تو میں بھی سیٹ کر سکتا ہوں آپ بس چھوڑیں مجھے۔

حنان نے قہر بھری نظروں سے ایلی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہنی چلو یہاں سے تمہیں میری قسم بس چلو یہاں سے یہ سائیکو ہے اگر اس نے تم پر

گولی چلا دی تو نہیں میں اپنے بھائی کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔

ایلی تمسخر سے مسکرا رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر حنان نفرت سے اسکی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اسے کھینچ کھانچ کر لے گئی تھی۔

حنان نے جاتے جاتے اسکی گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا۔

زر غون صرف ایلپی کی ہے ناکہ بخت کی اسے تو میں دیکھ لوں گا بلکہ اگلے جہاں پہنچا دوں گا بس کچھ عرصہ اور خوش رہ لو مائے ڈیر۔

وہ پستل انگلی میں گھماتا ہوا طنزیہ مسکان سے بولا تھا۔

★★★★★★★★★★★★

،

شادی کا دن ہے سو سو کام ہے مجھے

وہ

کچن میں کھڑی مچائے بناتی ساتھ ساتھ جھنجھلا بھی رہی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

چائے بنانا سوکھا کام ہے کیا جو لوگ کہتے ہیں چائے بنانا بھی کوئی کام ہے نہ اسیا پاقسم سے۔۔

چائے کو کپ میں چھانتی وہ بڑبڑارہی تھی ناک پر بہت غصہ دھراتھا کیونکہ وہ پھر سے تیار شیار ہو کر جو نکل چکا تھا۔

میں بھی دو مہینے بعد نکل جاؤں گئی آپکی زندگی سے پیچھے منہ دیکھتے رہ جائیں گئے سب۔۔

چائے کا سپ لیتی غصے سے بولی جب حنان اندر آیا۔

آپی پلین ریڈی ہے کیا؟

حنان اندر آتا ہوا بولا وائٹ شرٹ نلیک پینٹ میں وہ بہت چارمنگ لگ رہا تھا۔

زرغون کے مقابلے اسکا رنگ فیر تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں آجاؤ تم بھی مجھے ستانے بات سنو اپنے بھائی صاحب پر بھی نظر رکھ لیا کرو کہی ہاتھوں سے ہی نانکل جائیں معصوف۔۔

وہ چائے پیتی ناک چڑھا کر بولی۔

اففف میری آپنی کی یہ جیلسی۔

وہ اسکا چہرہ دیکھتا مسکرا کر بڑبڑایا تھا۔

نہیں نکلتے ہاتھوں سے اگر نکلے تو آپ کا بھائی پھر سے کھینچ لائے گا ڈونٹ وری۔

وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا۔

جبکہ وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک بات کہوں!

وہ چائے پیتی ہوئی بولی۔

دل کر رہا ہے تمہاری پھینٹی لگا لوں بہت تنگ کرنے لگو ہو۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

وہ بڑے نرم لہجے میں بولی تھی جس پر حنان کو آس پاس خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی وہ ایک جھٹکے سے کچن سے باہر تھا بلکہ گھر سے بھی باہر تھا۔ جبکہ وہ پیچھے نخوت سے سر جھٹکتی ہوئی چائے پینے لگی تھی۔

دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے سب نے ایک معصوم جان ہے میری۔
وہ کپ شلف پر رکھتی ہوئی بولی۔

زرگل کو ہال میں لے جا کر ثاقب کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔

خیام کل سے کمرے میں بند تھا اسے کھانا کھلانے کی شہد نے بہت کوشش کی لیکن اس نے دروازہ ہی نہیں کھولا تھا۔

زر گل ٹی پنک کلر کے لہنگے میں تھی بھاری میک اپ بھاری جیولری میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی وہ سادہ رہتی تھی اس لیے تو اس پر خوب روپ آیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سر جھکائے وہ ساکت سی بیٹھی تھی۔۔

تب ہی وہ مولوی آیا تھا جس نے زر غون اور بخت کا نکاح پڑھوایا تھا۔

مولوی کی نظریں ارد گرد بھٹک رہی تھی جیسے کسی کی تلاش میں

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔*

مولوی جی نکاح شروع کریں۔

منیب صاحب نے بسم اللہ کرنے کو کہا۔

مولوی جی رجسٹر کھولے نکاح کے کلمات پڑھنے لگے تھے۔۔

ایک منت مولوی جی اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

ہال میں سے آتی بلند آواز پر سب اس لڑکی کو دیکھنے لگے تھے جو برقعہ پہنے ہوئے

تھی نقاب میں سے صرف آنکھیں ہی نظر آرہیں تھیں جن میں بہت گہرا کا جل ڈالا

ہوا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ لڑکی دھیمے دھیمے قدموں سے سیٹج پر چڑھی تھی۔

مولوی جی نکاح پڑھوانے کی بہت جلدی ہے کیا آپ کو۔۔

پتلی سی آواز تھی اس لڑکی لیکن سخت۔۔

سب نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔

مولوی جی نکاح پڑھوانے کی بہت جلدی رہتی ہے آپ کو۔۔

سیٹج پر چڑھتی وہ لڑکی کچھ غصے سے بولی تھی۔

جس پر مولوی سمیت سب نے اسے چونک کر دیکھا۔

لڑکی کون ہو تم؟

www.novelsclubb.com

بخت نے آئی برواچکا کر پوچھا۔

یہ تو ثاقب بتائیں گئے کہ میں کون ہوں ثاقب بتاؤ نام میں کون ہوں تمہاری۔

وہ ثاقب کے قریب آتی بہت غصے سے بولی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وائٹ شیراونی پہنے ثاقب جو بہت غرور سے بیٹھا تھا اس لڑکی کے تیکھے لب و لہجے پر وہ چونکا کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

سجیلہ (مامی) ایک دم سے صوفے سے کھڑی ہوئی۔

اے لڑکی یہ کیا بکواس کر رہی ہو میرے بیٹا کا تجھ سے کیا واسطہ ہے ہاں وہ کیا جانے تم کون ہو

--

سجیلہ بیگم اپنے بیٹے کی طرف سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھتا دیکھ کر بہت سے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com
کون ہو تم اور یہ سب کیا کہہ رہی ہو۔

بخت اسکی طرف آتا ہوا بے تاثر لہجے میں بولا۔

میں نے کہا تو ہے

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ثاقب سے پوچھ لیں۔۔

وہ لڑکی کندھے اچکا کر بولی۔

نکاح شروع کریں مولوی جی یہ کوئی پاگل ہے جو پاگل خانے سے اٹھ کر آگئی ہے
میرے بیٹے کی شادی تڑوانے مر مٹی ہو گئی اسکی وجاہٹ پر۔۔

سجیدہ بیگم اس لڑکی کے وجود کو نفرت سے دیکھتی ہوئی بولی۔

زر گل نے ہونٹ بھیج کر آنکھوں میں آئے آنسو بہت ضبط سے روکے تھے۔

کیا مطلب نکاح شروع کریں میں کوئی پاگل نہیں ہوں ساسو ماں جی یہ میرا شوہر
ہے مولوی جی آپ ہی بتائیں کیا پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر شوہر دوسری شادی
کر سکتا ہے بتائیں زرا۔

وہ لڑکی غصے سے بولتی ہوئی مولوی جی کے پاس آئی جو پھر سے نکاح کار جسٹر کھول
چکے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مولوی نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلا کر باقی گھر والوں کو دیکھنے لگے۔

جبکہ باقی سب شاخس سے ثاقب اور اسکے گھر والوں دیکھ رہے تھے۔۔

ایک تو انکے خاندان میں جب بھی کوئی شادی ہوتی ہے تو ڈرامہ تو لازمی ہوتا ہے۔۔

ایک عورت اپنے ساتھ بیٹھی عورت سے بولی تھی جس نے تاسف سے ہاں میں سر ہلایا۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ لڑکی میں تو اسے جانتا تک نہیں۔۔

ثاقب حیرت سے بولا۔

میں کوئی جھوٹ نہیں بولتی میں جو کہہ رہی ہوں سچ بول رہی ہوں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے مجھ سے نکاح کیا پھر نکاح نامہ بھی اپنے پاس رکھ لیا میں نے بھی دے دیا کہ میں تو اس پر بھروسہ کرتی تھی مجھے کیا ہتا تھا یہ دھوکہ دے رہا ہے مجھے، ہاے اللہ میں کیا کروں گئی میرا تو تیرے علاوہ کوئی اور ہے بھی نہیں۔۔

وہ بولتی ہوئی سیٹج پر ہی بیٹھ کر رونے لگی تھی جس پر سب نے پریشانی سے اس روتی ہوئی لڑکی کو اور دیکھا پھر ثاقب کو جو شا کس سے بت بنا اپنی ماں بہنوں کو دیکھ رہا تھا

یہ کونسی والی ہے۔

سجلیہ بیگم بیٹے کے کان میں بہت غصے سے بولی۔

پتا نہیں امی جان وہ تو جرمنی میں ہے یہاں تو میں نے کوئی نکاح نہیں کیا تھا۔

ثاقب چہرے سے پسینا صاف کرتا ہوا بھوکھلا کر بولا کہ دور کھڑا بخت بہت خونی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اے لڑکی شکل دیکھا ونا زرا ہمیں اور نکاح نامہ نہیں ہے تو کوئی تصویر ہی دیکھا دو

--

سنبل بی بی چیئر سے اٹھتی ہوئی غصے سے بولی کہ وہ شوہر کی نظریں خود پر محسوس کر رہیں تھیں جن میں غصہ بہت واضح تھا۔

جی میں پردہ کرتی ہوں غیر مردوں سے اور ہمارے ہاں تصویر وغیرہ بھی نہیں بنائی جاتی لیکن انکی اور میری ایک تصویر ہے رکئے میں دیکھاتی ہوں آپکو۔

وہ لڑکی جھٹ سے کھڑی ہوتی اپنا تھیلے جیسا بیگ ٹٹولنے لگی تھی۔

بہت جدوجہد کے بعد بیگ سے ایک تصویر برآمد ہو ہی چکی تھی۔

اس لڑکی نے شو شوں کرتے ہوئے وہ تصویر سنبل بی بی کی طرف بڑھائی تھی۔

جوانہوں نے گھبرا کر پکڑی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تصویر میں ایک لڑکی تھی جو بہت خوبصورت تھی اور ساتھ ثاقب تھا جو بہت پیار سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

انہوں نے شا کس سے ثاقب کو دیکھا تھا جس کی شکل رونے والی ہو گئی تھی ماموں صاحب سر تھام کر چیئر پر بیٹھ گئے کہ اس لڑکے نے انہیں شروع سے ہی بہت پریشان کر کے رکھا تھا۔

بخت نے تصویر انکے ہاتھ سے پکڑ کر اس لڑکی کو بہت غور سے دیکھا جو اسکے دیکھنے پر مولوی کو دیکھنے لگی تھی۔۔

وہ پھر سے لڑکی کو دیکھنے لگا چہرے پر سنجیدگی سی چھا گئی تھی۔

اس کے ہاتھ سے باری باری سب تصدیق پکڑ کر دیکھتے جا رہے تھے۔۔

یہ تصویر جھوٹی ہے۔

ثاقب کی والدہ نے غصے سے اس لڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اتار و برقعہ۔۔

وہ پھنکاری تھی اس لڑکی پر وہ بھاگ کر بخت کے پیچھے ہوئی۔

چہرہ کیوں نہیں دیکھا ہی تم جب تک چہرہ نہیں دیکھا وگئی ہم کیسے مان لیں یہ لڑکی تم ہی ہو۔

سنبل بی بی بھی میدان میں اتری۔۔

وہ لڑکی گھبرا کر بخت کو دیکھنے لگی جو بہت بے تاثر چہرے سے آغا جی کو کوئی شارا کر رہا تھا۔

سحبیلہ ہماری بیٹی کوئی فالتو نہیں جو ہم ایسے ہی بیاہ دیں ارے ہمارے خاندان میں رشتوں کی کمی نہیں تھی ہم نے تو سنبل بہو کی بات کی لاج رکھ لی ورنہ کہاں ہماری زر گل اور کہاں یہ ثاقب ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں بس بات ختم۔۔

آغا جی ختمی لہجے میں کہتے ہوئے چیئر پر بیٹھ گئے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ لوگ اپنی بات لے جائیں ہمیں نہیں منظور
یہ رشتہ جس کے کریکٹر میں جھول ہو میری بیٹی پاک صاف کردار کی ہے ہمیں اس
کے لیے کوئی ایسا ہی لڑکا چاہیے۔۔

منیب صاحب بہت غصے سے بولے۔

جس پر سجدہ بیگم کو بہت غصہ چڑھا تھا۔

ثاقب تو اس لڑکی کو غصے سے گھورے جا رہا تھا۔

سنبل اگر ہماری بے عزتی ہی کروانی تھی تو کیا ضرورت تھی یہ سب ڈرامہ کرنے
کی ارے کوئی بھی ایسے کہہ دے گا تو آپ لوگ ایسا کریں گے ہمارے ساتھ مجھے تو
لگتا ہے آپ لوگوں کو کسی ایسے موقع کی ہی تلاش تھی۔

سجدہ بیگم غصے سے بیگ کندھے پر رکھتی ہوئی بولی۔

بھابھی میری بات تو سنیں منیب آپ لوگ سمجھے ثاقب ایسا نہیں ہے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سنبل بیگم بے بسی سے بولی۔

زر گل کے چہرے پر مطمئن سے تاثرات چھا گئے تھے۔

رہنے دو بی بی پہلے تو میرا خیال تھا تمہاری بڑی بیٹی کو اپنے بھائی کے بیٹے سے بیاہ دوں
گئی اب گھر پر ہی رکھ دو دونوں بیٹیوں کو ارے لڑکوں کو لڑکیوں کی کمی نہیں ہوتی ہے
، یہ تو لڑکیاں والے ہی دھکے کھاتے ہیں ہمارے گھر پر قدم مت رکھنا سنبل بی بی جو
کرنا تھا تم نے کر دیا۔

سجیہ بیگم نخوت سے کہتے ہی ثاقب کی کلائی پکڑتی اس لڑکی کے پاس آئی۔
وہ گھبرا کر پیچھے ہٹنے ہی والی تھی جب سجیہ نے اسکی کلائی کو ہاتھ میں لیا۔

چلو میرے ساتھ اب کہاں بھاگنے کی تیاری ہے تمہاری۔

سجیہ بیگم اسے سامنے لاتی ہوئی غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں کیوں آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں اگر آپ نے مجھے راستے میں ہی جان سے مار کر پھینک دیا یا پھر میرے منہ پر تیزاب پھینک دیا تو میں تو اپنی جان کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لوں گئی چاہے جو مرضی کر لیں۔

وہ لڑکی گھبرا کر پتلی آواز میں کہتی ہوئی اپنی کلائی چھڑانے لگی تھی۔

ساتھ تو تمہیں چلنا ہی ہو گا۔

ثاقب نے بھی پھنکار کر کہا۔

یہ کیا تماشا ہے جب وہ لڑکی تم لوگوں کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو زبردستی کیوں کی جا رہی ہے اسکے ساتھ۔

حنان اچانک سے ہی کہی سے سامنے آتا سنجیدگی سے بولا۔

بخت

حنان اور اس لڑکی کو دیکھتا پاس پڑی چیئر پر بڑا ریلکس ہو کر بیٹھا تھا

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

تم کون ہوتے ہو میاں، ہمارے معاملے سے دور رہو اور سنبل بی بی اب تمہاری بیٹی کو بھی کوئی بیاہ گا نہیں پہلے بڑی بیٹی گھر بٹھائی ہوئی تھی اب چھوٹی بھی بٹھا کر رکھو میری بددعا ہے یہ جو تم نے ہماری بے عزتی کی ہے اس کا صلہ تمہیں جلد ملے گا دیکھ لینا تم۔۔۔

سجیدہ بیگم پھر سے اپنی نند پر برسی بھلا ایسی معصوم لڑکی ان لوگوں کو کہاں سے ملنی تھی۔

انہیں تو بس یہی غم کھائے جا رہا تھا۔۔

کیوں آپ کوئی ولی اللہ ہیں جو آپ کی بددعا لگے گی۔۔۔

وہ لڑکی سرعت سے بولی،

لیکن پھر خود کی چلتی زبان کو کوس کر رہ گئی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تھپڑ مار کر منہ لال کر دوں گئی تمہارا سمجھی تمہارے لیے اچھا ہو گا ہمارے ساتھ چلو
ورنہ بہت برا انجام ہو گا تمہارا۔

یہ لڑکی آپکے ساتھ نہیں جائے گی جو کرنا ہے کر لیں آپ لوگ۔

حنان نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔

جبکہ باقی سب لوگ پریشانی سے انکی طرف دیکھے جا رہے تھے۔۔۔

آغا جی اور خاقان صاحب منیب کو تسلی دے رہے تھے جو پریشان تھے۔۔

زرش زرگل کے پاس بیٹھی ہوئی تھی چہرے پر سپاٹ تاثرات تھے۔

کیوں میاں تم کون ہوتے ہو یہ میرے بیٹے کی بیوی ہے تو ساتھ ہی جائے گی نایا تم

www.novelsclubb.com

رکھو گئے اس اپنے پاس۔۔

سجیلہ بیگم نے نفرت سے پوچھا جس پر بخت ایک دم سے چیڑ سے کھڑا ہوا تھا ایک

منٹ میں مجھے یہاں سے چلتے نظر آئیں ورنہ لحاظ نہیں کروں گا میں!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مجھے آپکا بیٹا نہیں پسند اپنی بہن کے لیے اگر یہ لڑکی جھوٹی بھی ہے تو پھنسر بھی مجھے
آپ لوگ اپنی بہن کے لیے نہیں پسند نکل جائیں اور اب کبھی یہاں کا رخ مت
کریئے گا،

بخت صرف ایک بار موقع دیتا ہے بار بار نہیں۔

وہ سخت لہجے میں بولا تھا جس پر وہ لڑکی بھی تھوڑا ڈر گئی تھی۔

حنان گہری سانس لیتا مسکرایا اب اسے کوئی ڈر نہیں تھا اس کے ساتھ اسکا بھائی جو تھا

میں بھی دیکھوں گئی کہ اب کون زر گل کو بیابنے آئے گا اور میری آتی ہے یہاں
جو تی ارے میرے بیٹے نے ایک نہیں دو دوشادیاں کر رکھی ہیں جرمن میں جاو جو
کرنا ہے کر لو ہماری بلا سے آیا بڑا دھمکی دینے والا چلو جی آپکو ہی اپنی بہن کے گھر
رشتے داری کا شوق چڑا تھا اب اتر چکا ہو گا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جہلانہ انداز میں غرور سے بولتی ہوئی چلتی بنی پیچھے پیچھے سب باراتی بھی چلے گئے تھے۔

اب گھر والے اور کچھ مہمان ہی رہ گئے تھے۔

اب سب اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے وہ لڑکی جلدی سے وہاں سے نکلنے ہی لگی تھی جب اسے ٹھوکر لگی تھی اور وہ سرعت سے نیچے گری۔۔

ہائے اللہ۔۔

وہ کراہی تھی۔

حنان بھاگتا ہوا اسکے قریب بیٹھا چہرے پر پریشانی تھی وہ اسے اٹھاتا ہوا کھڑا ہوا جب بخت کو اپنی طرف طنز سے دیکھتا دیکھا۔

شکر یہ بھائی اٹھانے کے لیے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکی حنان سے کہتی ہوئی آگے بڑھی جب رکی سامنے ہی اعظم صاحب آگے تھے۔

نقاب اتار دو بیٹا جی مجھے کمرے میں بند کر کے یہاں بھاگ آئی تھی کیونکہ میں اپنی بیٹی کا منصوبہ سن جو چکا تھا۔

اعظم صاحب طنز سے بولے انکے ساتھ خیام بھی تھا وہی تو انہیں کمرے سے باہر نکال کر لایا تھا وہ فون بھی انکا چڑلائی تھی۔

سب کو اپنی طرف حیرت سے دیکھتا دیکھ کر وہ تھوک نگلتی ہوئی سب کو ایک ایک نظر دیکھنے لگی۔۔

انکل جی میں تو کوئی اور ہوں آپکو غلط فہمی ہوئی میں چلتی ہوں اللہ حافظ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جلدی سے کہتی ہوئی بھاگی تھی جب بخت نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے ایک دم سے اپنے سامنے کیا۔

وہ بہت آہستہ سے اسکا نقاب اسکے چہرے سے سرکا چکا تھا۔

سب شاک سے اسے دیکھ رہے تھے۔

وہ بے چارگی سے مسکرائی سب کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر۔

مولوی جی جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

م م میرا تو کوئی قصور نہیں ہے یہ پلین تو حنان کا تھا میں نے تو صرف پاپا کو کمرے میں بند کیا تھا وہ بھی حنان کے کہنے پر میں تو معصوم ہوں اتنا کہاں سوچ سکتا ہے میرا

بے چارہ سادماغ۔۔۔
www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے سر جھکائے ہی بولی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

حنان نے گھبرا کر آپی کو زور سے کندھا مارا جس پر زر غون نے اسے بے چارگی سے دیکھا۔

یہ کیا طریقہ تھا تم لوگوں کو شرم نا آئی میری بیٹی کی زندگی سے کھیلتے ہوئے تم دونوں نے میری بیٹی کی زندگی خراب کر دی خاندان والے سو سو باتیں بنائے گے میری بیٹی کے متعلق۔۔

سنبل بی بی ان پر غصہ ہوتی ہوئی پھنکاڑی۔۔
وہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے پھر بخت کو دیکھنے لگے تھے۔
آغا جی پیشانی مسلتے ہوئے ان کو دیکھ رہے تھے۔

خیام دور کھڑا تھا نظریں جھکائے وہ جوتے کی نوک سے زمین کھڑچ رہا تھا۔۔

ہائے ہائے میری تو دونوں بیٹیوں کی ہی قسمت ماری تھی۔۔

وہ واویلے کرنے لگی تھی۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

چپ رہو جو ہوا اسکی زمرہ دار تم خود ہو تم نے خود دونوں بیٹیوں کی زندگی خراب کی ہے کسی اور کو الزام مت دو۔

منیب صاحب صوفی سے کھڑے ہوتے ہوئے سرد لہجے میں بولے۔

زرگل نے بہتے آنسو سمرت سے صاف کیے۔

ہاں میں ہی مہ دار ہوں بھلا کون ماں چاہے گئی اپنی بیٹیوں کی زندگی خراب کرنا
ہماری تو قسمت ہی ماری تھی جو رہی سہی کسر تھی وہ اس زر غون بی بی نے پوری کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔*

سنبل بیگم صوفے پر ایک دم سے بیٹھتی روتی ہوئی بولی۔

باقی دیور انیاں، جھٹانیاں پریشانی سے بیٹھیں ہوئیں تھی کس نے چاہا تھا یہ ہو۔۔

ینگ جنریشن بھی چپ چاپ پریشانی سے زر غون اور حنان کو دیکھ رہی تھی۔

بخت اچانک ہی خیام کو دیکھنے لگا پھر سر جھکائے روتی زر گل کو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کچھ سوچتا ہوا آغا جی کی طرف چلا گیا ان کے قریب بیٹھتا وہ ان سے دھیمے میں کچھ بات چیت کرنے لگا تھا پھر اس نے شملہ پھوپھو کو بھی اپنے پاس بلا لیا تھا۔

مولوی جی کبھی کبھی نظریں اٹھا کر زر غون کو دیکھ لیتے۔

جو پریشانی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی باپ دونوں کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈانٹ رہے تھے۔

یہ کیا کوئی تماشا تھا جہاں تم اپنی ایکٹنگ کے جوہر دیکھانے چلے آئے دفع ہو جاؤ تم دونوں میری نظروں کے سامنے سے کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا تم دونوں نے۔

وہ بہت غصے سے دونوں کو ڈانٹ رہے تھے۔
www.novelslabb.com

اس بار معاف کر دیں آئندہ ایسا نہیں ہو گا نا ہی ہم آپ کو کمرے میں بند کریں گئے

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے مناتے ہوئے بے چارگی سے کہا۔

برقعہ ابھی بھی پہنا ہوا تھا بس نقاب اتر چکا تھا میڈیم کا۔

چپ رہو دونوں آواز نا آئے تم دونوں کی مجھے ابھی تو تم دونوں کو اندر جا کر سیدھ کرتا ہوں۔

وہ ان دونوں کو دھمکی دیتے ہوئے آغا جی کی طرف چلے گئے۔

اب کیا ہو گا آپ۔۔

حنان نے پریشانی سے بولا۔

جو منظور خدا ہو گا ہمارا کیا قصور یہ سب تو ایسے ہی لکھا تھا نا۔۔

وہ اپنے بھائی کو تسلی دیتی اپنی طرف دیکھتے مولوی کو گھور کر رہ گئی۔۔

اس گاؤں میں یہ چھچھوڑا مولوی ہی رہ گیا تھا نکاح پڑھانے والا مجھ میں پتا نہیں

کون سے ہیرے لگے ہیں جو مجھے ہی دیکھتا رہتا ہے۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ مولوی کو دیکھتی غصے سے بڑ بڑائی۔۔

جبکہ مولوی سرعت سے نظریں جھکاتا ہوا کھڑا ہوتا جانے لگا تھا جب بخت کی آواز پر رکا۔

مولوی جی نکاح پڑھانے کے بعد جایئے گا۔

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا جس پر سب نے ہی حیرت سے اسے دیکھا۔

نکاح مگر کس کا؟

سنبل بی بی حیرت سے بولی۔

زر گل اور خیام کا۔

اس نے خیام کو دیکھتے ہوئے سنبل چاچی کو جواب دیا جس پر سب حیرت سے کھڑے ہوتے اسے دیکھنے لگے۔

خیام نے بے یقینی سے بخت کو دیکھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل ہونٹوں کو کاٹتی ہوئی رونے لگی تھی۔

جس پر زر غون اسکی طرف بڑھتی اسے سینے سے لگا گئی۔۔۔

بھائی کیا آپ میرے بیٹے کو اپنی بیٹی کے لائق سمجھتے ہیں اگر سمجھتے ہیں تو میری جھولی

میں زر گل ڈال دیں آپکی بہن پر آپکا یہ بہت بڑا احسان ہو گا۔۔

شملہ بھائی کے آگے دوپٹہ پھیلتی ہوئی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔

جس پر منیب لاشاری اپنی بہن کو گلے لگائے تھے۔

سنبل بی بی پیچ و تاب کھاتی رہ گئی بھلا انکے پاس اپنا تھا ہی کیا جو وہ اپنی بیٹی کو انکے بیٹے

کو سونپ دیتی لیکن وہ جانتی تھی اس بار انکی کوئی نہیں سنے گا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ماں بیٹی فقط جلتی بھنتی ہی رہ گئیں۔۔۔

اففف پلیر ز زایمو شمل سین مت کریٹ کریں ٹینشن والے ماحول میں تو میرا بی

پی ہی شوٹ کر جاتا ہے۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون سب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر جلدی سے بولی۔

بخت نے بڑی تیکھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

زر گل بچے کیا اپنے باپ کا فیصلہ تمہیں منظور ہے۔

منیب صاحب زر گل کو کندھوں سے تھامتے ہوئے پیار سے بولے۔۔

زر گل بھرائی آنکھوں سے اپنے باپ کے شفیق سینے سے لگ گئی تھی۔

خیام کو حنان تھام کر زر گل ساتھ بٹھا چکا تھا خیام کے چہرے پر ان گنت رنگ بکھر چکے تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں نکاح کا فریضہ سرانجام دے دیا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ خوش تو ہیں بخت لاشاری کے ساتھ۔

مولوی جاتے ہوئے اسکے قریب رکنا ہوا بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اگر ناخوش ہوئی تو طلاق دلو او گئے کیا مولوی ہو مولوی ہی رہو یہ چھچھوڑی حرکتیں

چھوڑ دو ورنہ کوئی نکاح نہیں پڑھوئیں گا آپ سے۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتی ہوئی حنان کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا ★

مولوی بڑبڑاتا ہوا منہ بسور کر رہ گیا تھا۔۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

زر گل کا صرف نکاح ہی کیا تھا رخصتی دو ماہ بعد طے پائی تھی۔۔

سب کام نمٹاتے رات کے دس بج چکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈرتے ڈرتے کمرے میں آئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کمرہ خالی دیکھ کر وہ خوشی سے گہری سانس خارج کرتی واش روم کی طرف بھاگنے ہی لگی تھی جب سٹڈی روم سے باہر آتا اذلان بخت اسکی کلائی ہاتھ میں لیتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔

وہ ڈر سے چیخ مار کر رہ گئی جس پر اذلان بخت نے اسے ہونٹوں پر سرعت سے ہاتھ رکھا۔

وہ بڑی بڑی آنکھوں میں حیرانگی لیے اسے ساکت کھڑی دیکھتی رہی کیونکہ بخت کا ہاتھ اسکی کمر کے گرد تھا۔

آج کیا تماشا کریٹ کیا ہے تم نے۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔ www.novelsclubb.com

میں نے تو کچھ نہیں کیا ساری غلطی تو ہنی کی تھی۔

وہ اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتی ہوئی مصنوعی معصومیت سے بولی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سیر یسلی تم تو بہت معصوم ہو تم کہاں کچھ کرتی ہو جو ہوتا ہے وہ خود بخود ہو جاتا ہے
نا۔

وہ سر دلہے میں اسے اپنے اور قریب کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ مجھ سے سب کچھ خود بخود ہو جاتا ہے میں جان بوجھ کر کچھ
نہیں کرتی۔۔

وہ سر جھٹک کر تاسف سے بولی۔۔

جس پر وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھتا اسے اپنے اور قریب کھینچ گیا۔

کیوں بیوی بننے کی ایکنگ کی تھی تم مجھے سیدھے طریقے سے بتا دیتی تو میں کوئی نا
کوئی حل ڈھونڈ لیتا تم جانتی ہو یہ کتنا بڑا ر سکی تھا آخر تم کب بڑی ہو گئی۔

وہ زچ ہوتا ہوا بولا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

حنان کا پلین تھا میں تو خوا مخواہ ہی پھنس گئی ویسے بھی جو ہوا اچھا ہوا میں نے ایسے ہی سوچا تھا اور وہ شادی شدہ بھی تھا ہماری زر گل میں کیا کمی تھی جو اس کے ساتھ بیاہ دیتے وہ برے لوگ تھے بس پھر ہم نے طے کر لیا یہ نکاح تو کسی صورت نہیں ہونے دیں گئے پاپا نے میری اور ہنی کی ساری گفتگو سن لی تھی وہ ہمیں ڈانٹے باہر بتانے گئے تھے جس پر ہم نے انہیں لاک کر دیا۔

وہ سر جھکائے شرمندگی سے بولی ساتھ ساتھ اسکا ہاتھ بھی کمر سے ہٹانے کی جدوجہد جاری تھی لیکن اذ لان بخت بنا اسکی کوشش کو کوئی اہمیت دیئے تیکھی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

شرم نہیں آئی تھی چاچو کو لاک کرتے ہوئے۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ائی تھی لیکن ہم نے کونسا انہیں لاکپ میں بند کروایا تھا روم میں ہی تھے نا وہ بس میں جا کر انہیں کھولنے ہی والی تھی جب وہ باہر آ گئے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ممناتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔

کیوں کہا تم نے کہ تم اس کی بیوی ہو تم کچھ اور بھی تو کہہ سکتی تھی۔۔

وہ اسکے نقوش دیکھتا ہوا دھیمے سے بولا۔

تو اور کیا کہتی کہ میں آپ کی گرل فرینڈ ہوں پلیز اس سے شادی نا کریں مجھ سے کر لیں۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔

شٹ اپ زر غون بولنے سے پہلے کچھ سوچ لیا کرو۔

وہ غصہ ہوا تھا اس پر۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے زبردستی اسکا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹایا۔

آپکے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہر وقت غصہ، غصہ کر کر کے کسی دن غصے کے مریض بن

جائیں گئے ڈاکٹر کی ہدایت کو سنجیدگی سے لینا چاہیے مسٹر ویسے ایک بات کہوں

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اسٹریلیا میں میرا اک دوست تھا شینی وہ آپکی ہی طرح غصہ کرتا تھا پھر ایک دن اسے پیار ہو گیا اور وہ پیار کا مریض بن گیا آپ بھی غصہ کم کیا کریں یہ ناہو آپ بھی غصے کی بجائے پیار کے مریض نا بن جائیں۔۔

وہ شرٹ کی سلیوز کمنیوں تک موڑتی ہوئی لا پرواہی سے بولی۔

جبکہ وہ سردائیں بائیں ہلاتا اسے دیکھتا رہ گیا۔

وہ منہ بسورتی یوٹی واش روم میں بھاگ گئی تھی زرا اور رکتی تو کوئی اور الزام لگا دینا تھا اس نے اس بے چاری پر۔۔

یہ لڑکی شاید ہی کبھی بڑی ہوگی۔

وہ واش روم کے بند دروازے کو دیکھتا ہوا بڑبڑایا تھا۔۔

بخت نے پیار سے اسکا سر ہلایا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فاطمہ پہلے سے کافی کمزور ہو گئی تھی ڈاکٹر نے اسے ٹینشن دینے سے منع کیا تھا۔

اپنے بھائی کے گھر جانا ہے میری گڑیا نے۔

وہ چیخ سے اسکے منہ میں سوپ ڈالتا پیار سے بولا۔

جس پر فاطمہ نے حیرت سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھا۔

وہ دھیمے سے مسکراتی سر ہلا گئی۔۔

میں آپکے ساتھ زر غون بھا بھی کے ساتھ اور ہنہ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں تھک چکی ہوں ہو سٹل میں رہ رہ کر عبد اللہ بھائی بہت اچھے ہیں بلکہ انکی ساری فیملی ہی بہت اچھی ہے لیکن مجھے اپنے بھائی کے ساتھ رہنا ہے اپنے حقیقی رشتہ داروں کے ساتھ رہنا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بھائی کے ہاتھ پکڑتی ہوئی دھند لائی نظروں سے بولی۔

بخت گہری سانس لیتا اسکا سر پیار سے چومتا آنکھوں میں آئی نمی پی گیا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کو کڈنیپ کر لو بہت آزاد رہ لیا اس نے اب اور نہیں۔۔

ایلی نے بہت غصے سے کہا تھا اپنے ساتھی کو۔۔

او کے بوس کام ہو جائے گا کیونکہ کام بہت ر سکی ہے تو میں پیمنٹ اپنی مرضی سے
لوں گا۔

اس آدمی نے سنجیدگی سے ایلی کو باور کروایا۔

تمہیں تمہاری مانگ سے زیادہ رقم ملے گی اب جاو اور اپنا کام کرو۔

ایلی پسٹل کو کھولتا ہوا مسکراتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

زر گل لان میں بیٹھی تھی جب اپنی طرف آتے خیام کو دیکھ کر وہ ایک دم سے

کھڑی ہوتی اندر جانے لگی تھی جب خیام ایک دم سے اس کے سامنے آیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر کیا معاف نہیں کرو گئی۔۔

وہ بہت پیارا اور ندامت سے بولا۔

کیوں معاف کروں میں آپکو ہاں کیا آپ نے یہ رشتہ ہونے سے روکا تھا یا پھر میری شادی ہونے سے روکی تھی وہ تو بھلا ہوا ان بہن بھائی کا آپ پر رہتی تو اب تک رخصت ہو چکی ہوتی اس ثاقب کے ساتھ۔۔

وہ چیخ کر روتی ہوئی بولی۔

مجھے میری ماں کے جڑے ہاتھ باندھ گئے تھے زر گل ورنہ خیام بزدل تو نہیں تھا چاچی نے ماما کو بہت واضح کہہ دیا تھا گر یہاں رہنا ہے تو رہو لیکن میری بیٹی کے بارے میں ایسا سوچنا بھی مت ورنہ تمہارے بیٹے کو اسکے ماموں کی نظروں میں گرا دوں گئی میں تو نہیں ڈراتھا لیکن امی میرے آگے ہاتھ جوڑ گئیں تھی میں اپنی ماں کی گستاخی نہیں کر سکتا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

خیام گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

جس پر زر گل روتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔

خیام ہونٹ بھینچے وہی کھڑا رہ گیا۔

دل پر مت لیں ٹھیک ہو جائے گی اب غصہ اترنے میں دیر تو لگتی ہے ناب ریلکس

رہیں وہ ہے تو آپکی ناجلد مان جائیں گی۔۔

اوپر سے دادی اماں بنی زر غون کی آواز آئی تھی۔

خیام نے چونک کر سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں وہ چائے کا کپ پکڑے اس سے ہی

مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

خیام ہلکا سا مسکرایا تھا۔

جواباً زر غون بھی مسکرائی لیکن پھر مسکراہٹ سمٹی بھی تھی گاڑی سی نکلتی شخصیت

کو دیکھ کر۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

بخت پیار سے اسے کندھوں سے پکڑ کر گاڑی سے نکال رہا تھا۔

وہ منہ کھولے حیرت سے انہیں دیکھتی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی۔

خیام بھی حیرت سے انہیں دیکھتا ہوا بخت کی طرف بڑھا۔

بھائی یہ کون ہیں؟

خیام نے حیرانگی سے بولا۔

”بخت سنجیدگی سے اسے دیکھتا فاطمہ کو دیکھنے لگا جو بخت کو ہی دیکھ رہی تھی۔

یہ اذلان بخت کا کل سرمایہ ہے۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

جس پر فاطمہ ہلکا سا مسکرائی جبکہ خیام او خرز ر غون ساکت کھڑے ان دونوں کو

دیکھنے لگے۔

کرلی ناد و سری شادی!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ صدمے سے چلائی تھی۔

جس پر خیام، بخت اور فاطمہ اسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

جس کے چہرے پر غصہ بہت واضح تھا۔

کرلی ناچو تھی شادی!

وہ صدمے سے چلائی تھی۔

جس پر اذلان بخت سمیت سب نے ہی اسے حیرت سے دیکھا جو کمر پر دونوں ہاتھ رکھے بہت غصے سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اذلان بخت فاطمہ کو ایک سائیڈ پر کھڑا کرتا وہ بہت غصے سے اسکی طرف بڑھاتا تھا۔

لا حول والا قوتا،

وہ غصے سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

یہ کیا بکواس تھی۔

وہ اسکا بازو ہاتھ میں جھکڑتا ہوا بھینچے ہوئے لہجے میں بولا۔

بکواس نہیں تھی جو دیکھا ہے وہی بولا ہے میں کوئی کندز ہن نہیں ہوں جو کچھ سمجھنا سکوں۔

وہ بھی جو ابانغصے سے بولی۔

شٹ اپ احمق لڑکی ایک دم کندز ہن ہو دماغ تو تم میں نام کا نہیں بس زبان ہی ہے وہ بھی دو فٹ لمبی پتا نہیں کس الو کے پٹھے نے تمہیں ڈاکٹری میں پاس کر دیا تھا۔

وہ بہت غصے سے اسکے قریب آتا ہوا پھنکارا۔

بہت مرچیں لگ رہیں ہیں نا آپ کو اور لگے میری بلا سے میں کوئی مری نہیں جا رہی

آپ کے لیے میں تو یہ سب آغا جی کی وجہ سے کہہ رہی ہوں کیا عزت رہ گئی انکی

اتنے لوگوں میں، اللہ معاف کرے لوگوں سے ایک ایک شادی نہیں ہوتی اور

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

یہاں معصوف چار چار چاکر بیٹھ گئے ہیں میں پوچھتی ہوں آپ کو کوئی اور کام نہیں ملتا کرنے کو۔۔۔

وہ ہاتھ نچانچا کر بولتی فاطمہ اور خیام کو حیرت میں ڈال گئی تھی۔
شٹ اپ،۔۔۔

وہ کہتے ہی ہاتھ اس پر اٹھا گیا تھازر غون نے ایک دم سے آنکھیں میچیں تھیں جب ایک دو سیکنڈ تک تپھرٹمنہ پر نہیں پڑا تو وہ آہستہ سے آنکھیں کھولتی ہوئی اسے دیکھنے لگی جو ہوا میں ہاتھ اٹھائے اسے قہر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
وہ گھبراہٹ سے ایک دم پیچھے ہٹی اتنا غصہ اس نے اس کے چہرے پر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
www.novelsclubb.com

فاطمہ صورت حال سنگین ہوتی دیکھ کر ان کے قریب آئی۔

بھابھی!

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ کا بھابھی کہنا اسے چونکا گیا تھا۔

چلو فاطمہ اندر۔

وہ فاطمہ کی طرف رخ موڑتا ہوا سر دلچے میں بولا۔

ایک منٹ بھائی پلیرز۔

فاطمہ اذلان سے کہتی ساکت کھڑی زر غون کے ہاتھ تھام گئی۔

فاطمہ اسکا ہونق بنا چہرہ دیکھتی مسکرائی۔

میں فاطمہ عمیر ہوں اذلان بھائی کی بہن ہماری ماما ایک ہی تھی بس فادر الگ الگ

ہیں میں اب اپنے بھائی اور آپ سب کے ساتھ رہوں گئی بھائی لے آئے ہیں مجھے

www.novelsclubb.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے نا بھائی۔

وہ زر غون سے بولتی ہوئی آخر میں اذلان سے پوچھنے لگی۔

ہاں میری گڑیا اب تم اپنے بھائی کے پاس ہی رہو گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے کندھوں سے تھام کر اندر لیجاتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

زرغون نے حیرت سے خیام کو دیکھا۔

یہ کیا تھا کیا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں۔

وہ خیام سے پوچھنے لگی۔

نہیں آپ حقیقت میں دیکھ رہی ہیں ویسے میں بھی حیران ہوں آپکی طرح میں بھی
انجان تھا لیکن کیا خاقان ماموں یا باقی گھر والے اذلان بھائی کی بہن کو ایکسیپٹ کر
سکے گئے مجھے لگتا ہے ہر گز نہیں وہ ایسا نہیں کریں گئے۔

خیام پریشانی سے بولا۔

وہ کیوں ایکسیپٹ نہیں کریں گئے فاطمہ تو انکی بہن ہے نا۔

وہ حیرت سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں لیکن سٹیپ سسٹر خاقان ماموں یہ ہر گز برداشت نہیں کریں گئے کہ انکی پہلی بیوی کی اولاد انکے گھر پر رہے مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔۔

خیام اندر کی طرف قدم بڑھاتا ہوا تشویش سے بولا۔

جبکہ وہ اسکی باتوں کو غور سے سنتی ہوئی ہونٹ کاٹتی رہ گئی کہ اب کس منہ سے فاطمہ کا سامنا کرئے گئی۔

دوپٹے کا پلو ہاتھ میں بھینچتی ہوئی وہ اندر کی طرف بڑھی۔۔

فاطمہ صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ گود میں ہنہ تھی۔۔

بخت اسے دیکھتا ہوا غصے سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی فاطمہ کے پاس بیٹھی تھی۔

مما، بابا کہتے ہیں فاطمہ آنٹی میری پھوپھو ہیں۔۔

وہ زرغون سے اشتیاق سے بولی جو بے چارگی سے مسکرائی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بھابھی آپ پریشان ناہوں بھائی آپ سے جلدی صلح کر لیں گئے۔

فاطمہ اسے پریشان دیکھ کر بولی۔

وہ الجھن سے فاطمہ کے پاس بیٹھی۔

فاطمہ تم تو عبد اللہ بھائی کی بہن تھی نا تو پھر اذلان کیسے مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا

زر گل نے کہا تھا عبد اللہ بھائی کی بہن سے اذلان کا نکاح ہوا تھا یہ سب کیا ہے۔

وہ الجھن سے بولتی ہوئی فاطمہ کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر دکھ کے تاثرات

چھائے تھے۔

بھابھی میں بہت چھوٹی تھی جب میرے ابو کی دیٹھ ہو گئی تھی ماما اور انکی لومیرج

www.novelsclubb.com

تھی۔

ابو کے ہوتے تو ہم بہت مزے کی زندگی جی رہے تھے لیکن انکی وفات کے بعد ہم پر

زندگی ایک دم سے بہت تنگ ہو گئی میرے سگے رشتے میری دادی چاچو چاچیوں

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

نے میری امی خر زندگی کو بہت تنگ کر دیا تھا ہم سے کام لیا جاتا جب دل کرتا مار بھی لیا جاتا امی کو طعنے دیئے جاتے سارا سارا دن ان سے کام لیا جاتا تھا۔

میرے کالے رنگ کو نشانا بنایا جاتا میں ایک دن امی کے سامنے بہت روئی اسی دن امی نے مجھے بتایا کہ فاطمہ روتی کیوں ہو ہمارا ایک اور سہارا بھی تو ہے تمہارا بھائی اذلان بخت پھر کیا تھا امی اٹھتے بیٹھتے بھائی کی باتیں کرتیں مجھے تو بھائی کا ایک ایک نقش یاد ہو گیا تھا وہ کیسے دیکھتے ہیں وہ کیا شوق سے کھاتے ہیں وہ غصہ بہت کرتے ہیں یقین کریں امی سے زیادہ محبت مجھے اپنے ان دیکھے بھائی سے ہو گئی تھی۔۔۔
آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو لیے وہ بولے جارہی تھی۔

سارا سارا دن بھائی کا انتظار کرتی لیکن وہ ہمیں لینے نا آتے میں بہت بیمار ہو گئی تھی، امی کہا کرتی تھی بھائی مجھ سے تیرا سال بڑے ہیں۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے کسی نے ڈاکٹر کو نادیکھایا امی نے انکی بہت منتیں کی لیکن وہ سنگدل لوگ تھے ان پر ہمارے آنسوں درد کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

امی بھی بیمار رہنے لگی۔

پھر ایک دن اچانک سے ہی میری آنکھوں کو اقرار سا آگیا بھائی کو اپنے دروازے میں کھڑا دیکھ کر۔

میری ماں کی پرچھائی تھے وہ کیسے نا پہچانتی انہیں جھٹ سے انکے سینے سے لگی پھر بہت روئی اتنا کہ بس دل کیا روئی جاوے روئی جاوے چپ ہی ناکروں۔۔

بھائی بہت مشکل سے امی سے مل پائے بالکہ ان لالچی لوگوں کو کچھ پیسے دیئے پھر انہوں نے بھائی کو امی سے ملنے دیا امی اپنے آخری سانسوں میں تھیں شاید اللہ نے میری امی کو انکے آخری وقت میں میرے بھائی کا دیدار کروانا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی سے امی نے معافی مانگی بھائی نے معاف کر دیا کہ وہ انکی ماں تھی وہ چاہے دنیا کے لیے بدکار تھیں اچھی عورت نا تھی لیکن وہ ہمارے لیے ہماری ماں تھی ہمیں دنیا کی اچھی عورت وہی نظر آتی تھیں۔۔

امی نے بھائی کو کہہ دیا وہ مجھے اپنے ساتھ رکھ لیں انکی وفات کے بعد کہ انکی فاطمہ کا اذلان بخت کے بغیر اور کوئی سہارا نہ تھا۔

میں تو اپنی بھائی کی دیوانی تھی وہ جب دھیمے سے بات کرتے میں دیکھے جاتی، مجھے انکے سامنے دینا کی ہر چیز ہیچ لگتی تھی۔۔

وہ سر جھکائے بولے جارہی تھی آنکھوں میں آنسو تھے تو چہرے پر درد۔۔

بھائی امی کو ہسپتال لے گئے امی ایک دن زندہ رہیں پھر ابو کے پاس چلیں گئی اپنی فاطمہ کو چھوڑ کر۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بھائی نے مجھے ایک ماہ اپنے پاس شہر میں رکھا پھر انکے دوست عبداللہ بھائی نے کہا کہ وہ فاطمہ کو اپنے گھر رکھ لیں گئے کہ بھائی جانتے تھے ان کے گھر میرے وجود کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

وہ کہتے ہوئے چپ ہوئی۔۔۔

عبداللہ بھائی کی ایک بہن تھی نازنین وہ بہت پیاری شکل کی تھیں وہ وکیل بن رہیں تھیں میرے ساتھ وہ بہت پیار سے پیش آتی تھیں۔

عبداللہ بھائی نے زبردستی انکا نکاح بھائی سے کروایا تھا جس پر انہوں نے نکاح کے تیسرے دن ہی خلع کا دعوا کر دیا۔۔

نازنین آپا کو انکے گھر سے بے داخل کر دیا گیا تھا لیکن اذلان بھائی نے انہیں سمجھایا کہ نازنین اور انکے ستارے نہیں ملتے تھے ایسا ہی ہونا تقدیر میں لکھا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

انہوں نے عبدالہ بھائی کے گھر والوں کو کہہ دیا وہ نازنین کو معاف کر دیں اب نازین آپنی دوبئی میں ہوتیں ہی اپنے شوہر کے ساتھ انکے گھر والے ابھی بھی ان سے بہت کم بات چیت کرتے ہیں۔

میں ہو سٹل میں رہتی تھی اگر چھٹیاں ہوتی تو عبداللہ بھائی کی طرف بھائی مجھ سے ملتے رہتے تھے وہ بھی بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔

وہ بھی زرغون کی طرح بولنے کی شوقین لگتی تھی شاید۔۔۔

ہنہ اور زرغون بہت محبت سے اسے سن رہیں تھی زرغون کی آنکھوں میں آنسو تھے تو ہنہ باقاعدہ رو رہی تھی۔

آپ اور ہنہ مجھے بہت پیاریں ہیں۔۔۔ www.novelsclubb.com

آنکھوں میں آنسو لیے وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

جس پر زرغون نے اسے بے ساختہ اپنے گلے سے لگایا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ تم میری آج سے چھوٹی بہن ہو تم زندگی کے ہر قدم میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ
گئی اور مجھے اور ہنہ کو بھی تم بہت پیاری ہو قسم سے کیوں ہنہ۔۔
زر غون فاطمہ کا سر چوم کر کہتی اینڈ پر ہنہ پاڈی سے پوچھنے لگی۔
بالکل پھوپھو آپ ہم دونوں کو اپنے ساتھ پائیں گئیں۔
وہ آنسو انگلیوں سے صاف کرتی ہوئی بولی تھی جس پر فاطمہ نے اسے بے ساختہ
اپنے ساتھ بھینچا۔
دروازے میں کھڑا خیام مسکراتا ہوا پلٹ گیا تھا۔

ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھائے وہ اسکے قریب آئی جو بالکنی میں کھڑا تاروں
بھرے آسمان کو دیکھ رہا تھا آج سب پاس والے گاؤں میں شادی پر گئے تھے جو کہ

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اپنے رشتے دار ہی تھے زر غون، خیام، بخت، ہنہ کے سوائے سب شادی پر تھے اس لیے کسی کو ابھی تک فاطمہ کے بارے میں پتا نہیں لگا تھا۔۔

وہ اسکی موجودگی کو محسوس کرتا پلٹ کر اندر کی طرف جانے لگا تھا جب وہ سرعت سے اسکے سامنے آئی۔۔

اور نج قمیض نیچے وائٹ چکن کی کڑھائی والا ٹروزر پہنے اور نج سفید پٹی والا دوپٹہ کندھے پر لا پر واپی سے پڑا ہوا تھا۔

سفید ربین سے بالوں کو قید کیے وہ سر جھکائے شرمندگی چہرے پر سجائے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا جانے لگا تھا جب وہ بے ساختہ اسکی بھاری کلائی اپنے ہاتھ میں با مشکل قید کر چکی تھی۔

وہ چونک کر اپنی کلائی کو اسکے ہاتھ میں دیکھنے لگا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آئی ایم سوری مجھے ایسے نہیں بولنا چاہئے تھا ہمارے کالج میں ایک پروفیسر تھے ایک بار میں نے غلطی سے بال انکے سر پر مار دیا تھا ان کے سر پر اتنا بڑا گڑھا بنا گیا میں نے ندامت سے ان سے سوری کہا تو انہوں نے فٹ سے مجھے معاف کر دیا انہوں نے کہا جو ندامت سے سوری کرے اسے معاف کر دینا چاہیے ناکہ اسے سزا دی جائے۔۔

وہ سنیجہ گی سے سر ہلاتی ہوئی بولی جس سے کانوں میں پہنی بڑی بڑی بالیاں ہلی تھیں جس پر وہ چونک کر اسکی ہلتی ہوئی بالیوں کو باغور دیکھنے لگا۔
آپ ناراض تو نہیں ہیں ناب آئی ہوپ آپ مجھے معاف کر دیں گئے،
آپ تو کافی اچھے ہیں میں ایویں اپکو جلا دیر مطلب ہے کھڑوس سمجھی رہی۔

اسکی تیکھی نظروں کے وار سے وہ گھبراتی ہوئی الٹا سیدھا بولتی بھاگ گئی تھی جاتے جاتے پلر سے ٹکڑ ضرور لگی تھی اس کی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اس پلر کو کوستی ہوئی بھاگ نکلی وہاں سے۔۔

جبکہ وہ گہری سانس لیتا رینگ پر ہاتھ جمانا ہوا سامنے کھڑے بلند پہاڑوں کو دیکھنے لگا

-

زندگی میں دو چیزیں ضروری ہیں۔۔

بڈپر بیٹھی وہ ان دونوں سے کہہ رہی تھی کمرے میں آتا بخت وہی رک گیا۔

کیا؟

فاطمہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ایک کھانا دوسرا سونا کھانا اچھا ہونا چاہیے جو آپ شوق سے کھاتے ہوں اور سونا وہ

جس میں آپ خود ناٹھیں بلکہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کوئی اٹھائے لیکن آپ پھر بھی نا

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اٹھیں نیند میں انسان کو ڈیٹھ ہونا چاہیے یہ نہیں کوئی کہے فلاں اٹھ جا اور فلاں ایک دم سے اٹھ جائے یہ بھی کوئی بات ہوئی۔

وہ بہت سمجھدار بنی انہیں سمجھا رہی تھی۔

جبکہ بخت سینے پر ہاتھ باندھتا اسے دیکھنے لگا چہرے پر بہت سنجیدگی تھی۔۔

میری ماما تو بہت زہین ہیں ایسے ہی تو وہ ڈاکٹر نہیں بن گئیں۔۔

ہنہ نے ماں کی بلائیں لیتے ہوئے فخر سے کہا۔

جس پر وہ گردن اکڑا کر سامنے دیکھنے لگی تھی اسے سامنے کھڑا دیکھ کر گردن فٹ سے نیچے آئی تھی۔۔

وہ دھیمے قدموں سے انکے قریب آیا ہنہ بیٹا سو جائیں آپ ورنہ آپ اپنی ماما جیسی

زہین نہیں بن سکیں گئی یو نو نیند کو وقت پر لینا چاہیے۔

وہ ہنہ کی پونی کھینچتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ مسکرائی۔

جبکہ زر غون گھبرائی۔

ہنہ نے باپ کی طرف بازو بڑھائے۔

وہ ہلکی مسکان سے اپنی بیٹی کو اپنی بانہوں میں لے چکا تھا۔

بھائی میں ہنہ کے ساتھ روم شیر کروں گی مجھے نہیں اکیلے سونا۔

فاطمہ بھی لاڈ سے بولتی ہوئی اپنے بھائی کی طرف بازو کسی بچے کی طرف بڑھا گئی تھی۔

زر غون نے حیرت سے اذلان کو دیکھا جو ہنہ کو بائیں سائیڈ کرتا اپنی بہن کو بھی بہت

www.novelsclubb.com

آرام سے اپنی حصار میں لے چکا تھا۔

وہ ان دونوں کو اپنی بازو میں اٹھا چکا تھا جس پر وہ دونوں کھلکھلائیں تھیں۔

بابا کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ ماما کو بھی کندھوں پر بٹھالیتے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنہ شرارت سے بولی۔ جس پر وہ گھبرا کر ایک دم سے بیڈ کی دوسری سائیڈ کو دی تھی۔۔

ہنہ اور فاطمہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا

وہ اسے دیکھتا ہوا نہیں لے کر چلا گیا۔

ہا یہ کیا کھاتا ہیں بھلا اتنی آسانی سے ان دونوں کو گود میں اٹھالیا۔

وہ شک سے بڑبڑاتی ہوئی بیڈ پر دوبارہ سے چڑٹی۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے کچن میں کھڑی تھی بھوک سے برا حال تھا اسکا۔۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

کچھ بھی تازہ نہیں بنایا اس اقصیٰ کی بچی نے صبح لگ جاو میرے ہاتھ زر غون اعظم
اب باسی کھانا کھائے گئی نو نیور مجھے تو سبزی وغیرہ بنانی ہی نہیں آتی او تو اب کیا
کروں۔۔

وہ سوچتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی جو خالی تھا۔
وہ منہ کے برے برے سٹائل بناتی ہوئی سٹڈی روم میں جہاں وہ ایزی چیئر پر بے
آرام سالیٹا ہوا سو رہا تھا۔
وہ اسے کندھے سے پکڑ ہلانے لگی تھی۔
وہ اسے تھوڑا سا ہلانے پر ہی اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔

کیا پھر سے پیٹ میں درد ہے؟

وہ آنکھیں سکیرے اس سے طنز سے پوچھنے لگا تھا۔

جس پر وہ تیج و تاب کھا کر رہ گئی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

روز روز درد نے مجھ سے کیا لینے ہے کوئی درد نہیں مجھے، مجھے تو بھوک لگی ہے وہ
بھی جان لیوا میں مر جاؤں گئی مجھے تازہ کھانا چاہئے تو چاہئے۔۔۔

وہ پیر پٹختی ہوئی ضد بھرے لہجے میں بولی۔

فریج میں ہو گا جاو اون میں گرم کر کے کھا لو۔۔

وہ چیئر سے اٹھتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

نہیں مجھے تو باسی کھانا ہضم ہی نہیں ہوتا ہمارے ابو نے ہمیں تازہ کھانا کھلا کر جو ان
کیا ہے مجھے تو تازہ کھانا چاہئے میٹ وغیرہ ہوتا تو میں خود کچھ بنا لیتی

لیکن سبزی کی ڈش تو مجھے بنانا ہی نہیں آتی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بے چارگی سے بولی۔۔

اففف دماغ مت کھاو سونے دو مجھے بریڈ جیم کھاو لو۔۔

وہ دھیمے لہجے میں کہتا ہوا بیڈ پر دراز ہوا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا! اس ٹائم کون بریڈ جیم کھاتا ہے۔

وہ صدمے سے چلائی۔

سونے دو گئی یا نہیں۔

وہ اٹھ کر بیٹھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

اسکی آنکھوں میں ایک دم سے موٹے موٹے آنسو باہر آئے تھے۔

نہیں کھاتی میں کچھ، اچھا ہے مر جاؤں گئی سب کی جان چھوٹے کی مجھ سے۔۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں کہتی ہوئی صوفے پر لیٹ گئی۔۔

وہ حیرت سے اسکے ہلتے ہوئے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم سے کمبل خود پر سے ہٹاتا ہوا اسکے قریب آیا۔

اٹھو آو چلو کچن میں مل جاتا ہے مس مرضی کو تازہ کھانا۔

وہ چپل کے لیے نظریں ادھر ادھر دڑاتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ایک دم سے بیٹھی ناراضگی دیکھنا تو اسے آتا ہی نہیں تھا۔

وہ ایک دم سے صوفے سے اٹھ کر بیڈ کے نیچے سے اسکی چپل نکالتی ہوئی اسکے پیروں کے نزدیک کرتی ہوئی پکن کی طرف دوڑی۔

پہلی بار اسکے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکان آئی تھی۔

وہ چپل میں پیر ڈالتا ہوا اسکے پیچھے پکن میں آیا جو پانی کا گلاس سارا چڑھا گئی تھی اسے واقع بہت بھوک لگی ہوئی تھی بخت کو دیکھ رہا تھا۔

جب سے فاطمہ آئی تھی وہ اسکے قریب ہی بیٹھی رہی تھی اسے کوئی کھانے وغیرہ کا ہوش نہیں تھی بس فاطمہ کی فرمائش پر بخت نے پیزا آرڈر کیا تھا ان تینوں نے

صرف وہی کھایا تھا۔ www.novelsclubb.com

بخت پیاز کی ٹوکری سے پیاز پکڑتا

ہوا پیاز کاٹنے لگا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بہت نفاست سے وہ اپنا کام کر رہا تھا سیلیوز کمپنوں تک موڑ رکھی تھیں وہ اسکے لیے
آلو آندے بنا رہا تھا۔

زر غون شلف سے ٹیک لگائے بہت محویت سے اسے کھانا بناتے ہوئے دیکھ رہی
تھی۔

انڈے فریج سے نکال کر دو۔

وہ کام میں بڑی اس سے بولا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی فریج سے دو تین آندے نکال کر اسے دینے لگی۔

ایک باول میں نکال کر دو انکا آمیزہ۔

www.novelsclubb.com

وہ پیاز بھونتا ہوا بولا۔

وہ سر ہلاتی

مسکرائی تھی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بیس منٹ میں آلو انڈے کا سالن تیار تھا۔

اب وہ تو ابھی چلے پر رکھ چکا تھا۔

جبکہ زرغون حیرت زدہ ہوئی۔

آپ کو یہ سب کیسے آتا ہے؟

وہ حیرت سے بولی۔

وہ جواباً مسکرایا۔

ہوسٹل میں خود پکا کر ہی کھاتا تھا میڈیم جی کوئی ایش کی زندگی نہیں گزاری میں نے

--

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے ہاتھ ہلاتا ہوا بولا۔

کھانا ٹیبل پر رکھو میں تب تک ہاتھ وغیرہ دھو لوں۔

وہ کچن سے باہر نکلتا ہوا بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کچھ دیر تو ایسے ہی بلا وجہ کھڑی رہی ہھر سر جھٹکتی ہوئی کھانا ٹیبل پر لگانے لگی تھی۔۔

وہ تین چار منٹ بعد کچن میں آیا۔

آپ بھی کھانا کھائیں گئے۔

وہ اسے چیئر پر بیٹھتا دیکھ کر بولی۔۔

تو کیا تم یہ چاروں روٹیاں کھا جاو گئی۔

وہ حیرت سے بولا۔

جس پر وہ جلدی سے سر نفی میں ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکٹا ہوا سالن پلیٹ میں نکالنے لگا۔

وہ بہت محویت سے کھانا کھا رہا تھا۔

وہ کھانا کھاتی دھیمے سے ہنسی کہ اس بندے کے ہاتھ میں ذائقہ بے انتہا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ میرے پاپا کی طرح کھانا بناتے ہیں ان کے ہاتھ میں بھی ایسا ہی زائقہ ہے۔۔

وہ روٹی کا لقمہ منہ میں رکھتی ہوئی بولی۔

روٹی کھاتا وہ سر ہلا گیا۔

اب تو نہیں مرو گئی نا۔

وہ ہاتھ نیپکن سے صاف کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

روٹی کھاتی زر غون جلدی سے سر نفی میں ہلا گئی۔

جس پر اذلان بخت دوسری بار دل سے مسکرایا تھا۔۔

اسے مسکراتا دیکھ کر وہ بھی مسکرائی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کے لیے چائے بناؤں۔۔

وہ برتن سنک میں رکھتی ہوئی بولی۔

نہیں چائے پی لی تو نیند نہیں آئے گی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سر ہلاتی ہوئی کچن سے نکل گئی۔۔

وہ کچن سے نکلتا ہوا رکا۔۔

اسے کچن کی کھڑکی سے گھر کے لون میں کسی شخص کا سایہ سا نظر آیا تھا۔

وہ کچن سے تیزی سے نکلتا ہوا باہر آیا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔

وہ لب بھینچے ارد گرد بھاگتا ہوا دیکھنے لگا لیکن کوئی نادیکھا وہ غصے سے مین دروازے

کے پاس آیا جہاں دونوں گاڑد گھوڑے گدھے نیچے نیند میں غرق تھے۔۔

یہاں تم دونوں نیند پوری کرنے آتے ہو کیا سارا دن گھر پر کیا کرتے ہو جو رات کو

بھی نیند پوری کی جا رہی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنی بلند آواز میں دھاڑا تھا کہ دونوں گاڑد ڈر کر اچھلے تھے۔۔

سوری صاحب جی پتا نہیں کیسے انکھ لگ گئی۔

ایک گاڑد مناتے ہوئے بوالا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

شٹ اپ دفع ہو جاو یہاں سے مجھے تم جیسے نکلے لوگ نہیں چاہیے۔

وہ غصے سے پھنکارا۔

اس بار معاف کر دیں صاحب ہم سے اگلی بار ایسی کوئی غلطی نہیں ہو گئی۔

وہ دونوں ڈرتے ڈرتے بولے۔

یہ لاسٹ چانس ہے تم دونوں کا اگلی بار کوئی موقع نہیں دوں گا سمجھے تم دونوں اچھے سے زہن نشین کر لینا۔

وہ انکو ڈانٹا ہوا ایک بار پھر سے گھر کی چھلی سائیڈ آیا جہاں کوئی نہیں تھا۔

آخر کون تھا وہ، کیا کوئی چور تھا۔

وہ بڑبڑاتا ہوا اندر آیا جہاں زر غون بیڈ کے نیچے ونچ ہاتھ پاؤں چھوڑے نیند میں تھی۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔

کمر سے اسے پکڑتا وہ اسے ایک سائیڈ پر کرتا خود دوسری سائیڈ پر آیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ابھی اسے لیٹے دس منٹ ہی ہوئے تھے جب وہ بڑبڑانے لگی تھی۔

بلی کے منہ والے ستیاناس ہو تمہارا امر جاو تم خبردار اگر مجھے ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دے گا میرا بھائی تمہارا۔

وہ اسکے سینے میں گھستی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔

وہ حیرت سے اسے اپنے سینے سے لگا دیکھنے لگا جس کے نقوش اسکے سینے سے مس ہوتے اسکا دل پہلی بار دھڑکا گئے تھے۔

تمہاری ٹنڈنا کروائی تو زرخون اعظم نام نہیں میرا۔

وہ غصے سے نیند میں بڑبڑائی تھی۔

وہ اسکے سینے سے چمٹی اب اسکے اوپر اپنی دونوں ٹانگیں بھی رکھ چکی تھیں۔

اس لڑکی کے ساتھ سویا نہیں جاسکتا اسی لیے ہنہ نے کہا تھا وہ ماما کے ساتھ نہیں سوئے گئی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بے چارگی سے بڑبڑایا۔

وہ آہستہ سے اسکی ٹانگوں کو اپنے اوپر سے اٹھاتا بیڈ پر رکھ گیا اور اسے نرمی سے اپنے سینے سے علیحدہ کیا۔

اس کے ہونٹ اب آہستہ سے بڑبڑارہے تھے۔۔۔

وہ اسکی سیلوز اپنی مٹھیاں میں بھینچے ہوئے تھی۔

ڈاکٹر عائشہ سے بات کرنی ہو گئی کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا۔

وہ فکر مندی سے اسکے نقوش کو دیکھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

باہر آتا وہ ٹھٹھا تھا۔

سفید دوپٹہ سر پر وہ حجاب کی طرح لپیٹے ہوئے تھی نیلا سوٹ تھا جس پر نیلے چھوٹے چھوٹے پھول بنے ہوئے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ واک کرتی ہوئی شاید صورت رحمن کی تلاوت بھی ساتھ ساتھ کر رہی تھی۔۔

وہ حیرت سے دھیمے قدموں سے اذلان بخت کے لان کی طرف بڑھا تھا۔

فاطمہ!

وہ حیرت سے بولا تھا۔

فاطمہ حیرت سے پلٹی۔

آپ!

وہ اسے سامنے دیکھتی مسکرا کر بولی۔

آپ یہاں؟

www.novelsclubb.com

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا حیرت سے بولا۔۔

میں اذلان بھائی کے گھر پر آئی ہوں۔

وہ ہلکی مسکان سے نرم سے لہجے میں بولی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

او مطلب آپ عبد اللہ بھائی کے ساتھ آئی ہیں۔

وہ سر ہلاتا ہوا بولا۔

نہیں تو میں تو اذ لان بھائی کے ساتھ آئی ہوں اور اب ہمیشہ کے لیے یہی رہوں گئی۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

مطلب۔

حنان الجھا تھا۔

مطلب کا نہیں پتا مجھے بس بہنیں اپنے بھائیوں کے گھر پر ہی اچھی لگتی ہیں۔

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی اندر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے وہ الجھا سا کھڑا رہ گیا۔

مالا نے حیرت سے حنان کو اس انجان لڑکی سے بات کرتے دیکھا تھا۔

کمال ہے یہ تو کسی سے خاص بات چیت نہیں کرتا پھر یہ کون ہے جس سے وہ کافی دیر سے گفتگو کر رہا تھا۔۔

ملا حیرت سے اس انجان وجود کو بخت کے گھر کی طرف جاتا دیکھتی ہوئی بولی۔۔

دور کھڑے خاقان صاحب سن چکے تھے فاطمہ کی گفتگو۔۔

او تو یہ ہے نبیلہ کی بیٹی بخت کی اتنی ہمت کہ اس کی لڑکی کو یہاں لائے آغا جی نے سر چڑھا رکھا ہے اسے ابھی بات کرتا ہوں یا تو یہ لڑکی یہاں رہے گئی یا میں۔

وہ نفرت سے بولتے ہوئے آغا جی کے کمرے کی طرف غصے سے بڑھے۔

000

حنان اعظم صاحب کو چائے دیتا آج کچھ پریشان سا دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ہے بیٹا یہ چہرے پر بارہ کیوں بچے ہوئے ہیں۔۔

اعظم صاحب چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے اس سے پوچھنے لگے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پاپا کچھ نہیں بس سوچ رہا ہوں آپ کی کیا گفٹ دوں، میں نے انکی شادی پر انہیں کو
پرائز نہیں دیا تھا حالانکہ بھائی کا فرض ہوتا ہے وہ اپنی بہن کو بہتر سے بہتر دے۔
وہ سنجیدگی سے بولا۔

جس پر اعظم صاحب نے فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھا
کچھ بھی دے دو لندن کا ٹکٹ دے دو یا سمندر میں گھر لے دو یا پھر جنگل میں ہاتھی
سے دوستی کروادو یا پھر چاند کی سیر کروادو چوائس تم پر ہے۔
اچانک سے ہی کہی سے نمودار ہوتی وہ شرارت سے بولی تھی۔ جس پر حنان نے
اسے گھورا جبکہ اعظم صاحب نے بیٹی کو مسکرا کر دیکھا۔

آپ نے میری کوئی بات کبھی سیریس لی بھی ہے جواب لیں گئی۔
وہ اسے دیکھتا ہوا خفگی سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مذاق کر رہی تھی یار تم تو ایسے روٹھتے ہو جیسے کوئی نئی نویلی محبوبہ ہو میرا بھائی مجھے
پانچ روپے کی ٹافی بھے دے تو وہ مجھے بے مول لگتی ہے تمہارا مسکراتا چہرہ ہی تمہاری
آپی کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔

وہ اسکا سر چومتی ہوئی محبت سے بولی۔

جس پر حنان ہلکی مسکان سے آپی کو دیکھتا سر ہلا گیا۔

اعظم صاحب دونوں کے پیار کو دیکھتے ہوئے مسکرائے جارہے تھے۔

آپی وہ فاطمہ آپ لوگوں کے گھر کیسے۔

وہ اعظم صاحب کے جانے کے بعد الجھے لہجے میں زر غون سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

زر غون سنجیدہ ہوئی۔

حنان بات لمبی ہے میں تمہیں رات کو بتاؤں گے ابھی تو میں چلتی ہوں ایک

ضروری کام ہے ہسپتال۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکے بال بکھیرتی ہوئی کہہ کر چلی گئی۔

پیچھے وہ گہری سانس لیتا آغا جی کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

آپ کے شے پر وہ اپنی مرضی کرنے کا عادی ہو گیا ہے کس سے پوچھ کر وہ اس عورت کی بیٹی کو یہاں لایا ہے آپ سے پوچھا تھا اس نے نہیں نا اسے کہہ دیں ابھی کہ ابھی اس لڑکی کو یہاں سے دفع کرے۔

خاقان صاحب کی تیز آواز پر وہ باہر ہی چونک کر رہا تھا۔

میں کرتا ہوں اذلان سے بات تم پریشان نا ہو ہم بھلا کسی اور کی اولاد یہاں کیوں برداشت کریں گئے۔

www.novelsclubb.com آغا جی بھی خاصے غصے سے بولے۔

بھلا وہ عورت جو انکے بیٹے سے طلاق لے کر کسی کم ذات مرد سے نکاح کر لیں وہ اس عورت کی لڑکی کو یہاں کیسے رہنے دیتے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ اکیلے نہیں جائیں گئے میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔

خاقان صاحب آغا جی کو کھڑا ہوتا دیکھ کر بولے۔۔

کمرے میں نوید حبیب اور رائے بیگم بھی تھیں۔

رائے بیگم تو نفرت سے پیچ و تاب کھا رہی تھی۔

آغا جی کے ساتھ سب اذلان بخت کی حویلی کے لیے نکلے تھے۔

حنان ایک سائیڈ پر کھڑا ہوتا الجھا سا کھڑا رہ گیا۔۔

اذلان بخت مرر کے سامنے کھڑا خود پر بے دریغ پر فیوم چھڑک رہا تھا جب وہ روم

www.novelsclubb.com

میں آئی۔۔

کبڈ کھولتی وہ آج کے لیے پہننے کے لیے کپڑے سلیکٹ کرنے لگی۔۔

ناک چڑھا رکھا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا پہنوں کیا پہنوں بلیو یاریڈ۔۔

وہ دونوں سوٹ باہر نکالتی ہوئی بڑ بڑائی۔۔

بات سنیں۔

وہ بخت کو مخاطب کر گئی جو وایچ پہنتا اسکی بڑ بڑا ہٹ باخوبی سن رہا تھا اسکے خالصاً

بیویوں والی پکار پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

میں یہ بلیو پہنوں یاریڈ بتا دیں ویسے مجھ پر ریڈ زیادہ سوٹ کرتا ہے پتا ہے ایک بار میں

یونی میں فل ریڈ سوٹ پہن کر گئی تو سات آٹھ لڑکے تو باقاعدہ بے ہوش ہو گئے

تھے میرا بے داغ حسن دیکھ کر۔

جھوٹ سے کام لیتی وہ اس کا خون کھولا گئی تھی۔

ایسا کونسا حسن تھا جو سب بے ہوش ہو گئے مجھے تو آج تک نہیں دیکھا۔

وہ طنز سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آپ کی توقریب کی نظر ہی کمزور ہے آپ کو کہاں دیکھے گا میرا چمکاں مارتا ہوا حسن
میرا میتھ بہت اچھا ہوتا تھا میتھ کی ٹیچر ہمیشہ مجھ سے جلتی تھیں اور نمبر بھی کم دیتیں
تھیں آخر کہی نا کہی تو انہیں اپنی بھڑاس نکالنی ہی تھی نا۔۔۔

وہ بات کو کہاں سے کہاں لے گئی تھی بنا سر پیر والی باتیں کرنا تو کوئی زر غون اعظم
سے سیکھے۔۔

وہ تاسف سے اسے دیکھتا سر جھٹک گیا۔۔

آپ بتا رہے ہیں یا میں خنان یا خیاں بھائی سے پوچھوں۔۔

وہ اسے اپنی تیاری میں مگن دیکھ کر غصے سے بولی۔

بلیو، چونکہ میں نہیں چاہتا یہاں تمہارے حسن کی تاب نالا کر کوئی بے ہوش ہو یو نو
یہاں سے ہسپٹل کافی دور جو ہے

وہ طنز بھی سنجیدگی سے کرتا تھا کہ اگلے بندے کو فیل بھی ہوتا اور وہ زچ بھی ہوتا۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

ان سے تو کسی سیدھی بات کی امید ہی نہیں کی جاسکتی۔۔

وہ غصے سے بڑبڑائی۔۔

بالکل جیسے زرغون اعظم سے کسی سیدھی بات کی توقع کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے برابر ہے۔۔

وہ اسکے چہرے کو مرر میں سے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اففف آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو ارے میں تو لا کھوں میں ایک تھی میرے باپ کو پتا نہیں کیا دیکھا جو آپ سے بیاہ دیا جو بیوی کی تعریف تک کرنا نہیں جانتے پولیٹکس میں دیکھ کر ہی بیاہ دیا ہو گا لا کھوں رشتے آتے تھے میرے کسی بھول میں مت رہیں

www.novelsclubb.com

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی لڑا کا انداز میں بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اچھا لیکن میں نے تو یہاں کوئی رشتہ آتا نہیں دیکھا تم خواب بھی تو بہت دیکھتی ہو

--

وہ اس دفع ہلکی مسکان سے کہتا زرعون اعظم کو تپا گیا تھا۔

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔

وہ پیرچ کر کہتی واش روم کی طرف بڑھی سوٹ ریڈ ہی پکڑا تھا اس نے آخر اسے چڑانا بھی تو تھا نا۔

بالکل میرا بھی یہی خیال ہے آپکے بارے میں مس زرعون اعظم۔

وہ پھر سے اسے تپانا نہیں بھولا تھا۔

جبکہ وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتی واش روم کا ڈور جتنے زور سے مار سکتی تھی مار گئی تھی

--

افسردہ کر دیا ہے میرا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے بولی۔

آپ کا سر درد کر سکتا ہے تو دوسروں کا نہیں کیا انکے دماغ میں پتھر فٹ ہیں۔

وہ اسکا بڑبڑانا نوٹ کر چکا تھا۔

جس پر اسے لاجواب بھی کر دیا تھا۔

جبکہ وہ دھک سے رہ گئی۔

اففا اتنے پتلے کان ہیں اس شخص کے بچ کر رہنا ہو گا زرغون بچ کر۔

وہ ٹیپ واٹر کھولتی جھنجھلا کر بولی۔

چہرے پر بہت غصہ تھا میڈیم کے۔

www.novelsclubb.com

وہ واش روم کے دروازے کو دیکھتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فناء احمد

فاطمہ لاونج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی جب اتنے سارے لوگوں کو لاونج میں آتا دیکھا۔

یہی ہے اس بد ذات عورت کی لڑکی۔

خاقان صاحب اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے نفرت سے بولے۔

فاطمہ چائے کا کپ رکھتی ایک دم سے صوفے سے کھڑی ہوئی۔

چہرے پر ڈروالے تاثرات تھے۔

نکلو یہاں سے تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی ہاں مرنا گئی اس گھر کی دہلیز پر قدم رکھتے وقت۔۔

خاقان صاحب اسکا بازو جھنجھوڑتے ہوئے نفرت سے پھنکارے۔

وہ ڈر کے مارے کانپ کر رہ گئی۔

بھائی،

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دھیمے سے بڑبڑائی _____ *

باقی سب خاموش کھڑے تھے خاقان صاحب کو کچھ کہہ کر وہ انہیں اپنا خلاف نہیں کر سکتے تھے آخر وہ ان کا بڑا بھائی تھے۔۔

چلو نکلو یہاں سے۔۔

خاقان صاحب اسکا بازو کھینچتے

ہوئے دھاڑے۔

خاقان مجھے ایک بار بخت سے بات کر لینے دو پھر جو کرنا ہے کر لینا۔

آغا جی نے بیٹے کو ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔

اسکا تو نام ہی مت لیں میرے سامنے اسے شرم نا آئی اپنی بدکارماں کی بیٹی کو ہمارے

خاندانی گھر میں لاتے ہوئے اس میں عقل ہوتی تو کیا ہی بات تھی۔۔

خاقان صاحب سر جھٹک کر بولے۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا تماشا لگا رکھا میرے گھر میں۔

وہ انتہائی غصے سے کہتا ہوا تیزی سے سیڑیاں اتر۔

بھائی۔۔۔۔

وہ خاقان صاحب سے بازو چھڑاتی دوڑ کر اسکے سینے سے لگی تھی۔

وہ اسے سینے سے لگاتا بہت چبتی ہوئی نظروں سے خاقان صاحب کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

کیوں لائے ہو تم۔ اس عورت کی اولاد کو اس گھر میں، میں ہو چھتا ہوں تمہاری تنی ہمت کیسے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے قریب آتے ہوئے چلائے۔۔

اپنے گھر میں مجھے کسی کو بھی لانے کے لیے آپکی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔

وہ سپاٹ مسکان سے بولتا نہیں تپا گیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون بھی شور سن کر بنا چلیج کیے ہی بھاگ کر کمرے سے آتی نیچے آئی۔۔
وہ حیرت سے سب کو دیکھتی فاطمہ کو دیکھنے لگی جو اذلان کی شرٹ کو مٹھیوں میں
لیے ڈر رہی تھی۔۔۔

میرا گھر ہے یہ اور تم میرے بیٹے ہو اور میری بات تمہیں ماننا ہو گئی۔
خاقان صاحب غصے سے دھاڑے۔
بہت جلدی خیال نہیں آیا گیا آپ کو کہ آپ میرے باپ ہیں دوسری بات یہاں میں
رہوں گا وہی میری فیملی رہے گئی۔
وہ عجیب سی مسکان سے بولا۔

اگر تم نے اسے باہر نازکالا تو تمہیں بھی اس گھر سے جانا ہو گا۔

وہ پھنکارے۔

خاقان کیا کہہ رہے ہو تم سوچ سمجھ کر بولا کرو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی غصے سے خاقان صاحب سے بولے۔

اوسیر یسلی ہا ہا آپ بھی کمال کرتے ہیں میرے ہی گھر سے آپ مجھے نکالیں گئے ہاو
سٹریچ۔

وہ قمقہ لگاتا طنز سے بولا۔

زرغون نے اسے چونک کر دیکھا پہلی بار اس نے اسے اس طرح قمقہ لگاتے دیکھا تھا

-

وہ فاطمہ کو خود سے الگ کرتا خاقان صاحب کی طرف آیا۔

تم میرے بیٹے ہو اور یہ گھر میری مرہون منت ہے تمہیں میری بات ماننا ہو گئی اس
عورت کی اولاد کو میں اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا بس بات ختم۔

وہ غصے سے بولے۔۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

او آئی سی تو تبھی آپ نے مجھے اپنی اولاد نہیں سمجھا آخر میں نے بھی تو اس عورت کی کوکھ سے ہی جنم لیا تھا نا۔۔

وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے مسکراتے لہجے میں بولتا نہیں تھا گیا۔
بکواس بند کرو تم میرے بیٹے تھے ورنہ اس گھر میں میں تمہارا وجود ہر گز برداشت نا کرتا۔

وہ پھنکارے۔۔

لیکن نکال تو دیا تھا آپ نے مجھے میرے ننھیال بھیج دیا تھا اپنی وائف کے کہنے پر آپ بھول گئے گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

جس پر خاقان صاحب لا جواب ہوئے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکراتی آنکھوں سے انکا چہرہ دیکھتا باری باری سب کو دیکھنے لگا پھر رائے بیگم کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

سچ کہہ رہوں نائی مماجی۔۔

وہ آئی برواچکا کر اس بار رائے بیگم کو مخاطب کر گیا۔۔

خاقان چلو میں تمہیں سمجھاتا ہوں گھر جا کر۔۔

آغا جی غصے سے بولے۔

مجھے نا سمجھائیں اپنے اس چھوٹے بیٹے کو سمجھائیے آخر بیٹا بنا کر پالا تھا نا، اسے کہیں

اس لڑکی کو گھر سے نکالے میں بھی تو دیکھوں آپکی کہاں تک مانتا ہے یہ۔

www.novelsclubb.com

خاقان صاحب بھی ضد بھرے لہجے میں بولے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

واو تو آپ مجھے بلیک میل کروانا چاہ رہے ہیں تو بتادوں میں آپکو ہاں میں آغا جی کے ہاتھوں کبھی کبھی بلیک میل ہو جاتا ہوں لیکن ہر بار تو میں انکی بھی نہیں مانتا پوچھ سکتی ہیں آپ ان سے کیوں آغا جی۔۔

وہ سرد لہجے میں طنز سے بولا۔۔

اففف دونوں باپ بیٹا ہی ڈیٹھ ہیں میں کسے کہوں یا نا کہوں۔

آغا جی بے بسی سے سوچ کر رہ گئے۔

زرغون نے فاطمہ کو سینے سے لگایا جو روئے جا رہی تھی۔۔

زرغون اتنی ہارڈ سچویشن میں بھی مسکرائی وہ نہیں جانتی تھی یہ انسان ایسے لاجواب

کرائے گا خاقان صاحب کو وہ تو حیرانی سے اسکا یہ روپ دیکھ رہی تھی جو اسکی

شخصیت پر بہت سوٹ بھی کر رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کل تک کا وقت دیتا ہوں اس لڑکی کو جہاں سے لائے ہو وہی چھوڑا دور نہ مجھ سے
برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

خاقان صاحب غصے سے اسے دھمکی دیتے باہر چلے گئے۔۔۔

پیچھے پیچھے سب باہر چلے گئے تھے۔

آغا جی بھی سر جھٹکتے اذلان بخت کو گھورتے ہوئے ناراضگی سے بنا اسے مخاطب کیے
چلے گئے۔

اس کے ہونٹ طنزیہ مسکان میں ڈھلے۔

حنان جو کب سے ایک کونے میں کھڑا تھا گہری سانس لیتا ہوا انکے قریب آیا۔۔

بھائی آپ فکرنا کریں وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

حنان فاطمہ کو دیکھتا ہوا بولا جو آنسو صاف کرتی اذلان کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بھائی میرے وجود نے آپکو کتنی مشکل میں ڈال رکھا ہے نا میں تو ہوں مطلبی اپنی
خواہشات کے لیے آپ کو تکلیف دے رہی ہوں
وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

اونہہ رومت فاطمہ تمہارا بھائی تمہارے لیے کچھ بھی برداشت کر سکتا ہے ڈونٹ
ویپ۔

وہ بہت نرم لہجے میں اسکے آنسو صاف کرتا حنان اور زر غون کو حیرت میں ڈال گیا
تھا۔

بہت پیارا روپ تھا اس شخص کا۔

زر غون مسکرائی۔ www.novelsclubb.com

فاطمہ رومت ہم سب ہیں نا تمہارے ساتھ۔۔

زر غون پر خلوص مسکان سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جس پر فاطمہ سر ہلاتی مسکرائی۔

حنان چونک سا گیا تھا آخر کیا تھا اس لڑکی میں ایسا جو وہ جب جب اسے دیکھتا تھا
چونک جاتا تھا۔۔

وہ حیرت سے سوچتا ہوا اپنی طرف آتی ہنہ کو گود میں اٹھا گیا تھا۔

فاطمہ کی خبر پوری حویلی میں پھیل گئی تھی۔

عورتیں حیران پریشان تھیں توینگ جنریشن اذلان پیلس چلے آئے تھے۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے فاطمہ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے جس پر وہ کفن فیوژ ہو

www.novelsclubb.com

رہی تھی۔۔

بھابھی انہیں کہیں نایہ مجھے ایسے نادیکھیں۔۔

وہ بے چارگی سے زر غون سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر سوائے مالا کے سب ہی قہقہہ لگاتھے۔۔

میں زرگل ہوں یہ شازم ہے یہ ملیحہ ہے یہ ہما ہے ارسلان ہے زرش آپی گھر پر نہیں ہیں۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سب کا تعارف کروا رہی تھی۔

آپی خیام بھائی بھی تو گھر پر نہیں ہیں انکا نام نہیں لیا آپ نے اب اتنا بھی کیا احترام کہ بنداشوہر کے بارے میں بات بھی نا کرے۔۔

شازم نے شرارت سے انکھیں پٹیٹاتے ہوئے کہا۔۔

شٹ اپ کوئی احترام نہیں کر رہی میں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے تھپڑ لگاتی مصنوعی غصے سے بولی۔

آپی ویسے خیام بھائی آپ سے اتنا ڈرتے کیوں ہیں۔۔

ارسلان نے چپس منہ میں رکھتے ہوئے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بکو اس بند کرو، تم دونوں کو کوئی مل نا جائے ستانے کے لیے۔۔۔

زر گل نے دونوں کو ایک ایک تھپڑ لگاتے ہوئے غصے سے کہا۔

جس پر وہ دونوں اسے منہ چڑا کر رہ گئے۔۔

فاطمہ نے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے انہیں آپس میں ایک دوسرے کو

چھیڑتے ہوئے دیکھا۔

جبکہ مالا بہت غور سے فاطمہ کو دیکھ رہی تھی جس کے سانولے چہرے پر بہت خوبصورت مسکان سچی ہوئی تھی یہ سچ تھا اسکی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔

زر غونہ نہ کو گود میں بٹھائے اس سے کلمے سن رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جو فر فر سنا بھی رہی تھی۔۔

.....

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہو نٹوں کے مختلف پوز بناتی وہ سیلفی پر سیلفی لے رہی تھی جب فون کان سے لگائے
بخت وہاں سے گزرا۔

وہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔

مختلف پوز بناتی وہ اسے دیکھ کر ساکت ہوئی۔

وہ شرمندگی سے ہنستی ہوئی موبائل آف کر گئی۔

یہ کیسی پکس بنا رہی تھی تم۔

وہ اسکے قریب آتا سنجیدگی سے بولا۔

میں پکس تو نہیں بنا رہی تھی میرے دانت میں درد تھا تو وہی چیک کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

اتنے جھوٹ کیوں بولتی ہو تم۔

وہ رینگ پر ہاتھ جماتا آئی برواچکا کر بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

نہیں تو میں تو جھوٹ بولتی ہی نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

وہ بھی رینگ پر ہاتھ رکھتی ہوئی شانے اچکا کر بولی۔

وہ جواباً سر نفی میں ہلا کر رہ گیا۔

ویسے آپ قہقہہ لگاتے ہیں تو اچھے لگتے ہیں لگایا کریں ورنہ آپ کے گردے خراب ہو جائیں گئے قہقہے لگانے سے انسان صحت مند رہتا ہے دوسرا آپ خوش رہیں گئے تو آپ پریشان نہیں ہوں گئے اس سے آپ کے بال جلد سفید نہیں ہوں گئے۔

وہ بالوں کی اڑتی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتی ہوئی سنجیدگی سے بولی۔

وہ دھیمے سے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ بھی مسکرائی۔۔

اگر بڑے چاچو فاطمہ کو رکھنے پر نامانے تو کیا آپ اسے ہو سٹل یا عبد اللہ بھائی کے گھر

شفٹ کر دیں گئے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اس کی طرف دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے بولی۔

وہ سنجیدہ ہوا۔

جہاں میں رہوں گا وہی فاطمہ رہے گئی ڈونٹ وری تم پریشان مت ہو فاطمہ کے ساتھ زیادہ وقت گزارا کرو وہ اکیلے میں سوچتی رہتی ہے جس سے اسکی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔

وہ گہرا سانس خارج کرتا ہوا نیچے کھیلے شازم ارسلان اور حنان کو دیکھتا ہوا بولا۔
زرغون انہیں کرکٹ کھیلنا دیکھ کر مسکرائی۔

ارے میرے بنامت کھیلو آرہی ہوں میں۔۔

وہ بنا بخت کو دیکھے نیچے کی طرف جاتی سیڑیوں کی طرف بھاگی۔

آپی آپکو کھیلنا آتا نہیں لیکن آپکو ہماری کھیل ضرور خراب کرنی ہوتی ہے۔۔

حنان اسے بیٹ چھینٹا دیکھ کر چلایا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

چپ رہو بڑی ہوں میں تم سے بیٹ لاوا دھر۔۔

وہ ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔

چلو شازم اچھی سے بال کرواؤ۔۔

بخت بہت حیرانی سے اسے کرکٹ کھیلتا دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کبھی کبھی چھکے چوکے لگاتی تھی اب بھی یہی ہوا تھا اس نے ایک دم سے بیٹ گھمایا اور یہ بال اوپر بالکنی پر کھڑے بخت کی طرف تیزی سے آئی تھی۔

وہ ایک دم سے ایک ہاتھ سے بال کیچ کر گیا اور نہ بال سیدھا اسکے منہ پر لگتا۔۔

سب نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھبرائی تھی۔

یہ شازم کی غلطی سے اوپر گیا تھا میرا تو کوئی قصور نہیں ہے نایہ اتنی اچھی بال کرواتا

اور نا بال اوپر جاتی ساری غلطی تو شازم کی ہوئی نا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ شانے اچکاتی ہوئی بولی تھی۔

جس پر شازم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

خدا کو مانو زر غون آپی اس میں میری غلطی کیسے ہوئی شارٹ آپ نے مارا اور غلطی شازم کی ہوئی میں کوئی فالتو تو نہیں ہوں بہت قیمتی ہوں اپنے ماں باپ کے لیے۔

وہ خفگی سے بولا۔

جس پر وہ اسے گھورتی ہوئی سراٹھا کر بخت کو دیکھنے لگی جو اسے سنجیدگی سے دیکھتا بال نیچے پھینک چکا تھا۔

”وہ خود پلٹ گیا تھا شاید نیچے آنے والا تھا۔“

www.novelsclubb.com

بال بد قسمتی سے درختوں کے جھنڈ میں پھنس گیا تھا۔

زر غون نے درخت کی ٹہنیوں کو زور سے ہلایا تھا جس سے بال باہر کی طرف گر گیا تھا کہ درخت بالکل دیوار کے ساتھ تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بال لے کر آئیں آپ نے پھینکا ہے آپ ہی لے کر آئیں گئی۔۔

ارسلان نے بے مروتی سے کہا تھا۔۔

وہ ان دونوں کو گھورتی ہوئی باہر روڈ پر آئی دوپہر کا وقت تھا روڈ تقریباً سناں تھا۔

وہ گھر کی بائیں سائیڈ آئی جہاں بال گرا ہوا تھا۔

بال نیچے کھڑے میں گرا پڑا تھا۔

وہ مسکراتی ہوئی بال پکڑنے ہی لگی تھی جب کسی نے اچانک سے ہی اس کے ہونٹوں

اور ناک پر رومال رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپی کہاں گئی ہیں۔۔

حنان پانی پینے گیا تھا زرخون کو غیر حاضر دیکھ کر وہ آئی برواچکا کر بولا۔۔

وہ تو باہر بال لینے گئیں ہیں۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

ارسلان نے لا پرواہی سے بتایا جس سے حنان اور باہر آتا بخت جو سیلیوز کمزوں تک فولڈ کرتا ہوا باہر آ رہا تھا ارسلان کی بات پر وہ ساکت ہوا۔

حنان باہر کی طرف بھاگا تھا لیکن اس سے پہلے ہی بخت باہر کی طرف دوڑ پڑا تھا۔ ان دونوں کو کیا ہوا۔

ارسلان نے شازم سے حیرت سے پوچھا جس نے نا سمجھی سے شانے اچکائے پھر خود بھی انکے پیچھے گیا۔

بخت اور حنان باہر آئے جہاں کوئی نہیں تھا لیکن۔ دور جاتی سلور رنگ کی بڑی سی گاڑی انکے ارد گرد خطرے کا لارم بجا گئی تھی۔

حنان تو وہی ساکت ہو گیا تھا۔۔۔

جبکہ بخت تیزی سے اس گاڑی کی طرف دوڑا تھا۔۔۔

وہ جتنا تیز دور سکتا تھا وہ دوڑا تھا لیکن وہ گاڑی کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

گھٹنوں کے بل وہ زمین پر بیٹھتا ہوا ہونٹ بھینچ گیا چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے
مار دے گا یا مر جائے گا۔

وہ وہاں سے اٹھتا جیب سے فون نکالتا تیزی سے کسی کو ملانے لگا تھا۔
تب تک حنان بھی اس کے قریب آگیا۔

بھائی یہ ایل ہی ہو گا بھائی پلیز کچھ کریں میری آپنی بہت مشکل سے سنبھلی تھی اب
پھر وہ آگیا ہے میری آپنی کو ٹور چر کرنے کچھ کریں بھائی ورنہ مجھے دوسری سانس
نہیں آئے گی۔

حنان اس کے گلے لگتا روتے ہوئے بچوں کی طرح بولا۔

حنان بی بیو میں ہوں نا تمہاری آپنی کو ایک کھڑوچ تک نہیں آنے دوں گا مجھ پر
بھروسہ رکھو تم۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ نزدیک آتی گاڑی کو دیکھتا ہوا سپاٹ تاثرات سے بولا اور ہاں گھر میں کسی کو کچھ مت بتا با کوئی پوچھے تو کہہ دینا آپنی بھائی کے ساتھ گئی ہیں ڈیٹس اٹ پریشان مت ہونا سب کچھ میں خود ہینڈل کروں گا۔

وہ گاڑی میں بیٹھتا عجلت سے بولا۔

بھائی میں آپکے ساتھ جاؤں گا اور مجھے اس ایلپی کی گاڑی کا نمبر بھی یاد ہے۔

حنان اسکے ساتھ زبردستی گاڑی میں بیٹھتا ہوا بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

بخت نے گہری سانس لی وہ اس چھوٹے سے لڑکے کو گھر جانے کا نہیں کہہ سکا وہ بہت پریشان تھا اپنی آپنی کے لیے۔

نمبر نوٹ کرواؤ۔ www.novelsclubb.com

وہ فون کال ملاتا ہوا حنان سے بولا۔

حنان نے نمبر نوٹ کروایا اور اس نے اگلے بندے تک پہنچا دیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پریشان مت ہو ان شاء اللہ ہم جلد تمہاری آپنی کی طرف پہنچے گے۔۔

وہ فون کال رسیو کرتا حنان کو تسلی دے گیا لیکن اسے تو تسلی تب ہی آنی تھی ناجب وہ اپنی آپنی کو اپنے سامنے دیکھتا۔۔

ہیلو ازلان بخت سپکینگ گاڑی کا نمبر نوٹ کرو اور آدھے گھنٹے تک مجھے ساری انفو کلکٹ کر کے دو۔

وہ کسی سے کہتا ہوا حنان جوک

ی طرف متوجہ ہوا۔

حنان اسکی کوئی پک ہے تمہارے پاس۔

www.novelsclubb.com

وہ فون کان سے ہٹاتا سر دلچے میں بولا۔

میرے پاس تو نہیں ہے لیکن رکیے میں ابھی ایف بی سے سرچ کرتا ہوں اسکی آئی

ڈی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سیل فون نکالتا ہوا کانپتے ہاتھوں سے اسکی آئی دی سرچ کرنے لگا۔

بھائی یہ ہے وہ کمبخت انسان۔

حنان اسکی تصویر بخت کی طرف کرتا ہوا پھنکارا۔

وہ تصویر کو دیکھتا چو نکا۔

عالیان عبداللہ کا کزن۔

وہ ہونٹ بھینچے غصے سے بڑبڑایا۔

ڈرائیور گاڑی عبداللہ کے گھر کی طرف موڑ و جلدی کرو۔

وہ ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے ڈرائیور پر چیخا۔

www.novelsclubb.com

زر گل چھت پر بیٹھی اپنے سرخ دوپٹے پر سنہری کلر کا گوتا لگا رہی تھی جب کسی کی

آہٹ محسوس کرتی ہوئی وہ چونک کر سراٹھائی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سامنے ہی بلیو پیٹ پر چاکلیٹ کلر کی شرٹ پہنے وہ ہینڈ سم سا شخص اسی کی طرف متوجہ تھا۔

زر گل کی آنکھوں میں سرد تاثرات ایک دم سے چھائے تھے۔

زر گل کیا ہم کبھی نارمل بات نہیں کر سکتے تم کب تک مجھے میری غلطیوں کی سزا دو گئی پلیر زراب بس کر دو میں نے تمہاری بے رخی بہت عرصہ جھیلی ہے اب بس کر دو یار۔۔۔

وہ اسے اٹھتا دیکھ کر اسکے قریب آتا درزیدہ لہجے میں بولا۔

جس پر وہ رکتی اسے دیکھنے لگی۔۔

آپ کو وہ دن یاد ہے جب میں آپ کے پاس آئی تھی اور آپ نے کیسے بے رخی سے مجھے اپنے کمرے سے نکال دیا تھا یاد ہے وہ دن آپ کو اگر نہیں تو میں یاد دلا دیتی ہوں آپ کو۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اس کے قریب آتی غصے سے بولی۔۔

خیام اسے دیکھتا اسی وقت میں چلا گیا تھا۔

وہ یونی کے لیے تیار ہو رہا تھا جب وہ چونکا۔

زر گل چھوٹے سے ٹرے میں چائے کا کپ رکھے اسکے لیے لائی تھی۔

چہرے پر اسکے پریشانی تھی۔

وہ ایک ہاتھ سے دروازہ بند کرتی اسکے قریب آئی۔۔

خیام امی نے مجھے تھپڑ مارا۔

وہ گال پر ہاتھ رکھتی ہوئی اس سے بولی جیسے اس سے امی کی شکایت کی ہو۔

www.novelsclubb.com

کیوں مارا تمہیں اس نے۔

وہ پریشانی سے اسکے چہرے کو دیکھتا اس سے پوچھنے لگا۔

میں نے کہہ دیا میں خیام سے شادی کروں گی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ معصومیت سے بولی۔

وہ اسے دیکھتا لب بھینچ گیا تو تب ہی مامی نے امی سے بد تمیزی کی اور انہیں دھمکی دی تھی۔

وہ اسے دیکھتا آنکھیں میچ گیا۔

زر گل اگر میں تم سے ایک بات کہوں تو مانو گئی۔

وہ گہری سانس لیتا اسے دیکھتا ہوا بولا۔

کیا۔۔۔

وہ دھیمے سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تم ثاقب سے منگنی کر لو یا۔۔۔

اس کے سرد الفاظ زر گل کے ارد گرد صور بن کر گھومنے لگے۔

کیا۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ صدمے سے پوچھنے لگی۔۔

زر گل میں نے نہیں چاہتا تم میری وجہ سے سب کی نظروں میں آؤ میں نے تمہیں اپنی تقدیر پر چھوڑ دیا ہے اگر تم میرے نصیب میں ہوئی تو مجھے مل جاو گئی ورنہ کبھی نہیں ملو گئی تم کر لو اس ثاقب سے منگنی اسی میں مامی کی اور سب کی خوشی ہے۔

وہ اس سے رخ موڑتا بے رخی سے بولا۔

جس پر زر گل کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔

وہ آنکھیں میچتا خود پر کڑے پہرے بٹھا گیا۔۔

آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں میں آپ کے لیے سب کی نظروں میں آنے کے لیے تیار ہوں اپنی ماں کے ایسے ہزاروں تھپڑ کھا سکتی ہوں آپ فکر مت کریں میں آپ کے لیے کچھ بھی سہہ سکتی ہوں آپ بس میرا ساتھ دیں مجھے کبھی چھوڑیئے گامت۔۔

وہ اسکے سامنے آتی ہوئی بھوکھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل پلیرز میں نہیں چاہتا تمہارے صاف کردار پر کوئی انگلی اٹھائے مجھے بھول جاو
تم اور آگے بڑھو اب پلیرز جاو مجھے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا ہے اس بات کو یہی ختم
کر دینا۔

وہ سرد لہجے میں بولتا مرر کے سامنے آتا ٹائی لگانے لگا۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے ہونٹوں کو نیم وا کھولے اس کٹھوڑ کی پشت دیکھتی آہستہ
آہستہ پیچھے ہونے لگی۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے میں نے تو شعور سے آپ کو ہی سوچا سمجھا ہے میں پھر کیسے کسی
اور کی ہو جاؤں کیسے خود کو تقدیر کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں کیسے۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی اسکا دل چیرگی تھی۔
www.novelsclub.com

زر گل ہونٹوں پر سختی سی ہاتھ جمتی اسکے کمرے سے بھاگ نکلی تھی کہ وہ اور دیر
وہاں رکتی تو وہی گر جاتی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اسکے جاتے ہی وہ ٹائی کو ہوا میں اچھالتا چلا کر رہ گیا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں زمین
بوس کرتا وہ درد سے رو دیا۔

وہ اپنی اس کی ترلے منتوں سے ہار گیا تھا ورنہ وہ لڑکی تو اس میں جان کی طرح بستی
تھی۔۔۔)

یاد ہے وہ دن آپ کو یا بھول گئے ہیں۔۔

وہ تیکھے لہجے میں بولی۔

وہ دن بھلا مجھے کیسے بھول سکتا ہے زر گل۔

وہ کہتے ہوئے خود اذیت سے ہنسا۔

جس پر زر گل لب بھیج گئی۔
www.novelsclubb.com

تم اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہو زر گل لیکن میرا دل تمہاری چاہ کے لیے پاگل ہے یہ
تمہاری بے رخی برداشت نہیں کر سکتا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کہتے ہی واپسی کے لیے پلٹ گیا تھا۔۔

زر گل نے آنسو کو ہتھیلیوں سے صاف کیا۔۔

آپ کو تھوڑا سبق تو سکھا کر رہوں گئی پھر معاف کروں گئی میں آپکو۔۔

وہ دوبارہ دوپٹے پر گوٹا لگاتی ہوئی خود سے بولی۔۔

باہر کھڑا خیام ہلکے سے ہنسا۔۔

مطلب وہ اسے معاف کر چکی تھی بس اس سے بدلہ لے رہی ہے۔۔

وہ ہنستا ہوا نیچے جاتی سیڑیاں اتر گیا۔۔

www.novelsclubb.com

گاڑی سیدھی عبداللہ کے گھر کے آگے رکی تھی۔۔

وہ گاڑی سے عجلت سے نکلتا غصے سے تیز قدموں سے عبداللہ کے ہال کی طرف

بڑھا۔

میراجت ہو تم از فناء احمد

چہرے کے نقوش میں اتنا غصہ تھا کہ لگتا تھا گلے بندے کو فنا کر دے گا۔

حنان بھی ساتھ تھا وہ دوڑ کر اس کے قدموں کا ساتھ دے رہا تھا۔

عبداللہ لاونج میں بیٹھا خبریں دیکھتا ہوا چائے پی رہا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے چائے پکڑتا ٹیبل پر کپ پٹختا ہوا عبداللہ کو گریبان سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا۔

کہاں ہے وہ تمہارا خبیث کزن۔

وہ پھنکارا۔

جس سے عبداللہ سمیت سب گھر والے حیرت سے اذلان بخت کا بھپڑا ہوا روپ دیکھنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

اذلان کیا ہوا یا راور کیا کیا ہے عالیان نے۔

وہ حیرت سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اس کی ہمت نہیں کچھ کرنے کی تم بتا وہ کہاں ہے۔

وہ بھیجے ہوئے لہجے میں بولا۔

وہ تو شاید آوٹ آف کنٹری گئے ہیں کل کہہ رہے تھے وہ ایک دو دن کے لیے آوٹ آف کنٹری جا رہے ہیں۔

عبداللہ کی وائف شائلہ نے جلدی سے بتایا۔

وہ عبداللہ کا گریبان جھٹکتا ہوا جانے کے لیے پلٹا۔

رک تو یار ہوا کیا ہے کیا کیا ہے اس نے تو مجھے بتا۔

عبداللہ نے بھوکھلاتے ہوئے اسے پکڑتے ہوئے ہو چھا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں خود پتا چل جائے گا۔

وہ کہتے ہی تیز قدموں سے باہر نکل گیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

حنان تم گھر جاو آئی پرو مس تمہاری آپی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا فاطمہ اور ہنہ اکیلی ہوں گئی۔

بخت اس سے سنجیدگی سے بولا۔

بھائی آپی کو کہاں لے گئے ہوں گئے وہ لوگ پتا نہیں آپی کو کس حال میں رکھا ہوگا میں نے خواب میں دیکھا تھا آپی ایک ویران جنگل میں ہیں ارد گرد جھاڑیں ہے اور وہ اس جنگل کے ویران راستے پر ننگے پاؤں بھاگ رہیں بس یہی دیکھا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔۔

وہ آنکھوں میں آئی نمی پیتے ہوئے بھرائے لہجے میں بولا۔۔

جس پر بخت اسے کندھے سے لگا گیا۔
www.novelsclub.com

بچے کچھ نہیں ہوگا تمہاری آپی کو تم جاو گھر!

میں سب کچھ دیکھ لوں گا اور اس خبیث انسان کو تو عبرت کا نشان بنا دوں گا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسے گھر کے آگے ڈراپ کرتا وہ چلا گیا۔

اس نے سب پولیس اہلکار کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے سب ادارے حرکت میں آ چکے تھے لیکن وہ خود بھی بیٹھنا نہیں چاہتا تھا وہ اپنی بیوی کو خود ڈھونڈنا چاہتا تھا۔

آنکھوں کو جھپک جھپک کر کھولتی وہ ارد گرد حیرت سے دیکھنے لگی مدھم سے پیلی روشنی تھی کمرے میں۔

وہ حیرت سے کمرے کو دیکھتی اٹھنے لگی تھی جب اپنے ہاتھ پاؤں کو چیئر سے باندھے دیکھا۔

وہ تو بال لینے گئی تھی پھر کیا ہوا تھا کسی نے اسکے ناک پر بھیگا ہوا روم رکھا تھا جس سے وہ بے ہوش گئی تھی بس اتنا پتا تھا اسے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے مجھے پھر سے کڈنیپ کر لیا اب وہ پھر سے میرے بال کاٹے گا مجھے مارے گا
میرے چہرے پر زخم لگائے گا مجھے پاگل خانے چھوڑ آئے گا۔

وہ خود اذیت سے بڑبڑا رہی تھی۔

اس نے رسیوں کو جھٹکنے کی کوشش کی لیکن ناکام ٹھہری۔

اففف اللہ انہیں بھیج دے مجھے یہاں سے بچالیں۔

وہ روتے ہوئے بڑبڑاتی تھی۔

کوئی ہے کھولو مجھے ورنہ چھوڑوں گئی نہیں کھولو مجھے خبیث انسانو چھوڑوں گئی نہیں

تم سب کو ایک ایک کو ماروں گئی میں سمجھ کیا رکھا ہے تم لوگوں نے مجھے۔

www.novelsclubb.com

وہ چلائی لیکن باہر جامد خاموشی تھی۔

کیا یہ مجھے یہاں باندھ کر خود چلے گئے ہیں۔

وہ صدمے سے بڑبڑاتی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف پتا نہیں مجھے کوئی ڈھوند بھی سکے گا کہ نہیں۔۔

وہ زیرے لب بڑبڑائی تھی۔۔

تب ہی دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر آیا تھا۔

زرغون نے لب بھیج کر اسے دیکھا۔

کیسا لگا تمہیں میرا سپر انزاور اپنا نیا آشیانہ۔۔۔۔

وہ اس کے نزدیک آتا ہوا بولا۔

یہ آشیانہ میں تمہارا بنواؤں گئی مجھے کھولو ورنہ ایک ایک بوٹی کر کے چیل کوؤں کے
آگے ڈال دوں گئی میں نہیں ڈرتی تم سے نا پہلے ڈرتی تھی ناب ڈرتی ہوں کھول دو

www.novelsclubb.com

اگر جان پیاری ہے تو۔

وہ بنا ڈرے اس پر پھنکاری۔

ہا ہا ہا۔۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

مائے ڈیر تم کہی اپنے اس شوہر کی وجہ سے تو اتنا کڑ نہیں رہی اس کا تو باپ بھی مجھے
نہیں دھونڈ نہیں سکتا سوا سے بھول جاو اور صرف مجھے یاد رکھو آج رات کو ہم
اسٹریلیا کے لیے نکل رہے ہیں وہ بھی سمندری سفر سے واوا کتنا مزہ آئے گا۔
وہ اسکے بالوں کو کھینچتا ہوا طنزیہ مسکان سے بولا۔

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتی سر نفی میں ہلا گئی۔

نہیں میں کہی نہیں جاؤں گئی تمہارے ساتھ یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تمہارے
ساتھ کہی جاؤں گئی۔

وہ صدمے سے اسکے لمبے منہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ارے جیسے یہاں آئی تھی ناویسے ہی پلک جھپکتے اسٹریلیا بھی پہنچ جاو گئی مائے سویٹ
وہاں ہم شادی کریں گئے میں تمہارے بال کٹنگ کرواں گا ہم دونوں کا تو وہی وطن
ہے نا یہاں ہمارا کیا کام۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ طنز سے مسکراتے لہجے میں بولا۔

وہ ڈر گئی تھی اس کی بیانک پلنگ سے۔۔

کیسا لگا میرا فیوچر پلین۔

ایلی نے مسکرا کر پوچھا۔

مجھے واش روم جانا ہے۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

میرے ساتھ فراڈ کا انجام تم جانتی ہو واش روم جاو گئی لیکن اگر کوئی ہوشیاری کی تو

مجھے تو تم اچھے سے جانتی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے بولا۔

زر غون نے لب بھینچ کر سر ہلایا۔

مجھے پلینز واش روم بھیج دو مجھ سے کنٹرول نہیں ہو رہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ رونے والا منہ بناتی ہوئی بولی۔

جس پر ایلی اسے گھورتا ہوا باہر سے کسی کو بلانے چلا گیا۔

دومنٹ بعد ہی ایک موٹی درمیانے قد کی عورت اندر آئی۔

اس عورت کے چہرے سے ہی کرخت پن جھلکتا تھا۔

چل لڑکی اگے لگ۔

وہ اسے کھولتی آگے کی طرف دھکا دیتی ہوئی سپاٹ چہرے سے بولی۔

وہ اس عورت کو کوستی اسکے بتائے ہوئے راستے کی طرف چلنے لگی۔

موٹی کہی کی تمہاری بھی ہڈیاں سینکوں گئی مجھے مزاق سمجھ رکھا ہے ابھی مجھے ٹھیک

www.novelsclubb.com

سے جانتے نہیں نا۔

وہ غصے سے سوچتی واش روم کے دروازے کے سامنے آئی۔

جلدی کام ختم کر کے باہر آو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ عورت زر غون کو اندر کی طرف دھکا دیتی ہوئی سپاٹ چہرے سے بولی۔۔
حنان میں کیا کروں تم کچھ کرو یہ شخص کچھ بھی کر سکتا ہے مجھے اس سے بچالو۔۔
وہ واش روم کے دروازے سے ٹیک لگائے روتے ہوئے بر بڑائی تھی۔
کیا بخت مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گئے۔
وہ آنسو صاف کرتی دھیمے سے بر بڑائی تھی۔
انہیں اس جگہ کا کیسے پتا چلے گا!
پتا نہیں یہ کونسی جگہ ہے۔
بالوں کو منہ سے ہٹاتی وہ پریشانی سے بولی۔
www.novelsclubb.com
اس کی تو کھڑکی بھی نہیں ہے۔
وہ بند واش روم کو دیکھتی صدمے سے بولی۔
”باہر نکل آ لڑکی آخر کتنی دیر لگائے گئی۔۔“

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

باہر سے آتی آواز پر وہ منہ پر اپنی کے چھٹے مارتی ہوئی وہ باہر آئی۔
آگے لگ۔

وہ اس سے کہتی ہوئی اسے گھورے جارہی تھی۔

وہ آگے چلتی پیچھے مڑ کر اس عورت کو بھی دیکھ لیتی۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اوگاڈاب کیا کروں میں۔

ویسے یہ کونسی جگہ ہے۔

وہ اس عورت سے خوش اخلاقی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

بکو اس بند کرورنہ رکھ کر تھپڑ تمہارے منہ پر ماروں گئی۔

وہ عورت اسکا بازو مڑورتی ہوئی چلائی۔

وہ درد سے چلاتی اس عورت کو دھکا دے گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پیچھے ہٹ موٹی میں تمہارا لحاظ کر رہی تھی اب اور نہیں۔۔

وہ اس عورت کو دھکامارتی چلائی جس پر وہ عورت اسے مارنے کے لیے لپکی تھی جب ٹانگ اس عورت کے پیٹ میں مارتی ہوئی وہ لمبی راہداری کی طرف دوڑی

اس عورت کو کہاں اس لڑکی سے یہ امید تھی وہ تو اسے معصوم ہی سمجھی تھی۔
ٹھسڑ جاتھے اب میں سیٹ کرتی ہوں۔

وہ عورت اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی غصے سے چلائی۔

وہ عورت تھی موٹی لیکن دوڑتی وہ تیز تھی۔

وہ پیچھے کی طرف دیکھتی دوڑتی رہی جتنا تیز بھاگ سکتی تھی وہ بھاگ رہی تھی۔

یہ کوئی قلعہ تھا شاید جس کے لمبی لمبی راہداریاں تھی اور بہت سے کمرے تھے جو بند تھے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ پلڑے سے ٹیک لگاتی تھوڑی دیر کے لیے رکی۔

اففف اللہ کہاں پھنس گئی میں۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی ہوئی بولی۔

اُس عورت کو کسی کو آوازیں لگاتے دیکھ کر وہ ایک بائیں سائیڈ جاتی راہداری کی طرف دوڑی۔

اسے اب پیچھے دو تین لوگ دیکھے تھے جن میں ایلی بھی تھا۔

وہ سیڑیاں چڑتی اوپر کی طرف بھاگنے لگی۔

رک جاو زر غون ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولا۔

وہ پھولی پھولی سانسوں سے سیڑیاں چڑتی اوپر چھت پر آگئی۔

آفففف یہ تو چھت آگیا ہے اب میں کہاں جاؤں۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بڑ بڑائی۔

جب وہ سب بھی چھت پر آگے۔

اب کہاں جاؤں گئی سب راستے بند مائے ڈار لنگ۔۔

وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔

اس لڑکی کو میں چھوڑوں گئی نہیں اس نے مجھے مارا اور بھگایا۔۔

وہ عورت زر غون کی طرف خوفناک ارادے سے بڑھی تھی جب وہ وہی کھڑی رہی اس عورت کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھتی رہی۔

وہ عورت اس کے کھلے بالوں کو ہاتھوں میں پکڑنے ہی لگی تھی جب وہ سرعت سے پیچھے ہوتی اس موٹی عورت کی چھوٹی سے پونی میں قید تھوڑے سے بال اپنے مٹھیوں میں لے گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خبردار اگر میرے بالوں کو کسی نے ہاتھ لگایا ہو تو جان سے مار دوں گی میں میرے
بال ہیں کوئی سرکاری پڑا پرٹی نہیں جسے ہر کوئی ہاتھ میں لیتا پھرے ہاتھ توڑ دوں گئی
میں۔۔۔

وہ اس عورت کے بال جھٹکتی ہوئی چلائی۔

وہ عورت چلائی تھی۔

پکڑو اس کمینی کو۔

وہ عورت اپنے آدمیوں پر چلائی تھی۔

وہ تینوں آدمی اس کی طرف دوڑے تھے۔

جب وہ اس عورت کو ان پر پھینکتی ہوئی قلعہ کی خستہ حال دیواروں کی طرف دوڑی

--

اگر یہاں سے کود گئی تو مر جاؤں گئی میں

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ نیچے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

وہ پیچھے پلٹتی ہوئی دوسرے چھت پر چھلانگ لگانے کے لیے دوڑی جب ایلنی نے اس کے بال کھینچ کر اسے نیچے پٹخا۔

اسکی کمر میں بہت سے چھوٹے چھوٹے کنکر چبے تھے۔

وہ کمر ہر ہاتھ رکھتی اٹھ کر بیٹھی۔

کیڑے پڑے تمہاری ٹنڈ میں جل کر مرو تم کینسر سے مرو تم دفع ہو جاو میرے بالوں کو ہاتھ مت لگانا اب۔

وہ روتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب وہ کمر پر ہاتھ رکھتا مسکرایا۔

جتنی چاہے بد عادے لو لیکن میرا کچھ نہیں بیگاڑ سکتی تمہاری یہ میٹھی میٹھی بد دعائیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ایلی کمینگی مسکان سے بولا۔۔

وہ اٹھتی ہوئی اسے دیکھتی باہر کی طرف دوڑی جب وہی موٹی عورت پھر سے اسکے آگے آئی۔

کیا تکلیف ہے تمہیں موٹی کہی کی جہنم میں جل گی ساتھ یہ مسٹنڈے بھی جائیں گئے تمہارے!

تم لوگوں کو چھوڑیں گے نہیں میرے شوہر بہت پہنچ والے ہیں وہ۔
وہ شوہر کی دھمکی پر آگئی تھی۔

تمہارا شوہر کیا بیگاڑ لے گا ہمارا ہاں تمہیں غائب ہوئے چار گھنٹے ہو گئے اور وہ تمہیں تلاش نہیں کر سکا ہوا کتنا لوز رہے تمہارا شوہر مجھے تو بہت خوشی ہو رہی تمہاری یہ بے بسی دیکھ کر مانو دل میں ٹھنڈ سی پڑ رہی ہے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ایلی نے کمینگی سے کہتے ہی قہقہہ لگایا تھا اسکے ساتھ اسکے سب آدمی بھی ہنسنے لگے تھے

--

جب ہوا میں ہیلی کاپٹر کی تیز آواز گونجنے لگی تھی۔

سب چونک کر اوپر گھومتے ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔

حنان نے چونک کر اپنے سامنے چائے رکھتی فاطمہ کو دیکھا۔

وہ گہرا سانس لیتا سرخ آنکھیں مسلتا سر جھکا گیا۔

آپ اتنے پریشان کیوں ہیں اور زر غون بھا بھی کب آئیں گئیں۔

وہ مخالف سائیڈ پڑے صوفے پر بیٹھتی ہوئی فکر مندی سے بولی۔۔۔

آجائیں گئے کل تک۔

وہ سر جھکائے ہی بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ کیوں اتنے غم زدہ لگ رہے ہیں اگر کوئی پریشانی ہے تو پلیز شیئر وہ اللہ۔

وہ اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھتی پریشانی سے بولی۔

اللہ تو سب جانتا ہے اسے بتانے کی ضرورت کہاں پڑتی ہے۔

وہ درزیدہ لہجے میں بولا۔

بالکل وہ سب جانتا ہوتا ہے لیکن اگر ہم اس سے کسی الگ کونے میں بیٹھ کر رو کر اپنی بات شیئر کریں گئے تو یقین کریں اس سے دل کو بہت تسلی ہوتی اور ہمارا وجود بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔

وہ ہلکی مسکان سے بولی جس پر وہ اسے دیکھتا سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

آپ تو بہت سیانی ہو گئی ہیں۔

وہ خود پر کنٹرول کرتا اس سے بولا۔

ہاں حالات انسان کو سیانا بنا دیتے ہیں۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سر جھٹکتی ہوئی بولی۔

بھائی فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔

وہ ایک بار پھر سے اذلان کا نمبر ڈائل کرتا پریشانی سے بولا اس نے گھر میں سب کو کہہ دیا تھا کہ بھائی اور زر غون آپی سیر کرنے باہر گئے ہیں

ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ نزدیک آ رہا تھا جس سے سب چونکنا نظروں سے اس ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگے۔

زر غون انہیں اوپر دیکھتا دیکھ کر بھاگنے ہی لگی تھی جب ایللی نے سرعت سے اسکی کلائی ہاتھ میں لیتے ہوئے اس زور سے جھٹکا دیا۔

بہت بھاگنے کا شوق چڑھا ہے میری چڑیا کو چیچ لگتا ہے اپنی چڑیا کے پَر میرا مطلب ہے ٹانگیں توڑنی پڑے گئی تب تو میری چڑیا بڑ بھی نہیں سکے۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکا جبرٹ انگلیوں میں لیتا ہوا تمسخرانہ لب و لہجے میں بولا۔

جس پر وہ خوف زدہ ہوتی اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

تم میری ٹانگیں توڑو گئے۔

وہ صدمے سے پوچھنے لگی۔

بالکل مائے ڈارلنگ ایک جگہ تو بیٹھے رہو گئی نا پھر تمہارے چہرے پر جو بے بسی چھائی گئی یقین مانو مجھے بہت مزہ دے گئی۔

وہ قہقہہ لگاتا پھر سے تمسخرانہ انداز میں بولا۔

جس پر وہ خوف زدہ ہوتی چونکی اس کے ساتھ سب ہی حیران ہوئے ہیلی کاپٹر کو

www.novelsclubb.com

چھت کے نزدیک آتا دیکھ کر۔۔۔۔

وہ سب پیچھے پیچھے ہوئے۔۔

کیونکہ ہیلی کاپٹر اب بالکل چھت کے قریب آچکا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

موٹی عورت نے زر غون کو دیوار سے لگایا کہ وہ پھر سے بھاگنے کی جدوجہد میں تھی۔۔

سالی بہت جلدی ہے تجھے بھاگنے کی۔

وہ عورت اسکے بالوں کو جھٹکادیتی ہوئی کرخت پن سے بولی۔

لیکن وہ اسے کہاں دیکھ رہی تھی وہ تو ہیلی کاپٹر سے کودتے اس وجود کو دیکھ رہی تھی جو بلیک پینٹ شرٹ پینے سر پر ہیلمنٹ طرح کا کچھ پہن رکھا تھا جس سے اسکی صرف انکھیں ہی نظر آرہیں تھی لیکن زر غون اس وجود کو پہچان سکتی تھی۔۔

کمر کے گرد گن ہولڈر باندھے وہ تیزی سے اسکے قریب آرہا تھا۔

زر غون نے ہلکی مسکان سے اس عورت کے ہاتھ پر کاٹا جس سے وہ عورت بلبلا تے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑ گئی تھی۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بھاگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

چھت بہت بڑا تھا۔

وہ دوڑتی ہوئی ایک دم سے اسکی بانہوں میں سمائی تھی۔۔

اسکے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھے وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

جبکہ باقی سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے بھلا ایسے کیسے ممکن تھا وہ ان تک پہنچ چکا تھا وہ بھی اکیلا صرف ایک ہیلی کاپٹر پائلٹ تھا۔

وہ ایک نظر ہچکیوں سے روتی زر غون کو دیکھ کر سپاٹ نظروں سے ان پانچوں کو دیکھنے لگا۔۔

ان دونوں نے مجھے مارا اور اس عورت نے میرے بال کھینچے اور اس ایلے نے بھی میرے بال کھینچے اور مجھے مارا بھی میری کمر میں گرنے سے پتھر بھی چبے تھے ان سب نے مجھے بہت دوڑایا بھی جس سے میرے پیروں میں درد ہونے لگا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بنا بازوں کو اس کے گرد سے ہٹائے سر اٹھائے اس سے انکی شکایت کرنے لگی
آنکھیں ابھی بھی پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

یہ بہت برا ہے اس نے اسٹریلیا میں مجھے پورا ایک مہینہ اپنی قید میں رکھا تھا کیونکہ
میں نے اسکے رشتے سے انکار کر دیا تھا اور ہسپتال میں اس نے میرا ہاتھ سب کے
سامنے زبردستی چوما تھا تو میں نے اسے چارپانچ تھپڑ لگائے،

جس کا بدلہ اس نے مجھے ایک ماہ اپنی قید میں رکھ کر لیا اور تو اور یہ مجھے روز تھپڑ مارتا
میرے اتنے لمبے بال بھی اس نے کاٹ دیئے اور بعد میں پولیس کے ڈر سے مجھے
پاگل خانے چھوڑ آیا تھا۔۔۔

وہ تھوڑا دور کھڑے ایللی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے سب کچھ بتا رہی تھی۔

جبکہ ایللی دونوں کو غصہ بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اس نے مجھے بہت مارا تھا اور کھانا بھی نہیں دیتا تھا اب یہاں چلا آیا ہے مجھے ٹارچر کرنے۔۔

وہ آج جیسے اسے سب کچھ بتادینا چاہتی تھی۔

وہ غور سے اسے سنتا صرف زر غون کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

زر غون نے ناک پونچھتے ہوئے پلٹ کر ان کو دیکھنے لگی پھر بھاگتی ہوئی ایللی کی طرف آئی۔۔

ایللی نے غصے سے بخت کو دیکھ کر زر غون کو دیکھا۔

اذلان صاحب تم اکیلے اور ہمیں دیکھو ہم پانچ کیا ہمارا مقابلہ کر سکو گئے نہیں کر سکو گئے اس زر غون کو تو میں یہاں سے لے کر ہی جاؤں گا دیکھنا تم۔

ایللی نے غصے چلا کر کہا۔

لیکن تب ہی زر غون نے اچانک سے ہی ہاتھ اٹھایا اور کھینچ کر ایللی کے منہ پر مارا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ایلی کے ساتھی حیرت سے اس لڑکی کو دیکھتے اسکی طرف بڑھنے ہی لگے تھے جب وہ سر سے ہیلمٹ اتار کر دور پھینکتا وہ دوڑ کر ایلی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں ڈبوچ گیا تھا۔

تیری زندگی کے دن ختم تمہارا تو میں وہ خشر کروں گا کہ تمہارے خاندان والے تمہیں نہیں پہچان سکے گیس تم نے زرغون کو پاگل خانے بھیجا تھا ناب تم بھی پاگل خانے میں سڑو گے عالیان رمزی۔

وہ اسکے سر اپنا سمارتا اتنے زور سے چلایا کہ زرغون نے بے ساختہ اپنے کانوں کو ہاتھوں سے ڈھانپا۔

www.novelsclubb.com

اسکے سارے آدمی اذلان بخت کی طرف آئے تھے جب وہ ایلی کو ان پر پھینکتا ان کے قریب آیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون اس عورت کے نزدیک آئی۔

اس عورت نے تیکھی نظروں سے زر غون کو دیکھا۔

زر غون نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

بڑا شوق ہے نا تمہیں ڈاون بننے کا بھی میں تمہیں بتاتی ہوں ڈاون کیسے بنتے ہیں۔

وہ اسکی چھوٹی سے پونی کو ہاتھ میں لیتی غصے سے بولی۔

وہ اکیلا ہی ان پر بھاری پڑ رہا تھا۔

رک جاو بخت صاحب ورنہ میرے پسٹل کی گولی تمہارا سینہ چیرتی ہوئی گزر جائے

گئی اور تمہاری پیاری بیوی بیوہ واوا کیسا منظر ہو گا وہ۔

ایلی نے اچانک سے اپنا نیچے گرا پسٹل اٹھا کر اپنے آدمیوں کو دھوتے بخت سے بولا۔

وہ اسے قہر بھری نظروں سے دیکھتا مسکرایا۔

تم میں اتنی ہمت نہیں کہ تم اذلان بخت پر گولی چلا سکو۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

اذلان بخت تیکھی مسکان سے بولا۔۔۔۔

زر غون نے بخت کو دیکھ کر ایللی کی انگلی کو ٹریگر پر دباو ڈالتے ہوئے دیکھا۔

وہ اس موٹی عورت کو اچانک سے ہی ایللی کے اوپر پھینک چکی تھی جس کے نتیجے میں ایللی کی چیخ پورے ویرانے میں گونجی تھی کیونکہ وہ موٹی عورت دھڑام سے سمارٹ سے ایللی پر گری تھی۔

وہ مسکرائی جس پر بخت کی سپاٹ آنکھوں کا تاثر تبدیل ہوا۔

وہ موٹی عورت بھوکھلاتے ہوئے ایللی کے اوپر سے اٹھی۔

ایللی کے دوسرے ساتھ بھاگ نکلے تھے سوائے موٹی عورت کے۔

www.novelsclubb.com

بخت ایللی کے پاس آیا۔

میری بیوی کے بالوں کو ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے کی تم نے۔

وہ اسکے ہاتھ پر اپنا بھاری بوٹ رکھتا پھنکارا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ایلی درد سے چیخا۔

بخت نے بھاری جوتے کی نوک سے اسکے چہرے پر زور سے وار کیا تھا جس کے نتیجے میں ایلی کے منہ سے خون کا فوار پھوٹا تھا۔

کمینے۔

ایلی کھڑا ہوتا ہوا بولنے لگا تھا جب وہ اسکا سردیوار پر مار گیا۔

گالی نکالی تو زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا سمجھے چاہوں تو تمہیں ابھی مار دوں لیکن پھر میری بیوی کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کا بدلہ کون چکائے گا ہاں اس لیے تھوڑا تھوڑا کر کے ماروں گا۔

وہ دانت پیتا پھر سے اس نیچے پھینک گیا تھا وہ بھلا بخت جیسے انسان کا سامنا کر سکتا تھا؟۔

زر غون!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکی دھیمی پکار پر وہ اسے دیکھنے لگی جو اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا۔
تمہارے لیے پولیس والوں کو کیا تکلیف دیتا تمہارے لیے تو بخت کا ایک تھپڑ ہی
کافی تھا۔

وہ اسکے نڈھال چہرے کو دیکھتا تمسخرانہ انداز میں بولا

زر غون مارو اسے جتنا اس نے تمہیں مارا تھا اس سے دگنا مارو جتنا مار سکتی ہو اتنا مارو

وہ ایلی کے بازو پکڑتا زر غون سے بولا جو اس عورت کا بازو پکڑے کھڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بخت کو دیکھنے لگی۔

زر غون میں ہوں نا اپنے خوابوں میں جینا چھوڑ دو حقیقت میں اس کا سامنا کرو۔

وہ اسکے چہرے پر خوف دیکھتا سرد لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ایلی کے سامنے آئی جو اپنا آپ چھڑانے کی پوری تگ و دو کر رہا تھا۔

زر غون نے بخت کو دیکھا آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے وہ اذیت بھری راتیں اور دن پھر سے یاد کے پردوں میں لہرانے لگے تھے۔

اذلان بخت نے آنکھوں سے اسے مارنے کا اشارہ کیا۔

جس پر وہ آنسو پونچھتی ہوئی زور سے ٹانگ اسکے پیٹ میں مار گئی۔

زر غون چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔

ایلی چلایا۔

www.novelsclubb.com

جس پر بخت نے زر غون کو اسے مارنے کا اشارہ کیا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے لگاتار اسکے منہ پر سات آٹھ تھپڑ مارے جس سے وہ زر غون کو گالیاں
بکنے لگا تھا منہ ناک سے خون چھوٹ پڑا تھا اسکے گالی دینے پر بخت نے اسکے ہونٹوں
پر ایک زور سے مکہ مارا۔

جس پر وہ کراہتا ہوا نیچے گرا۔

بخت میں اسکے بال کھینچ لوں۔

وہ اسکے ڈارک بروان کلر کیے ہوئے بالوں کو دیکھتی ہوئی اشتیاق سے بولی۔

کیوں نہیں ڈارلنگ جتنا کھینچ سکتی ہو کھینچ لو بلکہ ابھی تو ہم اسکی ٹنڈ بھی کریں گئے۔

بخت کے مسکراتے لہجے پر وہ تالیاں مارتی اچھلی تھی۔

www.novelsclubb.com

سچی۔

وہ اشتیاق سے بولی۔

مچی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے بکھڑے بالوں کو دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

یہ لڑکی ہنستی مسکراتی شور کرتی ہی اچھی لگتی تھی چہ تو اس پر سوٹ ہی نہیں کرتی تھی۔۔

بخت نے اسکے مسکراتے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔

پھر سرعت سے سر جھٹک گیا۔۔

زر غون نے اس کے بال ہاتھوں کی دونوں مٹھیوں میں بھینچ کر کھینچے۔
آہ آہ۔۔

ایلی خود کو چھڑانے کی کوشش کرتا ہوا چلانے لگا۔

یاد کرو وہ دن میں بھی تو ایسے ہی چلاتی تھی نا تم سے رحم کی معافی مانگتی تھی تم نے مجھے زہنی مریض بنادیا تھا تم انسان نہیں حیوان ہو جسے پر کسی کی تکلیف کا کوئی اثر

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

نہیں ہوتا تھا میری چیخیں تمہیں سکون دیتی تھیں نا مجھے بھی آج تمہاری چیخیں بہت سکون پہنچا رہیں ہیں اور چلاؤ نا۔

وہ اور زور سے اسکے بال کھینچتی ہوئی بولی آنکھوں میں ہھر سے نمی جمع ہونے لگی تھی

بخت اس عورت نے بھی میرے بال کھینچے کیا لوگوں کو میرے بال کھینچ کر مزہ آتا ہے مجھے تو درد ہوتا ہے۔

وہ معصومیت سے اس عورت کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

وہ عورت خوف سے بھاگنے لگی

www.novelsclubb.com
گی جب وہ بھاگ کر اسکے سامنے آئی۔

بخت کی آنکھوں میں سفاکیت سی چھا گئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تم ایک عورت ہونا پھر کیسے کیسی دوسری لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہو میں ابھی لڑکی ہوں اس لیے لڑکی بولا ہے خود کو لیکن تم تو عورت ہو کیوں میرے بال کھینچے اور کیوں مجھے تھپڑ مارے تمہیں لگا تھا زر غون اکیلی ہے اس کا کوئی نہیں دیکھ لیا اب کہ زر غون اعظم اکیلی نہیں ہے دل تو کر رہا ہے تمہیں اٹھا اٹھا کر ماروں لیکن تم موٹی ہو اور میں سمارٹ ورنہ اب تک تمہاری بوٹیاں کر چکی ہوتی خبر دار اگر کسی نے آئندہ زر غون کے بالوں کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔

وہ پیر پٹختی ہوئی بولتی اس عورت کو ہونق جبکہ بخت کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی آخر کیا تھی وہ لڑکی بخت کی سمجھ سے باہر تھی وہ۔۔۔

جاو معاف کیا تمہیں۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے ناک چڑھا کر کہا۔۔

وہ عورت حیرت زدہ ہوئی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

تم بہت اچھی ہو مجھے معاف کر دو مجھے اس کمبخت نے پیسے دیئے تھے کیونکہ میرے بچے کل سے بھوکے تھے تو مجھے رقم کی ضرورت تھی۔۔

وہ عورت سر جھکاتے ہوئے بولی۔

چچ زرخون نے تاسف سے اس عورت کو دیکھا۔

زرخون میری پاکٹ سے شیور نکالو اور اسکی ٹنڈ جیسے دل کرتا ہے کر دو۔۔

وہ زرخون سے بولا جبکہ ایلے نے پوری آنکھیں کھول کر خوف سے زرخون کو دیکھا جو سعادتمندی سے سر ہلاتی ہوئی

اسکے پاکٹ سے استرا نکال کر اسکی سیدھی مانگ سے لے کر گردن تک مارتی گئی۔

پولیس کی گاڑی کے مخصوص ہارن پر وہ بخت کو دیکھنے لگی بخت کا موبائیل رنگ کرنے لگا تھا۔

ہممم۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں یہی ہوں اوپر چھت پر آ جاؤ۔

اس نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

یہ پولیس ہمیں پکڑنے آئی ہے کیا۔

وہ اچنبے سے بولی اور سرعت سے استرا دور پھینک گئی۔

وہ ایللی کو نیچے پھینکتا پاس پڑی پلاسٹک کی چمپر بیٹھا۔

ہمیں کیوں پکڑیں گی اُسے پاگل پانے بھی تو پہنچانا ہے نا!

اُس پلڑے کے پیچھے چھپ جاؤ میں نہیں چاہتا میری بیوی کی کوئی بات کرے یا اسے

ایسے کوئی دیکھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے بنا دوپٹے کے وجود کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

زرغون نے سر جھکا کر اپنے آپ کو دیکھا کرتے کی فٹنگ بہت زیادہ تھی گول گلے کی

گہرائی بھی زیادہ تھی دوپٹہ تو وہی چمپر ہی گر گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

زر غون یہ پہن لو۔۔

وہ صرف شرٹ ہی پہنے ہوا تھا وہ بھی اسے اتار کر اس نے اسے دے دی تھی کہ وہ اسے شرمندہ نہیں دیکھ سکتا تھا وہ حیرت سے اسے بنا شرٹ کے دیکھتی رہی۔۔

پھر شرٹ پکڑ کر پہنتی ہوئی وہ دوڑ کر اس چوڑے پلڑے کی طرف بھاگ گئی۔۔

تب تک ایک بھاری فورس کی نفری بھی اوپر آچکی تھی۔۔

سر۔۔

اسے احترام سے مخاطب کرتا وہ آفسر اسکی طرف آیا۔

اسے لے جاؤ لیکن پولیس تھانے نہیں پاگل خانے وہ بھی ایک ماہ کے لیے وہاں سے

یہ پھر جیل جائے گا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ایللی کے وجود کو دیکھتا مسکرا کر بولا جو کافی ڈیٹھ تھا اتنی مار کھا کر بھی وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔

اذلان بخت تمہریں میں دیکھ لوں گا چھوڑوں گا نہیں تم میاں بیوی کو

"

وہ ہانپتے ہوئے بولا جو اباجخت کا تھپڑ اسے پھر سے زمین بوس کر گیا تھا

چاہوں تو ابھی تمہیں زمین کے اندر گاڑ دوں لیکن کیا کروں تمہیں پاگل خانے کا

چکر لگوانا چاہتا ہوں!

تم وہاں رہو گئے تو جو افیت تمہیں وہاں ملے گئی وہ میرے جلتے دل میں ٹھنڈک

ڈالے گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ نیچے اکڑو سٹائل میں بیٹھتا سر دلچے میں بولا جس پر ایللی کو خوف آیا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

لے جاو اسے اور میں ایک دو دن تک خود چیک کروں گا آکر وہاں کام دھیان سے کرنا۔

انہیں آرڈر دیتا وہ کھڑا ہوا۔

پولیس والے اسے گھسیٹتے ہوئے لے گئے تھے۔

پلڑے سے ٹیک لگائے کھڑی زرغون دھیمے سے ہنسی۔

(جو اذیت تمہیں وہاں ملے گئی وہ میرے جلتے دل میں ٹھنڈک ڈالے گئی)

اسکی کہی بات اس کے ارد گرد خوشبو بن کر چکرانے لگی تھی کیسا سائبان تھا وہ جو اپنے سے جڑے ہر رشتے کی قدر کرتا تھا،

(میرے بخت جیسا انسان تو نصیبوں سے ملتا ہے تم بہت بخت والی ہو جو میرا بخت تمہیں ملا ہے)

رقیہ دادی کی کہی بات اس کے یادداشت کے پردوں پر لہرانے لگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

چلیں!

وہ اسکے قریب آتا بہت اپنائیت سے بولا۔

وہ چونکی پھر گھبرائی اسکے برہنہ سینے کو دیکھ کر۔

کیا ہم اس ہیلی کاپٹر میں جائیں گئے۔

وہ دور کھڑے ہیلی کاپ َٹر کی طرف اشارہ کرتی ہوئی پر جوش انداز میں بولی۔

ہممم۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا فقط اتنا ہی بولا۔

واوا۔

www.novelsclubb.com

وہ کہتے ہی اس ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑی تھی۔

وہ مضبوط قدموں سے اسکے پیچھے آتا ہوا رکا۔

وہ حنان کو میسج ٹائپ کرنے لگا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

بخت پہلے خود چڑا پھر سہارے دے کر اسے اوپر چڑھا کر اندر بیٹھا۔

انکے بیٹھتے ہی ہیلی کاپٹر کا پنکھا چلنے لگا تھا۔

دھیرے دھیرے ہیلی کاپٹر زمین سے اٹھتا اس کا دل دھڑکا گیا۔

اففف آئی ایم سوا ایکسائٹڈ۔

وہ پر جوش انداز میں بولتی بخت کا بازو ہلا گئی۔

وہ آنکھوں میں چمک سی لیے اسکے گندمی رنگت میں گھلی سرخی کو دیکھنے لگا۔

اللہ اللہ مجھے کیا پتا تھا آپ مجھے ہیلی کاپٹر میں لینے آئیں گے میں پہلی ہی کڈ نیپ ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

وہ بادلوں کو دیکھتی ہوئی ایکسائٹڈ سے بولی۔

استغفر اللہ زر غون سوچ سمجھ کر بولا کرو۔

وہ غصے سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ مسکرائی!

ہوا سے اڑتے اسکے لمبے گھنگھڑیالے بال بخت کے چہرے پر پڑ رہے تھے۔

بخت نے پہلی بار چونک کر اسکے بالوں کو دیکھا۔

وہ باہر دیکھ رہی تھی لیکن بخت کی بازو ایکسائٹمنٹ سے اپنے دونوں ہاتھوں میں جھکڑ رکھے تھے۔

کیا ہم گھر جائیں گئے۔

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

ہاں۔

وہ فقط اتنا ہی کہتا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جس پر وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

پتا ہے جب میں سکول میں تھی ناتو مجھے بہت شوق تھا اڑتے ایرو پلین دیکھنے کا ان میں لمبا سفر کرنے کا پھر سیلفی بنانے کا ارے آپکے خاص فون ہے مجھے دیں پلیز مجھے دیں۔۔

وہ کہتے ہی پر جوش ہوتی اسکا بازو ہلانے لگی۔

واٹ۔۔

وہ حیرت سے بولا۔

پلیز واٹ شٹ بعد میں کہہ لیجئے گا مجھے موبائیل دیں مجھے سیلفیاں لینا ہے اور اگر انکار کیا تو یہاں سے کوڈ جاؤں گئی۔

وہ کہتے ہی آخر میں دھمکی دینے پر اتر آئی۔۔

وہ گہری سانس لیتا اسے اپنا سمارٹ سیل پکڑا گیا۔

اوہ ولاک تو کھول دیں نا۔۔

میراجخت هو تم از فائزه احمد

وہ منہ بنا کر بولی۔

وہ فنکر پرنٹ بیک پر پریس کرتا اسے سیل پکڑا گیا۔

ہاہ پرائیوسی واوا کیا بات ہے میرا موبائیل پکڑ لیں کوئی لاک نہیں ملے گا میرے
کونسا بوائے فرینڈ تھے جو پرائیوسی لگاتی پھروں۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

چارپانچ تو تھے تمہارے جن سے تم سیریس والی تھی۔

وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

جس پر وہ گھبرائی۔

پھر سر جھٹکتی ہوئی بال سیٹ کرتی وہ عجیب و غریب منہ کے سٹائل بناتی سیلفی لینے لگی تھی ہیلی کا پٹر لینڈ ہونے لگا۔

اففف جب مزا آنے لگا تھا زمین پر آگئے۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے بولی۔۔۔

جس پر وہ اسے دیکھتا رہ گیا وہ لڑکی ابھی اتنی ہارڈ سچویشن سے گزری تھی لیکن کوئی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ یہ کچھ دیر پہلے کی ڈری سہمی وہی لڑکی ہے۔

زرش نے چونک کر ان دونوں کو گاڑی سے نکلتے دیکھا۔۔

وہ منہ بسورے ہوئے تھی جبکہ وہ شرٹ اتارے فون کان سے لگائے کسی سے بات چیت کرتا ہوا اندر چلا گیا جبکہ وہ پیچھے برے برے منہ بنائی ہوئے تھی۔۔

یہ شرٹ کیوں اتارے ہوئے ہے اور زرغون نے اسکی شرٹ کیوں پیہنی ہوئی ہے، وہ حیرت سے بولی۔۔

اففف میں نے سراب کے پیچھے لگ کر اپنا سب کچھ گنوا دیا میں نے اسکی سیریس طبیعت سے سمجھوتا نہیں کیا کاش میں کر لیتی تو آج سب کچھ ہوتا میرے پاس۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہونٹ بھینچتی تیش سے بولی۔

آپی!

حنان اسے دیکھتا دوڑ کر اسکے گلے لگا تھا۔

وہ روتا ہوا بار بار اسکا منہ چومتا۔

آپی آپ ٹھیک ہیں آپکو کچھ ہوا تو نہیں کہی چوٹ تو نہیں لگی آپی آپ کیوں باہر گئی تھیں اففف اس خبیث انسان نے کچھ کہا تو نہیں آپکو۔

وہ اسکے گلے لگا بھراے ہوئے لہجے میں بولتا زر غون کو بھی رولا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حنان ایسا کر گئے تم تو کیسے چلا گیا یار بریو بنو سنبھالو خود کو۔

اذلان نے اسے زر غون سے علیحدہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

وہ اذلان کو دیکھتا اذلان کے گلے لگ گیا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی اگر آپ ناہوتے تو کیا ہوتا وہ شخص میری آپنی کے ساتھ کیا کرتا آپ کا کس طرح سے میں شکریہ کروں میں سمجھ نہیں پارہا۔

وہ بخت کا ہاتھ آنکھوں سے لگاتا ہوا بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

زر غون نے ہونٹ بھینچے۔

حنان زر غون میری بیوی ہے اسے پروٹیکٹ کرنا میری ذمہ داری ہے کوئی احسان تو نہیں کیا میں نے کسی پر۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا ساتھ ساتھ حنان کے آنسو بھی صاف کر رہا تھا۔

زر غون آنسو صاف کرتی مسکرائی۔

ہنی تمہاری آپنی بالکل ٹھیک ہیں تم تسلی کر لو ایک بار تمہیں نیند نہیں آئے گی جب تک تم تسلی نہیں کر لو گئے تمہاری قسم مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی ہاں بس گری تھی تو

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہلکی سے کھڑوچ آئی تھی اسکے علاوہ کچھ نہیں ہوا اب جاو سو جاو ایسے ہی بیٹھو ہو صبح سے!

میں کھانا میں بھیجتی ہوں جاو فریش ہو لو تب تک۔۔

وہ اپنے بھائی کے بال انگلیوں سے سنواری بہت پیار سے بولی۔

حنان اسکا ماتھا چومتا ہوا باہر نکل گیا۔

وہ مسکراتی ہوئی سر جھٹک گئی لیکن پھر چونکی بخت اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زرغون کے دیکھنے پر وہ پلٹتا ہوا سیڑیاں چڑ گیا۔

وہ گہری سانس لیتی مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

پھر چائے بنانے کچن میں چلی گئی فاطمہ لوگ سو گئے تھے شاید۔۔

چائے بنا کر ایک کپ حنان کو بھی دے آئی ساتھ کباب بھی تھے جو اقصیٰ بنا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کباب اور چائے اپنے اور بخت کے لیے بھی لے آئی تھی۔۔

وہ شاوہ لے کر باہر آیا تھا وہ اسے دیکھتی وہی رک گئی کیونکہ وہ شرٹ لیس تھا پانی کے قطرے اس کے بالوں سے ٹپک رہے تھے وہ بال خشک کرتا کبڈ سے شرٹ پکڑ کر پہنتا ہوا اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔
ٹھینکس۔

چائے کے ساتھ ایک کباب پکڑتا وہ سنجیدگی سے بولا۔
ویلم۔

وہ اس سے کہتی ہوئی بیڈ پر پھسکر امار کر بیٹھی دال آلو کے مزے دار کباب کھاتی وہ اسے چونکا دے رہی تھی وہ منہ میں ڈالے جا رہی تھی ایک ختم ناہوتا تو دوسرا منہ میں ہوتا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون آہستہ کھاو تمہارے ہی ہیں اور تم نے ہی کھانے ہیں سو پلیر ز آہستہ آہستہ
کھاو۔۔

وہ نرم لہجے میں بولا۔

نہیں آہستہ نہیں کھا سکتی ناپیٹ میں چوہوں نے بیچ لگایا ہوا ہے بھوک سے جان
نکل رہی ہے صبر نہیں کر سکتی۔۔

کھاتے کھاتے وہ اسے ساتھ جواب بھی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔*
جس پر وہ تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

www.novelsclubb.com
ہو گئی ناٹنڈ پے گئی ٹھنڈ کیا سمجھ رکھا تھا تم نے زر غون اعظم کو۔۔

وہ نیند میں اس سے لڑ رہی تھی بڑ بڑاہٹ بہت تیز تھی جس پر نیم دراز بخت ایک
دم سے اٹھ کر بیٹھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف یہ لڑکی اب نیند میں یہ بڑ بڑایا کرے گئی مطلب یہ خاموشی سے نہیں سوے گئی۔

وہ سر تھا متا ہوا بے بسی سے بڑ بڑایا۔

خون پی جاؤں گئی تمہارا!

آہ میں نہیں پیتی تمہارا گند خون خود پیو اور مر جاؤ مزہ آیا ناب

وہ ٹانگیں اٹھا کر بیڈ پر مارتی غصے سے بڑ بڑائی تھی۔۔۔

وہ تکیہ پکڑ کر سٹڈی روم کی طرف بڑھتا ہوا تاسف سے بڑ بڑایا

www.novelsclubb.com

یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکی کیوں نہیں گئی ابھی تک یہاں سے کیا چاہتے ہو تم اگر نہیں نکال سکتے تو خود بھی دفع ہو جاو یہاں سے۔

وہ آغا جی کے پاس بیٹھا تھا جب خاقان صاحب غصے اندر آتے اس سے تیش سے بولے۔

آپ چاہ کر بھی مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتے مائے دی ۛر فادر۔
وہ مسکراتے لہجے میں بولتا ہوا کھڑا ہوتا انکے سامنے آیا۔
کیا مطلب؟

خاقان صاحب اسے گھورتے ہوئے بولے۔

مطلب یہ کہ میں وہ زمین آج سے پانچ سال پہلے آغا جی سے خرید چکا ہوں پھر اس پر گھر بنوایا تھا آپکی جائیداد پر نہیں بیٹھا ہوا اللہ کا شکر ہے میں اپنی کمائی کھاتا ہوں باپ دادا کی نہیں۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ان سے طنز سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

جبکہ خاقان صاحب حیرت سے آغا جی کی طرف آیا۔

یہ کیا کہہ رہا ہے آغا جی۔

وہ الجھتے ہوئے ہوئے بولا۔

وہ گھر یہاں سے دور بنانا چاہتا تھا جب میں نے اسے مجبور کیا یہی گھر بنانے کو تو اس نے مجھے زمین خرید کر بنانے کا کہا تو کیا کرتا مان لی اسکی بات دے دی اسے زمین لیکن پیسے لے کر کہ میں کسی طرح اسے یہاں روکنا چاہتا تھا اس لیے اسکی شرط مانی پڑی۔۔۔

آغا جی گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔

جس پر خاقان صاحب سر تھامتے انکے پاس ہی بیٹھ گئے کہ انکا بیٹا ان سے زیادہ ہوشیار نکلا تھا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون فاطمہ کو ہنہ کے ساتھ کھلتا دیکھ کر وہ چونکی۔۔

پھر ایک نظر دور کھڑے حنان کو دیکھا جو شازم لوگوں کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا تھا۔۔

واو کیسا آئیڈیا آیا ہے زر غون تمہارے خوبصورت دماغ میں اس سے بخت کا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا اور فاطمہ کا بھی۔۔

وہ تالی مارتی پر اشتیاق انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

حنان بات سنو۔۔

حنان کو کالج کے لیے نکلتا دیکھ کر بخت نے اسے آواز لگائی۔

جس پر وہ بھاگتا ہوا بخت کے قریب آیا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جی بھائی۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

ایک بات پوچھنی تھی تم سے بیٹھو زرا دو منٹ۔

بخت اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا۔

جی پوچھیں۔۔

وہ بیگ دوسری چیئر پر رکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

تنہاری آپنی کو بڑبڑانے کی بیماری کب سے ہے مطلب نیند میں بڑبڑانا۔

وہ چائے کا سپ لیتا ہوا سنجیدگی سے اوپر کھڑی زرغون کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

www.novelsclubb.com

حنان نے پہلے تو اسے حیرت سے دیکھا پھر لبوں پر آئی مسکراہٹ کو وہ بہت ضبط سے

روکا گیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی یہ بیماری نہیں ہے آپ کی نیچر ہے انکے ساتھ جو اچھا برا ہوتا ہے وہ نیند میں وہی بولتیں ہیں سکول میں اگر لڑائی ہو گئی ہے تو ساری رات وہی لڑائی رپیٹ کی جائے گی جس سے لڑائی ہوئی ہے اسے ساری رات نیند میں پیٹا جائے گا اگر پاس ہوئی ہیں اور ٹرائی ملی ہے تو وہ ٹرائی کو خواب میں دیکھ کر خوب تقریر کریں گی اور خواب میں ہی اپنے ساتھیوں کو جلائیں گی یہ انکی عادت ہے ہم نے بہت سے ڈاکٹر سے مشورہ کیا لیکن ڈاکٹر نے یہی کہا یہ ایک فطرتی عادت ہے جو وہ سارا دن کرتی ہیں دیکھتی ہیں وہی نیند میں بڑبڑائیں گیں۔۔

حنان نے سنجیدگی سے اسے بتایا جو منہ کھولے حنان کو دیکھ رہا تھا حنان نے مسکراہٹ ضبط کی کہ بخت کے ایکسپریشن دیکھنے لائق تھے۔

www.novelsclubb.com

اففف۔۔

وہ ہونٹ بھیچ کر رہ گیا۔

بھائی میں جاؤں۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کھڑا ہوتا سعادت مندی سے بولا۔

ہاں جاو۔۔

وہ چائے کا کپ پکڑتا سر جھٹک کر بولا۔

حنان کے جانے کے بعد وہ پھر سے بالکنی کی طرف دیکھنے لگا جو چائے پیتی ہنہ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھی۔

وہ چائے کا کپ تھامتا باغور اسکے مسکراتے ہوئے نقوش دیکھنے لگا۔
ہا ہا ہا۔

وہ ہنہ کی کسی بات پر قہقہہ لگا گئی تھی جب بخت نے ارد گرد دیکھا کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

زر غون آہستہ ہنسویہ گاؤں ہے کوئی شہر نہیں۔۔

وہ بلند آواز میں اس سے بولا جو ہنسنا ترک کیے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا گاؤں میں ہنسنے پر ٹیکس لگتا ہے اور شہر میں نہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ آئی برواچکا کر بولی جس پر وہ اسے گھورنے لگا کہ اس لڑکی کے پاس ہر بات کا جواب ہوتا تھا۔

باہر جاتی زرش چونک کر رکی۔

اسے اکیلا بیٹھا دیکھ کر وہ اس کے قریب آئی۔

بخت نے چونک کر اسے دیکھا پھر چہرے کے نقوش میں ایک دم سے ناگواری سی چھائی جسے زرش بہت اچھے سے محسوس کر گئی تھی۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔

وہ بخت کے چہرے پر نظریں جماتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

کیا بات کرنی ہے جلدی کرو فارغ نہیں ہوں میں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہنوز چائے پیتا بنا اسے دیکھتا بولا کہ نظریں تو اوپر بالکنی پر کھڑی زر غون پر تھیں جو بالکنی پر جھکی ان دونوں کی ہی طرف دیکھ رہی تھی نگاہوں میں تجسس تھا جس پر اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔

جس پر زرش چونک کر اسکی مسکراہٹ کو دیکھتی ہوئی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگی جہاں وہ آفت کی پرکالہ کھڑی مشکوک نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی زرش کے دیکھنے پر وہ اسے سوواٹ کی مسکراہٹ پاس کرتی ہاتھ ہال گئی تھی۔

زرش ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

مس زرش آپکو کوئی بات کہینی تھی اگر کوئی بات نہیں ہے تو پلیز آپ جاسکتیں ہیں کہ میں اکیلے چائے پینا پسند کرتا ہوں۔

وہ سپاٹ چہرے سے بولا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

زرش نے غصے سے اسے دیکھا۔

مجھے میری بیٹی چاہئے۔

وہ غصے سے بولی۔

کونسی بیٹی؟

وہ بنے چونکے آئی برواچکا کر سرد لہجے میں بولا۔

ہنہ میری بیٹی ہے مجھے وہ چاہئے میں اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہوں تم تو ویسے بھی دوسری شادی کر چکے ہو تو بیٹی مجھے دے دو سٹیپ ماؤں کو سوتیلی اولاد اچھی نہیں لگتی میں نہیں چاہتی وہ زرخون میری بیٹی کو ڈانٹے یا مارے۔۔

www.novelsclubb.com

زرش غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تمیز سے بات کرو مجھ سے تم نہیں آپ کہو اور دوسری بات کو نسی ہنہ وہ ہنہ جسے تم نے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا جس کی تڑپ تم محسوس نہیں کر سکی اگر وہ تمہیں مخاطب کرتی تو تم اسے جھڑک دیتی واواسٹیپ مدر۔۔

میری بیٹی کی ایک ہی ماں ہے اور وہ ہے زر غون اذ لان بخت لاشاری،

اور میں کسی کو اپنی ہنہ کی ماں نہیں مانتا!

جاسکتی ہو اب تم فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔

وہ سرد لہجے میں کہتا زرش کو سلا گیا تھا جبکہ باہر والی سیڑیوں پر کھڑی زر ہون کی روح کو وہ ٹھنڈا کر گیا تھا۔

وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی مسکرائی

(ہنہ کی ماں زر غون۔۔)

وہ بڑبڑائی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ توانکی باتیں سننے آئی تھی لیکن بخت کا انکشاف اسکے دل میں پھول کھلا گیا تھا۔

وہ پلٹتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔

کوریدور میں بھاگتی وہ وائٹ دوپٹہ جس کے پلو میں نیلے بڑے بڑے موتی لگے ہوئے تھے ہوا میں لہرا کر دوڑتی وہ گھنگھنا بھی رہی تھی۔

"ایسا لگتا ہے میں ہواؤں میں

ہوں آج اتنی خوشی ملی ہے

پاؤں ٹکتے نہیں زمین پر

آج اتنی خوشی ملی ہے"

www.novelsclubb.com

دوپٹہ ہنوز ہوا میں لہراتی وہ گانا گھنگھناتی ہوئی سامنے سے آتے بخت سے جتنی زور

سے ٹکڑا سکتی تھی وہ ٹکڑائی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

بخت جو اسے سامنے سے آتا دیکھ کر ٹھٹھکا تھا سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ وہ اس کے اوپر گری تھی جس کے نتیجے میں وہ زور سے دیوار سے ٹکڑا یا تھا۔
زر غون کی چیخ نکل گئی تھی۔

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھی جبکہ بخت نے اس کی کمر ایک ہاتھ میں جھکڑی ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے نقوش کو دیکھتے کسی الگ ہی جہاں میں چلے گئے تھے۔
دوپٹے کا پلو ہوا میں لہراتا ہوا بخت کے چہرے پر آیا تھا۔

وہ دوپٹے کا پلو اس کے چہرے سے ہٹاتی ہوئی دور ہونے لگی تھی لیکن کمر اس نے جھکڑ رکھی تھی۔
www.novelsclubb.com

وہ اپنی کمر کو دیکھنے لگی جہاں اس کا ہاتھ پورے استحقاق سے دھرا ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سنجیدگی سے بولا۔

کیا!!!۔

وہ اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔

جوا بھی بڑے سٹائل سے بھاگا جا رہا تھا اور گانا بھی گھنگھنایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

وہ وہ تو میں واک کر رہی تھی صبح ہیوی ناشتہ کیا تھا تو بھاگ کر ہضم کر رہی تھی۔۔

وہ بھوکھلاتے ہوئے بولی۔

سیریلی مس مرضی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتے لہجے میں آئی برواچکا کر بولا۔

جس پر وہ زور و شور سے سر ہلا گئی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے دیکھتا آہستہ سے اپنا ہاتھ اسکی کمر سے ہٹاتا اسے مسکراتی نظروں سے دیکھتا پلٹ گیا۔

وہ دل پر ہاتھ رکھے وہی کھڑی رہ گئی۔۔۔

اففف مرتے مرتے پیچی ہوں آج تو۔۔

وہ ہونٹ کاٹتی ہوئی بڑ بڑائی پھر اپنی کمر کو دیکھا جہاں اس نے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

یہ میرا دل اتنا دھڑک کیوں رہا ہے کیا مجھے ہارٹ اٹیک ہونے والا ہے۔

وہ پریشانی سے بڑ بڑائی۔۔

www.novelsclubb.com

حنان!

فاطمہ بہت انوسینٹ ہے نا۔

وہ حنان کی توجہ کھانا بناتی ہوئی فاطمہ پر مبذول کرواتی ہوئی بولی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں معصوم تو وہ ہیں۔

وہ نوٹس بناتا آپ کی بات پر اتفاق کر گیا۔

جو فاطمہ کا شوہر ہو گا نا وہ بہت لکی ہو گا یونہی بہت لائق سگھڑ اور عزت کرنے والی لڑکی ہے اپنے شوہر کو خوش رکھے گئی وہ۔

وہ اور نج جو س پیتی حنان کا کندھا ہلاتی ہوئی بولی۔

ہاں یہ تو ہے۔

وہ سر ہلا گیا۔

اففف بند کرو اس اماں کو اور میری بات سنو میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم یہ

www.novelsclubb.com

پڑھائی لے کر بیٹھ گئے ہو۔

وہ اسکے ہاتھ سے رجسٹر کھینچتی ہوئی غصے سے بولی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

آپی یار سن رہا ہوں میں کانوں سے سنتا ہوں اور کان میرے آپ کی طرف ہی ہیں۔

وہ نوٹ بک لینے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

کان تمہارے میری طرف لیکن نظریں تمہاری فاطمہ پر ہونی چاہیے۔

وہ سر پیٹ کر بولی۔۔۔

کیا ااا۔

وہ شاک سے بولا۔

میرا مطلب ہے جس کے متعلق بات کی جائے اسے دیکھا جاتا ہے نا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بھوکھلاتے ہوئے بولی۔۔

جس پر وہ گال پر ہاتھ رکھ کر زر غون کو دیکھنے لگا۔

ڈفر مجھے نہیں فاطمہ کو دیکھو۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ جھنجھلائی۔۔

کیوں!

وہ آئی برواچکا کر بولا۔

کیونکہ میں کہہ رہی ہوں اس لیے۔

وہ اس بار غصے سے بولی۔

آپ چاہتی ہیں میں لڑکیوں کو دیکھوں۔۔

وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

اففف لڑکیوں کو نہیں لڑکی میرا مطلب ہے فاطمہ کو دیکھو۔

www.novelsclubb.com

وہ غصہ ہوئی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن آپکو تو میرا لڑکیوں کو دیکھنا پسند نہیں ہے نا ایک بار میں نے اپنی کلاس فیلو کو اپنا پین دیا تھا جس کی وجہ سے آپ نے مجھے بہت مارا کہ میں اسے امپریس کرنا چاہ رہا تھا کبھی کسی لڑکی کو دیکھنے نہیں دیا لیکن اب کیوں ہاں۔۔۔۔۔؟

وہ آئی برواچکا کر بولا۔۔

نادیکھو جان چھوڑو میری دماغ کا ستیاناس کر دیا ہے تم نے سوال پر سوال بات کان کھول کر سن لو شادی میں تمہاری اپنی مرضی کی لڑکی سے کروں گئی سمجھے اور اگر نہیں سمجھے تو پھر بھی سمجھ جاؤ، اتنا بولتے ہو تم لڑکے زیادہ بولتے ہوئے اچھے لگتے ہیں کیا؟

اور ہاں شرٹ پہنا کر ویہ ٹی شرٹ نہیں اور بال بھی چھوٹے کرواؤ چھتری بنا رکھی ہے بالوں کی ڈیسنٹ بن کر ہمارے گھر آیا کرو۔۔۔

وہ غصے سے اسے وارننگ دیتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جبکہ وہ منہ کھولے اپنی آپ کی چلتی زبان کو دیکھتا رہ گیا۔

زر غون بھا بھی کہاں گئی۔

فاطمہ ٹرے پکڑے لاونج میں آتی ہوئی نرمی سے اسے سے پوچھنے لگی۔

جبکہ وہ اسکے سانولے چہرے کو دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟

وہ حیرت سے بولی۔

ایسے ہی! آپ اپنی اپنے روم میں ہیں۔

وہ نیچے گری نوٹ بک اٹھاتا ہوا دھیمے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ فروٹ ٹرانفل کھائیں گئے۔

وہ ٹرے اسکے سامنے کرتی ہوئی بولی۔

شیور کیوں نہیں۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وی ٹرے سے شیشے کی پیالی اٹھاتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

فاطمہ مسکرا کر اسے دیتی اوپر چلی گئی۔۔

جبکہ وہ گردن اسکی طرف موڑتا مسکرایا۔۔

پھر گہری سانس لیتا وہ فروٹ ٹرائفل کا چمچ منہ میں رکھ گیا۔

وہ مسکرایا۔۔

اس لڑکی کے ہاتھوں میں ذائقہ کمال کا تھا۔۔۔

آغا جی جب دل دھڑکتا ہے تو کیا ہوتا ہے اور یہ دھڑک کر شور کیوں مچاتا ہے۔۔

وہ آغا جی کے پاس بیڈ پر چڑی بیٹھی ان سے کسی سہیلی کی طرح پوچھنے لگی جو کتاب

پڑھتے مسکرائے تھے۔

انکے کمرے میں آتا بخت اسکا معصومانہ سوال سن کر وہی رک گیا۔۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

مجھے لگتا ہے مجھے کوئی دل کا مسئلہ ہو گیا ہے سوچ رہی ہوں رپورٹ کروالوں
ہسپتال والوں نے مجھے نکال دیا ہے کہتے ہیں اتنی چھوٹیاں کون کرتا ہے آپ گھر پر
ہی رہیں اور آرام کریں بے عزتی کر دی میری بھلا مجھ جیسی زہین لڑکی کو ہسپتالز کی
کمی ہے جس میں چاہوں لگ جاؤں آخر باہر کی ڈگری ہو لڈر ہوں۔۔

وہ بولے جارہی تھی بات کوئی شروع کی تھی لیکن بات کو لے کہاں گئی تھی جس پر
آغا جی اور باہر کھڑا بخت صرف ٹھنڈی سانس بھرتے رہ گئے۔۔
میری بچی جس ہسپتال میں چاہے گئی وہی لگا دے میرا بخت آخر پولیٹکس میں کس
لیے ہے۔

آغا جی فخر سے کہنے لگے۔۔
www.novelsclubb.com

جبکہ زر غون کا دل اسکے نام پر پھر سے دھڑکا۔۔

آپ نے بتایا نہیں یہ دل اچانک سے کیوں دھڑک پڑتا ہے۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جھنجھلا کر بولی جیسے ساری غلطی آغا جی کی ہو۔۔

کس کے نام پر ڈھڑکتا ہے میری بچی کا دل۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔۔

یہ میں آپکو نہیں بتاؤں گئی پہلے آپ بتایا کیوں دھڑکتا ہے۔

وہ ٹھوڑی پرانگی مارتی ہوئی بولی۔

بخت سر جھٹکتا ہوا اندر آیا جب آغا جی اسے دیکھتے ہوئے مسکرائے اور ذر غون تو

اسے دیکھتی ہی کھڑی ہوئی تھی دل نے پھر سے ایک الگ سا شور مچا دیا تھا۔۔۔

آپ اتنی جلدی آگئے۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بولی۔

کیوں میرے جلدی آنے پر آپ کو کوئی اعتراض ہے۔۔

وہ آئی برواچکا کر بولا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ نفی میں سر ہلاتی کندھے اچکا گئی۔

آغا جی آج رات کو آپ چل رہے ہیں میرے ساتھ سعید احمد کی دعوت میں۔

وہ ان سے تصدیق چاہ رہا تھا۔

آغا جی ہونٹ بھینچتے دونوں کے چہرے دیکھتے ہوئے کچھ سوچ کر سر نفی میں ہلا گئے۔

کیوں کل تو آپ راضی تھے جانے کے لیے۔

وہ سنجیدگی سے ان سے پوچھنے لگا۔

بس آج طبیعت بہت ڈاون فیل ہو رہی ہے میں نہیں جاسکوں گا تم ایسا کروزر غون

www.novelsclubb.com

کو لے جاو میں بوڑھا وہاں کیا کروں گایار۔

وہ نیم دراز ہوتے ہوئے مصنوعی بیماری کا بہانہ کرتے چہرے پر نقاہت لانے لگے

جس پر وہ ناکامیاب رہے تھے۔

سیرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

سیر یسلی!

وہ آئی برواچکا کر پوچھنے لگا۔

ہاں کیا اس عمر میں بہانہ کرتا اچھا لگوں میں۔۔

وہ نقاہت سے بولے جبکہ وہ ان سے یہ نا کہہ سکا کہ ابھی تو آپ ایک منٹ پہلے چنگے بھلے تھے۔

وہ گہری سانس لیتا انہیں دیکھتا سر نفی میں ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔
پیچھے جاو میری بھولی بچی۔

آغا جی نے ہونق کھڑی زر غون سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی اسکے پیچھے بھاگی۔۔

کیا جہاں آپکی دعوت ہے وہاں مرغ مصالحو والی ڈشز بھی ہوں گئی۔

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی پر جوش انداز میں بولی۔

ہاں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

واوا میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گئی۔

وہ پر جوش ہوتی ہوئی بولی۔

اور اگر کہوں وہاں کوئی مرغ مصالحہ والی ڈش نہیں ہوں گئی تو۔

وہ اسکے سامنے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

تو میں کیا میرے تو فرشتے بھی سڑی ہوئی دعوت پر ناجائیں مجھے کسی پاگل کتے نے
کاٹا ہے جو بورینگ دعوت میں جا کر بور ہوتی رہوں لیکن میں جانتی ہوں دعوت
میں مرغ والی ڈشز ہوں گئی اس لیے میں ہر قیمت پر اس دعوت میں جاؤں

www.novelsclubb.com

گئی

وہ مسکراہٹ ضبط کرتی ہوئی سنجیدگی سے بولی جس پر وہ بھی اسے دیکھتا پہلی بار کھل
کر مسکرایا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پھر وہ ہوا جو شاید ہی کسی نے سوچا ہو۔۔

وہ ایک دوہل اسکے مسکراتے ہونٹوں کو دیکھتا انگلی اور انگوٹھے سے اسکے گال کھینچتا ہوا پلٹ گیا جبکہ وہ آنکھیں پوری کھولے حیرت سے اسکی پشت کو دیکھتی گالوں پر دونوں ہاتھ رکھ گئی۔۔

کیا میں خواب دیکھ رہی تھی۔۔

وہ شاکس سے بولی۔

نہیں آپ حقیقت میں ہیں اور بھائی بھی حقیقت میں آپکے گال کھینچ کر گئے ہیں سو ریلکس رہیں۔۔۔

حنان کے شرارت سے کہنے پر وہ چونک کر اسے دیکھتی جھٹ سے ہاتھ گالوں سے ہٹا گئی۔۔

ہنی تمہیں شرم نہیں آتی چھپ چھپ کریوں کسی کی باتیں سننا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سرخ چہرے سے ہنی پر چڑوڑی تھی۔

ہاہا میری کیوٹ آپ۔۔

وہ بھی اسکے گال کھینچ کر کہتا بھاگ گیا۔

بد تمیز لگ جاو میرے ہاتھ پھر بتاتی ہوں میں تمہیں۔۔

وہ اس سے کہتی سر پر تھپڑ مارتی ہوئی ہنس دی۔۔

اللہ اللہ میں کیا کروں دل کر رہا ہے گھنگھناؤں۔۔۔۔۔

وہ کہتے ہی پھر سے دوپٹہ لہراتی ہوئی گانا گھنگھنانے لگی تھی۔۔۔

زرگل نے مسکرا کر اس پاگل لڑکی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے ان دونوں کو آپس میں محبت ہو گئی ہے۔۔

زرگل نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے خود سے کہا۔

محبت نہیں عشق ہونے کو ہے۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

پیچھے سے خیام کی آواز پر وہ جھٹ سے اسکی طرف مڑی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکا۔

وہ غصے سے بولی۔

مطلب یہ کہ وہ دونوں محبت کی منزل سے آگے نکل چکے ہیں اور جو عشق کرتے ہیں وہ جان جاتے ہیں۔

خیام نے اسکی اڑتی ہوئی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئے میرے بالوں کو چھونے کی ہاں۔۔۔

وہ غصے سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ مسکرا کر اچانک سے ہی اس پر جھکا تھا اسکے ماتھے پر اچانک سے ہونٹ رکھتا

وہ رکا نہیں تھا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔

جبکہ وہ ہکا بکا کھڑی رہ گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

۵۵۵۵

۵۵۵۵

۵۵۵۵

دعوت پر زر گل اور فاطمہ بھی اسکے ساتھ تھیں۔۔

بلیو کلر کا پنک کڑھائی والا سوٹ پہنے اس پر پنک بلیو کڑھائی والا دوپٹہ وہ سر پر اچھے سے اوڑھے ہوئے تھی جبکہ زر گل فیروزی سوٹ پر کالی چادر لیے ہوئے تھی اور فاطمہ ہمیشہ کی طرح سادے سے نیلے سوٹ پر نیلا ہی بڑا سادو پیٹہ لیے وہ اپنے بھائی کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔۔

جب وہ دعوت پر آرہے تھے تو آغا جی ماتھا پیٹ کر رہ گئے کہ وہ ان دونوں کو پرائیوسی فراہم کرنا چاہتے تھے لیکن وہ تھی کہ پورے ٹبر کو اکٹھا کر لائی تھی۔

کھانا کب لگے گا۔۔ www.novelsclubb.com

وہ بور ہوتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ تینوں ٹیبل پر بیٹھیں ہوئیں تھی جبکہ بخت کو ملنے ملانے والے اکیلا ہی نہیں چھوڑ
رہے تھے۔۔

یار بہت بورنگ پارٹی ہے مجھے پتا ہوتا تو نا آتی لیکن اس چسکوڑی زبان نے مجھے کہی کا
نہیں چھوڑا۔۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی جس پر وہ دونوں قمقمہ لگاتی ہنس دیں دور کھڑا اذلان بخت
بات کرتا زرگل اور فاطمہ کو ہنستے ہوئے دیکھتا ہلکا سا مسکرایا یقیناً انکے ہنسنے کی وجہ وہ
شرارتی لڑکی تھی جو ان دونوں کو گھور رہی تھی۔۔

سوچا تھا میری شادی ہو گئی تو خوب ناچوں گی گانا گاؤں گی پیارے پیارے کپڑے
خریدوں گئی لیکن کوئی نہیں یہ سارے شوق میں اپنے ہنی کی شادی پر پورے
کرنے والی ہوں۔۔

وہ پہلے تو منہ بنائے بولی پھر پر جوش ہوتی ہوئی بولی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ دونوں اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

اسکی شادی کو تو ابھی ٹائم ہے نا۔

زر گل نے جو س کاسپ لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

نہیں زیادہ سے زیادہ ایک منٹ ہو گا اس سے زیادہ نہیں تم سب لوگ تیاری کر لو۔

وہ بھی جو س پیتی ہوئی کندھے اچکا کر بولی۔

کیا!!!

جو س پیتی زر گل کو بہت زور سے اچھو لگا تھا۔

وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ نے بھی حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

لڑکی کہاں سے ملے گئی تمہیں۔

زر گل نے حیرت سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیوں میرے بھائی کو لڑکیوں کی کمی ہے کیا ایک سے بھر ایک لڑکی ملے گئی لیکن
میں نے پسند کر لی ہے لڑکی،

وہ ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ روک کر بولی ورنہ زر گل کے ایکسپریشن تو اسے قہقہے
لگانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

آؤ تم لوگ کھانا لگ چکا ہے۔۔

بخت انکے قریب آتا ہوا بولا۔

سب سے پہلے وہ اٹھی تھی۔۔

میں تو کب سے تیار بیٹھی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر بولتی سب سے آگے لگی تھی۔

جس پر فاطمہ اور زر گل مسکرائیں تو بخت صرف ٹھنڈی سانس بھرتا رہ گیا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

شہباز نے چونک کر کھانا پلیٹ میں نکالتی زر غون کو دیکھا جس پر بلیو کلر حد سے زیادہ سوٹ کر رہا تھا۔۔۔

یہ بھی یہاں آئی ہے۔

وہ خوشگوار حیرت سے بولا۔

السلام علیکم۔۔

شہباز نے اسے مخاطب کیا۔

زر غون نے چونک کر اسے دیکھا۔

اس نے فقط آئی برواچکایا۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ تھوڑا اثر مندہ ہوا۔

کیسی ہیں آپ۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

رج کے ڈیٹھ ہے یہ۔۔

وہ ناک چڑھا کر بڑ بڑائی تھی۔۔

جواب نہیں دیا آپ نے۔۔۔۔

وہ خوش اخلاقی سے بولا۔

الحمد للہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ بولتی کہ بخت بہت تیزی سے شہباز کی طرف آیا۔۔

زر غون ڈر کر ایک دو قدم پیچھے ہوئی۔

زر گل اور فاطمہ ٹیبل پر بیٹھیں کھانا کھا رہیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے بات کرنے کی۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا چہرہ حد سے زیادہ سرخ پڑ چکا تھا۔

شہباز گھبرا کر ایک دو قدم پیچھے ہوا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

میں تو یہاں کھانا لینے آیا تھا تو ان سے حال چال۔۔

چٹاخ!

اگلا جملہ اسکے منہ میں ہی رہ گیا تھا۔۔

بخت کا تھپڑ اسکے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔

زر غون نے شا کس سے بخت کو دیکھا نا صرف زر غون نے بلکہ پارٹی میں آیا ہر شخص اپنی جگہ ساکت ہوتا اذ لان بخت لاشاری کو دیکھنے لگا۔۔۔

شہباز نے گال پر ہاتھ رکھے غصہ بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے شہباز کو دیکھ کر اذ لان بخت کو حیرت سے دیکھا جو ہونٹ بھینچے چہرے

پر قہر لیے اسے دیکھتا ہوا اسکے قریب آیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

حال چال پوچھنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں اس بار معاف کر رہا ہوں اگلی بار معاف نہیں کروں گا جانتے ہو تم مجھے! دور رہنا میری بیوی سے ورنہ آنکھیں نکال دوں گا ایڈیٹ انسان۔۔

وہ سخت لہجے میں بولتا سب کو ساکت کر گیا۔۔

جبکہ بریانی کی پلیٹ ہاتھ میں لیے وہ جلدی جلدی کھانے لگی تھی کہ کیا پتا بھی وہ ہاتھ پکڑتا اور پارٹی سے چلتا بنتا اس کا کیا بھروسہ۔

وہ سر جھٹک کر بڑبڑائی۔۔۔۔

اذلان بخت لاشاری ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں آپ پلیز ریلکس رہیں اور شہباز تم زرا میرے ساتھ آؤ۔۔
www.novelsclubb.com

سعید احمد اذلان بخت سے معذرت کرتا شہباز کو کھینچتا ہوا ایک کونے میں لے گیا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اس شخص سے اسے نفرت تھی وہ اسکی نیت زرغون کے معاملے میں بہت پہلے ہی بھانپ گیا تھا پھر جب اس نے رشتہ بھیجا تو اس نے ہنگامہ بھرپا کر دیا تھا وہ کیسے اپنے دشمن اور ایک برے انسان سے اپنی کزن کو بیاہ دیتا اب تو وہ اسکی بیوی تھی پھر اب کیسے وہ اسے اپنی بیوی کے پاس کھڑا برداشت کر سکتا تھا اس کا دل اچانک سے ہی ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔

فاطمہ زرگل اور مس کھانے کی دکان چلیں وہ ان دونوں سے مخاطب ہوتا آخر میں اپنی بیوی سے کہنے لگا جس کی بریانی کی پلیٹ ابھی ہاف تھی۔
وہ آنکھیں پھاڑے کبھی بریانی کو دیکھتی تو کبھی بجخت کو جو اسے چلنے کا اشارہ کر رہا تھا۔
فاطمہ اور زرگل سر ہلاتیں ہوئیں آگے بڑھیں۔۔۔

وہ پیر پٹختی ہوئی بنا بریانی کی یٹ ٹیبل پر دھرے چلنے لگی تھی۔۔

اونہہ پلیٹ نیچے رکھو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پلیٹ کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

وہ منہ بناتی پلیٹ ٹیبل پر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

اذلان صاحب پلیر رک جائیے ہم۔ آپ سے معذرت خواہ ہیں اصل میں مجھے نہیں پتا تھا شہباز کے ساتھ آپ کی دشمنی چل رہی ہے ورنہ میں اسے نابلاتا۔

سعید احمد اسکے ساتھ چلتا ہوا بولا۔

سعید تم کیوں معذرت کر رہے ہو اصل میں میری بیوی کے دانت میں درد ہے تو چلنا پڑ رہا ہے اور وائز ہم پارٹی فنش ہونے کے بعد جاتے آپ جانتے ہیں داڑھ کی درد کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے سو اس لیے چلنا پڑ رہا ہے۔

وہ مصنوعی آفسوس سے کہہ رہا تھا جبکہ آگے چلتی زرغون حیرت سے رکتی اس جھوٹے انسان کو دیکھنے لگی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اس سے الوداعی اجازت لیتا ہونق کھڑی زر غون کا ہاتھ پکڑتا پارٹی سے باہر نکل گیا۔۔

شہباز رائیس نے گال پر ہاتھ رکھ کر اذلان بخت کی پشت کو نفرت سے دیکھا تھا۔۔

درد ہو میرے دشمنوں کی داڑھ پر سمجھے آپ میرا کیوں نام لیا آپ نے خود کے دانت کا تو نہیں کہانا ہی فاطمہ اور زر گل کے کہا میرا دانت فالتو تھا کیا! اتنی مزیدار بریانی تھی ابھی تو میں نے اور بہت کچھ کھانا تھا ہائے اللہ کہاں پھنس گئی میں۔۔۔

گاڑی میں اسکے واویلے جاری تھی جبکہ وہ تینوں کان لپیٹے اسکے واویلے سن رہے تھے

www.novelsclubb.com

بھائی بھابھی کو کسی اچھے ریسٹورینٹ سے ڈینر کروادیں نا۔

فاطمہ کی نرم آواز پر زر غون نے پیچھے مڑ کر فاطمہ کو جانثار نظروں سے دیکھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اللہ سوہنے اگر کسی کو نند دینی ہے تو میری فاطمہ جیسی دینا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی زر گل تو مسکرائے جارہی تھی ہو سکتا تھا زر غون ساتھ ہو اور کوئی سیریس ہو کر بیٹھ جائے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔

بخت بنا کچھ بولے سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا وہ بہت کم گاڑی ڈرائیو کرتا تھا لیکن آج وہ خود کر رہا تھا ساتھ دو گاڑیاں گاڑ کی بھی تھیں ایک آگے اور ایک پیچھے

وہ چونکی گاڑی ایک بہت بڑے ہوٹل کے سامنے رکی تھی۔

وہ اشتیاق سے باہر آئی ہوٹل انتہا کا پیارا اور صاف ستھرا تھا ہر چیز چمک رہی تھی جیسے

کسی نے اس ٹائلز پر پیر ہی نار کھا ہو۔۔۔

آو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سب کو کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھا گاڑنے اسے دیکھتے ہی السلام کیا اور سرعت سے دروازہ کھولا۔۔

وہ پر اعتماد چال چلتا اندر آیا سفید ماربل کا پتھر اپنی مثال آپ تھا ہر چیز چمک رہی تھی ماحول میں ہلکا ہلکا میوزک لوگ کی مگن سے انداز میں کھانا کھا رہے تھے وہ ہوٹل لگ رہا تھا بہت مہنگا ہو گا وہاں کی ہر چیز ہی مہنگی سے مہنگی تھی۔
وہ تینوں بہت امپریس ہو چکیں تھیں اس ہوٹل سے۔
مینجر اور دو تین آدمی بھاگتے ہوئے ان تک آئے تھے۔۔
سر آپ یہاں اچانک ہی۔۔

مینجر نے بھوکھلاتے ہوئے پوچھا۔
www.novelsclubb.com

کیوں اپنے ہوٹل میں آنے کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہو گئی۔
وہ بہت تیکھے لہجے میں بولا جس پر مینجر سمیت وہ تینوں آدمی بھوکھلائے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جبکہ وہ تینوں منہ کھولے بخت کو دیکھ رہیں تھیں یہ ہوٹل بھلس اسکا کیسے ہو سکتا تھا، اس نے تو کبھی زکریا تک نہیں کیا تھا۔

نہیں سر ہمارا وہ مطلب نہیں تھا۔

وہ شرمندگی سے کہنے لگا۔

اونہ! سفیان انہیں ٹیبل پر بٹھا اور جو جو یہ آرڈر کرتی ہیں جلدی سے لا کر دوا نہیں میں تب تک میں زرا ہوٹل کا راؤنڈ لے لو۔۔۔

وہ کہتا ہی گے بڑھ گیا جبکہ وہ تینوں ہونق بنی ویٹر کے بتائے ہوئے ٹیبل پر بیٹھیں۔۔

یار تمہارا بھائی تو بہت امیر ہے پکا اس نے نیب والوں سے اپنے اثاثے چھپائے ہوئے ہیں اور مجھے دیکھو آج تک ایک چھلاتک نہیں لے کر دیا دیکھو فاطمہ تم اپنے بھائی کی کنجوسی ویسے کنجوسی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ دونوں ہلکی مسکان سے مسکرا دیں۔۔

ان تینوں کو ان کا آرڈر کیا ہوا کھانا مل چکا تھا۔

وہ بہت رغبت سے کھانا کھا رہیں تھیں جب وہ آیا فون کان سے لگ رکھا تھا چہرے پر غصہ تھا۔

وہ کسی کو ڈانٹا ہوا فون بند کر گیا پھر سر جھٹک کر انکے قریب بیٹھا۔

بھائی کھانا یہاں کا بہت بیسٹ ہے۔۔

فاطمہ نے خوشی سے نہال ہوتے ہوئے بھائی سے کہا وہ جواباً مسکرا دیا ویٹراسکے آگے بلیک کافی رکھ گیا تھا وہ کافی کاسپ لیتا اسے دیکھنے لگا جو کھانا کھاتے وقت کم ہی کسی کو دیکھتی تھی کیوں کہ ساری توجہ جو کھانے پر ہوتی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں تو اب اکثر یہاں سے ہی ڈیز اور لپچ کیا کروں گئی آخر میں اپنا ہوٹل ہے میرا
مطلب ہے ان کا ہوٹل ہے تو ہم دونوں کونس الگ الگ ہیں کیوں زر گل میں ٹھیک
کہہ رہی ہوں نا۔

وہ کباب منہ میں رکھتی بولے جارہی تھی۔

جبکہ وہ کافی کے سپ لیتا بنا کوئی ریکٹ کیے بس اسکے نقوش دیکھتا رہا جس پر فاطمہ ہلکا
سا مسکرا دی۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم پاگل ہو کیا۔۔

اعظم صاحب نے اسے ڈانٹا۔
www.novelsclubb.com

میں پاگل نہیں ہوں آپ بس کل ہمارے گھر آئیں اور اذلان بخت سے فاطمہ کا ہاتھ
مانگے میں اسے اپنی بھابھی بنانا چاہتی ہوں اس لڑکی نے بہت کم خوشیں دیکھیں ہیں

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں چاہتی ہوں میرا ہنی اسکے سارے غموں کا مدوا بن جائے اور بیاہی بیٹی کی بات
ماں باپ کو ہر صورت ماننی پڑتی ہے۔۔

وہ ضدی لہجے میں بولی جس پر اعظم صاحب اسے گھورنے لگے۔

بیٹا سو جاو تھکی ہو گئی تم جاو شاہاش لگتا ہے تھکاوٹ میری بیٹی کے دماغ پر چڑ گئی ہے۔

وہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے لا پرواہی سے بولے۔

بات سنیں کوئی نیند نہیں آرہی مجھے! اور ایک بار میں اگر کوئی فیصلہ کر لوں تو پھر
میں کبھی اس فیصلے سے نہیں ہٹتی ہوں۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

آج تک ہم نے تو کوئی فیصلہ نہیں مانا تمہارا پھر کونسے فیصلے سے نہیں ہٹی تم زرا بتا
پسند کی کریں گئی آپ۔

وہ بھی تو آخر اسی کے باپ تھے لاجواب کرنا جانتے تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اب تک کوئی نہیں مانا تو کیا ہوا اب میرا فیصلہ مانا جائے گا ورنہ ہنی کو گھر سے بھگادوں
گی، پھر مت کہے گا زرخون تم نے اچھا نہیں کیا۔۔

وہ پیر پٹختی ہوئی بولی۔

جاو بچے سو جاو۔

وہ ہنوز چائے پیتے ہوئے بولے۔۔

وہ میرا بھائی ہے بات تو میری ہی مانے گا نا ایک منتھ کے بعد میرے بھائی کی شادی
ہے فاطنہ سے میں نہیں جانتی، آپ کو میری بات ماننی ہی پڑے گی ورنہ اس گھر کا
پانی بھی مجھے پر حرام ہو جائے گا قدم تک نہیں رکھوں گی یہاں سن لے آپ۔۔

غصے سے کہتی ہوئی وہ انکے کمرے سے نکل گئی۔۔

اففف یہ لڑکی کب سدھرے گی بھلا ایسا بھی ہوتا ہے جھلی کہی کی۔

وہ سر جھٹک کر بڑبڑائے تھے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بخت سٹڈی روم میں بیٹھٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھے وہ کچھ ضروری فائلز وغیرہ چیک کر رہا تھا جب وہ منہ بسور اندر آئی۔

اففف میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے نایہاں ناوہاں۔

وہ غصے سے بولی۔

جس پر وہ اسے دیکھتا پھر سے فائل وغیرہ چیک کرنے لگا تھا۔

آپ نے پوچھا نہیں مجھے کیا ہوا۔

وہ اسے خاموش دیکھ کر خود ہی بولی۔

www.novelsclubb.com

زر غون بعد میں بات کرتے ہیں ابھی مجھے ضروری فائل ریڈ کرنی ہیں سوڈسٹرب

مت کرو۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جواباً وہ اسے گھورتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

اللہ کرے مر جاؤں میں آپ لوگوں کو تو سکون آئے۔۔

وہ غصے سے کہتے ہی وہاں سے نکل گئی۔۔

جبکہ وہ ساکت بیٹھا اسکے میں مر جاؤں پر ہی اٹک کر رہ گیا۔۔

وہ وہاں سے نکلتی ہوئی فاطمہ اور ہنہ کے روم میں آئی وہ دونوں سوچکیں تھیں۔۔

وہ غصے سے باہر نکل آئی وہ بھی گھر کے پیچھے گارڈن کی طرف جہاں سے جنگل کی طرف راستہ جاتا تھا۔۔

وہ چیئر پر بیٹھنے لگی تھی جب بہت سارے جگنو کا جھڑمٹ جنگل کی طرف جاتے

www.novelsclubb.com

دیکھا۔۔

وہ مسکرا کر کھڑی ہوئی اور بھاگ کر چمکتے ہوئے جگنو کے تعاقب میں آئی لیکن وہ

جنگل کی طرف نکل گئے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لوہے کا مضبوط دروازہ کھولتی ہوئی جنگل کی طرف جاتے راستے کی طرف دوڑی
جہاں وہ جگنو جا رہے تھے۔۔۔

واوا کتنا خوبصورت منظر ہے پکس بناتی ہوئی پھرایڈت کر کے سب کو دیکھا کر
جلاؤں گئی۔۔

وہ پاکٹ سے سیل فون نکالتی ہوئی بولی۔۔
وہ دوڑتی ہوئی موبائیل ہاتھ میں لیے انکے پیچھے بھگانے لگی جو اونچاڑنے لگے تھے۔
اففف نیچے آ جاؤ میں سیلفی لے کر چلی جاؤں گئی پلیز زرا اپنی ایک سیلفی بنا لینے
دو۔۔

وہ جگنو کے ترلے کرنے لگی تھی جیسی وہ اسکی زبان سے آشنا ہو یا وہ سن سکتے
ہوں۔۔

اللہ یہ کہاں چلے گے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اوپر کی طرف جاتے ہی کہی گھم ہو گئے تھے اب جنگل میں صرف چاند کی مدھم سی روشنی تھی۔۔

وہ ساکت سے کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

اففف میں کہاں آگئی اللہ کو نسا راستہ تھا جس سے میں آئی تھی۔

وہ موبائل کی ٹارچ آن کرتی خود سے پریشانی سے بڑبڑائی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی کہ اسے اچانک سے ہی جنگل کی گہری خاموشی سے ڈر لگنے لگا تھا جنگل میں گہرا سناٹا تھا کسی جانور تک کی آواز نہیں تھی۔۔

اففف اللہ میں کیوں آگئی کیا میں پاگل تھی جو بے وفا جگنو کے پیچھے پیچھے اتنی دور نکل آئی افف یہاں اگر میں مر گئی تو۔۔

وہ اونچا اونچا بول رہی تھی تاکہ ڈر نالگے۔۔

کاش دروازے پر بڑا سناٹا لگا ہوتا تو میں نا آتی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ غصے سے بولی۔۔

وہ رکی سامنے تین راستے تھے ایک دائیں سائیڈ جاتا تو ایک بائیں سائیڈ جبکہ ایک سیدھا تھا۔

مجھت لگتا ہے میں سیدھے راستے سے آئی تھی۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی سیدھے راستے کی طرف چلنے لگی۔۔

وہ بھاگتی ہوئی سیدھے راستے پر دوڑنے لگی تھی۔۔

ایک دو بار وہ ٹھوکر کھا کر گری بھی لیکن وہ خوف سے بنار کے بھاگتی گئی لیکن اب وہ

شاکس سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئی کہ سامنے ہی ایک کھنڈر ٹائپ چھوٹا سا گھر تھا

جس کے چھت گر چکے تھے تو دیواریں خستہ حال دیکھتیں تھیں۔۔

یہ میں کس جگہ آگئی ہوں۔۔

وہ خوف سے پیچھے ہٹتی ہوئی خود سے بڑبڑائی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جو جو صورتیں اسے زبانی یاد تھیں وہ اونچا اونچا دھڑکتی وہ موبائیل میں بخت کا نمبر
ڈائل کرتے اسے کال کرنے لگی۔۔

اففف یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔

وہ خوف سے ملتے دروازہ کو دیکھتی ہوئی بڑبڑاتی تھی۔۔

وہ کچھ دیر تک ساکت بیٹھا رہا پھر گہری سانس لیتا وہ لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا اٹھاپاؤں
میں چیل پہنتا وہ کمرے میں آیا لیکن وہ کمرے میں ہوتی تو نظر آتی نا وہ وہاں سے ہوتا
ہوا ہنہ کے روم میں آیا ہنہ اور فاطمہ سو رہیں تھیں کمرے میں وہ نہیں تھی۔

اس نے پریشانی سے اپنا سارا گھر دیکھ لیا پھر وہ بڑی حویلی آیا آہستہ سے آغا جی کے
کمرے کا دروازہ دھکیلا کر اندر جھانک لیا پھر ہنی کا بھی دیکھ لیا سب سو رہے تھے وہ
کہی نہیں تھی جس کا وجود اسکی نظروں سے اوجھل تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پریشان ہوتا مین گیٹ کے سامنے آیا۔

صاحب جی ہم تو چھ بجے کا دروازے کے سامنے بیٹھا ہے میم تو کہی نہیں گئی دروازہ اسی طرح لاک ہے چوکیدار نے اس کے پوچھنے پر بتایا۔

اب وہ حقیقتاً پریشان ہوتا گھر کی پچھلی سائیڈ کی طرف بھاگا۔

جہاں کی دیواریں تھی تو چھوٹی لیکن ان پر کانچ لگا ہوا تھا تاکہ کوئی دیوار نا پھلانگ سکے۔

وہ چونکا۔

اس کے چونکنے کی وجہ دروازے کا کھلا ہونا تھا یہ دروازہ تو بند ہی رہتا تھا کہ سب جانتے تھے پیچھے جنگل ہے تو کوئی بھی ادھر نہیں آتا تھا۔

زرغون!

وہ بھاگتا ہوا چلا یا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

لیکن اسکی آواز خاموش جنگل میں گونجتی ہوئی اس تک ہی آئی تھی۔۔

زرغون تم کہاں ہو سامنے آ جاو آئی پرومیں ڈانٹوں گا۔

وہ سیدھے راستے پر بھگتا ہوا ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا۔

لیکن جنگل میں ہنوز خاموشی ہی رہی تھی۔

اففف کہاں گئی یہ پاگل لڑکی یا اللہ اسکی حفاظت کرنا وہ بہت معصوم اور بھولی ہے۔

وہ پریشانی سے اللہ سے مخاطب تھا۔

اففف یہ لڑکی کہاں گئی۔۔؟

وہ کمر پر ہاتھ رکھے راستے کے پیچ و پیچ کھڑا پریشانی سے خود سے بڑبڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

بخت!!!!

وہ چونکا کہی سے زرغون کے چلانے کی آواز آئی تھی۔۔

میراجت ہوتما از فائزہ احمد

وہ راستے کا تعین کرتا سیدھے راستے کی طرف بھاگا تھا جھاڑیوں سے نمٹتا وہ بھاگے جا رہا تھا چیل آگے سے ٹوٹ چکی تھی۔۔

موبائل وہ کمرے میں چھوڑ آیا تھا وہ تو شکر تھا کہ چاند کی مدھم سی روشنی میں سب کچھ نظر آرہا تھا۔

زر گل بیڈ پر بیٹھی گود میں ناول رکھے ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے وہ بہت محویت سے ناول پڑھ رہی تھی جب ہلکی سی نوک کرتا وہ اندر آیا۔۔

کبھی اتنے غور سے میرے چہرے کے نقش بھی پڑھ لیا کرو۔۔

خیام کی آواز پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔

آپ میرے کمرے میں اس وقت کیا کر رہے ہیں۔۔

وہ حیرت سے چلائی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تم سے ملنے تم سے بات کرنے اور۔۔۔

وہ کہتا ہوا معنی خیزی سے چپ ہوا۔

اور۔۔

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتی ہوئی پوچھتی نامحسوس طریقے سے دوپٹہ پیشانی
تک کھینچ گئی تھی۔۔

ہاہاہا۔۔

یار تم تو کہاں چلی گئی ہو میں تو کچھ اور کرنے آیا ہوں۔

وہ معنی خیزی سے کہتا اسکے قریب بیٹھا جب وہ اوچھل کر بیڈ سے اتر گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو شرم نہیں آتی رات کے گیارہ بجے میرے روم میں آتے ہوئے اوپر سے

باتیں چیک کریں اپنی ابھی جائیں ورنہ میں اپنی امی کو بلالوں گئی۔

وہ غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تو بلاو وہ اعتراض کا حق کھو چکیں ہیں اب تم میری ہوائی نہیں تم پر تمہاری ہر چیز پر
صرف میرا حق ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

شٹ اپ کیا چاہتے ہیں آپ شرم نہیں آتی اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے۔

وہ شرم سے سرخ پڑتی اس پر چلائی۔

بہت ہی وہمی ہو یا میں تو تم سے چائے کی فرمائش کرنے آیا تھا اصل میں مجھے ایک
فائل تیار کرنی ہے جس کے لیے میرا گنا ضروری ہے تو اس لیے تم سے چائے کا
کہنے چلا آیا کیونکہ امی اور ہما سور ہیں تو میں تمہارے پاس چلا آیا۔

وہ خفگی سے بولتا کمرے سے ہی نکل گیا۔

جبکہ وہ پریشان سی کھڑی رہ گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پھر ایک دو منٹ کے لیے کچھ سوچتی وہ کچن میں اس کے لیے چائے بنانے چلی گئی۔

دروازہ کے پاس چھپ کر کھڑا خیام مسکرایا وہ جانتا تھا وہ لڑکی کبھی اسے انکار نہیں کر سکتی۔

وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔*

۱۱

وہ ہلتے ہوئے دروازے کو دیکھ کر خوف سے پلٹنے ہی لگی تھی جب اندر سے ایک مرد جو کافی موٹا اور طاقتور دیکھتا تھا باہر آیا۔

وہ رات کے وقت جنگل میں لڑکی دیکھ کر چونک گیا تھا پھر سمجھا شاید وہ کوئی چڑیل ہو جو اسے ڈرانے چلی آئی ہو کیونکہ وہ سفید سوٹ میں تھی اوپر رنگ برنگا دوپٹہ لیا

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہوا تھا لیکن وہ چڑیل تو نہیں تھی وہ تو لڑکی تھی وہ اس لڑکی کی خوف سے پیلی پڑتی
رنگت دیکھ کر سمجھ گیا آج ہاتھ میں شکار خود چل کر آگیا ہے وہ ایک آدم خور درندہ
تھا جسے انسانی گوشت کی لت پڑ چکی تھی۔۔

وہ اس خوف ناک آدمی کو دیکھ کر بھاگنے ہی لگی تھی جب وہ سرعت سے اسے اپنے
حصار میں لے چکا تھا۔۔

زرغون کی چیخ پورے جنگل میں گونجی۔۔

چھ چھو چھوڑو مجھے جانے دو۔

وہ چلائی لیکن وہ اسے کھینچتا ہوا اندر لے گیا اب وہ اسے جانے تھوڑے نادے سکوتا تھا

www.novelsclubb.com

--

بخت!!!!!!

وہ پورے زور سے چلائی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن وہ اسے کھینچتا ہوا اس ٹوٹے پھوٹے کمرے میں لے گیا تھا جہاں سے اتنی بدبو کسی بھی انسان کو پاگل کر دے۔

اندر انسانی ہڈیوں کے ڈھیر تھے چھڑی وغیرہ کپڑے اور بہت سی تیز دار چھڑیاں جسے دیکھ کر وہ خوف سے کانپ کر رہ گئی۔

اللہ مجھے بچالے میں کیوں نکل آئی اتنی دور میں کب بڑی ہوں گئی میں کب عقل سے کام لوں گئی۔۔

وہ وحشت سے دل میں سوچتی ہوئی اس سے اپنا آپ چھڑانے لگی تھی۔

لیکن وہ مضبوط آدمی تھا۔

وہ اسے چار پائی پر لٹا کر اسے باندھ چکا تھا پاؤں اور ہاتھ باندھ دیئے تھے اس وحشی درندے نے۔

اللہ مجھے بچائیں! بخت آپ کہاں ہیں۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ چلائی! لیکن خاموشی اور اس درندے کے قہقہے ہی گونج رہے تھے اس ویرانے میں۔۔۔

وہ اس لڑکی کا چلانا ٹرپنا انجوائے کر رہا تھا۔۔

وہ تیز دھار والا چاقو لیے اسکے قریب آیا۔

پلیز مجھے جانے دو مجھ پر رحم کرو میں اب یہاں نہیں آؤں گئی بس ایک بار جانے دو۔۔

وہ روتے ہوئے چلائی۔۔

لیکن وہ اسکی کلانی پر چھوڑی رکھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی ہے مجھے بچائیں۔

وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔۔

لیکن اس درندے کے قہقہے کے علاوہ اور کسی چیز کی آواز نہیں تھی۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ایک جھٹکے سے اسکی کلائی پر چھڑی چلا چکا تھا۔

خون کا فوارہ ایک دم سے باہر آیا تھا۔

زر غون درد سے چیختی ہوئی بخت کو پکارنے لگی تھی۔

ابھی وہ اسکی کلائی منہ میں رکھنے ہی لگا تھا جب پیچھے سے ایک کاری وار سے وہ دور جا گرا۔

زر غون۔۔

وہ اسکا بہتا خون دیکھ کر چلایا پھر اسکے نیچے گرے دوپٹے سے وہ اسکی کلائی باندھ چکا تھا۔

زر غون ڈر اور تکلیف سے اسے نیم وا آنکھوں سے دیکھتی ہوئی رونے لگی۔۔

وہ درندہ کھڑا ہوتا بخت کو پیچھے سے پکڑتا اسے بٹخ چکا تھا۔

یہ میرا شکار ہے اور میں اپنا شکار کبھی نہیں چھوڑتا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ آدمی عجیب و غریب آواز میں بولا۔

جس پر وہ نیچے سے اٹھتا ہوا اس کی طرف تیش سے بڑھتا تھا وہ شخص چھڑا لیے اس پر وار کرنے ہی لگا تھا جب وہ سرعت سے نیچے جھکتا اسکے پیٹ پر لات رسید کرتا اسے جھٹکا دے چکا تھا۔

تو وہ تم ہو جو انسانوں کو کھاتا ہے تمہارے پیچھے تو میں کب سے تھا میری بیوی کو نقصان پہنچا کر تم نے اپنی موت کو آواز دے دی میں تو ویسے بھی تم تک جلد پہنچنے والا تھا یہ تو میری بیوی کا شکریہ جو مجھے تم کا جلد لے آئی۔

وہ اسے گردن سے جھکڑتا پھنکارا تھا۔

تم مجھے نہیں مار سکتے البتہ میں تمہیں ضرور بھون کر کھاؤں گا بے فکر رہو۔

وہ خوشی انسان اسے پیچھے کی طرف گراتا ہوا چلا یا۔

زندہ رہے گا تو کھائے گا نا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ نیچے گرا چا کو ایک جھٹکے سے اسکی گردن پر پھیرتا ہوا چلایا۔

آہہہہہہ

وہ وحشی پیچھے کی طرف گرتا ہوا درد سے چلایا۔

بخت نے اسکے سینے پر اتنے زور سے پیر مارا کہ وہ اچھل کر رہ گیا۔

وہ اس وحشی کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔

وہ بڑی سے تیز دار چھڑی پکڑتا ایک جھٹکے سے اسکی گردن میں کھباچکا تھا۔

اس وحشی کی چیخیں گونجنے لگی تھیں۔

آخر کار وہ دم توڑ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

بخت اب کھڑا ہوتا اسکی طرف دیکھنے لگا جو نیم بے ہوش تھی۔

وہ درد سے کرا رہی تھی۔

وہ بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا اسے بانہوں میں لے کر وہ بھیج گیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیتا ہوا اسکے ایک ایک نقش کو چومنے لگا تھا یہ وجود اسے اپنی زندگی لگنے لگا تھا اس لڑکی کی شرارتوں نے اسے ہنسنا سکھا دیا تھا اسے محبت سکھا دی تھی وہ اس سے روٹھتی لڑتی اسے بہت پیاری لگتی تھی ہاں وہ اعتراف نہیں کر رہا پارہا تھا وہ ایسی چیزیں اپنی متعلق ایکسیپٹ نہیں کر پارہا تھا۔

وہ اسے اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔

جنگل میں چاند کی روشنی میں لے کر اسے چلتا وہ بہت سنجیدہ تھا اگر آج اسے زرا سی بھی دیر ہوتی تو کیا ہوتا۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے صحیح وقت پر صحیح جگہ پر بھیج دیا۔

وہ گہری سانس لیتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔۔

وہ جلدی جلدی چلتا پنڈرا منٹس میں گھر پہنچ چکا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسے کمرے میں لٹا کر وہ ڈاکٹر کو ایمر جنسی بولتا اسکے قریب آیا جس کے لب اب ساکت تھے۔

افف کیا کروں میں تم کبھی بڑی نہیں ہو گئی مجھ پتا لگ چکا ہے۔

وہ ادھر ادھر چکر کاٹتا ہوا بولا۔

آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر آچکا تھا وہ کمر پر ہاتھ رکھے ڈاکٹر کو اسکی ڈرائسنگ کرتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔

کٹ اتنا بڑا نہیں تھا یہ شک سے بے ہوش تھیں آپ انہیں نیم گرم دودھ کے ساتھ یہ میڈیسن دیں اس سے درد میں کمی ہو گئی۔

ڈاکٹر کہتا ہوا چلا گیا۔
www.novelsclubb.com

وہ ایک دوپل اسکے چہرے کو دیکھتا کچن میں چلا گیا۔۔۔

پانچ منٹ بعد وہ دودھ لے کر کمرے کی طرف بڑھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اذلان بخت یہ سب کام بھی کرے گا میں نے کبھی امیجن نہیں کیا تھا۔

وہ حیرت سے بڑبڑاتا ہوا کمرے میں آیا۔

زرغون اٹھویہ دودھ اور میڈیسن لو۔

وہ اسے آنکھیں جھپکتا دیکھ کر بولا۔

کیا میں زندہ ہوں یا جنت میں ہوں۔

وہ نیم وا آنکھوں سے آہستگی سے بڑبڑائی تھی۔

جس پر بے ساختہ اذلان بخت کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔

اففف یہ لڑکی!

www.novelsclubb.com

وہ سر جھٹکتا ہوا بولا۔

نہیں آپ زندہ ہیں اس لیے شکس سے نکل آئیں اور آنکھیں پوری کھول لیں۔

وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر نرمی سے بٹھاتا ہوا بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ آنکھیں کھولے بے یقینی سے اسکے چہرے کو دیکھتی ایک دم سے اسکے کشادہ سینے میں چھپی۔۔

پہلے وہ آنسو سے روئی پھر ہچکیوں سے رونے لگی کہ موت کو وہ بہت قریب سے دیکھ چکی تھی۔۔

اگر آپ نا آتے تو وہ مجھے کھا جاتا اللہ میں اب کبھی کہی بھی اکیلی نہیں جاؤں گئی۔۔

وہ سر اسکے سینے میں دیئے بولی تھی آواز میں لرزش تھی۔۔

تم ٹھیک ہو! ریلکس رہو یہ دودھ کے ساتھ میڈیسن لو ٹھیک ہو جاؤ گئی۔

وہ زبردستی اسے سینے سے الگ کرتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتی رہی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

گولی نکال کر اس نے اسکی زبان پر زبردستی رکھی کیونکہ وہ منہ نہیں کھول رہی تھی
گولی رکھنے کے بعد اس نے اسکے ہونٹوں سے دودھ لگایا اور ساراپلا کر ہی گلاس
ہونٹوں سے ہٹایا۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی مرنا تو ایک دن ہے لیکن اتنی بھانک موت کبھی ایکسیپٹ نہیں
کی تھی بخت وہ کون تھا اور اسکی شکل اتنی خوفناک کیوں تھی اور میں کیوں جنگل میں
چلی گئی میں پاگل ہوں جھلی ہوں ناسنس ہوں مجھے میں رتی برابر بھی عقل نہیں ہے
پتا نہیں کس نے مجھے پیپر ز میں پاس کر دیا اور میں ڈاکٹر بن گئی کیونکہ میں تو بالکل ہی
عقل سے فارغ ہوں۔۔۔

بس آج کے لیے اتنی ہی تعریف کافی ہے باقی کل کر لینا اب سو جاو۔۔۔

وہ اسکے ساتھ لیٹا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

اففففف کیا کروں وہ منظر میری آنکھوں سے ہٹ ہی نہیں رہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکا چہرہ دیکھتی ہو لے سے بڑ بڑائی۔۔

سو جاو پھر بھول جاو گئی۔

نہیں بھولوں گئی میں ڈر گئی ہوں آپ مجھے دیکھے ورنہ مجھے ڈر لگے گا۔

وہ اسکا چہرہ اپنی طرف موڑتی ہوئی معصومیت سے بولی۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

وہ بھی آہستگی سے مسکرائی۔۔

آپ مجھے کوئی کہانی سنائیں نا جس میں پرنس ہو اور ایک پرنس ہو اور اک چڑیل ہو۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکی طرف کڑوٹ لیے ہوئے تھی۔۔

مجھے تو کوئی سٹوری نہیں آتی خاص کر پرنس والی یا چڑیل والی۔

وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے آتی ہے سناؤں میں آپکو لیکن آپ نے آنکھیں نہیں بند کرنی۔۔

وہ بے بسی سے سر ہلا گیا کہ وہ صبح پانچ بجے کا جگا ہوا تھا اور ایک بار بھی وہ چین سے بیٹھ نہیں سکا تھا اور پھر زر غون کی گمشدگی۔۔

وہ اسے کہانی سنار ہی تھی اور وہ سن بھی رہا تھا۔۔

بیس منٹ بعد ہی وہ سوچکا تھا۔۔

زر غون نے حیرت سے اسے دیکھا۔

یہ سو گئے مجھے ڈر لگے گا۔۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی کمرے میں نیم تاریکی تھی۔۔

وہ اس کے چہرے کو دیکھنے لگی خوبصورت نقوش ہلکی ہلکی بیرڈ گھنی مونچھیں وہ بہت

وجیہ مرد تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے اسکے ہاتھ دیکھے ہری نسوں والے مضبوط ہاتھ وہ اسکی نیند کا فائدہ اٹھاتی
آہستہ سے انگلیوں سے اسکا ہاتھ چھونے لگی۔
دل اتنی زور سے دھڑکا کہ مانو باہر ہی آجائے گا۔
وہ ہلکا سا مسکرائی۔

پھر وہ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑتی ہوئی اپنے گال کے نیچے رکھتی آنکھیں موند
گئی کہ اس سے ڈر کا احساس کم ہوتا۔

حنان نے چونک کر فاطمہ کو دیکھا جو پودوں کو پانی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو باغبانی کا شوق ہے۔۔

وہ اسکے قریب آتا دھیمے لہجے میں بولا۔

صبح بخیر۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے دیکھتی مسکرا کر بولی۔

وہ جواباً سر ہلا گیا۔

اوپر بالکنی میں کھڑے اعظم صاحب نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں مجھے شروع سے ہی باغبانی کا بہت شوق تھا ہو سٹل میں تھی تو اپنے کمرے کی کھڑکی میں، میں نے دو پلانٹ رکھے ہوئے تھے گلاب اور چنبیلی کا۔۔

وہ پانی دیتی ہوئی مسکرا کر اسے بتانے لگی۔۔۔

وہ جواباً پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

اور کیا کیا شوق ہیں آپکے۔۔

وہ ہلکی مسکراہٹ ہونٹوں میں لیے ہوا بولا۔

وہ اسکی طرف مڑتی ہوئی مسکرائی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کچھ خاص نہیں ہیں بس چھوٹے چھوٹے ہیں آپ ناشتہ ہماری طرف کیجئے گا میں نے حلوہ پوری بنائی ہے یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔

وہ اس سے خلوص سے کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالتا مسکرایا۔

”سکراہٹ بہت پیاری تھی جس پر اوپر کھڑے اعظم صاحب نے دانت پیسے۔

معصوف کی عمر دیکھو اور حرکت دیکھو، تمہیں تو سیدھا کرتا ہوں میں یہ سارا خناس تمہارے دماغ میں تمہاری بہن نے ہی ڈالا ہوا ہوگا۔

وہ بیٹے کو گھورتے ہوئے غصے سے بولے۔۔۔

پلٹتے ہوئے اسکی اچانک ہی نظر بالکنی میں کھڑے اپنے باپ پر گئی جو مشکوک

نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

وہ گھبرایا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں انہیں مارنگ کہنے آیا تھا اب انکے قریب سے ایسے ہی گزر جاتا تو برا لگتا نا آخر وہ بخت بھائی کی بہن ہیں۔

وہ انہیں اپنی صفائی پیش کرتا ہوا اندر کی طرف بھاگ گیا۔

اس کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔

وہ غصے سے بولے۔

وہ انگڑائی لیتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھ کر بیڈ سے کھڑی ہوئی کلائی میں درد تھا لیکن زیادہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

واش روم میں شاور چلنے کی آواز آرہی تھی۔

وہ بالوں کو کھولتی ہوئی ان پر برش کرنے لگی تھی۔

جب وہ واش روم سے باہر آیا ہاتھ میں ٹاول تھا وہ شرٹ کے بغیر تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے دیکھتی جھٹ سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

آپ کو زرا شرم نہیں آتی ایسے کون باہر آتا ہے۔

وہ ہنوز آنکھوں پر ہاتھ رکھے خفگی سے بولی چہرہ سرخ تھا۔

جس پر بخت کی آنکھیں مسکرائیں۔

میں تو ایسے ہی باہر آتا ہوں۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

لیکن تب آپ اکیلے تھے اب میں بھی ہوں تو آپ کو اختیار کرنی چاہیے۔

وہ اس کی طرف بیک کرتی ہنوز خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

کیوں میرا کمرہ میری مرضی میں چاہے شرٹ پہنوں یا ناپہنوں میری مرضی وہ نرم

لہجے میں کہتائی شرٹ پہنتا ہوا اسکے سامنے آیا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے چونکی وائٹ شرٹ اس پر انتہا سے زیادہ سوٹ کر رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے محویت سے دیکھنے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا!

بھائی میں نے آج اسپیشل ناشتہ بنایا ہے پ دونوں فٹ آجائیں ورنہ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔

فاطمہ دروازہ نوک کرتی ہوئی ان دونوں سے مخاطب تھی جو چونک کر اسے دیکھنے لگے تھے جو شرارت سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

ہم آرہے ہیں بچے آپ کھانا لگواؤ۔

بخت اسے سے شفقت سے کہتا ہوا مرر کے سامنے آکھڑا ہوا۔

زرغون گہری سانس لیتی ہوئی کبڈ کی طرف آئی۔

آج رات میں گھر پر نہیں آؤں گا آؤٹ آف کنٹری جا رہا ہوں کل شام کو آؤں گا۔

وہ بلیک کوٹ بازو پر رکھتا اسے بتانے لگا جو حیرت سے اسے دیکھتی اس کے قریب

آئی۔

آپ کس کنٹری جا رہے ہیں؟

وہ اس سے اشتیاق سے پوچھنے لگی لیکن دل میں کہی کوئی خاموشی چھائی تھی اسکے جانے کا سن کر۔

فرانس۔۔

وہ خود پر سپرے کرتا ہوا بولا بروان آنکھیں اسے ہی دیکھ رہیں تھی۔
وہ وہی کھڑی اسے تیار ہوتا دیکھتی رہی۔۔

خیال رکھنا اپنا!

فاطمہ اور ہنہ اپنا خیال خود رکھ سکتیں ہیں تم بھی اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھتا بہت نرم لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسکے گلون کی مہک پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔

وہ مبہوت سے اسکی مہک سانسوں میں اتارتی ہوئی مرر کے سامنے آئی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

گھنگھڑیا لے بال کندھوں پر بکھڑے پڑے تھے۔

وہ دائیں گال پر ہاتھ رکھتی مسکرائی کھل کر مسکرائی۔

کسی کا لمس اتنا اچھا کیسے لگ سکتا ہے!

وہ حیرت سے گال پر ہاتھ رکھے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

جبکہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا وجود مسکرایا لبوں پر مسکراہٹ لیے وہ اسے دیکھتا ہوا پلٹ گیا۔

وہ اپنی انگلیوں کو دیکھتا ہوا مسکرائے گیا جن سے اس نے اس کا گال چھوا تھا۔

آ

اعظم صاحب دونوں بہن بھائی کو گھور رہے تھے وہ پھر آگئی تھی کبھی نا آنے کا کہنے والی۔

میں اپنے بھائی سے ملنے آئی ہوں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ خفگی سے بولی۔

بخت مان جائے گا کیا پہلے اس سے تو پوچھ لو۔

وہ بھی جواباً طنز سے بولے۔

مطلب وہ اگر مان گئے تو آپ بھی مان جائیں گئے۔

وہ اپنی جگہ سے اچھلتی ہوئی حیرت سے بولی۔

ہاں!

وہ بیٹی کو گھورتے ہوئے بولے۔

وہ مسکرائی جبکہ پاسٹاکھانا حنان الجھن سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا بات ہو رہی ہے۔

وہ نظروں میں الجھن لیے ہوئے تجسس سے بولا۔

بچوں کو بتانے والی بات نہیں ہے پاسٹاکھاوا اور میری فاطمہ کو دعا دو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

جس پر وہ آپنی کو خشمگیں نظروں سے گھورتا عظیم صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو پاسٹا کھاتے ان دونوں کو گھور رہے تھے۔

حنان پاسٹے کی پلیٹ ٹیبل پر پٹختا ہوا باہر نکل گیا۔

پاپا حنان کو مت بتائیے گا جب تک بات فائنل نا ہو جائے۔

وہ پاسٹا کھاتی ہوئی بولی وہ راضی ہونے کے لیے پاپا کے لیے پاسٹا بنوا کر لائی تھی۔

وہ ایسی ہی تھی کسی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مالانے مسکرا کر سامنے سے آتے حنان کو دیکھا جو ریڈی ٹی شرٹ بلیو پیٹ پہنے بلیو

ہی جا گرز پہنے ہوا تھا۔

وہ اپنے دراز قد اور سفید رنگت میں بہت خوب رو جوان تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مالا کو ہلکی سی مسکان پاس کرتا اسکے پاس سے ہوا کے جھونکے کی طرح گزر گیا۔

مالا بھی مسکرائی پھر اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

وہ ہنہ کے ساتھ بیٹھی فاطمہ کے پاس جا رہا تھا جو حنان کو دیکھتی مسکرائی تھی۔

حنان اسے سائل پاس کرتا ہنہ کو گود میں لیے باہر نکل گیا تھا۔

مالا نے ساکت نظروں سے اس سانولی لڑکی کو دیکھا پھر اسے جو ہنہ کو فاطمہ کو بائے کرنے کا بول رہا تھا۔

فاطمہ نے ہنہ کو پیار سے ہوائی کس بھیجی تھی جس پر حنان ساکت ہوا تھا وہ آنکھیں بند کیے اسکے بوسے کو جیسے اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگا تھا فاطمہ اندر جا چکی تھی

www.novelsclubb.com

مالا نے غصے سے دانت پیسے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تو کیا یہ فاطمہ کو پسند کرتا ہے نہیں حنان کا ٹیسٹ اتنا برا نہیں ہو سکتا وہ کیسے اس لڑکی کو پسند کر سکتا ہے جو میرے مقابلے کچھ بھی نہیں۔

وہ غرور سے بڑبڑائی۔

لیکن حنان تو ابھی وہی ساکت کھڑا تھا جیسے فاطمہ نے اس پر کوئی جادو سا کر دیا ہو۔

حنان تم میرے ہو صرف میرے۔

وہ دانت پیستی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

ہنی نے حنان کو ہلایا تو وہ چونکا پھر مسکرا کر سر جھٹکتا اسکے گال پر پیار سے بوسہ دیتا باہر نکل گیا ہنہ کو آئس کریم کھلانے وہ باہر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زر گل زرش ہمالیہ مالا یہ سب آج شاپنگ پر جا رہیں تھیں۔

زر گل نے باہر چائے پیتی زر غون کو بھی ساتھ چلنے کا کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ فاطمہ سے اندر پوچھنے بھاگی تھی۔

فاطمہ میں بھی شاپنگ پر چلی جاؤں۔۔

وہ فاطمہ سے پوچھتی فاطمہ کو حد سے زیادہ پیاری لگی۔

بھا بھی آپ بڑی ہیں مجھ سے کیوں پوچھ رہیں دل کر رہا ہے تو چلی جائیں۔

فاطمہ نے حیرت سے پوچھا۔

بس اب میں تمہیں بتائے بغیر تو نہیں جاؤں گئی ناکیا تم بھی چلو گئی۔

وہ صوفے پر پڑی فاطمہ کی بلیک چادر خود پر لیتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی۔

نہیں بھا بھی آپ جائیں اور میرے لیے بھی کچھ اچھے سے ڈریس لے آئیے گا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ نے اسے بیگ دیتے ہوئے فرمائش کی۔

یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے تم کلرز وغیرہ مجھے بتا دو میں ان میں لے آؤں گئی۔۔

وہ چادر سے اپنا وجود چھپاتی پیار سے ہوئی بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آپ اپنی مرضی کے کلرز سلیکٹ کر لینا۔

فاطمہ نے اسکی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

جس پر وہ سر ہلاتی مسکرا کر فاطمہ کا سر چومتی باہر بھاگ گئی۔

فی امان اللہ۔۔

فاطمہ اسکے پیچھے سے کہتی کچن کی طرف چلی گئی۔۔

کیا ضرورت تھی اسے ساتھ لانے کی۔

زرش نے اپنی بہن کو گھور کر پوچھا۔

آپی وہ ہماری فیملی کا اہم حصہ ہیں بھلا ہم انکے بغیر کیسے جاسکتے ہیں۔

زرگل نے سنجیدگی سے اپنی بہن کو ٹوکا۔

جس پر زرش نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھاگتی ہوئی اسے آتی دیکھائی دی زر گل نے اس کے لیے اپنے ساتھ سیٹ رکھی تھی

--

وہ بھاگ کر زر گل کے ساتھ بیٹھتی ہوئی گاڑی کا ڈور بند کر گئی۔

وہ سارے راستے باتیں کرتی ہوئیں شاپنگ مال پہنچی تھی۔

وہ سب ارد گرد بکھڑ گئیں تھیں جسے جو جو اچھا لگ رہا تھا وہ اسی جانب چلیں گئی۔

وہ اور زر گل فراک سٹف کی طرف بڑھیں۔

واو ایہ کتنی پیاری ہے نا۔

وہ ایک پریل کلر کی فراک دیکھتی اشتیاق سے بولی۔

www.novelsclubb.com

لیکن یار یہ تمہارے ناپ کی نہیں ہے تم وہ پنک دیکھو یہ تو لگتا ہے بنی ہی تمہارے

لیے ہے۔

سیرابخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر گل نے پنک فرائ کو اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جس پر سلور کلر کی کرٹھائی تھی

-

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے لیکن یہ میں اپنے بھابھی کے لیے لینے کا کہہ رہی ہوں۔۔

زر غون نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

جس پر زر گل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

زر گل تم سیریس ہو۔

زر گل نے حیرانی سے پوچھا۔

یس آئی ایم سیریس۔

www.novelsclubb.com

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

تھوڑا دور کھڑی مالا حیرت زدہ رہ گئی۔

بھابھی!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

چلو آؤ ڈائمنڈ جیولری دیکھتے ہیں۔

زرگل نے اشتیاق سے ڈائمنڈ جیولری کی دکان دیکھ کر کہا۔

ہاں چلو دیکھنے میں کیا خرچ ہے۔

وہ بھی شیشے سے نظر آتی جیولری کو دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں اندر آئیں جہاں زررش پہلے ہی گردن میں ایک نفیس سی چین پہنے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔

زررش انہیں دیکھتی پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

واو ایسا یہ دیکھو کتنی پیارے ایرنگ ہیں۔

زرگل نے ٹاپس دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی خوبصورت پینیڈیٹ دیکھنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مختلف پینڈیٹ گلے میں ڈالے خود کو دیکھنے لگی۔

جب زرش نے چونک کر اسے دیکھا پھر وہ مسکرا دی۔۔

وہ سب شاپنگ فنش کرتی ہوئی باہر نکلنے لگیں تھیں جب دو تین آدمی انکے قریب

آئے انکے ساتھ دو لیڈرز بھی تھیں۔

رکیں آپ لوگ ہمیں آپ سب کی تلاشی چاہئے۔

ان میں سے ایک آدمی نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

وہ سب حیرت سے انہیں دیکھنے لگیں۔

کیوں تلاشی چاہیے ہماری ہم نے کونسی چوری کر لی ہے آپ لوگوں کی۔۔

زرش نے تنک کر پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ابھی پتا چل جاتا ہے آپ لوگ ہمیں چیکنگ کرائے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتیں۔

--

ان میں سے ایک عورت نے سپاٹ انداز میں کہا۔

زر غون نے منہ بنائے انہیں لا پرواہی سے دیکھا۔

جو کرنا ہے جلدی کریں ہمیں بھوک بھی لگی ہے اور یہاں تو ویسے اور بھی بہت سے

لوگ ہیں تم لوگ انکی تلاشی کیوں نہیں لے رہے۔

زر غون نے کمر پر ہاتھ رکھ کر آئی برواچکا کر پوچھا۔

انکی بھی لے لی جائے گئی پہلے آپ لوگ تلاشی دیں نا۔

www.novelsclubb.com

وہ عورت ان کے بیگز وغیرہ دیکھتیں ہوئیں بولی۔

آس پاس اور بھی بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔

زر غون نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بھوک کو لگام دی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سب کے بیگزچیک کرتے اب زر غون کے بیگ کے لیے ہاتھ بڑھا گئی۔

وہ بیزار سامنے بناتی اپنے تھیلے جتنا بیگ انکی طرف بڑھا گئی۔

وہ عورت اسکے بیگ کی تلاشی لیتی چونکی اندر سے چین برآمد کرتی وہ ہاتھ لوگوں کی طرف بڑھا گئی۔۔

سب نے ساکت نظروں سے اس چمکتی ہوئی چین کو دیکھ کر زر غون کو دیکھا جو خود حیرت کا مجسمہ بنی اپنے بیگ سے نکلی چین کو دیکھ رہی تھی۔
وہ آدمی چین کو اسکے سامنے لہراتا ہوا طنزیہ مسکرایا۔

یہ یہ میں نے نہیں ڈالی یہ میں نہیں ڈالی یہ ہوتا نہیں کیسے میرے بیگ میں آگئی ہے
زر گل بتاؤ نامیں نے نہیں ڈالی یہ۔۔۔

وہ گھبراتے ہوئے زر گل سے بولی۔

وہ چاروں منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگیں۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون ایسا نہیں کر سکتی آفسریہ کسی نے اسکے بیگ میں ڈال دی ہو گئی۔

زر گل نے گھبرائے ہوئے چہرے سے کہا۔

باقی کچھ لوگ زر غون کو تمسخرانہ تو کچھ تاسف سے اسے دیکھ رہے تھے۔

جو شک سے ساکت کھڑی تھی۔

یہ میں نے نہیں ڈالی یہ کیسے آگئی میرے بیگ میں آئی ڈونٹ نو۔

وہ پریشانی سے بولی۔

زر گل نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی لیکن چین اسکے بیگ سے سب لوگوں کے سامنے

برامد ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

چین سب لوگوں کے سامنے سے انکے بیگ سے برامد ہوئی ہے کیا اب بھی کسی

صفائی کی ضرورت ہے۔

ایک آدمی بہت غصے سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی بھلا چین کیسے اسکے بیگ میں آسکتی ہے میں نے تو یہ چین دیکھی تک نہیں تھی۔

اتنے لوگوں کو اپنی طرف تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے دیکھ کر اسکی آنکھوں میں آنسو آگے زر گل ہمالیہ کی بھی آنکھوں میں آنسو آگے تھے اسے روتا دیکھ کر۔۔

دیکھیں میں چور نہیں ہوں میرے شوہر بہت امیر ہیں میرے پاپا بھی بہت امیر ہیں مجھے چوری کی کیا ضرورت ہے بھلا۔۔

وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگی تھی۔۔۔

تو کیا یہ جادو سے آپکے بیگ میں آگئی ہے۔۔

ایک عورت بہت غصے سے بولی۔
www.novelsclubb.com

دیکھیں چین تو آپ کو مل چکی ہے ہمیں جانے دیں اب۔۔

زر گل نے آگے آتے ہوئے کہا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ایسے تو نہیں ہو گا ہم نے پولیس کو فون کر دیا ہے وہ بس آتی ہی ہو گئی اگر ایسے ہم
چوروں کو چھوڑنے لگ جائیں تو پھر چلا لی ہم نے دکان۔
ایک آدمی جو بہت غصے سے زرگون کو دیکھ رہا تھا انتہائی غصے سے بولا کہ وہ اس شاپ
کا مالک تھا۔

زرغون سمیت سب لڑکیوں نے ساکت نظروں سے انہیں دیکھا۔
ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی جب لیڈی پولیس اور دو آفسر مال میں آتے دیکھائی
دیئے

زرگل میں پولیس اسٹیشن میں نہیں جاؤں گئی پلیرز تم بخت کو فون کرو۔
وہ روتے ہوئے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ کو تھانے میں ہمارے ساتھ جانا ہوگا آگے دیکھا جائے گا آپ نی کی تھی یا نہیں

لیڈی پولیس آفسر اسے ساتھ لے جاتے وئے سپاٹ انداز میں بولی۔۔
وہ روتے ہوئے خود کو چھڑا رہی تھی لیکن وہ اسے لے جانے لگے تھے۔۔
پچھے پچھے وہ سب بھی اسکے دوڑی تھیں۔

زرش نے گھر آتے ہی بیگ کندھے سے اتار کر بیڈ پر پھینکا اور بیڈ پر دونوں بازوؤں
پھیلاتی گری۔۔

وہ مسکراتے ہوئے وہ منظر سوچنے لگی جب اس نے وہ ڈائمنڈ چین اسکے بیگ میں
بڑی ہوشیاری سے ڈالی تھی۔

سی ٹی وی کیمرے تو اس شاپ میں دو تھے لیکن اس نے بڑی ہوشیاری سے زر غون کو دھکا مارا جس سے زر غون کے ہاتھ میں پکڑا بیگ نیچے گر گیا تھا تب اس نے اسے اٹھا کر دینے کے لیے زمین پر بیٹھ کر اسکے بیگ کی تھوڑی سی کھلی زپ میں وہ چین بڑی ہوشیاری سے ڈالی کہ سی ٹی وی کیمرے میں وہ چین ڈالتی نظر نہیں آئی تھی اور اسکے ہاتھ میں بھی تین چار چینیں تو اس پر کسی کو شک نہیں ہوا تھا۔

بخت صاحب میری انسلٹ کی اٹھی ناب بیوی کی انسلٹ ہوتے دیکھو وہ بھی پوری دنیا کے سامنے کیا عزت رہ جائے گی تمہاری جب کل کے اخبار میں بڑے بڑے خروف میں لکھا ہو گا اذ لان بخت لاشاری کی بیوی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئی۔

— — — — —

کتنا مزے کا سمین ہو گا وہ اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو شکار۔

وہ نفرت سے اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

دیکھو انسپکٹر میں کہہ رہی ہوں مجھے جانے دو ورنہ تمہاری خیر نہیں ہو گئی۔

وہ تنک کر بولی۔

میڈیم جی زرا ہوش سے!

پولیس والے کو دھمکی دینے پر لمبے عرصے کے لیے اندر کر دوں گا میں۔

انسپکٹر نواز غصے سے بولا کہ وہ جب سے آئی تھی اس نے انہیں دھمکیاں دے دے کر ان کے سر میں درد کر دیا تھا۔

لمبے عرصے کے لیے تو میرے شوہر تمہیں اندر بھیجیں گئے دیکھ لینا آپ لوگ ایک

www.novelsclubb.com

ایک کی شکایت اپنے شوہر سے لگاؤں گئی۔

وہ غصے سے بولی۔

زر غون یار تم چپ رہو۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل نے بے بسی سے اسے چپ کروانا چاہا۔

میں کیوں چپ رہوں انہیں کیوں نہیں کہتی، کیا میں کوئی چوری کرنے والی لگتی ہوں۔۔

وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتی ہوئی پھنکاری۔۔

اے لڑکی چپ رہو ورنہ تمہارے منہ پر ہمیں ٹیپ لگانی پڑے گی کتنا بولتی ہے یہ کیسے رکھا ہوا اسے گھر میں۔۔

وہ انسپکٹر زچ ہوتے ہوئے بولا۔

وہ جواباً اس انسکٹر کو گھورنے لگی۔۔

زر گل ہما اور ملیجہ بھی تھانے اسکے پیچھے پیچھے چلیں آئی تھیں۔

وہ چیئر پر بیٹھی تھی ابھی جیل میں بند نہیں کیا گیا تھا اسے۔

وہ تینوں بھی اس کے ساتھ کھڑی تھیں زر گل نے گھر آغا جی کو فون کر دیا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کب سے سب پولیس والوں کو گھورے جارہی تھی۔

وہ چین زر غون کے بیگ میں کیسے آئی زر غون کو اگر چین چاہیے ہوتی تو وہ خرید لیتی
اسے کونسا پیسوں کی کمی تھی۔۔

زر گل نے زر غون کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے سوچا۔۔

اے لڑکی اگر اب تمہاری آواز آئی تو چمٹ مار کر منہ ٹیڑھا کر دوں گئی۔۔

ایک لیڈی پولیس آفسر نے بہت غصے سے اس لڑکی کو ڈانٹا۔

کوئی خالہ جی کا وار انہیں ہے مار کر تو دیکھائیں مجھے۔۔

وہ غصے سے بولی۔۔

جس پر وہ لیڈی انسپکٹر بہت غصے سے اسکی طرف بڑھی تھی جب پولیس تھانے کے
سامنے تین چار گاڑیاں رکیں تھی۔۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا تماشا لگا رکھا ہے تم نے ایڈیٹ لڑکی کب سے بکواس کیے جا رہی ہو اگر اتنا ہی بے عزتی کا ڈر تھا تو چوری کیوں کی تھی تم پر تو میں اب چوری اور رشوت کا بھی کیس ڈالوں گئی۔

وہ لیڈی انسپکٹر اسکا ہاتھ مڑورتی ہوئی غصے سے بولی۔

زر غون کی آنکھوں میں آنسو آگے زلت و تکلیف کے مارے۔

زر گل نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اندر آتے وجود کو دیکھا جس کے پیچھے چار پانچ مرد تھے

وہ صبح والی ہی وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا سیلیوز کمینوں تکاموڑر کھینچیں تھی تو

چہرے پر غصہ و غضب والی تاثرات تھے۔
www.novelsub.com

اپنی طرف آتے وجود کو دیکھ کر لیڈی آفسر حیرت سے اسے دیکھنے لگی جبکہ سارا عملہ

اتنی بڑی شخصیت کو تھانے میں دیکھ کر حیرت زدہ سے کھڑے رہ گئے۔۔۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ زر غون کے ساتھ آکھڑا ہوا تھا۔

ہاتھ چھوڑو۔

وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔

زر غون تو ٹکٹی باندھے اسے دیکھتی جا رہی تھی جیسے یقین ناکر پار ہی ہو۔

لیڈی آفسر نے سرعت سے اسکا ہاتھ چھوڑا۔

سر بیٹھیں پلیزز۔

انسپکٹر جلدی سے اسے چیّے کر پیش کرتا منایا۔

زر گل گہری سانس لے کر مسکرائی اب جب وہ تھا تو کیا غم اور ٹینشن۔۔۔

وہ ریلکس ہوتی ہوئی دل میں سوچنے لگی۔

زر غون ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں تھامے سنجیدگی سے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

کیوں لائے میری بیوی کو تھانے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس کی سرد آواز پر انسپکٹر نواز اور لیڈی آفسر شبانہ گھبرائے۔

جی یہ آپ کی بیوی ہیں۔

انسپکٹر نواز حیرت سے بولا۔

وہ جواباً ہونٹ بھینچے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگا۔

جی ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا اور نا ہی انہوں نے آپ کا نام لیا جی ان پر چوری کا الزام ہے

انسپکٹر نواز ڈرتے ڈرتے منایا بھلا اس شخصیت سے کون آگاہ نہیں تھا اس سے ملنے

کے لیے تو لوگ مہینوں پہلے اپوئنٹمنٹ لیتے تھے ملک کی جانی مانی شخصیت تھی وہ

میرا بخت ہو تم از فناء احمد

بخت میں نے کوئی چوری نہیں کی کیا میں چوری کر سکتی ہوں نہیں نا آپ ہی انہیں کہیں نا یہ مجھ پر کب سے طنز کیے جا رہے ہیں اور وہاں مال میں بھی میری بہت بے عزتی ہوئی۔۔

وہ اسے دیکھتے ہی روتے ہوئے اس سے سب لوگوں کی شکایت کرنے لگی تھی۔۔

وہ اسکی شکایت پر ان کو غصے سے گھورنے لگا جن کی سٹی ہی گھم ہو گئی تھی۔

اگر کوئی مرد میری بیوی کا ہاتھ مڑو رہا تو ہاتھ توڑ دیتا شکر کرو عورت ہو تم بنا چھان بین کیے اس پر چوری کا لازم لگا دیا پھر ڈانٹ ڈپٹ!۔۔

تم لوگوں کے خلاف تو کرتا ہوں کچھ یہی سزا تم لوگوں کے لیے بیٹ رہے گئی۔

وہ سخت لہجے میں پھنکارا تھا۔
www.novelsclubb.com

جس پر وہ سب پریشانی سے اسے دیکھنے لگے۔

کون سے مال کی شاپ تھی جہاں میری بیوی پر چوری کا الزام لگا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ انسپکٹر نواز سے سر دلہے میں پوچھنے لگا۔

جی مارٹن مال۔۔

لیڈی آفسر شبانہ نے پشیمانی سے کہا۔

وہ زرغون کا ہاتھ پکڑتا تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔

باقی سب بھی پیچھے دوڑے۔

افف بچ گئے۔

لیڈی آفسر شبانہ ہولے سے بڑبڑائی۔

بچے کہاں ہیں یہ بہت سخت انسان ہے چھوڑے گا نہیں ہمیں دیکھ لینا تم بھی بنا جانچ

پڑتال کیے لوگوں پر تشدد کرنے لگ جاتی ہو۔

نواز نے غصے سے کہا۔

مجھے کیا پتا تھا یہ اذلان بخت لاشاری کی وائف ہو گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

شبانہ لب بھینچتی ہوئی بولی۔

گاڑی میں جامد خاموشی تھی۔

وہ مسٹھیاں بھینچے بہت ضبط سے بیٹھا تھا جبکہ وہ ہاتھ کی انگلیاں مڑورتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ چونکی جب گاڑی مال کے قریب رکی۔۔۔

ہم یہاں کیوں آگے۔

وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

باہر آؤ!

وہ گاڑی سے سنجیدگی سے نکلتا ہوا اس سے سرد لہجے میں مخاطب ہوا۔۔۔

وہ اسکی کلائی پکڑے مال کے اندر اینٹر ہوا تھا پیچھے سب گارڈ بھی تھے۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سب لوگ حیرانی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو اسکا ہاتھ تھامے اس شاپ کے سامنے لے آیا تھا جس کا اوڑاس لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوتا ہوا اپنے روم سے باہر آیا

--

تم پھر آگئی! جیل سے کیسے آئی تم اوڑغصے سے بولا۔

میں بتاتا ہوں یہ یہاں کیسے آئی۔

وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ کھڑا کرتا ہوا سرد لہجے میں بولا جس پر وہ اوڑاسے دیکھنے لگا۔

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ میری بیوی نے تمہاری ڈائمنڈ چین چرائی ہے۔

وہ سرد لہجے میں باز پرس کرنے لگا تھا۔

ثبوت یہ تھا جناب انکے بیگ سے سب لوگوں کے سامنے چین برآمد ہوئی تھی ہم

نے ان پر الزام تو نہیں لگایا تھا۔

وہ آدمی بھی تیکھے لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

سٹی ٹی وی کیمرے کی ریکارڈنگ کھولو۔

اس نے اپنے ایک گاڑد کو اشارا کیا جس پر وہ سر ہلاتا بنا اس آدمی کی کوئی بات سننے
شاپ کے سٹی وہ کیمرے کی ریکارڈنگ نکالنے لگا جب زر غون اور زر گل شاپ
میں اینٹر ہوئی تھیں۔

سر۔

اس لڑکے نے ویڈیو نکال کر اسے آواز لگائی وہ زر غون کا ہاتھ پکڑے ریکارڈنگ کو
بہت غور سے دیکھنے لگا۔

وہ زرش کو دیکھ کر چونکا تھا۔

کیا آپ لوگوں کو میری بیوی چین اپنے بیگ میں رکھتی نظر آئی۔

وہ بہت تیکھے لہجے میں ان سے بولا۔۔۔

جواب یہ ہے چین آپکی بیوی کے بیگ سے نکلی تھی کسی اور کے نہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ آدمی بھی غصے سے بولا۔

اذلان میں چور نہیں ہوں۔

وہ اسکی آستین کھینچتی ہوئی ہلکی آواز میں مننائی۔

میں جانتا ہوں۔

وہ اس سے دھیمے لہجے میں کہتا ہوا آخر میں مسکرایا۔

کتنی مالیت کی ہے یہ ڈائمنڈ شاپ۔

وہ ماتھے پر بل لیے بولا۔

زر غون اور زر گل نے حیرت سے اسے دیکھا شاپ اونر نے تمسخرانہ مسکراہٹ

www.novelsclubb.com

سے اسے دیکھا۔

اتنے کی ہے کہ تم اسکی مالیت کا سن کر چکرا جاؤ گئے۔

وہ آدمی بہت طنز سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہا ہا تم شاید مجھے نہیں جانتے خیر میں تم سے متعارف ہونے بھی نہیں آیا تم مالیت
بتاؤ اس سے تین گناہ زیادہ رقم ملے گئی مجھے یہ شاپ اپنی بیوی کے لیے خریدنی ہے۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا تمسخر سے بولا۔

جس پر زر غون سمیت سب نے اسے شاک سے دیکھا۔

کون ہو تم!

شاپ اونر نے حیرت سے پوچھا۔

وہ فقط مسکرایا۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں چلیں گھر چلیں۔

www.novelsclubb.com

وہ شاک سے نکلتی ہوئی حیرت سے بولی۔

وہ اسے انگلی سے چپ رہنے کا اشارہ کرتا تنکھے لب وہ لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تمہارے لیے جاننا ضروری نہیں تم اگر اپنی شاپ کی مالیت سے زیادہ رقم چاہتے ہو تو ڈیل کر لو ورنہ صبح تک تمہاری یہ بلیک ڈائمنڈ شاپ بند اور اسے میری دھمکی مت سمجھنا اگر رقم ٹرپل چاہتے ہو تو وہ بھی مل جائے گی۔

وہ دھیمے لہجے میں اس آدمی کے قریب آتا ہوا بولا۔

اففف بھائی تو زرغون کے عشق میں کنگلے ہی ہو جائے گئے۔۔

زرگل مسکراتے لہجے میں بڑبڑائی تھی۔۔

جس پر زرغون نے حیرت سے زرگل کو دیکھا۔

عشق؟

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔۔

جس پر زرگل نے آنکھیں میچتے ہوئے سر ہلادیا۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

وہ زر گل کو دیکھ کر پھر سے اذلان بخت کو دیکھنے لگی جو چیک بک کا صفحہ پھاڑ کر اس آدمی کی طرف بڑھا گیا تھا۔

ٹرپل رقم ایڈ کر لینا میں نے سگنیچر کر دیئے ہیں کل تک پیپرز تمہیں مل جائیں گئے ان پرسیاٹن کر کے میرے آدمی کو دے دینا۔

وہ زر غون کا ہاتھ تھامتا ہوا بھیڑ چڑھتا ہوا نکل تھا زر گل اسکے بائیں طرف تو زر غون دائیں طرف تھی پیچھے اسکے ساتھ آٹھ آدمی بھی تھے جو اسکے انڈر کام کرتے تھے۔ وہ اسکا چہرہ دیکھتی ہوئی چل رہی تھی۔

وائٹ چادر سے گھنگھڑیا لے بال باہر جھانک رہے تھے۔

آنکھوں میں مسکراہٹ لیے وہ اسکی کلائی دیکھنے لگی جس پر براون واچ زر غون کو بہت اچھی لگتی تھی۔

گاڑیوں میں بیٹھتے ہوئے وہ حویلی کی جانب بڑھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ آگے تھا تو زر گل اور زر غون پیچھے باقی لڑکیاں گھر چلی گئیں تھیں۔۔

گاڑی سے نکلتا وہ آگے بڑھا تھا سامنے ہی آغا جی کھڑے تھے۔

آغا جی۔

زر غون انکے گلے لگی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

بیٹا کچھ نہیں ہوا بخت پہنچ گیا تھا نا۔

وہ بخت کے جانے کے بعد اس سے پوچھنے لگے تھے۔

لیکن آغا جی وہ تو فرانس کے لیے نکلے تھے نا۔

فرانس کے لیے نکل گیا تھا ایرپورٹ سے بھاگ آیا تھا جب میں نے اسے تمہارے

www.novelsclubb.com

بارے میں اسے انفارم کیا۔

آغا جی فخر سے بولے جس پر وہ ہلکی مسکان سے مسکرائی۔

لیکن انکی تو امپورٹ میٹنگ تھی نا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ پریشانی سے بولی۔

اپنے سے جڑے رشتے اہم ہیں میرے بخت کے لیے ناکہ پیسہ۔

وہ مسکراتے ہوئے زرخون کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔

جس پر اسکے چہرے پر سرخ لالی بکھڑی تھی۔۔

آغا جی اسے مسکراتا چھوڑ اندر کی طرف چلے گئے۔۔

وہ لب کاٹتی ہوئی مسکرائی۔۔

اللہ اللہ ہنی میں بہت خوش ہوں۔

وہ سامنے سے آتے ہنی کے گال کھینچتی ہوئی بڑبڑائی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ تو ہمیشہ خوش ہی رہتی ہیں اس میں نئی بات کیا ہے۔۔

وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔

افف تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اس گھورتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔

زرش نے حیرت سے اسے مسکراتے دیکھا۔

یہ تو جیل میں تھی پھر محض آدھے گھنٹے میں ہی گھر آگئی ضرور وہ اذلان لایا ہوگا۔

وہ نفرت سے پھنکاری تھی۔

بالکنی میں بیٹھی گالوں پر ہاتھ رکھے وہ سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ رہی تھی جو ہنہ کو گود میں بٹھائے اسکا ہوم ورک چیک کر رہا تھا۔

زرغون پیلی قمیض سفید شلوار میں تھی کندھوں پر سفید اور پیلے کمرہ بینیشن کلر کا دوپٹہ رکھا ہوا تھا بالوں کو وائٹ رین میں اونچا کر کے باندھا گیا تھا جبکہ بخت بلیک شلوار قمیض میں تھا آنکھوں پر گلاسز لگائے وہ بہت دھیان سے اپنی بیٹی کی نوٹ بکس چیک کر رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اففف یہ انسان اتنا پیارا کیوں ہے یا اللہ میرا دل تو میری سنتا ہی نہیں ہے، دل کرتا ہے اس شخص کو دیکھتی رہوں دیکھتی رہوں۔۔

وہ گالوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہو لے سے بڑبڑائی تھی۔۔

وہ اسکی نظروں کے ارتکاز پر مسکرایا تھا لیکن نظریں نہیں اٹھائی کہ اس سے وہ شرمندہ ہو جاتی وہ اسکی خود پر جمی نظریں انجوائے کر رہا تھا بلکہ دل کو اچھا لگ رہا تھا یوں اس لڑکی کا خود کو ٹکٹی باندھے دیکھنا۔۔

باباجان میری دوست عبیر کا بھائی آیا ہے اللہ کے گھر سے آپ مجھے ایک چھوٹا سا بھائی لادیں

ناہمارے گھر میں تو میرا جتنا کوئی بچہ ہی نہیں ہے میرا بھائی ہو گا میں اس سے کھیلوں گئی نا اور اس سے پیار کروں گئی ماما آپ ہی باباجان کو کہیں مجھے بھائی چاہئے۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنہ کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا اسکی نظروں میں مسکراہٹ تھی جبکہ وہ
بھوکھلاتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔

زر غون بیٹھونا کھڑی کیوں ہو گئی ہو۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

نہیں مجھے واش روم جانا میرا مطلب ہے کچن میں کچھ کام ہے۔

وہ بھوکھلا کر کہتی ہوئی وہاں سے تیزی سے بھاگ گئی تھی۔۔۔

اذلان بخت گلا سز اتارتا مسکرایا مسکراہٹ بہت دھیمی سی تھی جسے دیکھ ہنہ بھی
مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

باباجان مطلب آپ مجھے سچ میں بھائی لا کر دیں گئے۔

وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

بیٹا آپ جاو کپڑے چینج کر آو پھر باہر واک پر چلیں گئے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بات بدلتا ہوا بولا۔

جس پر وہ مسکراتی ہوئی کمرے کی طرف بھاگی۔

وہ کھڑا ہوتا دھیمی مسکان سے مسکرایا۔۔۔۔۔

کیا اس عمر میں کوئی اتنا اچھا لگ سکتا ہے۔۔

وہ بالکنی پر ہاتھ جماتا ہوا خود سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔*

آپی کبھی خود سے زیادہ کوئی اچھا لگا مطلب کہ میرے اور پاپا کے علاوہ۔۔

وہ دونوں صبح کی واک پر آئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

جب حنان نے اچانک سے ہی پوچھا کہ زرغون کے ہونٹ گنگنا رہے تھے وہ جب

بہت زیادہ خوش ہوتی تھی تو کوئی نا کوئی سونگ گنگناتی تھی۔

وہ حنان کے بات پر اسے دیکھنے لگی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

پھر ایک چہرہ اسکی آنکھوں کے پردے پر بڑے استحقاق سے لہرایا تھا۔
وہ چونکی۔

پھر چور نظروں سے حنان کو دیکھتی تیز تیز چلنے لگی۔
حنان پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا مسکرایا وہ اپنی آپنی کے چہرے سے بہت پہلے آگاہ ہو چکا تھا
کہ انہیں اذلان بھائی سے کتنا لگاؤ ہو چکا ہے۔
وہ مسکراتا ہوا اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔
آپی آپ نے بتایا نہیں۔

وہ پھر سے شرارت سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی۔

حنان تم جانتے ہو میں نے تمہیں ہمیشہ خود کا سایہ مانا ہے تم اور پاپا مجھے سب سے
زیادہ عزیز ہو لیکن اب ایک اور وجود جو کافی دنوں سے میرے خیالوں میں میرے

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

خوابوں میں آنے لگا ہے اسے دیکھتی ہوں تو اچھا لگتا ہے پتا ہے میں سوچتی تھی کیسے لوگ یہ محبتیں عشق وغیرہ کر لیتے ہیں اففف لوگ بور نہیں ہو جاتے ایک ہی شخص کی شکل دیکھ دیکھ کر ساری زندگی کیسے گزرادیتے ہیں کسی انجان وجود کے ساتھ لیکن یہ ایک فطری عمل ہے۔

وہ چلتی ہوئی بڑے مگن سے انداز میں اسے بتا رہی تھی وہ دونوں کب کچھ ایک دوسرے سے چھپاتے تھے وہ بہن بھائی تھے دوست تھے سہیلیاں تھیں وہ دونوں ایسے ہی تھے ہر بات ایک دوسرے کے چہرے کو دیکھ کر سمجھ جانے والے پھر ایک دوسرے سے چھوٹی سی چھوٹی بات شیر کرنا ان کا رشتہ مثالی تھا۔

لیکن جب آپکو کوئی اچھا لگتا ہے نا تو آپ اسی کے لیے جینا اور مرنا چاہتے ہیں اسی کا چہرہ ہر وقت اپنے خوابوں خیالوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔۔

وہ کہتے ہوئے مسکرائی۔

جب حنان اسے گلے لگاتا اسکا ماتھا شفقت سے چوم گیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آئی لو یو مائے ورلڈ بیسٹ آپ۔۔

وہ کہتا ہوا اس سے الگ ہوا۔

وہ جو اب اس محبت کے لیے سوالیہ آئی برواچکا گئی۔

وہ سر نفی میں ہلاتا ہوا اسکا ہاتھ تھامتا ہوا چلنے لگا۔

زر غون ہوا سے اڑتی ہوئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتی ہوئی سامنے حویلی کی چھت پر

کھڑے وجود کو دیکھنے لگی جو چائے پی رہا تھا مو بائیل کان سے لگائے وہ کسی سے بات

کرتا دیکھ ان دونوں بہن بھائی کو ہی رہا تھا۔

وہ زر غون کو دیکھتا ہلکی مسکان پاس کر گیا۔

اسکی اپنے لیے پیاری سی مسکان دیکھ کر زر غون کا دل پھر سے زوروں کی سپیڈ سے

دھڑکنے لگا تھا۔

اففف کیا ہو جاتا ہے مجھے اس شخص کو دیکھ کر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے دیکھتی تاسف سے بڑبڑائی۔

زر غون زر اوپر آنا ایک کام ہے تم سے۔

وہ زر غون سے نرم لہجے میں کہتا ہوا کھیتوں والی سائیڈ چلا گیا۔

زر غون نے حنان کو دیکھا جو دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے بہت سٹائل سے کھڑا اپنی
آپی کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے!

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا مسکرایا پھر اندر کی طرف بھاگا۔

بد تمیز۔

وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑائی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر گل دوپٹہ سیٹ کرتی سیڑیاں اتر رہی تھی جب سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر وہ تھمی۔

خیام دو دن سے آوٹ آف سٹی تھا آج صبح ہی آیا تھا وہ۔

وہ دو تین قدم بڑھاتا اس کے نزدیک آیا۔

کیسی ہو؟

وہ اس کے شفاف چہرے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔

زندہ ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ کندھے اچکا کر بولی۔

وہ مسکرایا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

زندہ تو تمہیں رہنا ہے مائے سویٹ لیڈی ویسے اس گرین سوٹ میں تم بالکل ایک
سبز پتالگ رہی ہو۔۔

وہ شرارت سے بولا۔۔

واٹ یہ تعریف تھی یا مزاق۔

وہ حیرت سے خود کو دیکھتی ہوئی بولی وہ فل گرین سوٹ میں تھی۔

اسے تم میری تعریف ہی سمجھو مائے ڈارلنگ۔

وہ لب دانتوں تلے دباتا ہوا شرارت سے بولا۔

حد ہو گئی ہے اسے تم تعریف کہتے ہو خبردار اگر کبھی میری تعریف کی تو میں ایسی

www.novelsclubb.com

تعریف سے دور بھلی۔

وہ غصے سے بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

تو یار سچ کہہ رہا ہوں میں ابھی دیکھ لو خود کو اور جو رہی سہی کسر تھی وہ تم نے سبز شوز سے پوری کر دی تو میں اور کیا کہتا۔

وہ مصنوعی بے چارگی سے بولا۔

میرے سامنے آئے تو دھک مار کر گرا دوں گئی بڑا آئے مزاق اڑانے والے۔

وہ تپ کر کہتی ہوئی پلٹنے لگی تھی جب وہ اسکی کلائی تھامتاسرعت سے کلائی پر ہونٹ رک گیا۔

وہ ساکت کھڑی رہ گئی۔

وہ ہونٹ کلائی سے ہٹا کر آگے بڑھ گیا لبوں پر مسکراہٹ تھی جس سے زر گل کا دل اپنے کنٹرول سے باہر آنے لگا تھا۔

تمہاری شکایت تو میں اب اپنے بابا سے کروں گئی۔

وہ بے بسی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

شوق سے بائے! اب میں آرام کروں گا۔

وہ اسے چڑا کر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اسے تو میں بڑا شریف سمجھتی تھی۔

پیچھے وہ دانت کچکچاتے ہوئی بڑبڑاتی تھی۔

آپ نے بلایا تھا۔

وہ اس کے پیچھے آتی ہوئی بولی۔

وہ چائے پیتا مڑا۔

www.novelsclubb.com

آج اتنی صبح کیسے جاگ گئی مس مرضی۔

وہ اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا کہ اس نے صبح سے اسے نہیں دیکھا تھا تو اب دل میں اس

سے بات کرنے اس کا چہرہ دیکھنے کی حسرت سے جاگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بس سوچا موٹی نا ہو جاوں تھوڑی ورزش بھی کر لوں اس سے فرش بھی رہتا ہے بند
میں تو اب روز جایا کروں گئی۔

وہ اسکے ساتھ کھڑی ہوتی ہوئی بولی سامنے ہرے بھرے کھیت آنکھوں کو تراوت
سی بخش رہے تھے۔

”وہ سر ہلاتا مسکرایا۔

زر غون!

اسکی نرم آواز پر اسکا دل پھر سے دھڑک اٹھا۔

وہ اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہنہ کی خواہش کے بارے میں کیا سوچا۔

وہ بہت سنجیدگی سے بولا۔

کونسی خواہش کے بارے میں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ نا سمجھی سے بولی۔

وہ مسکرایا

وہی جو اس نے شام کو ہم سے شیر کی تھی۔

وہ اس کے ساتھ آکھڑا ہوتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

وہ حیرت سے اسکی طرف پلٹی۔

جیسیبی!

وہ شاک سے بولی۔

وہ مدھم سا ہنسا اسکی ہونق شکل دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں منہ کھولے حیرت سے زیادہ شاک میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔

میں چلتی ہوں مجھے بھوک لگی ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کہتے ہوئے پلٹی تھی جب وہ سرعت سے اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کر گیا۔

زر غون نے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر اس کے مسکراتے نقوش دیکھے۔

بھلا اتنے سنجیدہ بندے سے ایسی بات کی امید اس نے کب کی تھی۔

مجھے بھوک لگی ہے چھوڑیں میرا ہاتھ۔

وہ سر جھکائے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی دھیمی آواز میں بولی۔

مجھے نہیں پتا تھا زر غون اعظم اتنا شرماسکتی ہے۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

مجھے جانے دیں۔

وہ اسکی خود پر جمی ہوئی نظریں دیکھ کر گھبراے ہوئے لہجے میں بولی۔

جاؤ۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکا ہاتھ دبا کر چھوڑتا ہوا بولا۔

وہ ایک نظر آزاد ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اس کا چہرہ دیکھتی بھاگ گئی تھی وہاں سے۔
اومائے گاڈیہ میرے ساتھ کیا ہونے لگا ہے کیا میں اس چلبلی سی شرارتی سی۔ باتوں
کی دکان کو پسند کرنے لگا ہوں۔

وہ حیرت سے بڑبڑایا۔

وہ عشق کا اعتراف کرنے سے گھبرایا تھا اس لیے پسند کا نام دے گیا تھا۔

زرش نے چونک کر اپنی طرف آتے شخص کو دیکھا اسکے ہاتھ میں ایک نیلے کلر کی
فائل تھی چہرے کے نقوش میں انتہا کی نفرت تھی۔
www.novelsclubb.com

وہ عین اسکے سامنے آرکا۔

زرش بنا پیچھے ہوئے اسے دیکھتی مسکرائی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

دل تو کر رہا ہے تمہیں جان سے مار دوں لیکن کیا کروں میں اپنے آغا جی کی وجہ سے
چپ ہوں لیکن یہ آخری بار تھا،

اگر آئندہ تم نے میری بیوی کو اپنی کسی سازش کا حصہ بنانا چاہا تو یاد رکھنا موت سے بد
تر سزا دوں گا۔

وہ بھیچے ہوئے لہجے میں کہتا زرش کو ڈرا گیا تھا۔

تم کیا سمجھی تھی اس حرکت سے میری بیوی کو نچا دیکھا کر مجھ سے بدلہ لے لو گئی نیور
تم ابھی اذلان بخت کے لیو تک نہیں پہنچی۔

وہ غرا کر اتنے غصے سے بولا کہ وہ کانپ کر دو تین قدم پیچھے ہوئی۔

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی۔۔۔

وہ کہنے ہی لگی تھی جب وہ اسے انگلی سے چپ رہنے کا اشارہ کر گیا تھا۔

یقین مانو میں تمہاری آواز تک نہیں سننا چاہتا یہ فائل لایا تھا پڑھ لو۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس سے سرد لہجے میں کہتا وہ فائل اسکی طرف بڑھا گیا۔

زرش نے گھبرائے ہوئے چہرے سے اسے دیکھا پھر فائل کو۔

شاید اس میں میری حصے کی پراپرٹی ہو۔

وہ چونک کر سوچتی فائل اسکے ہاتھ سے پکڑ گئی۔

وہ فائل اسے پکڑا کر ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر ریلیکس سا کھڑا ہوا۔

وہ فائل کھولتی ہوئی پڑھنے لگی۔

وہ شاک سے دوبارہ سے پڑھنے لگی تھی جب وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرایا۔

کیوں اتنا شاک کیوں تم نے میری بیوی پر ایک معمولی چین ڈال کر اس سے بدلہ لینا

چاہا اور مجھے دیکھو میں نے وہ شاپ ہی اپنی بیوی کے نام کر دی میری بیوی اب

اربوں کی مالک ہے وہ دکان اسکی مالکیت میں ہے وزٹ ضرور کرنا ڈسکاؤنٹ ملے گا

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ فائل اسکے ہاتھ سے چھینتا مسکرا کر بولا۔

زرش ساکت سی کھڑی اسے دیکھنے لگی۔

یہ خواب تھا یا حقیقت وہ اس معمولی لڑکی کے نام اربوں کی شاپ اسکے نام کر گیا تھا وہ تو یقین نہیں کر پار ہی تھی۔

کیسا لگا میرا سپر انز آئی ہو پ اچھا نہیں لگا ہو گا آئی نو آ سندہ زر غون کے آس پاس بھی بھٹکی تو یاد رکھنا وہ کس کی بیوی ہے اذلان بخت لاشاری کی۔
وہ سنجیدگی سے بولا۔

تم نے مجھ سے تو اتنی محبت نہیں کی تھی۔

زرش جلن کے مارے پاگل ہوتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا۔

زر غون کو دیکھو اور خود کو دیکھو کیا تم اس کی برابری کر سکتی ہو۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ طنز سے بولا۔

جس پر وہ گیلی لکڑی کی طرح سلگی اٹھی تھی۔

شاپ کا نام تو بتایا ہی نہیں تمہیں۔

زر غون بخت دی ڈائمنڈ۔

وہ اسے نام بتا کر پلٹ گیا۔

اففففف،

وہ چلائی۔

زر غون ایک دم سے پلڑے کے پیچھے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بخت کے گزر جانے کے بعد وہ باہر آئی۔

اففففف!

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

اسکے الفاظ اسکے گرد چاندنی بن کر گھومنے لگے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا وجود
ہواؤں میں ہو۔

وہ زرش کو تاسف سے دیکھتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔

کچن میں آتی وہ سنک میں پڑے سارے برتن دھونے لگی تھی وہ لڑکی جس نے کبھی
برتنوں کا ہاتھ تک نہیں لگایا تھا وہ آج خود بخود سنک میں پڑے برتن دھوئے جا رہی
تھی لبوں پر ایک پیار سا سونگ تھا جو ٹوکڑی میں صاف برتن تھے وہ انہیں بھی پھر
سے دھوئے جا رہی تھی وہ اتنی خوش تھی کہ سارا کچن اس نے چمکا ڈا تھا۔

زر غون آج کے لیے اتنا کام کافی ہے میرے خیال سے باقی صبح کر لینا۔

وہ اسکے مسکراتے لہجے پر ساکت ہوئی پھر چونک کر پلٹی جہاں وہ دروازے سے ٹیک
لگائے کھڑا تھا لگتا تھا کافی دیر سے کھڑا ہو۔

وہ گھبرائی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دراصل اقصیٰ کو فلو تھا تو میں نے سوچا سارے برتن میں دھو دیتی ہوں میرا تو گندگی سے دل خراب ہوتا ہے۔

وہ بھوکھلا کر جلدی سے بولے گئی۔

سیریل سیلی کیا واقعی زرغون اعظم کا دل گندگی سے خراب ہوتا ہے۔

وہ آئی برواچکا کر بولا۔

ہاں تو میں جھوٹ کیوں بولوں گئی۔

وہ دوپٹہ کمر سے کھول کر شانوں پر ٹھیک سے لیتی ہوئی کانفیڈینٹ سے بولی۔

آج سونا نہیں ہے کیا؟

www.novelsclubb.com

وہ اسکے معنی خیز لہجے پر گھبرائی۔

نہیں میں آج ہنہ کے ساتھ سوں گئی وہ اصرار کر رہی تھی کہ میں اسے پرنس

والی سٹوری سناؤ۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہاتھ نیپکن سے پونچھتی ہوئی کہتی جلدی سے اسکے قریب سے گزرنے لگی تھی جب وہ ایک دم سے اسے کے سامنے آیا وہ بھوکھلا کر جلدی سے پیچھے ہوئی۔ وہ دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے اسے بڑی چمکتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جانے دیں پلیر۔

وہ اسکے راستہ روکے جانے پر دھیمے لہجے میں بولی۔

زرغون مجھے نہیں سٹوری سناو گئی۔

وہ فرصت سے اسکا راستہ روکے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولا۔

لیکن آپ تو بڑے ہیں نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بولی۔

تو کیا ہوا مجھے بھی وہ پرنس والی سٹوری سننی ہے ڈیٹس اٹ۔

وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تو آپ اپنے لیپ ٹاپ سے پرھ لیں میں نہیں سناؤں گئی آپ سو جاتے ہیں۔۔

وہ غصے سے بولی۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔

وہ اسکے قہقے پر ٹھٹھکی تھی۔

بھلا اتنا پیارا بھی کوئی مسکراتے ہوئے لگ سکتا ہے۔

آئی سویر اس بار نہیں سوں گا۔

وہ اسے غور سے دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا۔

اسکا دل دھڑک اٹھا تھا اسکی گہری نظروں سے۔

افف جانے دیں مجھے سونا بھی ہے۔

وہ ایک سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی تھی جب وہ اس سائیڈ پر پھیل کر کھڑا ہوا تھا۔

جس پر وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تو اپنے کمرے میں چل کر سو۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔

ہو ننوں پر بہت ہی دھیمی سی مسکان تھی جو اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی۔

زر غون نے چونک کر اسکے چہرے کو دیکھا۔

پاپاجان آپ بھی سوئے نہیں ابھی تک مجھے مہاجان سے سٹوری سننی تھی آج۔

ہنہ کی آواز پر وہ دونوں چونکے بخت نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں ہنہ نائٹ سوٹ میں کھڑی تھی۔

تو بیٹا آپ فاطمہ پھوپھو سے سن لیں نا۔

www.novelsclubb.com

اس نے پیار سے اسکے بکھڑے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

زر غون دوپٹے کے پلو سے چہرے پر بکھڑے پسینے کے ننھے ننھے قطرے صاف کرنے لگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

نہیں انہیں نہیں آتی پرنس کی کہانیاں۔۔۔

وہ منہ بسور کر بولی۔

ہاں چلو ہنہ ہم چل کر سوتے ہیں میرا مطلب ہے سٹوری سناتی ہوں آپ کو۔۔
وہ بھوکھلا کر کہتی ہوئی جلدی سے ہنہ کا ہاتھ ہاتھوں میں لیتی ہوئی ہنہ کے کمرے کی
طرف دوڑی تھی۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے مسکرایا۔۔

وہ جاتے جاتے تھوڑا سا مڑی تھی۔

بخت کو خود کو دیکھتا دیکھ کر اس نے اور زوروں کی دوڑ لگادی تھی۔

وہ پورے دل سے مسکرا دیا کیا تھی یہ لڑکی جس نے اسے ہنسنا بولنا سکھا دیا تھا زندگی
کا اصلی مطلب سمجھا دیا تھا وہ لڑکی بہت نایاب تھی اس کے لیے۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ نے بات نہیں کی بخت سے رشتے کی۔

وہ صبح صبح پھر سے باپ کے سر اپنے کھڑی پوچھ رہی تھی۔

ایک ماہ رہ گیا ہے شادی میں اور آپ کو کوئی فکر ہی نہیں بس میں نے کہہ دیا ہے
آپ بات کریں بلکہ انہیں منائیں بھی اور ایک ماہ کی ڈیٹ بھی فکس کر لیں۔

وہ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہ رہی تھی شاید۔

اففف زرخون تم کسی دن پاگل کر دوں گئی مجھے رشتہ بھی مانگوں ایک ماہ کی ڈیٹ
بھی فکس کر کے آؤں آخر اپنے بھائی کی عمر نہیں دیکھی ابھی پڑھتا ہے وہ اوپر سے
فاطمہ سے پورے دو سال چھوٹا۔

وہ غصے سے بولے۔ www.novelsclubb.com

میرے بھائی کے نام آپ کی بہت سی جائیداد ہے اس نے کونسا نوکری کرنی ہے آپ
بس بسم اللہ کریں باقی کے مراحل میں جانوں یا میرا اللہ۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ گردن اکڑا کر بولی۔

جس پر اعظم صاحب نے اسے گھورا۔

اٹھیں ابھی وہ بیٹھک میں بیٹھے چائے ہی رہے ہیں ہھررات کو آئیں گئے آپ بات کریں ان سے جا کر۔

وہ باپ کو زبردستی اٹھاتی ہوئی بولی۔

مجھے پہلے میرے باپ بھائیوں سے تو صلاح مشورہ کرنے دو۔

وہ بیٹی کو گھورتے ہوئے بولے۔

اففف۔۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے چڑی۔۔

وہ اسے گھورتے ہوئے آغا جی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ میری ایک بات مانے گئے۔

وہ تیار ہو رہا تھا جب وہ ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے اس سے بولی۔

وہ ٹائی باندھتا مسکرایا۔

زر غون آج ٹائی نہیں باندھوں گئی۔

وہ ٹائی کو کھلا چھوڑے اس سے آئی برواچکا کر بولا تھا۔

زر غون نے اسے بلیک شرٹ میں دیکھ کر آنکھیں میچیں۔۔

اففف یہ شخص پاگل کر کے چھوڑے گا مجھے اللہ مجھے بچائیں۔۔

اسکا بلیک شرٹ میں چمکتا سفید رنگ دیکھ کر وہ بڑبڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا۔

پھر آہستہ قدموں سے اسکے پاس آکھڑا ہوا۔

ٹائی!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے ٹائی دیتا ہوا بولا۔

وہ چونک کر اسکے ہاتھ میں سلک کی وائٹ ٹائی دیکھنے لگی۔

زر غون!

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

وہ ٹائی اسکے ہاتھ سے لیتی ہوئی اس کے گلے میں ڈالنے لگی۔

بخت نے بہت اشتیاق سے اسکے لمبے گھنگھڑیالے بال دیکھے۔

اسے گھنگھڑیالے بال کبھی پسند نہیں تھے لیکن اس لڑکی پر گھنگھڑیالے بال اتنے سوٹ کرتے تھے کہ اب اسے گھنگھڑیالے بال حد سے زیادہ اچھے لگتے تھے۔

وہ ریڈ ویلوٹ کے سوٹ پر بلیک ویلوٹ کی شال لیے ہوئے تھی ہاتھوں میں رقیہ

دادی کی سونے کی بھاری چار چوڑیاں جو وہ کبھی نہیں اتارتی تھی۔

وہ اچانک سے ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بھوکھلا کر ایک دم سے اس سے الگ ہونے لگی تھی جب وہ اسے اپنے بے حد قریب کر گیا تھا۔

آپ کو شرم نہیں آتی۔

وہ اپنے گرد اسکا تنگ ہوتا دائرہ دیکھ کر بھوکھلا کر بولی۔

نہیں۔۔۔۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

لیکن مجھے آتی ہے۔۔

وہ اسے بے حد قریب کر گیا تھا۔ جب وہ پریشانی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہا ہا ہا

بخت کا اونچا قمقہ اسکا پسینا چھڑا گیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے چہرے کو دیکھتی ہونق ہوئی۔

آپ ایسے تو نہیں تھے۔

وہ حیرت سے بولی۔

وہ جواباً دھیمے سے مسکرایا۔

پہلے تم مجھے پیاری بھی تو نہیں لگتی تھی۔

وہ اسکاناک کھینچتا ہوا شرارت سے بولا۔

کیا۔۔

وہ بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

پورے کمرے میں اسے اپنے چاروں طرف روشنی سی رقص کرتی ہوئی نظر آئی

تھی کسی کے الفاظ آپ کو اس حد تک سحر انگیز کر دیتے ہیں کہ آپ خود کو بھولنے

لگتے ہو۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ پھر سے دھیمے سروں میں ہنساوہ لڑکی اپنی فیلنگ چھپانا نہیں جانتی تھی اسکا چہرہ اسکے دل کا حال بتا دیتا تھا۔

زر غون رات کو مجھے سٹوری سناو گئی نا۔

وہ شرارت سے اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

وہ نیم واہو نوٹوں سے بدک پر پیچھے ہوئی۔

نہیں میں نہیں سناؤں گئی۔

وہ جلدی سے بولی۔

اففف یہ لڑکی کسی دن اسے ہارٹ اٹیک کروادے گی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر پریشانی سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

لیٹ کروادیا آج مجھے اسلام آباد جانا تھا۔

وہ اس سے ناچاہتے ہوئے الگ ہوا پھر میٹھا سا شکوہ بھی کر دیا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

دیر تو آپ خود کر رہے ہیں میں تو بات کرنے آئی تھی لیکن آپ پر تو کوئی ٹھٹھکی میرا مطلب ہے لیٹ آپ خود ہوئے ہیں۔۔

وہ اسکے گھورنے پر جلدی سے تصحیح کر گئی تھی۔

ہمم! لیٹ تو میں تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہوں۔

وہ کوٹ پہنتا ہوا سنجیدگی سے بولتا اسکے قریب آ کر کاجو حیرت سے اس جھوٹے کو دیکھ رہی تھی۔

آپ جھوٹ بھی بولتے ہیں مجھے نہیں پتا تھا۔

وہ شکس سے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا

اللہ حافظ!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکا گال کھینچ کر کہتا ہوا وہ تیز قدموں سے باہر نکل گیا کہ وہ واقعی بہت لیٹ ہو چکا تھا۔

زر غون دھک دھک کرتے دل سے پورے دل سے مسکرائی۔
پھر مرر کے سامنے آتی وہ بلیک دوپٹہ سرپراٹھاتی ہوئی مسکرائی۔
اففف یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں تو بالکل ہی نکمی ہو گئی ہوں، تو پہلے کونسی کامی تھی میں۔
وہ آسنے میں خود کو دیکھتی غصے سے بولی۔۔۔

آغا جی یہ خواہش زر غون کی ہے آپ جانتے ہیں وہ ایک بات کے ہیچھے پڑ جائے تو پھر وہ اس بات کے ہی پیچھے پڑی رہتی ہے۔

اعظم صاحب خاقان صاحب کی طنزیہ نظروں کے جواب میں بولے۔

میراجت ہوا تم از فائزہ احمد

تو اعظم بیٹی کو سمجھاواتنا بھی سر نہیں چڑھانا چاہیے اولاد کو کہ بعد میں سر پکڑ کر رونا پڑے میری طرف سے اس رشتے کے لیے نا ہے۔

خاقان صاحب بہت غصے سے اپنی بھائی سے بولے۔

دروازے سے کان لگتے کھڑی زر غون نے غصے سے پیر پٹھا۔

خاقان ریلکس رہو ویسے بھی تمہاری گنہگار اسکی ماں تھی اور وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے تو تمہیں اس سے کیا پریشانی ہے

آغا جی نرم لہجے میں بیٹے سے بولے۔

قربان اپنے دادا پر۔

www.novelsclubb.com

وہ آغا جی کی بات پر دل سے بولی۔

نوید صاحب بھی تھے حبیب صاحب بھی تھے لیکن وہ خاموش تھے انہیں بھی

اعتراض تھا کہ رشتے تو گھر پر بھی بہت موجود تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مجھے اعتراض ہے، آپ بس اس رشتے کے لیے انکار کر دیں ابھی ویسے بھی حنان کی کونسا عمر ہے شادی کی ہو جائے گئی شادی بھی اور وہ لڑکی نا تو شکل کی ہے اور اوپر سے حنان سے بڑی وہ کہاں حنان کی برابر کر سکے گی۔

خاقان صاحب قطیعت سے بولے۔

جس پر اعظم صاحب نے اپنے باپ کو دیکھا آغا جی سر ہلا گئے۔

اللہ اللہ یہ رشتہ تو خاقان چاچو نہیں ہونے دیں گئے کیا کروں میں اندر جانا پڑے گا زر غون اگر آج چپ رہی تو کوئی کام نہیں بن سکے گا بعد میں بہت مار پڑے گی پاپا سے وہ بھی کھالوں گئی۔

وہ کہتی ہوئی گہری سانس لیتی تھوڑا سا دروازہ دھکیلا کر اندر جھانکنے لگی۔

پھر دل مضبوط کرتی ہوئی وہ اندر آئی۔

میں اندر آ جاؤں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اندر آکر ان سے اجازت کی طلب گار تھی۔

جس پر خاقان صاحب نے طنز سے اسے دیکھا۔

وہ بناشر مندہ ہوئے چلتی ہوئی انکے قریب آرکی۔

زرغون تم یہاں کیا کر رہی ہو جاو یہاں سے یہ بڑوں کی میٹنگ ہے۔

خاقان صاحب غصے سے بولے۔

ہاں جی میٹنگ تو بڑوں کی ہے لیکن مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

کیا بات کرنی ہے تمہیں۔

www.novelsclubb.com

آغا جی نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

بات یہ ہے کہ میرے بھائی نے شادی کے لیے لڑکی کا اختیار مجھے دیا ہے میں اس کے

لیے لڑکی پسند کروں گئی یہ بات پاپا بھی جانتے ہیں تو بات یہ ہے کہ میں اپنے بھائی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کے لیے لڑکی پسند کر چکی ہوں اور میں اسکی شادی اپنے پسند کی ہوئی لڑکی سے ہی کرواؤ گئی۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔

جس پر سب بڑوں نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔۔

خوب جانتا ہوں تمہیں یہ پٹیاں تمہارے شوہر نے پڑھائیں ہوں گئی اسی نے کہا ہوگا میری بہن کی شادی اپنے بھائی سے کروادو اس سے اسے ہی فائدہ ہوگا اسکی بہن ساری زندگی اسکے سامنے رہے گئی۔۔

خاقان صاحب خاصے غصے سے بولے۔۔

اففف چاچو غلط بات مت کریں میرے شوہر اس بات سے آگاہ تک نہیں ہیں یہ میرا اپنا فیصلہ ہے آپ نے جو کہنا ہے مجھے کہیں انہیں نہیں۔۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر آغا جی نے حیرت سے اپنی پوتی کو دیکھا۔۔

جو بہت خوبصورتی سے اپنے شوہر کا دفاع کر گئی تھی ورنہ ایک پل کو انہیں بھی یہی لگا تھا شاید بخت کی مرضی شامل ہو اس میں۔۔

زر غون تم جاو یہاں سے جو بھی فیصلہ ہو گا تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔

اعظم صاحب غصے سے بولے۔

فیصلہ تو میں سن چکی ہوں جو چاچو خاقان نے کہا وہی فیصلہ ہے نا آپ سب کا تو آپ سب بھی میری بات سن لیں حنان کی شادی فاطمہ سے ہی ہو گی وہ اگر کالی ہے تو اس میں اسکی کوئی غلطی نہیں کہ شکلیں خدا بناتا ہے اور وہ بہتر بناتا ہے ہمیں بھی اسی نے بنایا ہے تو غرور کس بات کا میں نہیں سمجھتی کالا رنگ بد صورتی کی علامت ہے

وہ بہت خوبصورت ہے مجھے اور میرے بھائی کو پسند ہے دوسری بات وہ دو سال بڑی ہے تو کیا ہوا لڑکے بھی تو بڑے ہوتے ہیں انکی اتج تو کوئی نہیں دیکھتا لڑکیوں کی

ہی کیوں!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہم دونوں کو اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں تو بات ختم اور تیسری بات میں یہ شادی کروا کر ہی رہوں گی۔۔

وہ بولنے پر آئی تھی تو ان سب کو ورطہ حیرت میں ڈال گئی تھی۔

وہ تو اسے ایویں لا ابالی سی لڑکی ہی سمجھے تھے۔۔

کیسے کروا گئی جب ہم بڑوں کی مرضی شامل نہیں ہے تو۔۔

اس بار نوید صاحب بولے تھے۔

میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔

وہ سنجیدگی سے ان سے کہتی ہوئی پلٹنے لگی تھی جب دروازے میں کھڑے ہنی کو

www.novelsclubb.com

دیکھ کر وہ ساکت ہوئی۔

وہ بہت سنجیدگی سے اپنی بہن کو دیکھتا ایک ایک نظر سب کو دیکھنے لگا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

آغا جی پاپاجی اینڈ چاوز میں آپ سب کی بات کی ریسپیکٹ کرتا ہوں لیکن میں اپنی بہن کی پسند کی ہوئی لڑکی سے ہی شادی کروں گا آپ سب پلیز اعتراض نا کریں زرا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں کیا اس لڑکی کا کوئی قصور تھا نہیں اسکا کوئی قصور نہیں تھا۔

آپ سب بھائی سے رشتے کے لیے بات کر لیں مجھے بھی فاطمہ پسند ہیں۔ وہ نظریں نیچیں کیں سنجیدگی سے کہتا ہوا رکا نہیں تھا کمرے سے چلا گیا تھا۔ زر غون نے فخر سے اپنے بھائی کو دیکھ کر ساکت بیٹھے افراد کو دیکھا جو ہونق سے تھے جیسے انہیں یہ امید نہیں تھی ان بہن بھائی سے۔۔

پاپا رشتہ جب لے کر جائیں تو آغا جی اور سب چاچوں کو بھی لے کر جائیے گا اس سے زیادہ روعب پڑے گا ہمارا۔۔

وہ ان سے کہتی ہوئی بھاگ نکلی کہ زرا اور رکتی تو بہت مار کھاتی باپ سے۔۔

میراجخت هو تم از فائزه احمد

اعظم صاحب دونوں بہن بھائی کو کوستے رہ گئے۔

تم دونوں کو تو میں کرتا ہوں سیدھا۔

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بڑبڑائے تھے۔۔۔

[illegible]

وہ باہر لگے جھولے میں بیٹھی تھی،

کاپی پنسل ہاتھ میں پکڑے وہ کچھ سوچ سوچ کر لکھ رہی تھی یا شاید بنا رہی تھی۔

جس پر فاطمہ اور ہنہ ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ کر پھر اسے دیکھنے لگ جاتیں
جس کے بالوں کی فاطمہ نے آج فرنیچر نوٹ بنائی ہوئی تھی اسکے گول چہرے پر بہت
سوٹ کر رہا تھا یہ ہیر سٹائل۔

بھابھی کیا بات ہے کیا لکھ رہی ہیں آپ۔۔

فاطمہ نے تجسس سے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیوں بتاؤں۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

افف بتادیں نا آپ۔۔

ہنہ نے بھی تجسس سے پوچھا۔

کیوں بتاؤں۔۔

وہ پھر سے مسکراتے ہوئے بولی ہاتھ بڑے سرعت سے نوٹ بک پر چل رہے تھے

--

جب کسی نے ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے نوٹ بک پکڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے نوٹ بک چھیننے والے کو دیکھنے لگی جو وائٹ شرٹ براؤن پینٹ پہنے

ہوئے تھا اسکے کسرتی جسم پر بہت سوٹ کر رہا تھا یہ کمینشن۔

وہ ساکت سی کھڑی ہوئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اب پریشان نظروں سے اسکے ہاتھ میں نوٹ بک دیکھ رہی تھی۔

جو آئی برواچکا کر نوٹ بک دیکھ رہا تھا۔

یہ میں نے آپکو نہیں بنایا یہ تو ویسے ہی میں نے بنادیا تھا۔

وہ اسکے سوالیہ نظروں کے جواب میں بولی فاطمہ نے بھی بھائی کے ہاتھ سے نوٹ

بک پکڑی جہاں ایک کارٹوں بڑا واضح بنایا گیا تھا۔

لیکن ہنسنے کی بات یہ تھی اسے اذلان بخت کا نام دیا گیا تھا۔۔۔

فاطمہ کا قہقہہ بے ساختہ چھوتا تھا۔

تمہارے خیال میں میں ایسا دیکھتا ہوں اس کارٹوں کی شکل کی طرح کا میرا منہ ہے

www.novelsclubb.com

--

وہ کافی سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ گھبراتے ہوئے فاطمہ اور ہنہ کو دیکھنے لگی جو ہونٹوں پر ہاتھ رکھے ہنس رہیں تھیں۔۔

وہ ان تینوں کو دیکھتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

تم دونوں کیوں ہنس رہی ہو۔۔

وہ ان دونوں سے سنجیدگی سے بولا۔

باباجان ہم تو ایسے ہی ہنس رہیں ہیں کیوں پھوپھو۔۔

ہنہ نے شرارت سے کہتے ہوئے فاطمہ سے تصدیق چاہی۔۔

فاطمہ نے جلدی سے سر ہلایا۔۔

جس پر وہ ان دونوں کو سنجیدگی سے گھورتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا پیچھے وہ

دونوں پھر سے ہنس دیں۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا۔

وہ سنجیدگی سے کمرے پر طائرانہ نظر دڑاتا ہوا واش روم کی طرف بڑھا واش روم کا دروازہ اندر سے لاک تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر زر غون کے باہر آنے کا ویٹ کرنے لگا تھا۔

پانچ منٹ گزرے دس منٹ گزرے وہ پریشانی سے واش روم کے دروازے کی طرف آیا۔

زر غون کیا کر رہی ہو اندر باہر آ جا مجھے شاور لینا ہے۔

وہ دروازہ نوک کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔

زر غون تم باہر آرہی ہو یا نہیں۔

وہ دروازہ نوک کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آواز اندر سے پھر بھی کوئی نہیں آئی تھی۔۔

یہ لڑکی ٹھیک تو ہے نا۔۔

وہ پریشانی سے بڑبڑاتا ہوا واش روم کو دیکھتا باہر جانے لگا تھا جب ایک دم سے لائٹ چلی گئی تھی۔۔

وہ رکا۔

بھوت بھوت۔۔

وہ دروازہ کھولتی چلاتی ہوئی باہر بھاگی تھی جب سامنے کھڑے وجود پر اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ ٹکراتی ہوئی اسکے اوپر گری تھی۔۔

بخت جو اس تصادم کے لیے تیار نہیں تھا اس کے ایک دم سے ٹکرانے پر وہ پیچھے پڑے صوفے پر گرا تھا۔۔

بھوت بھوت۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ چلائی تھی جب وہ سرعت سے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ جما گیا۔

شششش میں ہوں اب اگر چلائی تو بھوت بننے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔

وہ معنی خیزی سے بولتا اسکے وجود کو حصار میں لے گیا تھا۔

وہ ایک دم سے چپ ہوئی چاند کی روشنی کھڑکیوں سے چھن چھن کر آتی انکے وجود پر پڑ رہی تھی۔۔

زرغون ساکت سی اپنے چہرے کے بہت قریب اس شخص کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو اسکے دل کی دھڑکن میں بسنے لگا تھا اس کی سانسوں کی ڈور بن چکا تھا اسکے ہونے کا احساس بن چکا تھا۔

دروڑہ کیوں نہیں کھول رہی تھی۔

وہ اسکے ناک سے اپنا ناک ملاتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ مجھے مارتے ڈانٹے۔۔

وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے دھیمی آواز میں بولی۔

کیوں مارتا؟

وہ جواباً گھمبیر لہجے میں بولتا اسے اپنی گود میں بٹھا گیا تھا۔

جس پر وہ چونک کر اسے دیکھتی اس سے پیچھے ہونے لگی تھی جب وہ اپنا دائرہ اس کے گرد مضبوط بنا گیا تھا۔

کیوں مارتا میں تم نے بتایا نہیں۔

وہ اسکی پلکوں پر لب رکھتا دھیمے سے لہجے میں بولا کہ وہ اتنے پاس ہو کر بمشکل سن سکی تھی۔

میں نے آپکا سکیچ بنایا تھا نا۔

وہ معصومیت سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سکیچ نہیں کارٹوں،

وہ اسکی تصحیح کرتا مسکرایا۔

وہ اس سے علیحدہ ہونے کے لیے اپنا پورا زور لگا رہی تھی لیکن وہ پاگل اس کی گرفت سے بھلا کیسے نکل سکتی تھی۔۔

آپ کیوں ایسے ہو گئے ہیں مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔

وہ جھنجھلا کر بولی۔

وہ دھیمے سروں میں ہنسا۔۔

جس پر وہ ساکت ہوتی اسکے چمکتے دانتوں کی قطار دیکھنے لگی اسکے بہت خوبصورت

www.novelsclubb.com

ایک جیسی ساخت کے دانت تھے۔۔

کیا ہوا۔۔۔

وہ اسکے کانوں میں جھولتی ایک نگ والی بالیوں کو چھوتا ہوا معنی خیزی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ہوش میں آئی۔۔

مجھے سونا ہے مجھے نیند آئی ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

تو سو جاو۔

وہ لاپرواہی سے بولا۔

کیسے آپ چھوڑیں گئے تو سوں گئی نا۔

وہ جھنجھلا کر بولی۔

وہ ہنساتھا۔

www.novelsclubb.com

اگر تم اپنا آپ مجھ سے چھڑا گئی تو آئی سویر چھوڑ دوں گا۔

وہ اسکے گرد اور دائرہ کستا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کے چہرے کے نقوش اسکے چہرے سے مس ہوتے دونوں کے دل کی دھڑکنیں ایک کر گئے تھے۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑانے کے لیے اپنا پورا زور لگ رہی تھی جبکہ وہ ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان سجائے اسے جدوجہد کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گئی۔

وہ دھمکی پر اتر آئی تھی۔

زر غون میں چاہتا ہوں تم میری بانہوں میں ایسے ہی سو جاؤ کیا تم میری یہ خواہش پوری کرو گئی۔

اسکی گھمبیر آواز اسکے ہوش گھم کر گئے تھے۔

لیکن پھر آپ تھک جائیں گئے۔

وہ حیرت سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

نہیں تھکوں گا وعدہ رہا۔

وہ اسکی ناک پر آہستہ سے لب رکھتا ہولے سے بولا۔

لیکن میں ایسے تو نہیں سو سکتی نا۔

وہ اپنا آپ چھڑانے کی ہنوز کوشش جاری رکھے ہوئے تھی۔

وہ مسکرایا۔

جس پر وہ ساکت ہوتی ہوئی اسکے چہرے کو دیکھتی چھڑانے کی کوشش ترک کر گئی تھی۔

بخت اسکا چہرہ اپنی گردن پر رکھتا اسکے سر پر سرائکا تا وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ صبح کا نکلا اب گھر آیا تھا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

پہلے آفس پھر اسلام آباد وہاں میٹنگ پھر لنچ پھر واپس آنا وہ تھک چکا تھا لیکن اس لڑکی کا وجود اسکے لیے باعث سکون بن چکا تھا اسکے وجود کو دیکھ کر اسکی تھکن کہی گھم ہو چکی تھی۔

زر غون کے نرم نقوش اسکی گردن سے مس ہو رہے تھے جو بخت کو عجیب سا سکون پہنچا رہے تھے۔۔۔

اذلان بخت لاشاری اپنی شرارتی سی بیوی کے عشق میں کہی فنا ہو چکا ہے۔۔

وہ اسکے بالوں کی مہک سانسوں میں اتارتا مسکرا کر بڑبڑایا تھا۔۔

وہ شاید سوچکی تھی اسکی مدھم سانسیں اسکی گردن میں کہی گھم ہو رہیں تھیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ بالکنی میں کھڑی رات کی ٹھنڈی ہوا کو سانسوں میں محسوس کر رہی تھی اسے
نیند نہیں آرہی تھی رات کے تقریباً گیارہ بج رہے تھے سارے گاؤں میں ہو کا عالم
تھا کہ گاؤں کے لوگ جلد سونے کے عادی تھے۔

گہرے اندھیرے کو چاند کی روشنی نے کافی حد تک کم کر دیا تھا ستاروں بھرا آسمان
ہلکی ہلکی ہوا جسم کو بہت بھلی لگ رہی تھی۔

بال کھلے ہوا میں اڑاڑ کر اسکے چہرے کو ڈھانپنے کی کوشش کر رہے تھے وہ بہت کم
بال کھولتی اور چادر سر سے ہٹاتی تھی لیکن اس وقت وہ بال کھولے چادر گلے میں
ڈالے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

آپ سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔

حنان کی آواز پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

دل پر ہاتھ رکھے وہ اسکی طرف پلٹی جو اپنی بالکنی میں کھڑا ہلکی مسکان سے اسی کی طرف متوجہ تھا۔

آپ!

وہ اسے دیکھتی حیرت سے بڑبڑاتی ہوئی چادر کو گلے سے کھینچ کر سر پر اٹکا گئی۔

بس نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا باہر آکر کچھ دیر کے لیے واک کر لوں۔

وہ شرمندگی سے بال چہرے سے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا!

لیکن آپ تو ساکت کھڑی تھی واک غالباً آپ خیالوں میں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا چہرہ دیکھتا مزاح سے بولا۔

وہ بھی ہلکا سا مسکرائی۔

آپ کیوں جاگ رہے ہیں ابھی تک۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی طرف آتی ہوئی بولی۔

مجھے بھی نیند نہیں آرہی تھی۔

وہ ارد گرد دیکھتا بے بسی سے بولا۔

فاطمہ سر ہلا گئی۔

فاطمہ آپ سے ایک بات کہوں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہاں کہو۔۔

وہ بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے زبردستی کرتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو نیند تو نہیں آرہی۔۔

وہ دھیمے سے بولا۔

جس پر وہ مسکرائی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

نہیں اصل میں آج سارا دن سوتی رہی ہوں شام کے چار بجے جاگی ہوں تو نیند کا ہی پتا ہی نہیں اندر بور ہو رہی تھی اور موبائیل وغیرہ کا مجھ کچھ خاص شوق نہیں تو باہر آگئی۔

وہ سنجیدگی سے نرم لہجے میں بولی۔

وہ سر ہلا گیا۔

کیا آپ میرے ہاتھ کی کافی پینا پسند کریں گئیں۔

وہ اس سے رٹیکوئسٹ کر رہا تھا۔

کیا!!!

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بولی۔

اصل میں میرا دل کافی پینے کا چاہ رہا ہے اور اکیلے میں پیتا نہیں، میں پانچ منٹ میں بنا

لاؤں گا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بہت لجاجت سے اس سے کہہ رہا تھا۔

جس پر فاطمہ مسکراتی ہوئی سر ہلا گئی۔۔

انکی بالکنیوں میں زیادہ فرق نہیں تھا بس ایک بازو جتنا فاصلہ تھا۔

حنان اسکے کہتے ہی اندر بھاگ گیا تھا اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی مالا سلگ کر رہ گئی۔۔

اففف حنان تمہیں اس میں ایسا کیا نظر آیا جو مجھ میں نہیں آیا میں اس سے زیادہ پیاری تھی تمہاری کزن تھی لیکن پھر بھی تم اس کالی کی طرف مائل ہو گئے کیسے حنان کیسے۔۔

وہ حیرت سے چلائی۔۔
www.novelsclubb.com

کاش تمہاری نظر کا انتخاب مجھ پر ٹھہرتا۔۔

وہ آفسوس سے بڑبڑائی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بخت کی آنکھ رات کے تین بجے کھلی تھی۔

وہ ایسے ہی اسکی گود میں سو رہی تھی انداز میں بے آرامی سی تھی۔

وہ اسے ایسے ہی لیے اٹھا اور بیڈ کے نزدیک آیا۔

اسے بڑی احتیاط سے بیڈ پر لٹاتا وہ کمبل کھول کر اس پر اوڑھنے لگا۔

زرغون کسمساتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے بریانی چاہیے تو چاہئے مجھ سے نہیں ہوتے کام شام میں نہیں

کروں گئی کام پاپا آپ ہنی سے برتن دھلو الیں نا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی بڑبڑاہٹ پر وہ پہلے حیرت زدہ ہوا پھر آئی برواچکا کر ہنسا۔

وہ شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا ہوا اسکے ساتھ لیٹا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکے چہرے پر معصومیت سی چھائی ہوئی تھی فرینچ نوٹ سے ایک دو نکلی گھنگھڑیالی
لٹا اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔۔

اففف یہ لڑکی۔

وہ جھک کر عقیدت سے اسکی پیشانی چومتا ہوا بولا۔

اسے دیکھتا وہ آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

وہ چائے پی رہا تھا جب آغا جی اعظم صاحب اور نوید صاحب اس سے بات کرنے
آئے۔

www.novelsclubb.com

وہ چائے پیتا ہوا چونکا۔۔

گڈ مارنگ وہ کھڑا ہوتا احترام سے بولا۔

جس پر آغا جی مسکرائے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کچن میں کھڑی زر غون جو اپنے لیے گرین ٹی بنا رہی تھی انہیں دیکھتے ہی وہ کپ شلف پر پٹختی ہوئی جلدی سے لاونج کے دروازے کے پاس آئی چھپ کر کھڑی ہوتی وہ انکی باتیں سننا چاہ رہی تھی۔۔

آپ سب بیٹھیں پلیز۔

وہ انہیں احترام سے بیٹھنے کا کہتا ان کے بیٹھنے کے بعد خود بھی بیٹھا۔

آپ لوگ ٹی لیں گئے یا کافی۔

وہ اقصیٰ کو ادھر آنے کا اشارہ کرتا ہوا شائستگی سے ان سے پوچھنے لگا۔۔۔

کسی چیز کی ضرورت نہیں بچے ہم ابھی انشتہ کر کے ہی ادھر آئیں ہیں۔

اعظم صاحب نے شفقت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

زر غون دھک دھک کرتے دل سے انکے بولنے کی منتظر تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بیٹا دراصل ہمیں آپ سے ایک بات کرنی تھی اسی سلسلے میں ہم یہاں آئیں ہیں۔

اعظم صاحب نے بخت کو کہہ کر آغا جی کو بات کرنے کا اشارہ کیا۔

بخت چائے پیتا بہت غور سے انکے ایکسپریشن دیکھ رہا تھا باہر کھڑی شخصیت کا جھولتا دوپٹہ بھی وہ دیکھ چکا تھا۔

اذلان ہم آج فاطمہ کے سلسلے میں کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

آغا جی نے بات کی تمہید باندھی۔

اسکے کشادہ ماتھے پر سلوٹیں سی پڑھیں تھیں۔

کہیں سن رہا ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ کافی کاسپ لیتا سنجیدگی سے بولا۔

بیٹا ہم چاہ رہے تھے حنان اور فاطمہ کی بات طے کر دیں دیکھو نا اس میں تمہارا بھی

فائدہ ہے اور فاطمہ کا بھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی کی بات پر اس کے خوبصورت نقوش تنے تھے۔

وہ اپنی بہن کو اس گھر میں کیسے بھیج سکتا تھا جس گھر والے اس کی فاطمہ کو تمسخر سے دیکھیں۔۔

وہ غصے سے سوچ کر رہ گیا۔

لیکن چہرے کے تاثرات سپاٹ ہی رہے۔

زرغون نے شیشے کی کھڑکی سے اندر جھانک کر دیکھا جہاں وہ پھر سے کافی کا مگ اٹھا چکا تھا لیکن وہ اسے بھی دیکھ چکا تھا جو اس کے دیکھنے پر سرعت سے پیچھے ہوئی تھی۔

وہ سمجھ گیا یہ ساری کارستانی کس کی ہے۔

www.novelsclubb.com

اففف کیا کروں میں اس پاگل لڑکی کا۔۔۔

وہ لب بھینچتا سوچ کر رہ گیا۔

بیٹا آپ نے جواب نہیں دیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اعظم صاحب نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

چاچو بات یہ ہے کہ میں فاطمہ کا رشتہ بہت پہلے طے کر چکا ہوں اپنے دوست بلال کے بھائی کے ساتھ آغا جی جانتے ہیں بلال کو۔

وہ کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔

جس پر آغا جی سمیت سب نے ہی حیرت سے اسے دیکھا۔

دروازے کے ساتھ کھڑی زر غون نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

فاطمہ کا رشتہ آج سے ایک سال پہلے میں نے طے کر دیا تھا تب بلال کا بھائی سپین میں تھا اب وہ پاکستان آگیا ہے تو ہم ان شاء اللہ شادی کی ڈیٹ فکس جلد کر دیں گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ گہری سانس لیتا ہوا ان کو تفصیل سے ساری بات بتانے لگا تھا جس پر وہ سب حیرت زدہ سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

بیٹا تم نے زکر نہیں کیا کبھی۔

آغا جی نے تاسف سے پوچھا۔

آپ سب فاطمہ کے وجود سے آگاہ کب تھے جو میں بتاتا۔

وہ سر جھٹک کر بولا۔

زر غون نے لب بھیج کر اس وجود کو ڈھیر سارا کو سا جو اسکے بھائی کا حق مارنے چلا تھا

-

فاطمہ صرف اور صرف میرے بھائی کی بنے گئی اور کسی کی نہیں۔

وہ غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ کچن میں آتی غصے سے برتن پر برتن پٹخنے لگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا میں نے تو گنی کا ڈریس بھی خرید لیا تھا لیکن میرے
سارے ارمانوں پر پانی پھر گیا۔

وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

زر غون!

وہ چونک کر اس کی طرف پلٹی۔

جو دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے بہت غور سے اسکے چہرے کے نقوش دیکھنے لگا تھا۔
وہ ناک چڑھائے اسے دیکھتی کچن کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی یہ ناراضگی کا واضح
اظہار تھا۔

www.novelsclubb.com

میں آفس جا رہا ہوں اللہ حافظ۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا اسکا ہاتھ ہونٹوں سے چھوتا بہت دھیمے لہجے میں بولا۔

جس پر اسکا دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چلا گیا تھا۔

جبکہ وہ ان دیکھے وجود کو کوس کر رہ گئی۔۔

شادی تو فاطمہ کی میرے بھائی سے ہی ہو گئی آخر میں نے اسے کب سے اپنی بھابھی مان لیا ہے میں ہر گز صبر نہیں کروں گئی بخت صاحب بس آپ دیکھتے جائیں آپ کی بیوی کرتی کیا ہے۔۔

وہ شیف سے ٹیک لگائے خود سے مضبوط لہجے میں بڑبڑائی تھی۔

مجھے نہیں پتا آپ دوبارہ بات کریں مجھے فاطمہ کو اپنے بھائی کی بیوی بنانا ہے تو بنانا

www.novelsclubb.com

ہے۔۔

وہ اعظم صاحب کے سر پہنے بیٹھی ضدی لہجے میں ان سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بیٹا وہ نہیں مانے گا آغا جی بتا رہے تھے وہ بہت ضدی ہے ایک بار زبان دے دے تو پھر اس سے ہٹتا نہیں ہے وہ نہیں مانے گا ہم ہنی کے لیے کوئی اور لڑکی ڈھونڈ لیں گئے۔

اعظم صاحب بیٹی کو گھورتے ہوئے بولے۔

اففف لگتا ہے مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔

وہ بے بسی سے بڑبڑائی۔

اگر اب تمہاری شکایت مجھے ملی تو یاد رکھنا اس بار بہت ماروں گا تمہارے شادی شدہ ہونے کا بھی لحاظ نہیں کروں گا۔

اعظم صاحب نے دھمکی دینا اپنا فرض سمجھا تھا۔

وہ جواباً منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔۔۔

بالکنی میں کھڑا حناں ساکت رہ گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تو بھائی نے فاطمہ کی بات کہی اور طے کر دی ہے۔

وہ پریشانی سے سوچتا لب بھیج گیا دل میں کہی ٹھیس سی اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

-

کون ہو تم!

براؤن شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس نوجوان کو اپنے الاونج میں بیٹھا دیکھ کر وہ آئی
برواچکا کر پوچھنے لگی۔

وہ لڑکا اسے دیکھتا ہوا کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

میرانا علی ہے مجھے فاطمہ جی سے ملنا ہے۔

وہ لڑکا بہت ادب سے بولا۔

وہ چونکی پھر اسے غور سے دیکھنے لگی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

او تو یہ ہے میری فاطمہ کا منگیتر لنگوڑ کہی کے تمہاری شادی تو فاطمہ سے کسی صورت نہیں ہونے دوں گئی بچو تم ابھی زر غون اعظم کو نہیں جانتے۔۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

وہ لڑکا اس کے غصے سے دیکھنے پر گھبرا گیا تھا۔۔

ارے تم بیٹھو نا کھڑے کیوں ہو۔۔

وہ ایک دم سے ہی میٹھے لہجے میں بولی۔

جس پر وہ لڑکا ہونق ہوا۔۔

جی!

www.novelsclubb.com

وہ حیرت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں جی بیٹھنے کو کہا ہے چائے تو تمہیں میرے ہاتھ کی پینی ہی ہڑے گئی تمہیں پتا ہے
دور دور تک میری چائے کے آفسانے ہیں میرا مطلب ہے چرچے ہیں لوگ تو اتنی
دور سے آتے ہیں میری چائے پینے کے لیے۔۔

وہ اسے زبردستی بٹھاتے ہوئے اپنی شان میں قصیدے پر ہستی ہوئی کچن کی طرف
بھاگی۔۔

وہ لڑکا حیرت سے اسکی باتوں پر غور کرتا رہ گیا۔
عجیب لڑکی ہے۔

”وہ لڑکا حیرت سے بڑبڑایا تھا۔

”او تو یہ فاطمہ کو دیکھنے آیا ہے اک تو مردہ بولے نا ایک تو کفن پھاڑے پہلے بہن کی
کوئی ٹینشن نہیں تھی اب ہم نے بات کیا سٹارٹ کی انا فانا لڑکی دیکھنے لڑکا بھی بھیج دیا
واوا بخت صاحب۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چائے کو دم لگاتی ہوئی دانت کچکچاتے ہوئے بڑبڑانے لگی۔۔

زر گل کچن میں کھڑی پلاؤ کو دم لگا رہی تھی جب خیا م پانی پینے کچن میں اینٹر ہوا۔۔

وہ زیادہ تر کچن میں ہی اپنا وقت گزارتی تھی۔۔

ایک گلاس پانی ملے گا۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا۔

وہ چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی پھر اسکے تھکے ہوئے چہرے کو دیکھ کر سر ہلاتی وہ

پانی کی بوتل نکال سے اس کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے بڑی محویت سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

پانی!

وہ اسے اپنی طرف ٹٹکی باندھے دیکھ کر آئی برواچکا کر بولی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

خیام نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھاما۔
زر گل یار اب ناراضگی بند کر دونا میں اب اور نہیں سہہ سکتا تمہاری ناراضگی۔۔
وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔
جس پر وہ حیرت سی اسکے چہرے کو دیکھتی رہ گئی۔
زر گل پلیر اب بس کر دو میں اور نہیں سہہ سکتا تمہاری ناراضگی۔
وہ روہانے لہجے میں بولا۔
جس پر وہ دل میں خوش ہوتی ہوئی اوپر سے اسے غصہ دیکھاتی ہوئی ناک چڑھاتی اپنا
ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچ گئی۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہو رہا ہے،

سنبل چچی کی آواز پر خیام سرعت سے پلٹا۔

وہ دروازہ میں کھڑی دونوں کو گھور رہی تھیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زرگل نے دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے ماں کو حیا سے دیکھا۔

مامی پانی پینے آیا تھا۔

وہ سر کی گدی پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

کیوں ابھی تو ہمارے کمرے میں جگ بڑھ کر اپنی کار کھا تھا۔

سنبل چاچی نے تیکھے چتوئوں سے پوچھا۔

وہ گھبرا یا۔

وہ گرم ہو گیا تھا مامی۔

وہ فروٹ باسکٹ سے سیب اٹھاتا یوالا پرواہی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

سردی میں پانی گرم نہیں ٹھنڈا ہوتا بچے۔

وہ کچن کے اندر آتی ہوئی اسے گھورتے ہوئے بولی۔

زرگل نے مسکراہٹ روکنے کے لیے ہونٹوں پر انگلیاں رکھیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ شرمندہ ہوا پھر شرمندگی کو دور بھی بھگا دیا۔

مامی سیدھی سی بات ہے بیوی سے بات کرنی تھی اسے دیکھنا تھا تو کچن میں چلا آیا۔

وہ جلدی سے کہتا ہوا کچن سے چلا گیا۔

سنبل حیرت زدہ ہوئی اور زر گل ماں کے سامنے شرمندہ۔

وہ ماں کی گھوری پر سرعت سے کچن سے بھاگی تھی۔۔

چائے پیس نا۔

وہ اس لڑکے کو چائے پیش کرتی ہوئی سوواٹ کی مسکان سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ لڑکا پریشانی سے کپ تھام گیا۔۔

وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی اسکے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھی۔۔۔

کیا کرتے ہو۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اس بار زرارعب سے بولی۔۔

جس پر وہ لڑکا چائے کا کپ ٹیبل پر رکھنے کے لیے جھکا تھا جب وہ پھر سے روعب سے بولی۔

چائے پیتے پیتے ہی بتاوبرخودار۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھتی ہوئی بولی۔

وہ لڑکا چائے کو دیکھتا ہوا سر ہلا گیا۔

جی آپ فاطمہ جی کو بلا دیں نا۔

وہ لڑکا اس بار لجاجت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہنی بھی تب تک لاونج میں آچکا تھا۔

وہ انجان وجود کو دیکھتا ہوارکا۔

وہ حنان کو دیکھتی ہوئی جھٹ سے اٹھتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آپی یہ کون ہے؟

وہ حیرت سے بولا۔

یہی ہے فاطمہ کا ہونے والا شوہر تم فکر مت کرو یہ ہونے والا ہے ہوا تو نہیں نا۔

وہ حنان کے چہرے پر چھائے تاریک سائے دیکھ کر جلدی سے بولی۔

وہ جواباً اپنی آپی کو دیکھتا رہ گیا۔

آو بیٹھو نادیکھنا اسے میں ایسا بھگاؤں گئی کہ آئندہ یہاں کا رخ نہیں کرے گا ڈونٹ وری آپی ہے نا۔

اسے تسلی دیتی وہ پھر سے اس لڑکے سامنے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھی۔

چائے پیو اور خود کو خوش قسمت سمجھو تمہیں میرے ہاتھ کی چائے پینے کا شرف جو حاصل ہو رہا ہے۔

غرور سے گردن اکڑا کر کہا گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکا ہونق ہوتا بے بسی سے چائے کا گھونٹ لینے لگا۔

چائے کا سپ لیتا وہ لڑکا پریشان ہوا۔

چائے میں چینی کی جگہ نمک تھا۔

اس چائے کے لیے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔۔

وی لڑکا حیرت سے بے ساختہ بولا۔

وہ اس کی بات پر اسے گھورنے لگی تھی۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔

وہ تیکھے چتوئوں سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

جی کوئی مطلب نہیں ہے آپ اب تو بلادیں فاطمہ جی کو مجھے جلدی جانا ہے ورنہ

سر۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیا ورنہ ہاں چائے پیو ہمارے ہاں رواج ہے چائے پیے بغیر کسی کو جانے نہیں دیتے۔

وہ خاصے غصے سے بولی۔

جس پر حنان اپنی آپنی کو دیکھ کر مسکرایا۔

اففف میری آپنی کے نئے نئے رواج۔

وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔

جی لیکن اس میں آپ نے چینی کی جگہ نمک ڈالا ہے آپ دوسری بنواویں کسی سے کہہ کر میں وہ پی لوں گا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکا حیرت سے نکلتا ہوا بولا۔

واوا جی کسی سے کہہ کر!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بات سنو ہمارے گھر میں چینی ختم ہے پنی تو یہی ہی ہے اور دوسری بات کیا کرتے ہو۔

وہ غصے سے بولتی آخر میں آئی برواچکا کر بولی۔۔۔

وہ لڑکا حنان کو دیکھتا گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

کونسی منوس گہری تھی جب میں اس گھر کے لیے نکلا تھا۔

وہ لڑکا زچ ہوتا ہوا دل ہی دل میں بولا۔۔۔

بتایا نہیں تم کیا کرتے ہو۔

اس بار حنان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جی میں جاب کرتا ہوں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کیا ااا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت سے اتنا اونچا بولی کے وہ لڑکا ڈر گیا تھا۔

خیر سیلری کتنی ہے۔

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

جی تیس ٹھاونڈ۔

وہ لڑکا زچ ہوتا ہوا بولا اس لڑکی نے تو اسکا انٹرویو ہی شروع کر دیا تھا۔

تیس ہزار۔

وہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے حیرت سے بولے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چونک کر لاونج کی ہی دہلیز پر رک گیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تیس ہزار کما تے ہو اور بہن اربوں کے مالک کی بیاہنا چاہ رہے ہو ہماری طرف سے
یہ رشتہ ختم بس بات ختم میرے ہاتھ کی مزیدار چائے پی لی ناب بھائی آپ جاسکتے
ہیں۔۔

وہ کھڑی ہوتی خوشی کے احساس کو چھپاتی بہت روعب دار آواز میں بولی۔
کو نسا رشتہ کس کی بہن مجھے سمجھ نہیں آئی آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔
وہ لڑکا حیرت سے بولتا چائے کا کپ جھٹ سے ٹیبل پر رکھ گیا کہ یہ چائے تو وہ مر کر
بھی ناپیتا۔۔

فاطمہ سے شادی کرنا چاہ رہے۔

علی تم ابھی تک یہی ہوں میں نے کب سے تمہیں فائل لینے بھیجا ہے اور تم ابھی
یہی ہوں۔۔

زر غون کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

سرد آواز پر وہ تینوں چونک کر دروازے کی جانب متوجہ ہوئے جہاں وہ وائٹ
شرٹ پہنے بازو پر بلیک کوٹ رکھے وہ تینوں کو ہی گھور رہا تھا۔۔۔
سر میں کیا کرتا یہ مجھے کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دے رہیں تھی فائل مانگنا تو دور کی
بات ہے انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔
وہ لڑکا بخت کے ڈر سے روہانے لہجے میں بولا۔۔۔
جس پر وہ ان دونوں بہن بھائی کو دیکھنے لگا تھا۔
جن کے رنگ فق ہوئے تھے اسے دیکھ کر۔۔
فاطمہ۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لاونج کے بیچ و بیچ آتا فاطمہ کو آواز لگا گیا۔

نظریں زر غون پر ہی تھیں۔۔

جو چور نظروں سے اسے دیکھتی سر جھکا لیتی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف پھنس گئے ہم۔

وہ بڑبڑائی۔

جس پر حنان نے بے بسی سے اذلان بخت کو دیکھا۔

جی بھائی!

فاطمہ سیڑیاں اترتی ہوئی سر پر دوپٹہ ٹھیک سے جماتی ہوئی نرم آواز میں بولی۔

جو پرسوں فائل دی تھی تمہیں وہ علی کو دے دو اس پر کام شروع کر رہا ہوں۔

وہ ان دونوں بہن بھائی کو گھورتے ہوئے فاطمہ سے بولا۔

جی بھائی۔

www.novelsclubb.com

وہ کہتے ہی اوپر سے فائل لینے بھاگی تھی۔

فائل لیتے ہی علی اذلان بخت کو اسلام کرتا وہاں سے بھاگنے والے انداز میں نکلا

تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی میں چلتا ہوں مجھے اپنا سائمنٹ بنانا ہے۔

حنان کہتے ہی وہاں سے بھاگا تھا۔

وہ اب فرصت سے زرغون کو دیکھنے لگا۔

وہ مصنوعی مسکراتی سارے دانتوں کی نمائش کر گئی تھی۔

وہ تیکھے چتوٹوں سے اس کے قریب آیا۔

مجھے واش روم جانا تھا۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بے چارگی سے بولی۔

وہ آنکھیں سکیرے اسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

میں جاؤں پھر واش روم۔

وہ اسے خاموش دیکھتی ہوئی مصنوعی مسکان سے بولی۔

ہمم جاؤ واش روم جانا تو ج

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ضروری ہے نا۔

وہ اسے دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

اس کے کہنے کی ہی دیر تھی وہ پلک جھپکتے ہوئے غائب ہوئی تھی۔

وہ پینٹ کی پاکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالتا ہوا سنجیدگی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

پھر ایک نمبر اس نے ملایا تھا۔

بلال!

احمد کو کل لے آویار میں چاہتا ہوں فاطمہ اور وہ دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے

سے بات کر لیں پھر ہی شادی کی دیٹ فکس کریں گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑیوں پر نظریں جمائے سنجیدگی سے بولا۔

اوکے میں ویٹ کروں گا۔

اس نے کہتے ہی فون آف کر دیا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے میں آتے ہی اسکی نظر واش روم کے دروازے کی جانب گئی لیکن وہ وجود بیڈ توپر کمبل اپنے گرد اچھی طرح اوڑھے مصنوعی نیند کے مزے لے رہی تھی۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالتا آئی برواچکا کر اسکی طرف آیا۔

وہ کمبل کو مٹھیاں میں بھینچے آنکھیں میچیں اس کے قدموں کی آواز سن رہی تھی۔
تم واش روم کیوں نہیں گئی۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

میں سو رہی ہوں صبح جاؤں گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ بولتے ہی دانتوں تلے زبان دے گئی۔

اففف یہ زبان تو مجھے کسی دن شہید کروائے گئی۔

وہ ہونٹوں پر ہتھیلی مارتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ مسکرایا۔۔

پھر آہستہ سے جھکتا اسکے چہرے سے کمبل ہٹا گیا۔۔

وہ آنکھیں میچیں لبوں میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

ایسی سونے کی کوالٹی میں نے پہلی بار دیکھی ہے۔

وہ طنز سے بولا۔

وہ آنکھیں کھول گئی۔۔

پھر اٹھ کر بیٹھنے ہی لگی تھی جب وہ سرعت سے اسکے گرد ہاتھ رکھ گیا۔

وہ بھوکھلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے اٹھنا ہے۔

وہ تھوک نگلتی ہوئی بولی۔

اٹھ جاو۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے اوپر جھکتا دھیمے لہجے میں بولا۔۔

وہ حیرت سے اپنے گرد اسکے ہاتھوں کا حصار دیکھنے لگی۔

آپ ہاتھ ہٹائیں پہلے۔

وہ اسکا چہرہ اپنی پلکوں سے مس ہوتا دیکھ کر بھوکھلا کر بولی۔

کیوں تنگ کیا تھا علی کو آج۔

وہ سنجیدگی سے ہنوز اسکے چہرے پر جھکے ہوئے بولا۔۔

وہ بھوکھلائی۔

زر غون آنسرمی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے خاموش دیکھ کر دھیمے لہجے میں بولا۔۔

میں نے تو اسے مہمان مان کر چائے بھی پلائی اور اسے کھانے پر بھی روکنے والی تھی
کہ آپ آگئے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکا ہاتھ اپنے گرد سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہوئی جلدی سے بولی۔

اور نیلی۔

وہ بھنویں اچکا کر بولا۔۔۔۔۔

ہاں۔

وہ آنکھیں میچتی ہوئی بولی۔

کل فاطمہ کافیانے احمد آئے گا اسکی خاطر مدارت میں میں چاہتا ہوں کوئی کمی نا آئے

-

وہ ہلکی مسکان سے بولا۔

www.novelsclubb.com

کیا ایا۔

وہ شکس سے بولی۔

ہاں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھاتا ہوا بولا۔

میں نہیں آنے دوں گئی اسے اپنے گھر۔

وہ بہت غصے سے بولی تھی۔

زر غون۔

وہ تنبیہی لہجے میں بولا۔

جس پر وہ ساکت ہوئی۔

پھر مسکرائی۔

مزاق کر رہی تھی میں مجھے تو مزاق کی عادت ہے نا آپ فکر نا کریں میں اسکی خاطر
مدارت میں کوئی کمی نہیں آنے دوں گئی فکر کی کوئی لوڑ ہی نہیں ہے۔

وہ اسکا ہاتھ اپنی کمر کے گرد حائل ہوتا دیکھ کر بولی۔

مجھے نیند آرہی ہے پھر کل تیاری بھی تو کرنی ہے نا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ نیند میں مصنوعی جھولتی ہوئی بولی۔۔

وہ مسکرایا۔

سو جاؤ اور ایک بات کا دھیان رکھنا چائے اسے چینی والی ہی دینا کیونکہ میں چینی
چیک کر آیا ہوں کافی سٹاک پڑا ہے چینی کا۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکی فق ہوئی رنگت دیکھتا ہوا بولا۔

وہ مسکرائی لیکن یہ مسکرہٹ کتنی ہونق تھی وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔

ٹانگیں توڑ دوں گی اسکی ایک بار آئے تو یہاں فاطمہ تو میرے پیارے بھائی کی ہی
دلہن بنے گئی اسکے لیے مجھ کچھ بھی کرنا پڑے تو کروں گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لیٹتی ہوئی بڑبڑاتی۔۔

کچھ کہاں تم نے۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

نہیں تو میں تو سورہی تھی۔

وہ منہ پر کبیل لیتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا۔

شرٹ کے بٹن کھولتا وہ واش روم چلا گیا۔

وہ ایزی سی ٹرور شرٹ میں تھا وہ شاور لے کر آیا تھا۔

وہ زرغون کو دیکھتا اسکے ساتھ دراز ہوا۔

تمہیں تو بچو لو ہے کے چنے ناچوادیئے تو زرغون اعظم نام نہیں میرا۔

وہ کبیل کے اندر سے ہی بڑبڑارہی تھی جب اس نے کبیل سمیت ہی اسے اپنی

www.novelsclubb.com

بانہوں میں لیا۔

وہ بھوکھلا کر رہ گئی تھی۔

وہ آہستہ سے اسکے چہرے سے کبیل ہٹاتا مسکرایا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

کیونکہ وہ سارا منہ کھلے حیرت زدہ سی تھی۔۔۔

آپ کو نیند نہیں آتی صبح پانچ بجے کے جاگے ہیں پھر آفس پھر پولیٹکس کا کام پھر آفس پھر گھر آپ تھک نہیں جاتے اوپر سے آپکو ہری ہری سو جھنے لگ جاتی ہے کیا کھاتے ہیں آخر۔

وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

جس پر وہ سنجیدگی سے اسے کے چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا اب وہ کیسے کہتا تمہارا وجود ہی میری انرجی ہے تمہیں دیکھتے ہی میری تھکن کہی دور بھاگ جاتی ہے۔
وہ فقط مسکرا کر رہ گیا۔

وہ اپنے بالوں سے پانی کی ننھی ننھی گرتی بوندیں اسکے چہرے پر گرانے لگا تھا۔
وہ حیرت زدہ سی اسکے بھیکے نقوش دیکھتی رہ گئی۔

مجھے کہانی سننی ہے اپنی بیوی کی زبانی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے اپنے ساتھ بھینچتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

جس پر وہ بے بسی سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

پھر اسکے چہرے کو دیکھتی وہ اسے ایک پرس کی کہانی سنانے لگی تھی۔

وہ بہت توجہ سے سنتا کب سو گیا اسے نہیں پتا چلا تھا۔

وہ اسکے نقوش دیکھتی سحر زدہ سی ہوتی گال پر ہاتھ اڑکاتی ہوئی اسے بہت غور سے دیکھتی خود بھی سو گئی تھی۔

وہ آج صبح منہ اندھیرے ہی اٹھ گئی تھی بخت نماز پڑھنے چلا گیا تھا۔

وہ اٹھ کر فریش ہوتی نیا سوٹ پہنتی جائے نماز بالکنی میں لے آئی۔

ابھی ہلکا ہلکا اندھیرا تھا صبح کی روشنی کی آمد سی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ خوب صورت منظر سے لطف اندوز ہوتی مصلہ بالکنی میں ڈال کر اس پر کھڑی ہو گئی۔

مسجد سے نعتیں پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں سماں میں رونق سی تھی۔

وہ نماز کی نیت باندھتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

نماز بہت خشوع خضوع سے پڑھ کر وہ ہاتھ میں تسبیح لیتی ہوئی ارد گرد چکر کاٹنے لگی۔

چہرے کے گرد حجاب لے رکھا تھا جو اسکے گول چہرے پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔

وہ مصلے پر بیٹھ کر درود شریف پڑھنے لگی تھی۔

جب بیڈ خالی دیکھ کر بخت اسے ڈھونڈتا ہوا بالکنی میں ہی آگیا تھا۔

بخت کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جامنی رنگ کا پلین سوٹ جس پر وہ گرہن شال لیے ہوئے تھی، گھنگھڑیالے آج
چھپے ہوئے تھے۔

بڑے دھیان سے پڑھتی وہ اسے حد سے زیادہ پیاری لگی تھی۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔

جب زرغون کی نظر اچانک سے ہی اس پر پڑی وہ ایک دم سے ڈر گئی تھی اسے یوں
اپنے پاس بیٹھا دیکھ کر۔۔

آپ!

وہ دل پر ہاتھ رکھتی ہوئی دھیمے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

تم سچ میں مجھے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

وہ دھیمے لہجے میں اس سے پوچھنے لگا تھا۔

ہاں تو بہت کمزور دل ہے میرا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ خفگی سے بولی۔

زر غون میں تمہارے ہاتھ کی چائے یہی بیٹھ کر پینا چاہتا ہوں۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا گھمبیر لہجے میں فرمائش کر گیا تھا جس پر وہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگی پھر مسکرائی۔

میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔

وہ تسبیح کو چوم کر پاس پڑے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

زر غون چائے میں ایک چمچ چینی لازمی ڈالنا۔

وہ اسے مصلہ تہہ کرتے دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔

افف ساری زندگی اب مجھے شاید یہی طعنہ سننے کو ملے گا۔

وہ خفگی سے بڑبڑائی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ نیچے پڑی کلین پر الٹا لیٹ گیا تھا وجود پر ایک نامحسوس سی تھکن تھی۔

وہ آنکھیں میچے لیٹا ہوا تھا جب وہ چائے کے دوگ لیے چلی آئی۔

آپ کی چائے۔

وہ چائے اسکے سامنے کرتی ہوئی بولی۔۔

وہ سر ہلاتا ہوا اٹھ کر بیٹھا تھا۔

وہ چائے کا کپ لیتا سامنے نکلتے سورج کو دیکھنے لگا۔

سوچ رہا ہوں فاطمہ کی شادی اسی ہفتے طے کر دوں۔

وہ سنجیدگی سے بولا جس پر زر غون کا دل دھک سے رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا!!!

وہ حیرت سے بولی۔

ہممم! پھر استنبول سیٹل ہو جاؤں گا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چائے کے سپ لیتا ہوا بولا۔

اتنی جلدی شادی میں نہیں ہونے دوں گئی میرا مطلب ہے اتنی جلدی تو کوئی تیاری بھی نہیں ہو سکتی نا۔

وہ اسکے گھورنے پر جلدی سے تصحیح کر گئی۔

تیاری بہت اعلیٰ پیمانے پر ہو گئی ڈونٹ وری میں ہوں نا میں چاہتا ہوں اپنی زندگی میں سب کی لائف سیٹ کر دوں۔

وہ چائے فنش کرتا ہوا بولا۔

زرغون کا دل ڈوب کر ابھرا۔

اللہ آپ کو لمبی صحت والی زندگی عطا کرے آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔

وہ پریشانی سے بولی۔

تم پریشان مت ہو تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں جاوے گا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکے پھولے ہوئے گال کھینچ کر محبت سے بولا۔

وہ جواباً سنجیدگی سے اسکے تھکے تھکے چہرے کو دیکھتی رہی۔

آپ کو کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں نا۔

وہ پہلی بار خود اسکے چہرے کو ہتھیلیوں سے چھوتی ہوئی بولی۔

وہ دل سے مسکرایا۔

”پھر اپنے گالوں پر رکھے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے گیا۔

زر غون تم بس مسکراتی رہا کرو اس مت ہوا کرو۔

وہ اسکے پیارے چہرے کو دیکھتا ہوشد ت سے بولا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ مسکراتی ہوئی نظریں جھکا گئی تھی۔۔

وہ جو س بیتی چونکی۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فاطمہ گلابی کلر کی قمیض کالی شلوار اور گلابی ہی دوپٹہ جس پر کالے رنگ کڑھائی ہاتھ سے کی گئی تھی۔

وہ ایک کندھے پر رکھے ہوئے تھی، لمبے گھنے بالوں کو گلابی رین میں قید کیا ہوا تھا۔ وہ گھبرائی۔

فاطمی اتنی تیاری کہی جا رہی ہو۔

وہ پہلی بار فاطمہ کو اتنا تیار دیکھ کر حیرت سے بولی۔

وہ بھابی،

بھائی نے کہا تھا تو اس لیے تھوڑا سا ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ جھجک کر کہتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

جبکہ وہ جو س کا گلاس پٹختی ہوئی ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

تب ہی دروازے کی گھنٹی بجی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ برے برے منہ بناتی ہوئی دروازے میں آئی جہاں ایک بہت ہی خوبرونوجوان کھڑا تھا۔

وہ لڑکا بلیک پینٹ پر بلیک ہی ہاف سلیوز والی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔

وہ کافی ہنڈ سم نوجوان تھا۔

اسلام علیکم۔

”وہ لڑکا خوش اخلاقی سے بولا۔

وعلیکم السلام کون ہو تم۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے بھنویں اچکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

میں احمد ہوں اذلان بھائی کے فرینڈ کا بھائی۔

وہ ہلکی مسکان سے بولا۔

جس پر وہ سلگ کر رہ گئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن یہ تو اذلان کا گھر نہیں ہے۔

وہ کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

جس پر وہ لڑکا مسکرایا تھا۔

لیکن باہر تختی تو اذلان بھائی کے نام کی لگی ہوئی ہے اور اف یو کا سنڈانفار میشن مجھے
بخت بھائی کا ڈرائیور ہی یہاں چھوڑ کر گیا ہے دوسری بات اذلان بھائی آٹ آف
سٹی گئے ہیں شام تک آجائیں گئے۔

وہ شرارتی مسکان سے اسے ساری بات بتا گیا تھا جس پر وہ راج کر شر مندہ ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی۔

لیکن یہ مسکراہٹ مصنوعی تھی۔

میں تو مزاق کر رہی تھی مجھے کل ہی بخت نے بتایا تھا آپ کے بارے میں آئیں نا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

جواباً احمد شرارتی مسکان ہونٹوں پر جمائے اس کے پیچھے آیا۔

آپ بیٹھیں میں پانی لاتی ہوں۔۔

وہ زرارو عب سے کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھی اندر فاطمہ چولہے پر کڑا ہی رکھے
پکوڑے تلنے کی تیاری میں تھی آج ہلکی ہلکی بارش تھی تو اس موسم میں فاطمہ ہمیشہ
پیاز والے پکوڑے بناتی تھی۔۔

وہ فاطمہ کا سوٹ دیکھتی لب بھینچ گئی۔۔

پھر کچھ سوچتی وہ مسکرائی!

گلاس میں پانی ڈالتی ہوئی وہ گلاس اٹھا کر فاطمہ کی اپنی طرف بیک کا فائدہ اٹھاتی ہوئی
وہ پانی کا گلاس اسکے قریب لائی۔

فاطمہ!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکے بالکل پاس آتی اسے پکار گئی۔۔

فاطمہ ایک دم سے پلٹی تھی جب پانی کا گلاس اسکے قمیض کے گلے کو بھیکو گیا تھا۔۔

او!

فاطمہ نے حیرت سے زر غون کو دیکھا۔

جو ساری دنیا کی حیرت چہرے پر سجائے کھڑی تھی۔

آو آئی ایم سو سوری یار مجھے خیال نہیں رہا کہ میرے ہاتھ میں تو پانی کا گلاس ہے۔

وہ مصنوعی تاسف سے بولی۔۔۔

جس پر فاطمہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

ارے بھابھی کوئی بات نہیں میں کوئی اور سوٹ پہن لیتی ہوں بلکہ وہ پہنتی ہوں جو

آپ لائیں تھیں۔

فاطمہ نے خلوص سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر وہ چونکی۔

نہیں یار وہ مت پہننا وہ پہننا جو ہفتے والے دن پہنا تھا وہی وائٹ سوٹ وہ تم پر بڑا ہی سوٹ کرتا ہے۔۔

وہ جلدی سے بولی۔

فاطمہ نے زر غون کو حیرت سے دیکھا اسی نے تو اُس دن وہ والا سوٹ اسے اتارنے کو کہا تھا یہ کہہ کر کہ یہ سوٹ فاطمہ پر بالکل بھی سوٹ نہیں کرتا لیکن اب وہ اسے وہی سوٹ پہننے کو کہہ رہی تھی حیرت ہے۔

اچھا میں وہ وہی پہن لیتی ہوں

www.novelsclubb.com

فاطمہ حیرانگی سے نکل کر کہتی ہوئی کچن سے نکلنے لگی جب وہ سرعت سے اس کے سامنے آئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ بائیں کوریڈور سے اپنے کمرے میں جانا اصل میں لاونج میں ایک مہمان بیٹھا ہے تم ایسی حالت میں اس کے سامنے آئی تو وہ کیا سوچے گا خیر سے نظر باز بھی مجھے لگا ہے تم بائیں سائیڈ سے جاؤ۔

وہ تیزی سے کہتی اسے بائیں سائیڈ خود چھوڑ آئی۔

جبکہ فاطمہ حیرت سے اپنی بھابھی کی بھوکھلاہٹ کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ فاطمہ کو بھیج کر گہری سانس لیتی خود دوبارہ کچن میں آئی۔

پانی کا گلاس دوبارہ سے پانی سے بھرتی وہ لاونج میں آئی جہاں وہ معصوف ٹی وی پر چلتی نیوز کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پانی!

وہ اسے پانی پیش کرتی ہوئی پھر سے روعب سے بولی۔

او ٹھینکس۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ پانی پکڑتا ہوا مسکرا کر بولا۔

وہ جواباً ناک چڑھاتی ہوئی اسکے سامنے بیٹھی۔

کس سلسلے میں آئے ہو۔

وہ بھینویں اچکا کر بولی۔

رشتے کے سلسلے میں آپکو بھائی نے بتایا ہوگا۔

وہ پُر اعتماد انداز میں بولتا۔

زر غون کو دانت پیسنے پر مجبور کر گیا۔

چائے پیو گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے پانی کا گلاس ختم کرتا دیکھ کر مصنوعی مسکان سے بولی۔۔۔

نہیں میں چائے نہیں پیتا۔

وہ مسکرا کر بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ مسکرائی۔

جس پر وہ بھی مسکرایا۔

ایک بات بتاؤ کسی کو بتاؤ گئے تو نہیں۔

وہ مسکراہٹ ضبط کرتی ہوئی بولی۔

نہیں کہیں میں بالکل بھی کسی کو نہیں بتاؤں گئی*۔

وہ بھی مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا بولا کہ یہ لڑکی اسے اپنی طرح کی ہی لگی تھی شرارتی سی۔

تم اتنے ہینڈ سم ہو پڑھے لکھے ہو اوپر سے سپین کے رہائشی کیا وہاں تمہیں کوئی لڑکی نہیں ملی۔

وہ ماتھے پر بل لیے بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جواباً پھر سے مسکرا دیا۔

نہیں لڑکیاں تو بہت ملیں لیکن دل کو کوئی نہیں لگی۔

وہ شانے اچکاتا ہوا بولا نظریں ادھر ادھر گھوم رہیں تھی جیسے کسی کی تلاش میں ہوں

-

کسے ڈھونڈ رہے ہو۔

وہ غصے سے بولی۔

وہ مسکرایا۔

فاطمہ کو۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی جواباً ریلکس ہو کر بیٹھا۔

جس پر وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سنو ہم شریف گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جس لڑکے سے ہماری شادی طے ہوئی
ہو ہم تو اسکی شکل نہیں دیکھتے اور تم ہو کے سیدھا ہمارے گھر ہی آگئے ہمارے
خاندان کے لڑکے تو اس گلی میں قدم نہیں رکھتے جہاں انکی منگیتر رہتی ہو اتنے
شریف لڑکے ہیں ہمارے خاندان کے۔۔

وہ فخر سے گردن اکڑاتی ہوئی نخوت سے بولی۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔

وہ بے ساختہ قمقہ لگا بیٹھا تھا۔

جس پر اوپر بالکنی میں آتی فاطمہ چونک کر اس لڑکے کو دیکھنے لگی۔

جو شرارت سے مسکراتا ہوا زرغون کو پیچ و تاب کھانے پر مجبور کر رہا تھا۔

فاطمہ اس لڑکے کو دیکھتی ہوئی پلٹ گئی لیکن دل میں کہی لہڑ سی دوڑ گئی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بات سنو لڑکے! ہمارے ہاں جوان لڑکیاں ہیں تو اس طرح قمقمے لگانے سے پرہیز کرو۔

وہ غصے سے بولی اسے تو ایک انکھ نہیں بھاہ رہا تھا یہ منہ س لڑکا۔

جو شکل کا کافی پیارا اور نیچر کا بھی کافی کھلا تھا۔

وہ جو اب مسکراہٹ کو لگام دے گیا۔

کیا آپ کے گھر مہمانوں کو کھانا پوچھنے کا رواج نہیں ہے۔

وہ آئی برواچکا کر بولا۔

جبکہ وہ دانت پیس کر رہ گئی کہ یہ لڑکا کافی ہوشیار تھا اس سے آسانی سے پیچھا چھوٹے

www.novelsclubb.com

والا نہیں تھا۔

ابھی تو ایک بجایا ابھی کھانے کو کافی ٹائم پڑا ہے اصل میں ہم دوپہر کو ڈائننگ

کرتے ہیں رات کو ڈت کر کھاتے ہیں تو سوری کھانا تو نہیں بنا!

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آپ تورات سے پہلے ہی چلے جائیں گے ناچلو پھر کبھی کھانا کھا لیجئے گا۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

وہ مسکرایا۔

نہیں بھا بھی کچھ دن میں یہی رہوں گا جب تک بھائی فرانس سے نہیں آجاتے

اذلان بھائی نے کہا ہے میں تب تک یہی رہوں گا۔

وہ صوفے پر ریلکس ہو کر بیٹھتا ہوا بولا۔

کیا اا۔

وہ حیرت سے چیخی۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی۔

وہ جواباً مسکرا کر بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہمارے ہاں تو لڑکے کی جس گھر میں گنی ہوئی ہوتی ہے وہاں کا تو پانی نہیں پیتا تم تو رہنے ہی آگئے بات سنو تم ہو کافی چالاک ہو شیار اور میری نند ہے انتہا کی معصوم تو یہ جوڑ نہیں بنتا تم کوئی اپنے جیسی لڑکی ڈھونڈ لو میری طرف سے اس رشتے کے لیے ناہے۔

وہ ماتھے پر ڈھیروں بل لیے ہوئے بولی۔

جس پر احمد ناچاہتے ہوئے پھر سے قہقہہ لگا گیا تھا۔

مجھے تو بخت بھائی کہیں گئے تب ہی مانوں گا آپکی تو نہیں مانوں گا مجھے میرا کمرہ دیکھا دیں بہت نیند آرہی ہے رات کو اٹھوں گا جب کھانا پکے گا۔

وہ بے تکلفی سے بولا۔ www.novelsclubb.com

لگتا ہے بھائی کو فون کرنا پڑے گا آپ تو مجھے کمرہ دیکھائیں گئی نہیں۔

وہ سرعت سے بولتا فون پاکٹ سے نکال گیا تھا جب وہ سرعت سے اٹھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آؤ تمہیں تمہارا کمرہ دیکھا دوں۔

وہ غصے سے اٹھتی ہوئی بولی۔

وہ جو ابائیچے پڑا چھوٹا سا بیگ اٹھا کر اسکے پیچھے گیا۔

زرغون نے بھی اسے نیچا والا ہی روم دیکھا یا تھا اس طرح شاید فاطمہ اور وہ ایک دوسرے کو نادیکھ سکیں۔

مالا اسے سامنے سے آتا دیکھ کر ٹھہر سی گئی اندر کہی بہت سے آنسو گرنے لگے تھے اسکے ساتھ شازم اور ارسلان بھی تھے۔

www.novelsclubb.com

ہائے۔

وہ اسے دیکھ کر خلوص مسکان سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اففف میں کیسے اپنے دل کو روکوں گئی میں تو مر جاؤں گئی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی سسکیوں کا گلہ گھونٹتی ہوئی سوچتی رہ گئی۔

تب ہی اسے زر غون آتی دیکھی۔

وہ جلدی سے آنسو صاف کر گئی تھی۔

آغا جی گھر پر ہیں۔

زر غون نے اسکی سرخ آنکھوں کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں وہ ابھی نکلے ہیں۔

وہ بھاری آواز میں بولی۔

جس پر وہ چونکی

www.novelsclubb.com

مالا تم ٹھیک تو ہونا۔

وہ پریشانی سے اسکی سوچی ہوئیں آنکھیں دیکھتی ہوئی بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں بس ہلکا سا بخار ہے میں چلتی ہوں امی بلار ہیں ہیں مجھے۔

وہ جلدی سے کہتی ہوئی اندر کی طرف بھاگ گئی۔

پیچھے وہ تشویش زدہ سی کھڑی رہ گئی۔

مالا کو کیا ہو گیا ہے یہ چپ چپ رہتی ہے بات بھی نہیں کرتی مجھ سے آخر اسکے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔

وہ پریشانی سے بولتی اپنے گھر کی طرف بڑھی۔

فاطمہ سر پر چادر درست کرتی سیڑیاں اتر رہی تھی جب سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر وہ وہی تھم گئی۔

وہ اس کی صورت سے آگاہ تھی بھائی نے یہ رشتہ طے کرنے سے پہلے اسے احمد کی تصویر دیکھائی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سر پر دوپٹہ ٹھیک سے درست کرتی ہوئی اسکے پاس سے گزرنے لگی تھی جب اسے رکنا پڑا۔

کیا ایک کپ کافی ملے گئی۔

وہ اسکے پیچھے سے سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا تھا۔

وہ دھڑکتے دل سے سر ہلاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

اوپر کھڑی زر غون ماتھے پر ہاتھ مارتی رہ گئی۔۔۔

اففف احمد صاحب میرے ہوتے تمہاری یہ لوسٹوری نہیں چلے گئی نہیں چلے گئی۔

وہ اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

ہائے!

وہ نیچے کھڑا اسے ہاتھ ہلا گیا۔

دانت کچکچاتے ہوئے مصنوعی مسکان سے جواباً اسے بھی ہاتھ ہلانا پڑا تھا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ کھانا نہیں بنائیں گئی کیا۔

وہ پانی کی بوتل کو منہ سے لگاتا ہوا شرارت سے بولا۔

بہت امیر ہیں ہم کھانا ملازم بناتے ہیں میں صرف اپنے ہسبنڈ کے لیے کوکنگ کرتی ہوں۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کچن میں آتے ہی اسے اور غصہ چڑھا۔

اسے بڑی محویت سے کافی بناتے دیکھ کر۔۔۔

اففف کیا کروں میں یہاں تو آوے کا آواہی بگڑا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ پیرٹھ کر جھنجھلائی تھی۔

فاطمہ یار مجھے ناز را پانی دینا سر میں بہت درد ہے

وہ سرد باتی ہوئی مصنوعی بے چارگی سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بھابھی آپ آرام کریں میں آپکو چائے بنا کر دیتی ہوں۔

فاطمہ فکر مندی سے بولی۔

نہیں بس ایک گلاس پانی دے دو ہائے امی یہ درد۔

وہ سر دباتی ہوئی کراہی۔

فاطمہ فکر مندی سے سر ہلاتی ہوئی جلدی سے پانی کا گلاس بھرنے لگی تھی جب وہ سرعت سے بولی۔

نہیں یار فریج کا نہیں پینا مجھے تم مجھے باہر سے لادو پانی کی موٹر چل رہی ہے۔

وہ کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ سر ہلاتی ہوئی گلاس پکڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد وہ جلدی سے کافی کے مگ کے پاس آئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کافی میں دو چچ نمک ملانے کے بعد وہ اس میں آدھا چچ کٹا ہوا زیرہ بھی ڈال چکی تھی،

چچ سے سب مکس کرتی وہ جلدی سے پھر سے چیّے رپر بیٹھی تھی۔۔

تب تک فاطمہ پانی بھی لے آئی تھی۔

”وہ پانی پی کر اسکا شکریہ ادا کرتی باہر گارڈن میں آئی جہاں وہ معصوف شام کی ورزش کر رہے تھے۔

آیا بڑا سلمان کا بھائی یہ ضرور میری بھولی بھالی فاطمہ کو امپریس کرنے کی سازش ہے۔

وہ غصے سے بولی۔ www.novelsclubb.com

تب تک فاطمہ بھی کافی لے آئی۔

آپ کی کافی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فاطمہ نے ٹرے اسکے سامنے کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

زر غون تو سلگ کر رہ گئی تھی۔

احمد نے شکریہ کہتے ٹرے سے کافی کا مگ اٹھالیا۔

زر غون ایک پل کو مسکرائی۔

فاطمہ یار میرے پاس بھی بیٹھ جایا کر ونا۔

زر غون نے لاڈ سے فاطمہ سے کہا۔

فاطمہ مسکراتی ہوئی چادر کو ماتھے تک کھینچتی ہوئی زر غون کے ساتھ پڑی چیئر پر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

احمد ہماری فاطمہ کافی بہت اچھی بناتی ہے کیوں فاطمہ۔

وہ فاطمہ کو کندھا مارتی ہوئی شرارت سے بولی جس پر فاطمہ ہلکی مسکان سے سر جھکا گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

احمد آئی برواچکا کر مسکرایا۔

پھر کافی کا ایک گھونٹ بھرا وہ پریشان ہوا کیونکہ فاطمہ اور زر غون اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔

وہ کافی کا گھونٹ نانگل سکتا تھا ان اگل سکتا۔۔۔

زر غون مسکرائی۔

یہ مسکراہٹ اسکی بہت پیاری تھی جو گاڑی سے نکلتے بخت نے کافی چونک کر دیکھی تھی۔

کیسی بنی ہے۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے شرارت سے پوچھا۔

وہ جواباً بے بسی سے مسکراتا ہاتھ کا اشارہ کر گیا کہ بہت زبردست ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پھر پیو نا ہماری فاطمہ تو ایسے ہی کافی چائے بناتی ہے لوگ دور دور سے پینے آتے ہیں اسکے ہاتھ کی کافی چائے تم تو خوش نصیب ہو جو فاطمہ کے یا تھ کی کافی پی رہے ہو دیکھنا فاطمہ یہ ایک سپ میں ہی ساری کافی فنش کر جائے گا ہے نا احمد۔۔

وہ دوسو واٹ کی مسکان سے بولتی ہوئی آخر میں احمد کی شکل دیکھ کر اسنے تصدیق چاہی۔

وہ جواباً گہرا سانس لیتا سر ہلا گیا۔۔

السلام علیکم!

بخت کی آواز پر وہ جھٹکا کھاتی چیئر سے اٹھی تھی۔

وہ اسے دیکھتا احمد کی طرف بڑھتا تھا۔

احمد بھی مسکراتا ہوا ازلان بخت کے گلے لگا۔

کیسے ہیں آپ،

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

احمد نے خلوص سے پوچھا کہ وہ اسکے بھائی کا بھائی بنا ہوا تھا اس نے بلال کا ہر مشکل میں ساتھ دیا تھا۔

کھانے کی ٹیبل پر ملاقات ہوتی ہے تم تب تک کافی پیو۔

وہ اسے کہتا ہوا ہال کی طرف بڑھ گیا۔

زر غون اسکے جانے کے بعد پھر سے مسکرائی۔

کافی پیو نافا طمہ کو برا لگے گا اگر تم اسکی ہاتھ کی بنی کافی کو انور کرو گئے تو۔

وہ اسکے قریب آتی ہوئی مسکرا کر بولی۔

وہ دل پر ہتھر رکھتا کافی کو گھٹا گھٹ پی گیا۔

www.novelsclubb.com

جس پر زر غون نے دانت پیسے۔۔

اللہ کرے تمہارا معدہ خراب ہو جائے۔

وہ غصے سے بولی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ آپ کافی بہت یونیک سی بناتی ہیں۔

احمد نے کپ فاطمہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جس پر فاطمہ کپ تھامتی ہوئی ہلکی مسکان سے شکریہ کہتی آگے بڑھ گئی۔

اوپر چھت پر کھڑا حنان لب بھینچ کر رہ گیا۔

زر غون!!!!

بخت کی بلند آواز پر وہ سر پر ہاتھ مارتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی لیکن جاتے جاتے وہ احمد کے پیر پر مار گئی تھی۔

سوری غلطی سے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بنا اسے دیکھے کہتی ہوئی بھاگ نکلی تھی وہاں سے۔

احمد نے اوپر کھڑے حنان کو ہاتھ ہلایا جس پر حنان ناک چڑھاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

اففف یہاں رہنے والے تو سب ہی عجیب ہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بے چارگی سے بڑ بڑایا۔

بخت سیلوز کمنیوں تک مّ وڑتا اسے دیکھنے لگا جو اچھی بیویوں کی طرح اسکے لیے پانی لے آئی تھی۔

آپ کا پانی۔

وہ اسے پانی دیتی ہوئی بولی۔

شکریہ۔

دھیمے لہجے میں کہتا وہ پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا گیا

www.novelsclubb.com

وہ سفید شلوار قمیض نکالتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ باہر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی جیسے اسی کے انتظار میں تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

یہ لڑکا جو آپ نے فاطمہ کے لیے پسند کیا ہے اس میں کیا دیکھا آپ نے نا تو وہ اچھی شکل کا ہے نا تو کوئی سو برس سا ہے نا کوئی زیادہ رچ ہے نا ک دیکھا آپ نے اتنا چھوٹا سا اور کان زرا دیکھیں ہاتھ جتنے لمبے اور منہ دیکھا کھمبے جتنا لمبا پتا نہیں کیا دیکھا آپ کو اس میں کوئی اچھا لڑکا تلاش کرتے جو پاس ہی کہی رہتا ہو تا پیاری شکل کا ہو تا پیاری عادت کا ہو تا تاج کا بھی زرا چھوٹا ہی ہوتا۔

وہ بولتی جا رہی تھی لیکن جب اسکی نظر بجت کے چہرے پر پڑی تو ہونٹ ساکت ہوئے۔

وہ تیکھے چتونوں سے اسے دیکھتا اسکی طرف آرہا تھا۔

وہ بھاگنے لگی تھی جب وہ اسکی کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں جھکڑ چکا تھا۔۔

وہ اسکی کلائی ہاتھ میں جھکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ایک دم سے اسکے چوڑے سینے سے لگی تھی۔۔

تھوک نگلتی ہوئی وہ اسے دیکھنے لگی جو سپاٹ چہرے سے اسے دیکھتا زرخون کا خون خشک کر گیا تھا۔۔

میں یہ احمد کے بارے میں تو نہیں کہہ رہی تھی۔۔

وہ دوسواٹ کی مسکان ہونٹوں پر سجاتی ہوئی جلدی سے بولی۔
تو یہ ارشادات کس کے متعلق تھے۔

وہ اسے اپنی بانہوں میں کستا ہوا آئی برواچکا کر بولا۔

وہ ایک بار پھر اپنی زبان کو کوس کر رہ گئی۔۔

میں تو اپنے متعلق کہہ رہی تھی اتنے لمبے میرے کان ہیں کھمبے جتنا میرا منہ ہے اور
چالاک بھی تو تھوڑی سی ہوں آپ کو تو ایک سے بھر ایک رشتہ مل سکتا تھا آغا جی

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسے خود میں ابھی بھی بھینچے ہوئے تھا جب زر غون نے ہلکی سی مزاحمت کی۔

وہ اسے بانہوں میں لیتا تھا غور سے دیکھنے لگا۔

زر غون بھی اسے ٹکٹکی باندھی دیکھتی رہی۔۔

آپ نے ابھی کچھ کہا تھا نا وہ کیا تھا۔

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولی۔

کیا!!!

وہ آئی برواچکا کر مصنوعی بھولپن چہرے پر سجاتا ہوا بولا۔

ابھی آپ نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا نا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جھنجھلائی۔۔

لیکن میں نے تو کچھ نہیں کہا۔

وہ شانے اچکا کر بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ناک چڑھا کر اسے دیکھنے لگی۔

بخت نے مسکراہٹ ہو نوٹوں میں روکتے ہوئے اسکے جھنجھلائے ہوئے نقوش دیکھے

--

زر غون میری بات دھیان سے سنو۔

فاطمہ کی شادی اسی ہفتے طے پائی ہے دراصل بلال کی والدین سپین میں ہوتے ہیں
احمد کی والدہ کاگلے ہفتے بائی پاس ہے تو بلال چاہتا ہے شادی اسی ہفتے ہو جس میں
اسکی والدہ کے علاوہ سب شرکت کریں گئے۔

تو میں نے بھی جمعہ کا دن دے دیا میں نہیں چاہتا فاطمہ کے دو دھیال والے کوئے
کارنامہ دیں فاطمہ کا چاچا کئی بار میرے آفس آچکا ہے فاطمہ کو لیجانے وہ چاہتے ہیں
فاطمہ کی شادی اسکے کزن سے کر دیں جو کہ شرابی اور زانی ہے میں کئی بار انہیں ملے
بغیر بھیجوا چکا ہوں لیکن یہ رشتے جو ہوتے ہیں نا انکی ڈور مضبوط نہیں نازک ہوتی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہے ہلکی سی رگڑ سے ٹوٹ بھی جاتے ہیں میں نہیں چاہتا وہ فاطمہ کے ہونے والے
سسرال پہنچے اسلیے شادی کی ڈیٹ میں نے انہیں دے دی ہے۔

وہ کہتا ہوا اسکے چہرے کو دیکھتا چپ ہوا وہ جھنجھلائی ہوئی سی تھی۔۔

زر غون میں اپنی بہن کی شادی ان رشتوں میں نہیں کر سکتا یہ رشتے میرے اپنے
تھے زر غون لیکن میں نے ان رشتوں کے ہوتے ہوئے ہمیشہ لاوارثوں کی طرح
زندگی گزاری ہے اگر آغا جی کا وجود نا ہوتا تو شاید آج اذلان بخت لاشاری بھی نا ہوتا
تو پھر یہ رشتے میری فاطمہ کو کیا محبت دیں گئے محبت صرف شوہر کی نہیں چاہیے
ہوتی بالکہ اس سے جڑے رشتوں کی بھی محبت چاہئے ہوتی ہے تب ہی یہ رشتہ
مضبوط بن پاتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے بانہوں میں لیے بہت سنجیدگی سے سمجھا رہا تھا

وہ سراٹھائے ساکت سی اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

میری بات سمجھی نا۔

وہ اسکی اٹھی ہوئی ٹھوڑی پردھیمے سے ہونٹ رکھتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

وہ جو اباسر نفی میں میں ہلا گئی تھی۔

جس پر اذلان نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا کل سے فاطمہ کی شادی کے لیے شاپنگ سٹارٹ کر دو۔

وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا ہوا بولا۔

جس پر زر غون پیر پٹختی ہوئی بایر چلی گئی۔

اور وہ تاسف سے گہری سانس لیتا ڈیز کے لیے اسکے پیچھے ہی بڑھاتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com



ڈیز کی ٹیبل پر فاطمہ سب کو کھانا سرو کر رہی تھی جبکہ زر غون گود میں ہنہ کو لیے

ہول رہی تھی اس گھونچو کی اتنی خاطر مدارت دیکھ کر۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اففف یہ رشتہ کیسے ٹوٹے گا اس لڑکے کی دھلائی کروانی پڑے گئی واوا ابھی کسی دھلوائی کرنے والے کا پتا کرتی ہوں۔

وہ ہنہ کے منہ میں روٹی کا نوالہ ڈالتی ہوئی احمد کو دیکھ کر دانت پیس کر بولی۔
بھابھی آپ بھی لیں ناکچھ۔

احمد نے اس کی پلیٹ میں کھانا اسی مقدار میں دیکھ کر کہا۔
نو ٹھینکس میں بہت کم کھاتی ہوں لوگوں کی طرح نہیں ہوں جو پر ایا کھانا دیکھ کر اپنے پیٹ کو بھول جاتے ہیں۔
وہ طنز سے بولی۔

www.novelsclubb.com

جس پر فاطمہ نے اسے حیرت سے دیکھا تو

بخت نے اسے گھور کر۔۔

احمد مسکرایا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بالکل بھابھی میرا بھی یہی ماننا ہے بھلا کھانا تو کسی کا ہے لیکن پیٹ تو اپنا ہے نابس کیا کیا جائے لوگوں کا۔

احمد لگاتار کھانا کھاتا ہوا اسکی بات سے اتفاق کرتا ہوا بولا۔

جس پر زر غون نے بخت کی نظر سے بچ کر اسے گھورا۔

یہ تو میرے سے زیادہ ہوشیار ہے زر غون کچھ تو کرنا پڑے گا سولڈ کام کرنا ہو گا جو یہ یہاں سے ایسے بھاگے کے پھر مڑ کر نادیکھے ہاں یہ تو بیسٹ رہے گا۔

وہ ہنہ کو کھانا کھلاتی ہوئی احمد کے چہرے کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی۔

کھانا کھاتے بخت کی نظریں اسی پر تھیں۔

زر غون چائے تم بنانا اور میرے لیے پچھلے گارڈن میں لے آنا ایک چمچ چینی ڈال کر

اور ہاں احمد دو چمچ لیتا ہے کافی میں اس کے لیے کافی بنالینا۔

وہ نیپکن سے ہونٹ صاف کرتا ہوا زر غون کو آرڈر دیتا ہوا اٹھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کوئی اور کام ہے تو وہ بھی بتا دیں فارغ ہی ہوں کر دوں گئی۔

وہ جل بھن کر بولی۔

فاطمہ مسکرائی۔۔

بخت پلٹا،

اوکے پھر میری شرٹ وغیرہ پر یس کر دینا۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اسکے ہونق بنے نقوش دیکھتا باہر نکل گیا۔۔

کافی میں بنالاتی ہوں۔

فاطمہ نے زر غون کے احساس سے کہا جس پر پانی پیتے احمد کو پھندا لگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں آج بھا بھی کے ہاتھ کی کافی پیوں گا صخر میں بھی تو دیکھو بھا بھی کیسی کافی

بناتی ہیں۔

وہ جلدی سے بولا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر فاطمہ نے سر ہلایا۔

اور زر غون نے مصنوعی مسکان سے اسے دیکھا۔

انتہا کا ڈیٹھ انسان ہے یہ تمہارا تو ارمان پورا نہیں ہونے دوں گئی چاہے دنیا ہی کیوں نا
اکٹھی ہو جائے فاطمہ تو صرف حنان کی ہے۔

وہ چاول کھاتی مسکرا کر بولی جس پر احمد چونکا تھا۔



حنان یہ تمہارے لیے۔

حنان کورس کی بک کھولے پریشان سا بیٹھا تھا جب وہ اسکے لیے پلاولائی اوپر سلا

www.novelsclubb.com

وغیرہ ڈال کر۔

ہنی آپي ہے نا! تمہارے لیے تو میں اپنا رشتہ داو پر لگا سکتی ہوں تم خوش رہو فاطمہ

صرف اور صرف میرے بھائی کی ہے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر لرزا اٹھی تھی وہ کہاں اپنے بھائی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ سکتی تھی۔

آپی فاطمہ بھی اسے پسند کرتی ہیں۔

وہ سر دلہجے میں بولا۔

حنان وہ اسے پسند نہیں کرتی وہ ایسی لڑکی نہیں جس سے رشتہ جڑا ہو اس کے لیے تھوڑے سے توجذبات ہوتے ہیں ناتم نے کچھ نہیں کھایا اس لیے میں فاطمہ کے ہاتھوں کا بنا پلا لائی ہوں۔

وہ چیخ بھر کر اسکے ہونٹوں کے نزدیک کرتی ہوئی بولی۔

وہ جواباً ایک لقمہ لیتا آپی کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

پلیز آپی آپ اپنا رشتہ بخت بھائی سے خراب مت کرنا میری قسمت میں جو ہو گا وہ مجھے مل جائے گا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

حنان نے آپي کا ہاتھ پکڑتے ہوئے التجا کی۔

جس پر وہ مسکرا دی۔

لیکن یہ مسکراہٹ پھیکي تھی۔

تمہارے لیے تو میں جان دے سکتی ہوں ہنی تم اگر خوش نہیں رہے تو ایسی زندگی کا
فائدہ۔۔

وہ ہنی کو دیکھتی ہوئی دل میں سوچ کر رہ گئی۔

ہنی کیا کسی غنڈے کا نمبر ہے تمہارے پاس۔۔

وہ حنان کا چہرہ دیکھتی اسکے پاس جھکتی سرگوشی میں بولی۔

www.novelsclubb.com

جس پر حنان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آپی آپ بھی کبھی کبھی حد کر دیتی ہیں میرا بھلا ان سے کیا تعلق۔

وہ حیرت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں نہیں جانتی کہی سے غنڈوں سے رابطہ کرو ورنہ وہ مسٹنڈا ہماری بھولی بھالی فاطمہ
کو لے اڑے گا اور ہم دونوں معصوم لوگوں کا منہ دیکھتے رہ جائیں گئے۔

وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

جس پر حنان پریشان ہوا۔۔۔

کرتا ہوں کچھ۔۔

وہ سر ہلاتا ہوا بولا۔

اچھا چلتی ہوں کام ہیں تمہاری آپنی کو بہت ورنہ وہ کھڑوس آجائیں گئے مجھے ادھر

ڈھونڈتے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے اٹھ کر کہتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔۔



میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ نے مسکرا کر حنان کو دیکھا جو صبح کی واک پر سے واپس آتا اسکی طرف ہی آرہا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟

وہ اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بہت دھیمے لہجے میں بولا۔

الحمد للہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں کل سے نظر ہی نہیں آئے۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی۔

وہ جو بائسر دسا مسکرا دیا۔

جس پر وہ چونکی۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا لگتا ہے آپ ساری رات جاگتے رہے ہیں۔

وہ فکر مندی سے اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

وہ جو ابائسر خ آنکھوں سے اسے دیکھے گیا جیسے خود پر کوئی اختیار نارہا ہو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ پہلی بار اسکی نظروں سے گھبرائی تھی۔۔۔

بس ایک غم ہے جو دل کو کھائے جا رہا ہے آپ دعا کرنا میرا دل خاموش ہو جائے۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا کہتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ وہ ساکت سی کھڑی رہ گئی۔

دل اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔

حنان کی آنکھوں میں چھپا عکس وہ کیسے نہیں دیکھ سکی تھی۔

وہ ساکت سی وہی کھڑی رہ تھی۔۔۔

پھر پلٹی۔

www.novelsclubb.com

جہاں بخت کھڑا تھا میں چائے کا کپ پکڑے اسی کی طرف آ رہا تھا۔

کیا ہوا بچے ادا اس کیوں ہو۔

وہ اسکے چہرے پر زردی دیکھ کر فکر مندی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کچھ نہیں بھائی بس ایسے ہی آپ آج آفس نہیں جائیں گئے۔

وہ سر جھکٹی ہوئی دھیمے لہجے میں اپنے بھائی سے بولی۔

نہیں آج بلال کے گھر والے آرہے ہیں میں نے ان سے کہہ دیا تھا وہ آغا جی سے بھی
ایک بار بات کر لیں وہ ہمارے بڑے ہیں ان سے پوچھے بغیر میں کوئی بڑا قدم نہیں
اٹھانا چاہتا۔

وہ فاطمہ کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

فاطمہ سر ہلا گئی تھی۔



احمد نے حیرت سے زرخون کو دیکھا۔

کیا مطلب ہے آپکا۔

وہ حیرت سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مطلب یہ کہ تم کسی اور لڑکی سے شادی کر لو میں تمہاری شادی اپنی نند سے نہیں ہونے دوں گئی شرافت سے یہاں سے چلے جاو ورنہ تم جانتے نہیں میری پہنچ کہاں تک ہے۔

وہ دھمکی پر اتر آئی تھی۔

کہاں تک ہے آپکی پہنچ۔

وہ حیرت سے بولا۔

میں بڑے بڑے غنڈوں اور سیریل کلرز کو جانتی ہوں وہ تمہیں جان سے مار دیں گئے اس لیے جان پیاری ہے تو انکار کر دو۔

وہ اسکے ارد گرد گھومتی ہوئی بولی۔
www.novelsclubb.com

واٹ!!!

وہ حیرت سے چیخا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں بالکل شرافت سے نکل لو یہاں سے ورنہ آگے تو تم جانتے ہو کیا حال ہو گا تمہارا

--

وہ مسکرائی تھی۔

میں کیوں انکار کروں آپ کو میں اگر نہیں پسند تو آپ انکار کروادیں۔

وہ ڈیٹھ پن سے بولا۔

جبکہ وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

تیار ہو جاو پھر زر غون کے وار کے لیے،

بچو! ناکوں چنے چبواؤں گئی ناکوں۔

وہ غصے سے کہتی اسکے کمرے سے نکل گئی کہ وہ اسے آخری موقع دینا چاہتی تھی۔

جبکہ وہ حیرت زدہ رہ گیا یہ آخر چاہتی کیا تھیں۔

احمد نے حیرت سے سوچا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

احمد کے گھر والے شادی کی تاریخ لے کر چلے گئے تھے۔

وہ سڈی روم میں بیٹھا فائل سڈی کر رہا تھا جب حنان اسے السلام کرتا ہوا اندر آیا۔

بھائی مجھے آپکو ایک بات بتانی تھی۔

ہاں کہوں حنان کیا بات ہے۔

وہ فائل بند کرتا ہوا شفقت سے بولا۔

حنان اس کے چہرے کو دیکھتا رہ گیا۔

، بھائی میں اپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

حنان نے ایکسائٹمنٹ سے کہا۔

وہ مسکرایا

بولو۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔

کل رات آپنی کا برتھ ڈے ہے میں چاہ رہا تھا کیوں نا آپنی کو سپرائز دیا جائے۔
وہ محبت سے بولا۔

آئی نوٹل بوائے تم سب کچھ اپنے بڑے بھائی پر چھوڑ دو۔

وہ شفقت سے اسکے بال بکھیڑتا ہوا بولا۔

جس پر حنان مسکرایا تھا۔

بھائی میں آپ سے آج ایک اور بات شیئر کرنا چاہ رہا تھا اگر آپ اجازت دیں تو۔

وہ سر جھکاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

جس پر اذلان نے گہرا سانس لیا تھا۔

کہو!

وہ سنجیدگی سے بولا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

بھائی اگر آپ کسی سے محبت کرنے لگ جائیں اور آپ جانتے ہوں وہ آپکا نہیں ہوگا
تو کیا کرنا چاہیے۔

وہ بھائی کو دیکھتا ہوا بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

جس پر اذلان بخت کا دل پوری طرح دکھاتا تھا۔

تو کیا حنان فاطمہ کو پسند کرتا ہے وہ تو سمجھتا تھا اس میں صرف زر غون کی مرضی ہے

--

وحیرت زدہ سا سوچتا رہ گیا۔

بھائی!

www.novelsclubb.com

اسکے پکارنے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

اذلان بخت نے اسکی مسکان دیکھ کر دل میں گہرا درد محسوس کیا تھا۔

بولو!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

کچھ نہیں!

وہ مسکرا کر کہتا ہوا چلا گیا۔

اور اذلان بخت ساکت بیٹھا رہ گیا تھا۔



اس لڑکے کو عین اس دن کڈنیپ کرنا ہے۔

وہ دولڑکوں کو تصویر دیتی ہوئی بولی۔

وہ دولڑکے تصویر کو دیکھ کر برقعے والی کو دیکھتے سر ہلا گئے۔

www.novelsclubb.com

باجی ہمیں پوری رقم مل جانی چاہئے۔

ایک لڑکا جس نے گہری گلابی رنگ کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی بولا۔

مل جائیں گے پہلے کام تو کر دو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لڑکی غصے سے بولی۔۔

اوباجی جی آپ فکر ہی نا کریں ایسے کام تو شامی کے بائیں ہاتھ کا کام ہے جی دائیں ہاتھ تو لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑھتی۔

وہ لڑکا فخر سے خود کو شاہاشی دیتا ہوا بولا۔

اوائے چل نکل اب یہاں سے اور کام پوری ہوشیاری سے کرنا ہے اگر پکڑے گئے تو کہہ دینا چوری کی نیت سے آئے تھے۔

وہ پسینہ صاف کرتی ہوئی بولی۔

وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔۔۔

وہ مسکرا کر جلدی سے دور کھڑی گاڑی کی جانب بڑھی۔۔

کیا بنا۔۔

اندر بیٹھے وجود نے پوچھا۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہو جائے گا آپ فکر ہی نا کریں میں ہوں نا۔

وہ فخر سے گردن اکڑا کر بولی۔

سوچ لو اس سے تمہارا رشتہ داؤ پر لگ سکتا ہے۔

اس وجود نے پریشانی سے کہا۔

نہیں لگتا اللہ رحم کرے گا۔

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

بس آپ جمعہ کے دن کاویٹ کریں دیکھیں میں کرتی کیا ہوں۔

وہ مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

جس پر ساتھ بیٹھتے وجود نے تاسف سے اسے دیکھا۔

فاطمہ کی شادی تھی تو سب لڑکیاں ہی شاپنگ پر آئی ہوئیں تھیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون اپنے ساتھ پنک لہنگا لگائے کھڑی تھی جس پر سلور کام تھا۔
تم پر بہت سچے گایہ۔

زر گل نے مسکرا کر کہتے ہوئے اسے اوکے کا اشارا کیا تھا۔
وہ لب بھینچ کر مسکرائی۔

انکے ساتھ شازم ارسلان اور خیام بھی آئے ہوئے تھے۔
خیام کی تو نظریں کب سے زر گل پر تھیں جو اسکی نظروں سے زنج ہو رہی تھی۔
مالا بہت مسکرا مسکرا کر شاپنگ کر رہی تھی آخر سر سے بلا جو ٹلنے والی تھی۔
بخت صبح پانچ بجے کا گھر سے نکلا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com
شادی کے اریجنمنٹس، سیاست، آفس وہ انتہا کا مصروف تھا اور رات کو ایک اور بھی

توات

ریجنمنٹس تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے سب سے بولتی بند کی ہوئی تھی اسکا برتھ ڈے تھا اور کسی کو کوئی فکر ہی نہیں تھی۔۔

احمد اپنے گھر چلا گیا تھا اپنے گھر والوں کے ساتھ۔۔۔

فاطمہ بھی ساتھ آئی ہوئی تھی لیکن وہ کچھ بجھی بجھی سی تھی۔۔

کوئی بات کرتا تو مسکرا دیتی اور وائز چپ رہتی۔۔

ہنی کو بھی اپنی آپا کا برتھ ڈے بھول چکا ہے مجھے سب کا یاد رہتا ہے لیکن میرا کسی کو نہیں۔

www.novelsclubb.com

میں اب کسی سے بات نہیں کروں گئی۔

وہ بیڈ پر جھنجھلائی ہوئی بیٹھی جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جب بخت عجلت میں اندر آیا وہ صبح کا گلاب آیا تھا بنا اپنی بیوی کووش کیے وہ غائب رہا تھا۔

زر غون نے اسے دیکھ کر منہ پھولا یا۔۔

زر غون جلدی سے تیار ہو جاو ہمیں کہی چلنا ہے۔۔

وہ سلیوز کمسوں تک موڑتا ہوا عجلت میں بولا۔۔

میں کہی نہیں جارہی مجھے ویسے بھی نیند آرہی ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

زر غون کم فاسٹ دو منٹ میں اگر تم نا اٹھی تو خود تیار کر دوں گا پھر شکایت مت

www.novelsclubb.com

کرنا۔۔

وہ شرٹ اتار کر کبڈ سے نئی شرٹ نکال کر پہنتا ہوا عجلت میں بولا۔

وہ بھوکھلا کر بیڈ پر ہی کھڑی ہوئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کیا ایا۔

وہ حیرت سے بولی۔

بالکل! اب جاوا چھے سے ریڈی ہو جاو ہم ایک پارٹی میں جارہے ہیں۔

وہ شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا بولا۔

میں نہیں جاؤں گئی۔

وہ غصے سے بولی۔

وہ اسکی بات سن کر تیزی سے اسکی طرف بڑھا ختھا لیکن وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ کو د گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر پیر رکھتا اسکی طرف آیا تھا۔

ہائے امی۔

وہ اٹے قدم بھاگنے لگی تھی جب وہ اسے پکڑ چکا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

تیار ہو جاو زر غون ورنہ میرا طریقہ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔

وہ آنکھیں سکیرتا ہوا بولا۔

وہ پوری آنکھیں کھولے اسے حیرت سے دیکھے گئی۔۔۔

آپ تیار بھی کر سکتے ہیں۔

وہ حیرت سے بولی۔۔

آپکے شوہر کو سارے کام آتے ہیں۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکے حیرت میں ڈبے نقوش دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر غون نے بھوکھلا کر اپنا آپ زبردستی اس سے چھڑایا۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں۔

وہ منہ بسور کر بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ریڈی ہو جاو پانچ منٹ میں۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالتا فرصت سے اسکے نقوش دیکھتا ہوا بولا۔

پانچ منٹ میں کون تیار ہوتا ہے دیر لگی گئی۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی مغرور تاثرات سے بولی۔

وہ مسکرایا۔

میری بیوی کو کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہے تم بس چینیج کر کے میرے ساتھ چلو۔

وہ اسکے گھنگھڑیا لے بالوں کو اسکے کندھوں پر بکھیرتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

وہ جھجک کر اس سے پیچھے ہوئی کے اسکی ٹھنڈی انگلیاں کالمس اسکا دل زوروں سے

دھڑکا گیا تھا۔

وہ مسکرایا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اب دیر مت کرو اور یہ ڈریس پہن کر آ جاو باہر۔

وہ جو ساتھ ایک شاپنگ بیگ لایا تھا صوفے سے اٹھا کر اسے دیتا ہو بولا۔

وہ حیرت سے بیگ پکڑ کر اندر جھانکنے لگی۔

گو!

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

جس پر وہ برے برے منہ بناتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔

پورے پانچ منٹ بعد وہ باہر آئی تھی۔

بخت جو فون پر کسی کو کچھ ہدایت دے رہا تھا اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوا پھر چونکا۔

وہ دھیمے دھیمے قدموں سے اسے دیکھتی ہوئی مرر کے آگے آئی۔

وہ فون بند کرتا ہوا فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ شاکنگ پنک کلر کی فراک پہنے اس پر سلور کلر کا دوپٹہ گلے میں ڈالے پہچانی نہیں
جار ہی تھی لمبے گھنگھڑیالے بال جو کمر پر جھول رہے تھے۔
چلیں۔

وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

وہ سر ہلا کر چھوٹا سا کیچر بالوں کو لگاتی ہوئی اسکی طرف آئی۔

وہ اسے دیکھتا اسکی طرف ہاتھ پھیلا گیا تھا۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی دھیمے سے مسکرائی۔

پھر شرمیلی مسکان سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی سر جھکا ہوا تھا۔

وہ اسکے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کرتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔

وہ بھی دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے اسکے ساتھ چلتی رہی۔

پھر چونکی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہم تو پارٹی میں جارہے تھے نا پھر گھر کے پچھلے گارڈن میں کیوں جارہے ہیں۔
وہ حیرت سے بولی۔

کیونکہ وہاں ایک آدم خور پھر سے آگیا ہے جو آپکو کھا جائے گا۔

وہ ڈرامائی انداز میں مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا بولا۔

وہ ڈر کر رہ گئی۔

آپ مزاق کر رہے ہیں۔۔

وہ خوف سے بولی۔

ہاں میں مزاق کر رہا تھا اب چلیں۔

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے بولا۔

جس پر وہ سر ہلاتی ہوئی اسکے ساتھ چلی تھی۔

اس رکنا پڑا تھا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پورا گارڈن لائٹوں سے جگمگا رہا تھا چھوٹے بڑے سب درختوں پر قمقمے لگائے گئے تھے۔

اس پر اچانک سے ہی سرخ اور وائٹ پھول گرنے لگے تھے۔

وہ حیرت سے پھولوں کو دیکھتی ہوئی اوپر کی طرف سراٹھا گئی۔

جہاں ہنی اور شازم چھت پر چڑھے اس پر پھولوں کی بارش کر رہے تھے۔

وہ حیرت زدہ سی انہیں دیکھ کر اپنے سامنے سینے پر ہاتھ باندھے وجود کو دیکھنے لگی۔

حوبلیک ٹوپس سوٹ میں ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان سجائے اسے دیکھتا بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہیپی برتھ ڈے ٹویو

ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔

ہر طرف سی ملی جلی آوازیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ حیرت سے زیادہ شاک میں تھی۔

وہ دور کھڑا مسکرایا۔

زر غون نیچے بیٹھتی ہنہ کے ہاتھ سے گلاب کا پھول لے رہی تھی۔

وہ سب سے مل رہی تھی ہونٹوں پر تو آج چار سو واٹ کی مسکان تھی۔

وہ ہنہ کو گود میں لیے ہی سب سے لڑ رہی تھی کہ اسے دیر سے سب نے وش کیوں کیا اگر اسکا جل جل کر خون خشک ہو جاتا تو۔۔

زر غون نے دور کھڑے اپنے بجت کے ستارے کو دیکھا۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے آغا جی کے پاس کھڑا تھا بات وہ ان سے کر رہا تھا لیکن نظریں

www.novelsclubb.com

چمکتی آنکھوں والی لڑکی پر تھیں۔

بھا بھی بہت مبارک ہو آپکو یہ دن۔

فاطمہ کہتے ہی اس کے گلے لگی زر غون مسکرائی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اس کے ساتھ حنان بھی کھڑا تھا جو ہنہ کو زر غون کی گود سے لے کر خود اٹھا چکا تھا کہ ہنہ سے تو اسے دلی پیار تھا۔

فاطمہ نے حنان کو مسکرا کر دیکھا جو بنا مسکراہٹ پاس کیے اس کے پاس سے گزر گیا تھا۔

فاطمہ کا دل بہت زور سے دکھاتا تھا ہونٹوں پر چھائی مسکراہٹ کہی دور چلی گئی تھی۔

زر غون نے گہرا سانس خارج کر کے فاطمہ کا کندھا ہلایا تھا۔

ڈی جے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

ہیپی برتھے ڈے کا سونگ سارے گارڈن میں گونج رہا تھا پورا گاؤں اس دعوت میں مدعو تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کھانے کا کافی اچھا ریجنٹس کیا گیا تھا آخر اسکی بیوی کی پیدائش کا دن تھا وہ ایسے روکھا سوکھا تو نہیں مناسکتا تھا نا۔

سونگ ختم ہونے کے بعد سب اسے کیک کے پاس لے آئے تھے۔

اس نے مسکراتے ہوئے کیک دیکھا ریڈ ویلوٹ کیک اسکی کمزوری تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے ریڈ ریبن سے باندھی ہوئی نائف اٹھائی۔

اس نے اب غور کیا تھا زرخون اور بخت کے علاوہ سب نے ریڈ کچھ نا کچھ پہنا ہوا تھا لائٹیں بھی ریڈ تھی مطلب ریڈ تھیم رکھی تھی اسکے شوہر نے کہ اس کی بیوی کو ریڈ کلر پسند تھا۔

اس نے کیک کاٹ کر سب سے پہلے آغا جی کو کھلایا تھا پھر اعظم صاحب کو رقیہ دادی کو بڑوں سے ہوتی وہ بخت کے سامنے آرکی تھی۔

جو بڑی محویت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس نے شرمیلی مسکان سے کیک کا چھوٹا سا پیس اس کے ہونٹوں کے نزدیک کیا تھا۔

جب وہ اس کے کیک والا ہاتھ پکڑ کر وہ کیک زر غون کو کھلا چکا تھا۔

مجھے زیادہ میٹھا سوٹ نہیں کرتا۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا اس کا دل دھڑکا گیا تھا۔

سب بڑوں سمیت چھوٹوں کی نظریں اس جوڑی پر تھیں جو لگتا تھا بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہوں۔

آپی ہمیں بھی کھلا دیں۔

شازم نے دہائی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس پر وہ چونک کر ان سب کی طرف بڑھی۔

کیک کے بعد سب لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔

وہ مسکرائی بلکہ حیرت زدہ ہوئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مینیو میں میٹ کی ڈشز تھیں۔

وہ حیرت سے اسکی طرف پلٹی تھی۔

جوا باؤہ سر ہلا گیا تھا۔

زر غون کے لیے کچھ بھی۔

وہ اسکی نظروں کا مطلب سمجھتی سر جھکاتی مسکرا دی۔

فاطمہ ایک کونے میں گھم صم بیٹھی تھی۔

زر غون نے اسے دیکھ کر حنان کو دیکھا وہ بھی توچی ے رپر خاموش سا بیٹھا تھا۔

مما جان پھپھو اداس ہیں کیا ہوا ہے انہیں۔

www.novelsclubb.com

ہنہ نے اسکا بازو ہلاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں وہ اداس تو نہیں ہیں بس انکی شادی ہونے والی ہے تو کچھ اداس سی ہیں۔

زر غون نے مسکرا کر ہنہ سے کہا جو سمجھداری سے سر ہلا گئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

افف کیا بنے گا و دن بعد۔

وہ سوچتی ہوئی بخت کو ڈھونڈنے لگی جو کہ پارٹی میں اب کہی نہیں نظر آ رہا تھا۔
یہ کہاں گئے۔

وہ حیرت سے چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

رات کے دس بجے تک پارٹی چلی تھی سب بڑوں سمیت چھوٹوں نے اسے گفٹس
دیئے تھے بڑوں نے پیسے اور چھوٹوں نے گفٹس۔

وہ ہنہ کو سلا کر روم میں آئی۔

www.novelsclubb.com

پورا روم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

بخت !!!

وہ ڈرتی ہوئی اسے آواز لگائی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ٹھٹھکی جب ایک کینڈل کو جلتے دیکھا پھر بہت سی کینڈلز کمرے میں جلنے لگیں تھیں۔

اسکا ندھیرے میں ڈوبا وجود اب دیکھنے لگا تھا۔
وہ مسکرائی۔

ہیپی برٹھے ڈے مسز اذلان بخت لاشاری۔
وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

وہ مسکرائی۔

ٹھینکس پتا ہے میرا آج تک کسی نے ایسے برتھ ڈے نہیں منایا۔

www.novelsclubb.com

وہ دل سے خوش ہوتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پہلے آپکے پاس آپکا شوہر بھی تو نہ۔ یہ تھا نا ویسے انگلینڈ میں تمہارے چار پانچ
انی رتو تھے جن سے تم سیریس بھی تھی کیا۔۔۔

میں نے تین چار کہے تھے پانچ تو آپ نے اضافی لگا لیا ہے اب میں اتنی بھی فلرٹی
نہیں تھی۔

وہ خفگی سے اسکی بات کا ٹٹی ہوئی بولی۔۔۔

وہ چونکا تھا۔

مطلب ایفیرز پر نہیں اعتراض صرف پانچ پر اعتراض تھا اور ماشاء اللہ فلرٹی تو واقعی
آپ نہیں تھی بھلا چار پانچ ایفیرز بھی کوئی ایفیرز ہوتے ہیں۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر لا پر واہی سے بولا۔
www.novelsclubb.com

میں کوئی فلرٹی نہیں تھی وہ میرے جیسٹ فرینڈ تھے وہ تو جھوٹ بولا تھا میں نے،

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آپ تو صدیوں پرانی بات دبا کر ہی بیٹھ گئے تھے بند امزاق بھی کر لیتا ہے لیکن یہاں تو مزاق کا بھی پہاڑ بن جاتا ہے۔

وہ غصے سے بولی۔

اففف اتنا غصہ۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

جس پر وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

اچھا چھوڑو یہ افیروز کا چکر کیا اپنے ہسبنڈ سے گفٹ نہیں چاہیے۔

وہ لب دباتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ سچ میں گفٹ لائیں ہیں۔

وہ اچھل کر بولی۔

ہاں!

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ لب دباتا مسکرایا۔

تولائیں دیں میرا گفٹ۔

وہ ہتھیلی اسکی طرف پھیلا گئی تھی۔

جوا باؤہ اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیتا اسکی شفاف ہتھیلی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔

زر غون نے کرنٹ کھ کر اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔

آپ بہت خراب ہیں۔

وہ غصے سے بولی۔

جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زر غون یہ تمہارے لیے۔

وہ ایک چھوٹا سا ڈبہ اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔

زر غون نے مسکرا کر ڈبہ سرعت سے اسکے ہاتھوں سے لیا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ڈبہ اسی وقت کھولنے لگی تھی ہونٹوں پر بہت پیاری مسکان تھی۔

وہ حیرت زدہ ہوئی۔

ڈبے میں ایک فریم تھا جو الٹا پڑا ہوا تھا۔

وہ آہستہ سے اس فریم کو پکڑ کر سیدھا کر گئی تھی۔

وہ شاک ہوئی تھی۔

تصویر بہت مکمل سی تھی۔۔

زر غون حنان کو پکڑے اوپر اٹھائے ہوئے تھی وہ دونوں ماں بیٹی کھلکھلا کر ہنس

رہی تھی پیچھے چیر پر وہ بیٹھا تھا کافی کا کپ پکڑے۔

www.novelsclubb.com

تصویر بہت ہی خوبصورت اینگل سے لی گئی تھی۔

یہ!

وہ حیرت زدہ سی سراٹھائے اسے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہماری فیملی۔

وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

زر غون مسکرائی۔

بلکہ کھلکھلائی تھی۔

اس شخص نے اسے اپنا دیوانہ کر دیا تھا اس کی رشتوں کی کیڑ والی عادت نے زر غون کو اس کا پابند کر دیا تھا پھر دھیمے سے بولنا ہنسنا غصہ چڑھانا۔

وہ شخص باندھ گیا تھا اسے اپنے ساتھ۔

اففف میں کہی مر ہی نا جاؤں۔

www.novelsclubb.com

وہ دھیمے سے بڑبڑائی تھی۔۔

تم کیوں تمہارے حصے کی موت اللہ مجھے دے دے

وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھتا خفگی سے بولا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس کی بات پر وہ لرزا اٹھی تھی۔

وہ آنسو آنکھوں میں ہی کہی گھم کرتی جھٹکے سے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

اذلان بخت نے مسکرا کر اپنی متاع حیات کو اپنے وجود میں کہی گھم کیا تھا۔

ضروری نہیں بول کر ہی اظہار کیا جائے اظہار تو وہ ہوتا ہے جو عمل سے کیا جائے
جیسے بخت اور زر غون بنا کہے ایک دوسرے کے وجود کو دل کی اٹھاہ گہرائیوں سے
چاہنے لگے تھے بنا عمروں کے فرق کے۔۔۔

صبح کی روشنی پردوں سے چھن چھن کر آتی بخت کو نیند سے جگا گئی تھی۔

وہ آنکھیں مسلتا ہوا گہری سانس لے کر رہ گیا وہ تو اتنی دیر کبھی نہیں سوتا تھا لیکن آج

تو کچھ خاص بات تھی نابا نہوں میں موجود نرم وجود نیند میں ابھی بھی غرق تھا۔

وہ مسکرایا اپنے سینے پر اسکے بکھرے بال دیکھ کر۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ہلکی مسکان سے اسکا سر چومتا اسے بانہوں سے آزاد کرتا ہوا اٹھا کہ اسے آج بہت کام تھے کل شادی تھی تو آج مہندی پھر وہ کیسے اتنی دیر آرام کر سکتا تھا۔

وہ معصوم منہ بنائے سر ٹکے پر رکھتی ہوئی کروٹ لیتی سو گئی۔

اسکا وجود اس کے لیے سکونِ باعث تھا۔

وہ اسے دیکھتا کبڈ سے نئی شرٹ نکالتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ تیار ہو کر اسکے سر پہنے آیا۔

ایک بار پھر سے اسکا سر چومتا وہ ہوا کے جھونکے کی طرح نکل گیا کہ وہ اور دیری نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ صبح کے دس بجے ہنہ کے ہلانے پر اٹھی تھی۔

مجھے سونے دو میں نہیں اٹھ رہی۔

وہ کسبل منہ پر لیتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

مما جان بابا جان کا فون آیا تھی پھپھو کو! وہ کہہ رہے ہیں فاطمہ پھپھو کے لیے
مہندی کی ساری شاپنگ کر کی ہے کہ نہیں اگر نہیں تو ابھی جائیں اور انکے لیے جو جو
چیز رہتی ہے وہ لے آئیں۔۔

ہمنہ نے اسے زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔

اففف ایک تو انکو پتا نہیں کیا مسئلہ ہے بچی کو سونے بھی نہیں دیتے۔
وہ جھنجھلا کر اٹھی تھی۔

اٹھ رہی ہوں۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

مما آج وہ ڈریس پہنئیے گا جو آپ نے رات کو پہنا تھا کتنی اوسم لگ رہی تھی آپ۔

ہنہ نے اسکے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہا جس پر وہ ہنسی پھرا سے بانہوں میں لیتی ہوئی گد گدی کرنے لگی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

میری پار ی پچی وہ ڈریس تو گند اہو گیا ہے نا ایسا کرتی ہوں کل پہنوں گئی۔

وہ اسکے بال سنوارتی ہوئی بولی۔

کل تو آپ لہنگا پہنے گئی نا جو آپ نے اس دن لیا تھا۔

ہنہ نے خفگی سے کہا۔

وہ کھلکھلائی۔

چہرے پر عجیب سی سرخی تھی آج۔۔

اوکے میں اپنی پچی کے لیے وہی پہن لیتی ہوں اب خوش۔

وہ اسکی ناک سے ناک ملاتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

میری پار ی ماما جان۔

ہنہ نے اسکے گلے میں با نہیں ڈال کر پیار سے کہا۔

وہ جو اب آسے اپنے ساتھ بھیج گئی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

پچھلے گارڈن میں آج خوب رونق تھی بہت سارے لڑکے کام پر لگے ہوئے تھے

--

مالا اپنے لون میں بیٹھی چائے کا کپ تھامے کھلکھلاتے پودوں کو دیکھ رہی تھی۔
گاڑی سے نکلتے وجود نے حیرت سے اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کی رنگت
دھوپ میں خوب چمک رہی تھی نیلا سوٹ پیلا دوپٹہ لیے وہ چپ چاپ سی تھی۔
واوا واٹ آبیوٹی۔

وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہائے آئی ایم احمد۔

احمد نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا تعارف کروایا۔

تو میں کیا کروں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چائے پیتی ہوئی سپاٹ انداز میں بولی۔

وہ مسکرایا۔

ویسے آپ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔

وہ آئی برواچکا کر بولا۔

تم سے مطلب ابھی اپنے بھائی کو بلالوں گئی اگر دو منٹ میں یہاں سے گئے ناتو۔

وہ غصے سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

دو منٹ اگر آپ مجھے دو سیکنڈ کا کہتی تو غائب ہو چکا ہوتا۔

وہ کہتے ہی سامنے کھڑی زر غون کو دیکھ کر وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔

زر غون نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اس کی پشت دیکھی پھر مالا کے پاس چلی گئی۔

احمد نے چونک کر سامنے بیٹھی فاطمہ کو دیکھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

جو گلابی رنگ کے سوٹ پر کالی چادر لیے ہوئے تھی چادر سے ایک بھی بال باہر نہیں تھا سانولا رنگ آج اور بھی سانولا لگ رہا تھا۔

اس نے فاطمہ کو دیکھ کر مالا کو دیکھا جو اونچی پونی کیے گلابی چمکتے رنگ سمیت انتہا کی حسین لگ رہی تھی۔

وہ لب بھینچ گیا۔

اففف یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں ایسا تو نہیں تھا۔

وہ مالا کو دیکھتا بے بسی سے بولا تھا۔

فاطمہ نے احمد کو دیکھا پھر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اسکی نظریں مالا پر جمی ہوئیں تھیں۔

وہ آنسو کہی دل میں ہی اتارتی ہوئی چادر کا پلو ماتھے تک کھینچ گئی۔

دل بے سکون سا تھا اسکا جیسے کچھ ہونے والا ہو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ گہری سانس لیتی ہوئی حنان کو مسکرا کر دیکھنے لگی جو ہیوی بائیک سے اترتا اسے
ایک نظر دیکھتا ہوا زر غون کی طرف بڑھ گیا۔
کیا اسکا وجود کسی کے لیے باعث فخر نہیں تھا۔
وہ افیت سے سوچتی اٹھ کر اندر چلی گئی۔

وہ لڑکے دونوں کام والے بن کر بخت منشن چلے آئے تھے۔
زر غون نے فاطمہ کو پار لروالی سے تیار کروایا تھا آخر مہندی کو نسا روز روز آتی ہے۔
فاطمہ ہلکا سا تیار ہوئی بہت اچھی لگ رہی تھی۔
www.novelsclubb.com
فیروز کی کلر کا شرارہ اوپر پنک ہاف شرٹ پیلا دوپٹہ اوڑھے بالوں کی لمبی سے چوٹی
بنائے آگے ڈالی ہوئی تھی۔

پیلے پھولوں کا زیور پہنے وہ خاموش سی سیٹج پر بیٹھی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

عبداللہ اسکے سر پر پیار دیتا ہوا اس کے ساتھ بیٹھا۔

بھائی کیسے ہیں آپ!

وہ عبداللہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔

میں ٹھیک ہوں گرٹیا لیکن تم مجھے کمزور لگ رہی ہو۔

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں بس آپ کو لگ رہی ہوں۔

وہ مسکرا کر عبداللہ کا ہاتھ تھامتی ہوئی بولی۔

عبداللہ جواباً اس کا ہاتھ چوم گیا کہ وہ اسے اپنی بیٹی بہن ہی مانتا تھا۔

خوش رہو!

www.novelsclubb.com

عبداللہ نے شفقت سے کہا جس پر وہ دھیمے سے مسکرائی۔

حنان گھر سے نکل گیا تھا زرعون نے کتنی بار اسے فون کیا تھا لیکن وہ فون بند کر گیا

تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بخت ان دونوں کا پیارا دیکھتا مسکرایا۔

وہ گہری سانس لیتا کان میں بلیو ٹو تھ فٹ کرنے لگا۔

ساری لڑکیاں فاطمہ کے پاس بیٹھی تھیں بزرگ بھی آج وہی تھے سوائے خاقان صاحب اور انکی بیوی کے۔

زر غون نے غصے سے انہیں دیکھا۔

اففف!

یہ دونوں آج ہی یہاں چلے آئے میں نے انہیں کل کا کہا تھا۔

وہ غصے سے ان دونوں کو دیکھتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

زر غون سبز کامدار فراک پہنے اوپر پیلا دوپٹہ لیے گھنگھڑیا لے بالوں کی فرینچ نوٹ

بنائے کانوں میں بڑی بڑی بالیاں ڈالے وہ کافی یونیک سی لگ رہی تھی۔

کچھ تو کرنا پڑے گا کہی کوئی گڑبڑنا کر دیں۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی ایک بچے کے قریب آئی۔

انکل آپکو ایک انٹی ادھر بلارہی ہیں۔

اس بچے نے شامی سے کہا۔

شامی نے بچے کو دیکھ کر کونے میں دیکھا جہاں ایک لڑکی منہ چھپائے انہیں پاس آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

وہ دونوں ارد گرد دیکھتے اسکے قریب آئی جس کی صرف آنکھیں ہی نظر آرہی تھی۔

یہاں کیوں آئے ہو میں نے کل کا بولا تھا اور تم دونوں آج ہی پہنچ گئے۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر تیکھے لہجے میں بولی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی آج لوکیشن دیکھنے آئے تھے۔

شامی نے گردن اکڑا کر بہادری سے کہا۔

ایک تھپڑ مار کر منہ بگاڑ دوں گئی بڑے آئے انویسٹیگیٹر جاو یہاں سے اور کل آنا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ غصے سے دانت پیس کر بولی۔

’با جی جی غصہ نا کریں ہم بس نکل رہے تھے۔

شانی نے جلدی سے کہا۔

با جی ہو گئی تیری کچھ گلتی میں تو سات آٹھ سال ہی ہوں گئی تم دونوں سے میم طولو

ورنی مکہ مار کر بتیسی باہر نکال دوں گئی۔

وہ تیکھے چتونوں سے بولی تھی۔۔۔

سوری با جی جی میرا مطلب ہے میم جی۔

وہ کہتا ہوا اسکے گھورنے پر جلدی سے تصدیق کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جاو نکلوا اب یہاں سے۔۔

وہ روعب سے بولی۔

وہ سر لالتے اسکے غصے سے ڈرتے وہاں سے بھاگے۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اففف یہ کن نکموں سے پالا پڑ گیا ہے کام بھی کر سکے گئے یا نہیں نہیں۔۔۔۔۔

احمد کو فاطمہ کے ساتھ بیٹھایا گیا تھا کہ فنکشن کمبائن تھا۔۔

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا گاؤں کے سب امیر غریب لوگ مدعو تھے تو بخت کے جاننے والوں کا خلقہ احباب بھی جمع تھا۔

فاطمہ سر جھکائے ہاتھوں پر مہندی لگوا رہی تھی۔۔

سب لڑکے مل کر لوڈیاں ڈال رہے تھے۔۔

شازم کی لوڈیاں تو دیکھنے لائق تھیں ہما کا دوپٹہ لے رکھا تھا دوپٹے کا کونا منہ میں دیئے وہ بڑی مزاحیاں لوڈیاں ڈال رہا تھا جس سے سب ہنس رہے تھے۔

زر غون نے ہونٹ بھیچے کہ حنان ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

یہ کہاں چلا گیا ہے یا اللہ میرے حنان کی حفاظت کرنا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دل میں بڑبڑاتی ہوئی اپنے شوہر کو ڈھونڈنے لگی جو گارڈن کے وسعت میں کھڑا بہت سے لوگوں میں گھرا ہوا تھا۔

وائٹ سوٹ پر بلیک واسکٹ کوٹ پہنے وہ اپنی مردانہ وجاہٹ میں کمال دیکھتا تھا۔
کیا مجھے انہیں بتانا چاہیے حنان کے بارے میں۔

وہ سوچتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

نہیں انہیں بتایا تو پتا نہیں کیا سمجھیں۔۔

اففف اللہ تو ہی راستہ دیکھا،

اس لنگوڑ کو دیکھو کیسے میری فاطمہ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے بچو بیٹھ لو آج جتنا بیٹھنا ہے

کل تو میرا بھائی ہی بیٹھے گا اور خوب جم کر بیٹھے گا اففف اللہ وہ وقت کب آئے گا۔

وہ پر جوش انداز میں بڑبڑاتی ہوئی پلٹی پھر ٹھٹھکی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اسکے شوہر کے ساتھ ایک لڑکی کھڑی تھی جو موبائل میں اسکے ساتھ سیلفی لینے کے لیے کہہ رہی تھی۔

جبکہ وہ سنجیدگی سے سرنفی میں ہلا رہا تھا۔

وہ غصے سے اس لڑکی کی طرف بڑھی۔

ارے آپ کیوں منع کر رہے ہیں باجی کے ساتھ تصویر لینے سے ایسے کسی کو ہرٹ کرنا اچھی بات نہیں۔

وہ بخت کا بازو ہاتھوں میں تھامتی ہوئی بخت سے خفگی سے بولی۔

باجی۔

وہ لڑکی حیرت سے بڑبڑائی تھی وہ دیکھنے میں تو اسکی ہم عمر نظر آتی تھی پھر وہ باجی اسے کس شوق میں بنا گئی تھی۔

اب لیں آپ تصویر۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ بخت کا بازو دونوں ہاتھوں میں تھامتی ہوئی مصنوعی مسکان سے بولی۔

بخت نے گہرا سانس لیتے ہوئے اسے دیکھا پھر سنجیدگی سے آئی برواچکائے!

کہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ لڑکی برے برے منہ بناتی ہوئی تصویر لیتی وہاں سے نکل گئی۔

اب تو بازو چھوڑ دو وہ چلی گئی ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولا کہ بہت سے لوگ انہی کی طرف متوجہ تھے۔

یہ لیں آپکا بازو اکھاڑ کر ساتھ نہیں لے جا رہی تھی، بہت ہی اکڑ ہے بڑے میاں

میں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکا بازو چھوڑ کر لٹکی سے بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

جبکہ وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھتا اپنی طرف آتے اپنے مہمان کی طرف

بڑھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

پورا فنکشن احمد کی نظریں مالا پر ہی مرکوز رہیں تھیں وہ دل کے ہاتھوں بے بس تھا۔

اس نے بھائی سے کہا تھا کہ وہ فاطمہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا وہ اس کے سٹینڈر کی نہیں لیکن بھائی نے اسے ڈانٹ دیا تھا کہ شادی تو اسکی فاطمہ سے ہی ہو گئی۔

جس پر وہ چپ ہو گیا تھا۔

مہندی کا فنکشن رات دیر تک چلا تھا۔

وہ اور ہنہ آج فاطمہ کے ساتھ سوئی تھیں۔۔

بخت اسکا ویٹ کرتا کرتا چیئر پر ہی بیٹھا سو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صبح کے تقریباً پانچ بج رہے تھے جب وہ ہنی کے روم میں آئی سب لوگ ابھی تک

سو رہے تھے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

اسکا دل دھک سے رہ گیا اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر اسے اس راہ پر لانے والی وہ خود ہی تو تھی۔

ایک آنسو آنکھ سے پڑکا تھا جسے وہ انگلی سے پھونچھتی اسکے قریب نیچے بیٹھی۔

حنان نے سرخ آنکھوں سے اپنی آپ کو دیکھا۔

آپی آپ ٹھیک تو ہیں آپ روئی کیوں ہیں۔

حنان جھٹ سے نیچے سے اٹھ کر بیٹھتا ہوا پریشانی سے بولا۔

وہ مسکرا دی بھلا ایسا کسی کا بھائی تھا خود کی اسکی حالت خراب تھی اور وہ اسکے ایک

آنسو سے پریشان ہوتا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

وہ سرنفی میں ہلاتی جھک کر اسکے بکھڑے بال چوم گئی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تم کل سے کہاں تھے ہنی جب آپ نے کہا ہے کہ وہ فاطمہ کو تمہارا ہی بنائے گئی تو پھر
کیوں پریشان ہو میں ہوں نا بھروسہ رکھو مجھ پر میرے لیے پاپا کے لیے فاطمہ کے
لیے خود کو سنبھالو ایسے کیسے چلے گا۔

وہ اسکے ہاتھ ہاتھوں میں لیتی ہوئی سنجیدگی سے بولی۔۔

حنان مسکرایا۔

پھر ایک دم سے اسکے گلے لگا تھا۔

آپی آئی ڈونٹ نو میں کب فاطمہ جی کو اتنی محبت کرنے لگا کہ اب سانس لینا بھی
مشکل ہو رہا ہے آپ کوئی غلط کام نہیں کریں گئی وہ اگر میرے نصیب میں ہوتیں تو
وہ مجھے مل جاتی میں نہیں چاہتا کسی غلط طریقے سے ہم انہیں اپنائیں اور بخت بھائی کی
عزت پر آنچ آئے۔

وہ زرخون کے ہاتھ آنکھوں سے لگاتا بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دکھی دل سے اپنے بھائی کو دیکھتی اٹھی۔

اٹھو نہا کر فریش ہو جاؤ، میں تب تک تمہارے لیے بہت ہی کڑک سی چائے بنا کر لاتی ہوں پھر بہن بھائی مل کر پیئیں گئے

وہ اسے زبردستی اٹھاتی ہوئی بولی۔

وہ سر ہلاتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا۔

جبکہ وہ سینے پر ہاتھ رکھتی رو دی وہ تو اپنے بھائی کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی کسی صورت نہیں۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے ساتھ کھڑا جو دایک دم سے پیچھے ہوا تھا۔

فاطمی پارلر چلی گئی تھی تیار ہونے اسکے ساتھ زر گل اور مدیحہ بھی تھیں۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زرغون گھر پر ہی تھی کہ گھر میں بہت سے مہمان آرہے تھے جنہیں وہ بہت اچھے سے اٹینڈ کر رہی تھی۔

شادی کا رتیج گھر کے پچھلے گارڈن میں ہی کیا گیا تھا۔
بخت اور باقی لڑکے صبح سے پچھلے گارڈن میں ہی اریمنجمنٹس وغیرہ دیکھ رہے تھے۔
وہ تین چار بار اسکا راستہ دیکھ چکی تھی لیکن وہ تھا کہ آہی نہیں رہا تھا۔
اففف میں آج اتنی پیاری لگ رہی ہوں اور یہ ہیں کہ مجھے دیکھ ہی نہیں رہے کب
آئیں گئے یہ فون بھی بزی پتا نہیں کس سوتن سے اتنی دیر سے باتیں کر رہیں ہیں جو
ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں۔

پھر دل کو اقرار سا آیا تھا کیونکہ وہ سامنے سے آتا ہوا جو دیکھائی دیا تھا۔

وہ اسے دیکھتا ایک دم سے رکا تھا۔

وہ گہرا سانس ہوا میں خارج کرتی اسے دیکھتی رہی جو رف سے خلیے میں تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ دھیمے قدموں سے

چلتا اسکے قریب آ رہا تھا۔

آج تو

بال کمر تک آ رہے تھے کیونکہ انہیں پہلی بار سٹریٹ جو کیا تھا۔

بے بی پنک کلر کا لہنگا چولی جس پر کاپر کلر کا بھاری کام کیا گیا تھا۔

نیچے کاپر کلر کی ہی اونچی سینڈل پہنے کانوں میں بھاری گولڈ کے جھمکے ایک کلائی میں

پنک کانچ کی چوڑیاں تو دوسری میں رقیہ دادی کی دی سونے کی چوڑیاں وہ ڈارک

میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیسی لگ رہی ہو۔

وہ لہنگا چٹکیوں سے پکڑ کر لہراتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی جو اسکے بالوں کو ناپسندیدہ

نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون بالوں کا کیا خشر کر دیا ہے مجھے تمہارے کرلی بال ہی پسند ہیں مجھے وہی
چاہیے۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

کیا!!! میں نے اتنے پیسے دے کر پارلروالی سے اتنے اچھے بال سٹریٹ کروائے ہیں
اور آپ ہیں کہ حد کر دی ہے مجھے تو سٹریٹ ہی پسند ہیں۔
وہ غصے سے بولی۔

اوکے تمہاری مرضی ویسے پیاری لگ رہی ہو۔

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ
گیا اسے ریڈی بھی تو ہونا تھا نا۔
www.novelsclubb.com

وہ پلٹ کر اسے دیکھتی ہوئی اپنے بالوں کو دیکھنے لگی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کام کہاں تک پہنچا۔

وہ سرگوشی سے فون میں بولی۔

میڈیم جی کڑ بڑ ہو گئی ہے شامی بھائی کو انکا پسٹل نہیں مل رہا بس ہم دونوں صبح سے وہی ڈھونڈ رہے ہیں جیسے ہی ملتی ہے اسکو اٹھوا لیں گئے۔

شانی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

جس پر وہ شاک ہوئی۔

کیا مطلب ہے بارات آنے والی ہے اور تم دونوں سے ابھی تک کام نہیں ہوا میرے ہاتھ لگوزرا وہ مار مارو گئی کہ یاد رکھو گئے۔

وہ غصے سے بولی، چہرے کے نقوش پریشانی میں ڈھل گئے تھے۔

باجی جی ہمارا کیا قصور اب ہم پسٹل کے بنا تو کسی کو کڈنیپ نہیں کر سکتے نا۔

شامی نے فون شانی کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

مر جاو کہی کھپ جاو میری بلا سے شکل مت دیکھانا مجھے اپنی! میں خود کر لوں گئی کچھ
ناکچھ اور اب اگر باجی بولا تو جان سے مار دوں گئی بڑے آئے باجی کہنے والے۔۔
وہ کہتے ہی پریشانی سے فون پٹخ چکی تھی۔

اففف اب کیا کروں بارات تو نکلنے والی ہے یہاں کیسے اسے غائب کر سکوں گئی۔
لیکن میں فاطمہ کی شادی بھی تو اس احمد سے نہیں ہونے دے سکتی نا۔۔
وہ ادھر ادھر چکر لگاتی ہوئی پریشانی سے بولی۔۔۔

اسے کڈنیپ کرنا ہے ارجنٹ۔۔

www.novelsclubb.com

ایک تصویر وہ وجود کسی کو سینڈ کرتا ہوا سپاٹ لہجے میں بولا۔
کام ہو جائے گا صاحب جی بس پیمنٹ ریڈی رکھئے گا ہماری۔

وہ آدمی تصویر غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کام کرو پیسے اسی وقت مل جائیں گئے جو کہا ہے ویسا ہی کرنا ہے اوکے۔
وہ وجود فون میں کسی سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

فاطمہ تیار ہو کر آچکی تھی ریڈ لہنگے میں بھاری جیولری پہنے ڈارک میک اپ میں وہ
سادہ سی سانولی سی فاطمہ تو لگ ہی نہیں رہی تھی یہ تو کوئی اور تھی جو پہچانی ہی نہیں
جار ہی تھی۔

زرغون کا دل ہی نہیں کر رہا تھا وہ فاطمہ کے پاس جائے کہ وہ اسے کسی اور کے لیے
سجا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

افف اب کیا کروں میں۔۔۔
www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں بارات آنے کا شور سا اٹھا تھا۔

وہ دھڑکتے دل سے فرش پر ہی بیٹھ گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ہچکیوں سے روتی ہوئی وہ زر غون تو لگ ہی نہیں رہی تھی۔

نہیں فاطمہ میرے حنان کی ہے میں نے اس سے وعدہ کیا ہے زر غون تم ایسے نہیں بیٹھ سکتی ابھی نکاح ہوا تو نہیں نا۔

وہ آنسو اچھی طرح پونچھتی ہوئی اٹھی تھی۔

خود کو مضبوط کرتی وہ باہر آئی جہاں بارات پر پھول نچھاور کر کے انہیں سیٹج پر بٹھا دیا گیا تھا۔

احمد سنجیدگی سے سیٹج پر بیٹھا ہوا تھا۔

تمہاری تو ایسی کی ٹیسی۔

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بولتی ہوئی ہال کی طرف بڑھی۔

وہ رات کا فائدہ اٹھاتی ہوئی مین سوئچ والے کمرے کی طرف بڑھی۔

جہاں پہلے ہی تین آدمی کھڑے تھے جن کے چہروں پر ماسک تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ انہیں دیکھ کر گھبرائی اور وہ اسے۔۔

جی ہم لائٹ وغیرہ کا سسٹم چیک کرنے آئے تھے یہاں۔

ان میں سے ایک لڑکا اس اپنی صفائی پیش کرنے لگا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی بایر نکل گئی۔

اففف اب کیا کروں میں۔

وہ پریشانی سے سوچتی ہوئی پھر سے گارڈن میں آئی۔

جہاں دلہا نہیں تھا۔

وہ حیرت سے دلہے کی خالی کرسی دیکھ کر جلدی سے سیٹج کے اوپر آئی۔

www.novelsclubb.com

یہ دلہا کہاں گیا ہے۔

وہ حیرت سے ایک لڑکی سے بولی جس نے لاعلمی سے شانے اچکائے تھے۔

وہ پلٹنے لگی تھی جب رکی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ جی دلہا واش روم گیا ہے۔

مولوی جی نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔

جس پر وہ مولوی کی طرف پلٹی۔

شکر یہ مولوی جی لیکن آپ ایک بات تو بتائیں کیا اس پورے گاؤں میں صرف آپ ہی نکاح پڑھوانے والے رہ گئے ہیں۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی ہوئی طنز سے بولی۔

الحمد للہ جی پہلے میرے ابو نکاح پڑھواتے تھے اب انکی وفات کے بعد میں پڑھواتا ہوں یہ تو ہمارے بزرگوں سے چلتی آرہی ہے لڑی۔

www.novelsclubb.com

مولوی جی تو اپنا حسب و نسب ہی کھول چکے تھے۔

وہ تگڑی گھوری سے مولوی کو نوازتی ہوئی سیٹج سے جلدی سے اترتی ہوئی ہال کے واش روم کی جانب بھاگی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ گہرا سانس لیتی ارد گرد دیکھنے لگی ہال ویران تھا کہ سب تو باہر گارڈن میں تھے نا

یہ واش روم سے باہر کیوں نہیں آ رہا فائزہ اللہ یہ جلدی باہر آ جائے یہ ناہو کوئی آجائے۔

وہ غصے سے جھنجھلائی ہاتھ میں کر سٹل کا واس پکڑا ہوا تھا۔
وہ چونکی ڈور تو کھلا ہوا تھا۔

یہ کہاں گیا فائزہ لگتا ہے اس مولوی کی باتوں نے دیری کردی میں نے یہاں آنے میں۔

مولوی تمہیں تو چھوڑوں گئی نہیں میں۔۔۔

وہ غصے سے بائیں کوریڈور کی طرف بھاگی تھی۔

گارڈن میں تو دلہا بھی نہیں آیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ لبوں پر ہاتھ رکھتی بخت کو دیکھنے لگی جو آغا جی کے پاس کھڑا سر جھکائے انکی بات سن رہا تھا۔۔۔

تب ہی بلال اسکے پاس آیا تھا چہرہ اتر اہوا تھا۔

وہ بخت اور آغا جی کو پتا نہیں کیا کہہ رہا تھا کہ ان دونوں کے چہروں پر غصہ تھا۔
بخت نے بہت سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے سر ہلایا تھا جس پر آغا جی نے شاک سے بخت کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے۔۔

وہ لہنگا چٹکیوں سے پکڑتی ہوئی ہوئی انکے قریب آئی جہاں اب گھر کے سب افراد اکٹھے ہو چکے تھے۔

جن کے چہروں پر دبا دبا سا غصہ تھا جبکہ اذلان بخت کے نقوش میں کوئی تاثر نہیں تھا

-

کیا ہوا ہے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اعظم صاحب سے پوچھنے لگی تھی۔

جس پر آغا جی نے موبائل بلال کے ہاتھ سے لے کر ریکارڈنگ پر چلایا۔

*** بھائی میں جا رہا ہوں میں نے آپ کو کتنی بار کہا میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ نے میری نہیں مانی مجھے کل سے اکیلا تک نہیں چھوڑا، فاطمہ بہت اچھی لڑکی ہے لیکن میری اور اسکی انڈر سٹینڈنگ نہیں ہو سکتی میں جا رہا ہوں آپ پلیز بخت بھائی سے میری طرف سے معافی مانگ لیجئے گا میں جانتا ہوں میری معافی انکے نقصان کی بھڑپائی نہیں کر سکتی لیکن اگر میں آپکے دباؤ میں آکر شادی کر لیتا تو میں فاطمہ کو اسکی صحیح جگہ نہیں دے پاتا تو کس کا نقصان ہوتا میں یہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھا رہا ہوں آپ سب مجھے معاف کر دیجئے گا آپ کا بھائی احمد ***

www.novelsclubb.com

زر غون نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھا تھا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا خدا ایسے بھی راستہ نکالتا ہے جب سب راستے بند ہو گئے تھے تو کیسے اسکے خدا نے اسکے لیے راستہ نکالا تھا وہ حیرت زدہ سی تھی پھر اس نے حنان کو تلاشا لیکن وہ کہی نہیں تھا۔

وہ مسکرائی۔

جس پر بخت نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔

وہ ہونٹوں کو بے ساختہ دانتوں تلے دبا گی تھی اسکی خوشمگیں نظروں کے ڈر سے۔

بلال اور اسکی فیملی بخت سے معافی مانگ کر جانے لگے تھے جب زرغون کی آواز پر وہ رکے۔

شادی تو ہو لینے دیں پھر چلے جائیے گا۔

وہ ان کو پلٹتا دیکھ کر بلند آواز میں بولی۔

جس پر سب نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

مولوی صاحب جو جانے لگے تھے اس کی بات سن کر ایک دم سے پھر سے چیئر پر بیٹھے کہ شادیوں پر ہنگامہ ہونا ان کے خاندان کا ایک حصہ بن چکا تھا۔

زر غون!

بخت کے تنبیہی لہجے پر اس نے بخت کو دیکھا۔

پھر اس نے اعظم صاحب سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارا کیا تھا۔

بخت میں چاہتا ہوں یہ نکاح ہو اور ابھی ہو ہم ایک بار پھر فاطمہ کا ہاتھ تم سے بہت عزت سے حنان کے لیے مانگتے ہیں۔

اعظم صاحب اپنے بیٹے کی حالت سے آگاہ ہو چکے تھے اس لیے وہ بخت سے اپنے بیٹے کے لیے اسکی بہن کے رشتے کے لیے ایک بار پھر سے طلب گار بن بیٹھے تھے

--

بخت کو چپ دیکھ کر وہ لرزی کے کہی وہ انکار نا کر دے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

اس لیے وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی بخت ساکت ہوا تھا۔

زر غون پاگل ہو۔

وہ اسکے ہاتھ ہاتھوں میں لیتا ہوا غصے سے بولا۔

جبکہ مولوی جی نے نخوت سے سر جھٹکا اسکے ہاتھ بخت کے ہاتھوں میں دیکھ کر۔

بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے بڑوں کا تو لحاظ ہی نہیں رہا آج کل کے لڑکے لڑکیوں میں۔

مولوی جی نخوت سے بولے تھے۔

مولوی جی وہ دونوں میاں بیوی ہیں ہاتھ تو پکڑ ہی سکتے ہیں سب کے سامنے۔

www.novelsclubb.com

زر گل نے حیرت سے مولوی کی بڑبڑاہٹ سن کر کہا۔

جس پر مولوی جی سر جھٹک کر رہ گئے تھے۔

باباجان مان جایئے نا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہنہ نے باپ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

بخت مسکرایا تھا جس پر سبھی کے چہروں پر ہلکا سا تبسم پھیلا تھا۔۔۔

جبکہ لوگوں میں سرگوشیاں جاری تھیں۔۔۔

لے آوحنان کو میں فاطمہ کو لے آتا ہوں۔

وہ زرغون سے ہلکے تبسم سے بولا تھا۔

وہ کھلکھلائی تھی۔

وہ اچھل کر آغا منشن کی طرف دوڑی تھی۔

وہ باپ بیٹی مسکراتے ہوئے اپنی حویلی کی جانب بڑھے فاطمہ کو لانے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ لوگ حیرت سے دنگ تھے کہ کوئی بھی نکاح بناہنگامے کہ یہ لوگ کیوں نہیں

کرتے۔۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

بخت اور ہنہ دلہن بنی فاطمہ کے پاس آئے جس کے پاس مدیخہ ہما اور بھی تین چار لڑکیاں تھیں۔

وہ بیڈ پر ساکت سی بیٹھی تھی ٹوٹ کر روپ آیا تھا اس پر۔۔

مجھے فاطمہ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔

اس کے سنجیدگی سے کہنے پر سب لڑکیاں باہر چلیں گیں۔

فاطمہ نے جھکاسراٹھایا پھر اپنے بھائی کو دیکھتی وہ دوڑ کر اپنے بھائی کے کشادہ مہربان سینے سے لگی تھی۔

بھائی میرا وجود آپ کے لیے ہمیشہ پریشانیاں لے کر آتا ہے آج بھی میرے وجود نے آپکو سب کے سامنے شرمندہ کر دیا ہے۔

اسے پتا چل چکا تھا دلہا بھاگ گیا ہے۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ میری جان آپ کا وجود میرے اللہ کی رحمت ہے تم ایسا سوچ کر خود کو تکلیف مت دیا کرو۔

بخت اسکا سر بار بار چومتا ہوا کہہ رہا تھا۔

وہ سراٹھائے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔

جواب دھیمے سے اسے کچھ سمجھا رہا تھا جس پر وہ حیرت سے دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی۔

بھائی حنان مجھ سے چھوٹا ہے اور ضروری تو نہیں زندگی میں شادی کی جائے مجھے نہیں کرنی شادی میں بس آپکے مہربان وجود کے سائے میں رہنا چاہتی ہوں۔

وہ لرزا اٹھی تھی اسکی بات سن کر۔

فاطمہ اپنے بھائی کو معاف کر دیا اس نے تمہارے لیے غلط انتخاب کیا تھا لیکن یہ انتخاب اللہ کا ہے فاطمہ اور یقین مانو تمہارے بھائی کی خوشی بھی اسی میں ہے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ اسکے ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔

فاطمہ ایک بار پھر بھائی کی خوشی کے آگے سر جھکائی تھی۔

ہنہ دونوں ہاتھوں سے تالیاں مارتی اچھلی تھی یہ سراسر زرغون کی کاپی تھی وہ بھی تو ایسے ہی اچھلتی تھی۔

بخت اور فاطمہ اسے دیکھتے مسکرا دیئے تھے۔

زرغون حنان کا بازو پکڑے گا رڈن میں آئی تھی۔

حنان کے چہرے پر حیرت ہی حیرت تھی وہ یقین نہیں کر پارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف سے وہ تینوں بھی آرہے تھے۔

زرغون بھاگتی ہوئی فاطمہ کے گلے لگی تھی۔

وہ فاطمہ کا ماتھا چومتی اسے ساتھ لیے سیٹج پر چڑی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

دور کھڑی مالا ضبط سے آنسو آنکھوں میں ہی روکتی رہ گئی۔

یہ کیا ہوا تھا شاید وہ دونوں بنے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے تب ہی تو مالا کا سچا پیارا بھی حنان کے دل میں کوئی فیلنگ نہیں جگا پایا تھا۔

وہ مسکرا دئی تھی۔

حنان کے چہرے پر ہلکی مسکان دیکھ کر ضروری تو نہیں جو چیز ہمیں ناملے ہم اسکے خلاف ہو جائیں، عشق ایسا ہی ہوتا ہے محبوب کی خوشی ہی معنی رکھتی ہے پھر چاہے وہ کسی اور کی خوشی میں ہی کیوں ناچھپی ہو۔

وہ آنسو صاف کر کے سب گھر والوں کے قریب چلی گئی۔

موموی جی چہرے پر غصہ لیے نکاح پڑھوار ہے تھے۔

سب بزرگ بھی کدورتیں بھولائے چہروں پر مسکراہٹ لیے ان کے ساتھ موجود

تھے۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے مسکرا کر بخت کو دیکھا اور بخت نے اسے پھر وہ چونکا اس نے تو اب غور کیا تھا۔

اسکے بال پھر سے اپنی اصلی صورت میں موجود تھے۔

کرلی ہیر اسکے کندھوں پر بکھڑے اسکے چہرے کی معصومیت میں اضافہ کر رہے تھے۔

بخت نے بنا کسی کی نظروں میں آئے اسکے بالوں پر ہونٹ رکھے تھے۔

سوائے دو انسانوں کے کسی نے نہیں دیکھی تھی یہ حرکت۔

مولوی اور شازم کے۔

شازم نے تو مسکرا کر انکو کیمرے کی انکھ میں قید کر لیا تھا اور مولوی نے غصے سے سر

جھٹکا وہ رجسٹر لیتے سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔

لا حول ولا قوۃ۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مولوی جی بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔۔

زرغون نے اسکے ہونٹوں کے لمس پر اسے دیکھا۔

آپ کے لیے کچھ بھی۔

اس نے مسکرا کر ہولے سے کہا تھا جس پر وہ دھیمے سے مسکرا دیا۔

زرگل نے خود کو دیکھتے خیام کو گھورا جو واٹ سوٹ پہنے کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا اور نظریں تو چپکی ہی زرگل کے وجود سے تھیں۔۔۔

زرگل پہلی بار اتنے عرصے بعد اسکے یوں دیکھنے پر مسکرا دی تھی۔

حنان نے بے یقینی سے اپنے ساتھ بیٹھی ہستی کے ہاتھوں کو ہولے سے انگلی سے

چھوا کہ وہ یقین کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ کہی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔

فاطمہ نے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ فاطمہ کو حنان کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔

پھر وہاں سے ہوتی وہ آغا جی کے کمرے میں آئی جو اکیلے بیٹھے خنہ پی رہے تھے۔

آپکی بیوی کہاں ہے۔

وہ اندر آتی ہوئی بولی۔

مجھ بوڑھے کو کیا پتا۔

وہ تاسف سے بولے۔

ہاہ اس عمر میں بھی اتنی محبت انکے نظروں سے او جھل ہوتے ہی غصہ واوا۔

وہ مسکراتے ہوئے انہیں کندھا مارتی ہوئی شرارت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

آغا جی نے اسے گھورا۔

خوش ہو۔

آغا جی نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہاں بہت زیادہ۔۔

وہ ایک دم سے کھلکھلا کر بولی تھی۔

جس پر آغا جی مسکرائے۔

شکر ہے ورنہ مجھے لگا تھا کہی تمہارے اور بخت کے رشتے میں دڑاڑنا آجائے۔

آغا جی گہری سانس لیتے تشکر سے بولے۔

وہ ہڈ حرام آئے ہی نہیں تھے ڈرپوک کہی کہ آغا جی آپ بھی کسی ڈھنگ کے کڈنیپر کا پتا دیتے نا۔

وہ ناک سکوڑتی ہوئی نخوت سے بولی۔

بیٹے آپکے آغا جی کوئی کڈنیپر نہیں تھے جو چرح طرح کے کڈنیپر کو جانتے ہوں۔

آغا جی اسے گھورتے ہوئے بولے۔

وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

میرا بخت ہو تم ازنازہ احمد

ویسے بیٹا جی دو ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں آپ کی شادی کو آپ نے شرط رکھی تھی کہ دو ماہ بعد آپ کو طلاق چاہیے تھی میرے بخت سے اس کا کیا ہوا۔

آغا جی نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا وہ اصل میں جاننا چاہ رہے تھے وہ آگے سے بھلا کیا جواب دیتی ہے۔

اندر آتے وجود کے قدم وہی رک گئے تھے۔

وہ شرارت سے مسکرائی تھی اب آغا جی کو تنگ بھی تو کرنا تھا نا لیکن اسے نہیں پتا تھا اسکی شرارت اس پر کتنی بھاری پڑے گئی۔

وہ شرط قائم ہے مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ بھلا ایک بیٹی کے باپ کے ساتھ کون رہنا چاہے گ۔۔۔۔۔
www.novelsclubb.com

اسکے چلتے ہونٹ ساکت ہوئے تھے دہلیز پر کھڑے وجود کو دیکھ کر جو ہارا ہوا ساکت سا کھڑا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ڈر کر کھڑی ہوئی تھی۔

وہ اپنے دھیان میں بولتی ہوئی اچانک سے ہی ایک دم سے کھڑی ہوئی تھی۔

کمرے کی دہلیز پر کھڑا خود سناکت سازر غون کو دیکھ رہا تھا۔

وہ مسکرائی۔

لیکن یہ مسکراہٹ عارضی ہی ثابت ہونے والی تھی۔

بخت تم کب آئے۔

آغا جی بھی پریشانی سے بولے۔

www.novelsclubb.com

وہ جواباً سرد نظروں سے آغا جی کو دیکھتا پھر زر غون پر نظریں اٹکا گیا تھا۔

ہم آپکے بارے میں تو بات نہیں کر رہے تھے ہم تو اپنی بات کر رہے تھے کیوں آغا

جی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ آغا جی سے تصدیق چاہتی اسکے قریب آنے لگی تھی جب وہ ایک دم سے ہاتھ اٹھا گیا تھا۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی۔

تم نے میرے ساتھ رہنے کے لیے شرط رکھی تھی مطلب ثابت ہو گیا اذ لان بخت کا وجود اس لائق ہی نہیں کے اُس کے ساتھ رہا جائے۔
وہ بھینے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

آغا جی اور زر غون کا وجود پتھر ہوا تھا۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں جیسے آپ سوچ رہے ہیں۔

وہ بھوکھلا کر کہتی ہوئی ایک دم سے اسکے قریب آئی۔

وہ مسکرایا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

لیکن یہ مسکراہٹ کتنی افیت میں ڈھلی ہوئی تھی آغا جی سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا

بخت بات سنو تمہارے سننے سمجھنے کا نظریہ غلط ہے تم بات کو ٹھیک سے سمجھ نہیں پا رہے بیٹا ایک بار میری بات سن لو پھر کچھ اخذ کرنا۔

آغا جی سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے قریب آئے۔

وہ سرد نظروں سے زر غون کو دیکھتا رہا۔

تم مجھ سے الگ ہونے کے لیے دو ماہ میرے ساتھ رہی واوا۔

وہ سرد لہجے میں کہتا مسکرایا۔

اذلان بخت کا وجود اتنا کم تر تو نہیں جس کے ساتھ رہنے کے لیے تم شرطیں لگاتی

پھروں خوش رہو یہاں، مجھے اپنی یہ بھولی بھالی شکل مت دیکھانا۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں کہتا ہوا پلٹا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دونوں ساکت سے کھڑے رہ گئے۔

زر غون پیچھے جاوے وہ غصے کا تیز ہے غصے میں تو وہ کسی کی بات بھی نہیں سنتا۔

آغا جی پتھر کی مورت بنی زر غون کو ہلاتے ہوئے بولے۔

وہ چونک کر آغا جی کو دیکھتی ہوئی بخت کے پیچھے تیزی سے بھاگی تھی۔

وہ تیز قدموں سے اپنے لان میں پہنچ چکا تھا جب وہ ایک دم سے اس کے سامنے آئی
لہنگا چولی ابھی بھی وجود کا حصہ تھے۔

وہ پھولے ہوئے سانسوں سے اس کے سامنے تھی۔

بخت دانت پر دانت جھاتا اس کے قریب سے گزرنے لگا تھا جب وہ اس کی بھاری کلائی
اپنے دونوں ہاتھوں میں جھکڑ چکی تھی۔
www.novelsclubb.com

آپ میری بات سن لیں نا پلیز میں تو مزاق کر رہی تھی آغا جی سے۔

وہ پھر سے اس کے سامنے آتی ہوئی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

میری ایک بات کا سچ سچ جواب دینا کیا آغا جی نے تمہیں مجھ سے طلاق کا لالچ دے کر میرے ساتھ دو ماہ رہنے کو نہیں کہا تھا۔

وہ چپ ہوئی۔

زر غون مجھے دھوکے سے سخت نفرت ہے یہ میری بات یاد رکھنا۔

وہ غصے سے چلایا تھا۔

انہوں نے مجھے آپکے ساتھ دو ماہ رہنے کا کہا تھا لیکن۔۔۔۔۔

وہ ابھی بات کمپلیٹ بھی نہیں کر سکی تھی کہ وہ اپنا بازو درشتگی سے اسکے ہاتھوں سے کھینچ چکا تھا۔

بس اس سے زیادہ کچھ مت کہنا اور نا کبھی میرے سامنے آنا۔

وہ غصے سے کہتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھتا تھا۔

کیوں نا آؤں میں آؤں گئی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ بھی غصے سے بولی۔

وہ رکا تھا۔

پھر اسے تندہی سے دیکھتا وہ گاڑی میں بیٹھتا زور سے دروازہ بند کرتا ہوا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

آپ ایک بار بات تو سن لیں آپ ایسے نہیں جاسکتے سمجھے آپ۔
وہ اسکی گاڑی کے سامنے آتی ہوئی غصے سے بولی۔

وہ ہونٹ بھینچے نظریں اسی پر جمائے گاڑی کو پیچھے کی طرف ریورس کرتا گیا وہ ایک دم سے اسکے قریب سے گاڑی گزار لے گیا تھا وہ سرعت سے پیچھے ہوئی تھی ورنہ وہ تو آج اسے ٹکڑ بھی مار سکتا تھا۔

وہ روئی۔

یہ کیا ہو گیا ہے۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اپنا لرزتا وجود لیے وہی بیٹھ گئی تھی آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔۔

چچ، بے چاری اکیلی ہی رہ گئی بڑا غرور تھا نا تمہیں اب دیکھو فرش پر مل گیا تمہارا
سو کا لڈ غرور۔۔

زرش کی طنزیہ گفتگو پر وہ ایک جھٹکے سے اسکی طرف مڑی تھی۔

آنسو صاف کرتی وہ

کھڑی ہوتی ہوئی اسکے قریب آئی۔

اللہ نا کرے میں اکیلی ہوں وہ میرے ہیں اور میرے ہی رہیں گئی زرش باجی وہ مان
جائیں گئے ایک دو گھنٹے تک۔۔

وہ کہتی ہوئی اسکے قریب سے گزرنے لگی تھی جب زرش نے اسکی کلائی ایک جھٹکے
سے ہاتھ میں لی۔۔

وہ ایک نظر کلائی کو دیکھتی ہوئی زرش کو دیکھنے لگی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فقط دو ماہ رہی ہو تم اسکے ساتھ اور میں ایک سال تم سے بہتر جانتی ہوں اذلان کو
ایک بار جو اسکا بھروسہ اٹھ جائے تو پھر وہ اس وجود کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتا اب تو
تمہیں یو نہی رہنا ہوگا۔

ذرش نے مسکرا کر اسکے زخموں پر نمک چھڑکنا چاہا۔

وہ مسکرا دی۔۔

کسی کو جاننے یا سمجھنے کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے زرش باجی آپ رہی ہوں گئی
ایک سال لیکن میں بخت کو آپ سے بہتر جانتی اور سمجھتی ہوں وہ مجھ سے عشق
کرتے ہیں اور جس سے عشق کیا جائے اسکی ساری خطائیں معاف کر دی جاتیں ہیں
آپ نہیں سمجھیں گئی عشق محبت یہ آپکی سمجھ سے پر اں ہیں۔۔

وہ ایک جھٹکے سے کلائی چھڑاتی ہوئی کہتی آگے بڑھی پھر رکی۔

جلنا چھوڑ دیں ورنہ یہ حسد کی آگ آپکو ایک دن جلا کر راکھ کر دے گی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سرد لہجے میں کہتی وہی بخت منشن کی طرف دوڑی تھی۔

زرش پیچھے غصے سے مٹھیاں بھینچتی رہ گئی۔

////////////////////////////////////

ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیور کرتا دوسرے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر جمائے وہ گاڑی کو فل سپیڈ پر چھوڑے ہوئے تھا۔

آنکھیں حد سے زیادہ سرخ تھیں۔

گاڑی کو سنسان راستے پر روکتا وہ باہر نکلتا ہوا گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

آہہہہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بلند آواز میں چیختا ہوا گاڑی پر مکے پر مکہ برسانے لگا تھا۔

حالت دیوانوں سی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیا اسکی بیوی اسے چھوڑنے والی تھی کیا وہ کسی عورت کے لیے اہم نہیں تھاتین
عورتیں اسکی زندگی میں آئیں اور تینوں نے ہی اسے دھوکہ دیا۔۔
ایک گاڑی جو کب سے اسکی تاک میں تھی وہ بھی رکی تھی کچھ فاصلے پر۔
اس میں سے تین چار آدمی نکلتے اسکی طرف بڑھے تھے ہاتھوں میں لوہے کے
ڈنڈے تھے۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھی فاطمہ کو دیکھے جارہا تھا جس سے وہ بے چین سی تھی۔
حنان مجھے چیلنج کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

وہ مسکرایا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ابھی مجھے دیکھ تو لینے دیں میرا دل ہی نہیں بھر رہا آپکو دیکھ دیکھ کر من کر رہا ہے
آپ ایسے ہی بیٹھی رہیں اور میں آپکو دیکھتا رہوں۔

وہ اسکا سر دہاتھ ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔

جس پر فاطمہ کا دل بے ساختہ زوروں سے دھڑکا تھا۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی جواب اسکا سانولا ہاتھ ہونٹوں سے چھو کر آنکھوں پر رکھ
چکا تھا۔

وہ اسکی حیرانگی پر مسکرایا۔

آپ میری محبت ہیں میری میری محبت کی حقدار۔

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا تھا کہ فاطمہ بامشکل سن پائی۔

فاطمہ تو حیرت زدہ سی تھی وہ چھوٹا سا لڑکا تو اسے شروع سے ہی پسند تھا اپنی ریزرو

طبیعت کے باعث، بات کرتا تو باوقار طریقے سے کرتا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

فاطمہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے ٹپ ٹپ کئی آنسو حنان کے انگلیوں پر گرے تھے۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

فاطمہ آپ کیوں رو رہی ہیں پلیز آپ اس طرح رو کر مجھے پریشان مت کریں میں آپکو دکھی نہیں دیکھ سکتا۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

جس پر وہ آنسو انگلیوں سے صاف کرتی ہوئی سر ہلا گئی۔

آپ چہنچ کر لیں تھک گئی ہوں گئی اس بھاری ڈریس میں۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ہاتھ کی پشت پر تھپکی دیتا ہوا بولا۔

وہ اسے دیکھتی سر ہلا گئی رف سے حلیے میں وہ بہت پیار لگ رہا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اٹھنے لگی تھی بیڈ سے جس پر پاؤں میں پہنی پائل اور ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں بیک وقت کھنک اٹھیں تھیں۔

جس پر حنان نے چونک کر اسکی کلائیوں میں پہنی ڈھیروں ریڈ چوڑیاں دیکھیں۔۔

وہ کھڑی ہوتی بیگ کی طرف بڑھی تھی جب حنان سر جھکٹا ہوا سے روک گیا۔

میں نکال دیتا ہوں۔

وہ بیگ کو سیدھا کرتا ہوا بولا۔

جس پر وہ گھبرائی بیگ میں اسکی پرسنل چیزیں بھی تو تھیں۔

میں خود نکال لیتی ہوں آپ رہنے دیں۔

وہ تیزی سے کہتی ہوئی بیگ اسکے ہاتھ سے لے کر گھسیٹتی ہوئی صوفے کے قریب لی گئی۔

وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتا مسکرایا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ایک نظر اسے دیکھتی بیگ میں سے کوئی ایزی سا سوٹ نکالنے لگی۔

وہ کپڑے پکڑتی واش روم کی طرف تیزی سے گئی تھی اسے اسکی لودیتی نظریں پریشان کر رہیں تھیں۔

اسکے جانے کے بعد حنان مسکرا دیا۔

وہ سیلوز کمنیوں تک موڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

وہ چینج کر کے جب باہر آئی تو روم خالی تھا۔

وہ گہرا سانس لیتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی ہی تھی جب وہ اسکے لیے دودھ اور بریڈ لے آیا تھا

www.novelsclubb.com

وہ اسکے ہاتھ میں یہ سب دیکھ کر حیران ہوئی۔

میراجت ہوتا از فائزہ احمد

زرغوں آپنی کہہ رہی تھیں آپ نے کچھ نہیں کھایا کچھ کھا کر سوئیں پہلے ہی اتنی دہلی
پتلی سی ہیں آپ، ایسے اگر کھانے سے جی چھڑاتی رہیں تو مجھے آپکو دور بین لگا کر
دیکھنا پڑے گا۔

وہ بریڈ کا ٹکڑا ہاتھ میں لیتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

بہت سے آنسو اس نے اپنے اندر ہی کہی اتارے تھے ایسی فکر اسے صرف اپنے بھائی
سے ہی تو ملی تھی۔

حنان بریڈ کا ٹکڑا دودھ میں بھگیو کر اسکے ہونٹوں کے نزدیک لے گیا تھا۔

میں خود!

وہ کہتے ہی بریڈ لینے کے لیے ہاتھ بڑھائی تھی جب وہ مسکرایا۔

کیا آپ میرے ہاتھ سے کھانا پسند کریں گئیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

گھمبیر لہجے میں وہ بہت آس لیے اس سے پوچھ رہا تھا جس پر وہ بنا اسے کچھ کہے
صرف ہونٹ کھول گئی تھی۔۔

حنان نے دھیمی مسکان سے بہت آہستہ سے وہ بریڈ کا ٹکڑا اسکے منہ میں ڈالا تھا۔۔
فاطمہ کے خوبصورت نقوش میں ایک ہلکی سی مسکان ڈھلی تھی۔۔

وہ زرغون کا ہنی تھا جسے اپنے سے وابستہ رشتوں کو نبھانا بہت اچھے سے آتا تھا۔

.....

زرغون کمرے میں آتی اپنا موبائل پکڑتی اسکا نمبر ملا گئی۔۔

فون کی بیل تو جا رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دور سنسان سڑک پر ایک زخمی وجود سڑک پر پڑا ہوا تھا پاس پڑا فون دھڑ دھڑنچ رہا

تھا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

یا اللہ انہیں اپنی حفاظت میں رکھنا یہ میرادل کیوں اتنا گھبرا رہا ہے یا الہی خیر کرنا ان پر۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بڑبڑاتی تھی۔۔۔

اللہ ان کے دل سے میرے لیے آئی بدگمانی دور کر دے میں نہیں سہہ سکتی انکی بے رخی۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی۔

.....

اُن آدمیوں نے پیچھے سے اس پروار کرنے شور کر دیئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ سر پر ہاتھ رکھتا ہوا لڑکھڑا کر پلٹا تھا۔

جہاں تین چار موٹے تازے آدمی کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں لوہے کے سریئے تھے۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

بخت نے منہ پر آتا خون بے ساختہ ہاتھوں سے چھوا تھا۔

پھر افیت سے مسکرا دیا وہ مر بھی جاتا تو کون تھا جو اسکے لیے روتا ایک بہن اور ایک بیٹی، بیٹی چھوٹی تھی بھول ہی جاتی اسے آہستہ آہستہ اور بہن بھی کچھ عرصے میں بھول جاتی اس نے جی کر بھی کیا کرنا تھا۔

وہ افیت سے سوچتا ہوا مسکرایا تھا۔

مار لو جتنا مار سکتے ہو۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

ان آدمی نے اس پر تار بڑ توڑ ڈنڈے برسائے شروع کر دیئے تھے۔

گھٹنوں کے بل نیچے گرتا وہ کراہا تھا کہ سارا وجود خون میں لت پت تھا۔

وہ اسے مار کر گاڑی میں بیٹھے وجود کے پاس آئے۔

سر بہت مارا ہے اسے ہماری رقم۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ان آدمیوں نے گاڑی میں بیٹھے وجود سے پیسوں کا مطالبہ کیا۔
شہباز نے مسکراتے ہوئے رقم انکی طرف اچھالی اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا

"زر غون تم میری ہونا مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاو گئی نا"
بے ہوش ہونے سے پہلے وہ یہی الفاظ بار بار دہرا رہا تھا۔

آغا جی کو فون آیا تھا بخت کے نمبر سے کہ اسے زخمی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا ہے

پورے گھر میں کھلبلی مچ گئی تھی۔
www.novelsclubb.com

زر غون کے قدموں کے نیچے سے تو زمین ہی نکل گئی تھی۔

وہ اپنی جگہ ساکت سی بیٹھی رہ گئی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

آغا جی، خاقان صاحب، نوید اعظم صاحب حنان خیام سب ہسپٹل بھاگ گے تھے۔

اسے آئی سی او میں رکھا گیا تھا کہ وہ شدید زخمی تھا خون بھی کافی بہہ چکا تھا۔
حنان کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اتنے بھرپور مرد کو یوں پٹیوں میں جھکڑا دیکھ کر۔

ڈاکٹر نے اسکی حالت سیریس بتائی تھی۔۔
جس پر سب پریشانی سے کوریڈور میں چکر لگا رہے تھے بیٹھا تو کسی سے جا ہی نہیں رہا تھا۔۔



میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ، زرغون ساکت سی لاونج میں بیٹھی تھیں ساتھ بڑی حویلی کی خواتین بھی
تھیں رقیہ دادی اور فاطمہ کے تو آنسو ہی خشک نہیں ہو رہے تھے جبکہ وہ خشک
آنکھوں میں ویرانی لیے چپ چاپ سی تھی۔
مجھے ہسپٹل جانا ہے۔

وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔
زرغون بیٹا تمہارے آغا جی نے منع کیا ہے ہسپٹل میں کسی بھی عورت کو آنے سے
بخت ٹھیک ہو جائے گا ہم پھر چلے گئے۔۔۔
رقیہ دادی نے اسے پکڑ کر سمجھانا چاہا تھا۔

جواباً وہ انہیں سپاٹ نظروں سے دیکھتی ہوئی ان سے اپنا بازو چھڑاتی ہوئی باہر کی
طرف بھاگی تھی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

سب پریشانی سے اسکے پیچھے بھاگیں لیکن وہ تب تک بنا کسی ڈرائیور کو لیے خود گاڑی سٹارٹ کرتی مین گیٹ سے تیزی سے باہر نکل گئی تھی۔

سب پیچھے حیرت و پریشانی سے کھڑیں رہ گئیں۔۔

گاڑی کو فل سپیڈ پر چھوڑے وہ ہسپٹل کی طرف جارہی تھی راستوں سے وہ واقف ہو چکی تھی آغا جی اور بخت کو عورتوں کا گاڑی ڈرائیور کرنا پسند نہیں تھا تو وہ نہیں کرتی تھی اسے کچھ خاص شوق بھی نہیں تھا لیکن وہ ڈرائیونگ بہت بہترین کرتی تھی۔

آدھے گھنٹے میں وہ ہسپٹل کے سامنے تھی۔

گاڑی کو پارکنگ میں پارک کرتی ہوئی وہ عجلت سے اندر کی طرف دوڑی۔

نیلی چادر سر سے اتر کر کندھوں پر آچکی تھی۔

آنکھیں خشک تھیں تو ہونٹ لرز رہے تھے وہ بھاگتی ہوئی ریسپشن پر آئی تھی۔

وہاں بیٹھے لڑکے سے معلومات لیتی وہ لفٹ سے سیکنڈ فلور پر آئی تھی یائیں کوریڈور کی طرف مڑتی ہوئی وہ بھاگ رہی تھی کتنے آتے جاتے لوگوں سے وہ ٹکرائی تھی بنا ان سے کوئی ایکسیوز کیے وہ بھاگتی ہوئی سامنے کھڑے حنان کے پاس آئی تھی جو ڈاکٹر سے ضروری بات چیت کر رہا تھا۔

حنان کیسے ہیں وہ کہاں ہیں وہ پلیر مجھے ان کے پاس لے جاو ورنہ تمہاری آپ کی دل کی دھڑکن رک جائے گی۔

وہ اسکے قریب آتی ہوئی بنا کے بھرائے ہوئے لہجے میں بولے گئی تھی۔

آپ ہوش میں آئیں بھائی اب بہتر ہیں بلکہ خوشخبری ہے ڈاکٹر نے انہیں آئی س او سے روم میں شفٹ کر دیا ہے ڈاکٹر کہہ رہے تھے بہت ول پاور والے ہیں بخت بھائی، روم نمبر 90 میں چلی جائیں بھائی وہی ہیں چاچو وغیرہ اور آغا جی بھائی کا صدقہ وغیرہ دینے گے ہیں ابھی آجائیں گے آپ تب تک جلدی سے بھائی سے مل لیں

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

حنان بھی پھولی ہوئی سانسوں سے بنار کے بولتا زرخون کا ماتھا چوم گیا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی کوریڈور کی طرف بھاگی گئی تھی۔

دروازے کے سامنے رکتی وہ خود میں ہمت مجتمع کرتی ہوئی اندر آئی۔

زرخون کا دل دھک سے رہ گیا۔

سامنے پڑا شاندار شخص پیٹوں میں جھکڑا ہوا تھا ایک ہاتھ میں بلیڈ کی ڈریپ تو دوسرے میں انجیکشن کی ڈریپ لگی ہوئی تھی۔

سر پر پٹیاں ٹانگوں پر پٹیاں۔

کب سے خشک ویران آنکھیں ایک دم سے برسنے لگیں تھیں۔

وہ اب دھیمے قدموں سے اسکے پاس آتی ہوئی ہچکیوں سے رونے لگی تھی اسے ایسا

لگ رہا تھا جیسے تکلیف میں وہ نہیں وہ خود ہو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

غصے میں آکر وہ خود کے گال پر ایک زوردار تھپڑ جھڑچکی تھی یہ سزا تھی اس شخص کو تکلیف دینے کی۔

آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں بھلے مجھے معاف نا کرے گا لیکن آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی میں چاہتی ہوں آپ مجھے ڈانٹے مجھے ماریں جو چاہے سزا دے لیں لیکن ٹھیک ہو جائیں پلیز زز۔

وہ اسکا ہاتھ ہونٹوں پر رکھے بولے جارہی تھی جس سے بے ہوش پڑے وجود کی پلکیں آہستہ سے حرکت میں آئیں تھیں۔

زر غون تو مر جائے گئی اگر آپ کو کچھ ہوا تو مجھے ایسا لگ رہا ہے میرا وجود میرا رہا ہی نا ہو یہ تو آپ کا تھا بخت میں آپ سے الگ ہو ہی نہیں سکتی۔

وہ اس کے سرد ہاتھ پر ہونٹ رکھے روتے ہوئے بولے جارہی تھی جب وہ چونکی تھی۔ وہ کچھ بڑبڑا رہا تھا جس کی سمجھ اسے نہیں آرہی تھیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ مسکرا دی۔

اسکے بخت کو ہوش آچکا تھا۔

آپ کو کچھ ہو نہیں سکتا۔

وہ اسکی انگلی کو ہونٹوں سے لگاتی ہوئی بولی۔

آپی بھائی سے مل لیا ہو تو آپ گھر چلی جائیں ڈاکٹر نے بھائی کو ریلکس رکھنے کا بولا ہے

حنان اندر آتے ہوئے بولا۔

وہ سر ہلاتی آنسو صاف کرتی ہوئی اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

اکیلی آئیں ہیں یا ڈرائیور کے ساتھ۔

حنان نے اسکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اکیلے۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ کہتے ہوئے ساکت پڑے وجود کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔

حنان گہری سانس ہوا میں خارج کرتا اسکے پیچھے گیا۔

آپی میں چھوڑ آتا ہوں آپکو۔

حنان نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

وہ جواباً سر ہلا گئی۔

حنان نے تاسف سے اسکے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

وہ لڑکی ایسی تھی کہ وہ ہنستی ہنساتی ہی اچھی لگتی تھی۔

حنان وہ کب تک ٹھیک ہوں گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ پریشانی سے بولی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ڈاکٹر کہہ رہے تھے جلد ہی وہ صحت یاب ہوں گئے خاقان چاچو اور پاپا کو تو پولیس اسٹیشن سے کال آئی تھی تو وہ وہی گئے ہیں آتے ہوں گئے جس نے بھائی پر حملہ کیا ہے اسے چھوڑیں گئے نہیں ہم،

ابھی میڈیا آئی تھی بہت مشکل سے انہیں یہاں سے بھیجا ہے پھر پولیس کی بھاری نفری آئی تھی انکو اُری کر کے چلے گئے ہیں۔

وہ گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا اسے بتا رہا تھا جو آنکھوں میں آئی نہی پیچھے دھکیلتی ہوئی سر ہلا گئی تھی۔

آپی پلیزز حوصلہ رکھیں ایسے تو آپ بیمار ہو جائیں گئیں۔

حنان نے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اب وہ ہونٹ بھیج کر رہ گئی تھی۔

ہنہ کو نہیں بتایا گیا تھا اسے یہی کہا گیا تھا کہ اسکے بابا جان اسلام آباد گئے ہیں۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی نے ہسپتال سے آکر سب غربا میں کافی پیسے بانٹے تھے اسکے نام پر۔
گھر میں سار سارا دن لوگ آتے جاتے رہتے تھے اسکی عیادت کے لیے۔
آج تین دن ہو گئے تھے اسے ہسپتال میں۔

شملہ پھپھو، فاطمہ اور رقیہ دادی گئیں تھیں ہسپتال میں اس سے ملنے، انہوں نے
آکر زرغون کو تسلی دی تھی کہ وہ اب پہلے سے کافی بہتر ہے۔۔
وہ بیڈ پر بیٹھی سامنے لگی اسکی اور اپنی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔
پھر وہ مسکرا دی۔

اسے دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com
اس نے ملگجے سے کپڑے پہن رکھے تھے کرلی بالوں کا گول مول سا جوڑا تین چار
سے بنا ہوا تھا۔

آنکھیں رو رو کر سوچ چکیں تھیں کھانے کی دیوانی لڑکی کو کھانا پینا بھولا ہوا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چونکی باہر بہت سی گاڑیوں کے رکنے کی آوازیں آئیں تھیں۔

وہ بیڈ سے اترتی ہوئی کھڑکی میں آئی جہاں نیچے کا منظر بڑا واضح تھا۔

گاڑی سے نکلتا وجود اسکے خون کی گردش کو تیز کر گیا تھا۔

وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی۔

جو خیام کا ہاتھ پکڑے گاڑی سے باہر نکل رہا تھا۔

وہ مسکرا کر باہر کی طرف دوڑی تھی دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالے وہ بھاگتی جا رہی تھی

وہ ہال میں اینٹر ہو چکا تھا ماتھے پر اور ہاتھوں پر پٹیاں تھیں۔

وہ سیڑیوں سے اترتے وجود کو دیکھ کر وہی تھم گیا تھا۔

اجڑی ہوئی حالت آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے وہ پہلی سیڑی پر ہی رک چکی تھی

وہ خود پر قابو پاتا صوفے پر بیٹھا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ بھاگ کر اسکے لیے اپیل جو س لے آئی تھی۔

بچے مجھے کسی چیز کی طلب نہیں میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔

وہ فاطمہ سے پیار سے کہتا ہوا کھڑا ہوا۔

بھائی آدھا ہی پی لیں میری خاطر۔

فاطمہ نے دھندلائی ہوئی نظروں سے اپنے بھائی کے دراز قد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جس پر وہ ہلکی مسکان سے اسکے ہاتھ سے جو س لیتا ایک ہی سانس میں پی چکا تھا۔

اب خوش۔

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوا آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

ساتھ حنان اور خیام بھی بڑھنے لگے تھے جب اس نے ہاتھ سے انہیں وہی رکنے کا

اشارہ کیا۔

میں خود جاسکتا ہوں ڈونٹ وری ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا تم لوگوں کا بھائی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ان سے سنجیدگی سے کہتا وہ سیڑیوں کی طرف بڑھاتا تھا۔
زر غون کے قریب آتا وہ ایک دوپل کے لیے رکاس کا چہرہ دیکھتے رہا پھر اوپر کی طرف
چلا گیا تھا۔

زر غون لرزتے وجود سے پلٹ کر اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

کیا آپی اور بھائی میں کوئی اختلافات چل رہا ہے۔

حنان زر غون کا چہرہ دیکھتا پریشانی سے سوچ کر رہ گیا۔

آپکے لیے چائے لاؤں۔

فاطمہ نے اسے اپنی جگہ جمے دیکھ کر آہستگی سے پوچھا۔

نہیں ابھی نہا کر فریش ہوں گا پھر آپکے ہاتھوں کی چائے پیئوں گا۔

وہ اس سے دھیمے لہجے میں کہتا ہوا پلٹ گیا۔

زر غون بھا بھا بھی بھائی کے پیچھے جائیں نا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ نے اسے ساکت کھڑا دیکھ کر کہا۔

وہ چونک کر فاطمہ کو دیکھتی ہوئی سر ہلا گئی پھر اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

کیا بھائی اور بھابھی میں کوئی ناراضگی چل رہی ہے۔

فاطمہ نے دھڑکتے دل سے سوچا تھا ہنہ کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں تو وہ بورڈنگ سکول چلی گئی تھی کہ یہاں کوئی اتنا اچھا سکول نہیں تھا کہ وہ اپنے بیٹی کو یہاں پڑھاتا لیکن وہ گاؤں میں ایک اچھا سکول اور ایک بہت بڑا ہسپتال بنانا چاہ رہا تھا اپنی زمینوں پر۔۔

وہ چیئنج کر کے بیڈ پر دراز تھا جب وہ اسکے لیے دودھ لے کر آئی تھی۔

اس نے دودھ اسکے ہاتھ سے لے کر پی لیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آج چار دن سے وہ یہی کر رہا تھا اسکے ساتھ بنا اس پر غصہ کیے وہ اس کے ہاتھ سے چیزیں لے لیتا تھا لیکن نا اسے دیکھتا تھا نابات کرتا تھا زرخون خود بھی خود میں اتنی ہمت نہیں لا پار رہی تھی کہ اس سے بات کر سکے۔

وہ اب بیڈ کی پائنٹی پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ وہ نظریں گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر جمائے ہوئے تھا۔

اب وہ کافی بہتر تھا چل پھر بھی ٹھیک سے لیتا، اور اپنا کام بھی خود کر لیتا تھا۔ وہ کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد کمرے سے چلی گئی تھی۔

اسکے کمرے سے جاتے ہی لیپ ٹاپ بیڈ پر پٹختا وہ لب بھینچتا ہوا سینہ مسلنے لگا تھا۔

وہ اس لڑکی کو جب تک تکلیف دیتا تھا سینے میں کہی درد سا اٹھنے لگتا تھا۔

وہ اس سے نہیں خود سے ناراض سا تھا۔

تب ہی اسکا فون بجاتا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

فون پر نمبر دیکھ کر وہ طنز سے مسکرایا پھر موبائیل کان سے لگا گیا تھا۔

کیسے ہوا ذلان بخت لشاری۔

شہباز کی طنزیہ آواز پر وہ لب بھینچتا مسکرایا۔

اللہ کا شکر ہے۔

وہ سر دلہجے میں بولا۔

سنا ہے کچھ دنوں پہلے تم پر کسی نے اٹیک کروایا تھا،

چچ آفسوس ہوا اتنے بڑے سیاست دان پر حملہ اور سیاست دان کو دیکھو مار کھا کر گھر

بیٹھا ہوا میں تو تمہیں بہت بہادر سمجھتا تھا لیکن تمہیں تو چھوٹے موٹے غنڈے مار

www.novelsclubb.com

کر چلے گئے۔

شہباز نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسکے زخموں پر نمک چھڑکنا چاہا تھا

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

ہا ہا شہباز رائیس تمہارے چھوٹے موٹے غنڈے بھلا میرا کیا بیگاڑ سکتے تھے یہ تم بھی جانتے ہو اس لیے قہقہہ لگانا بند کرو اور مطلب کی بات پر آؤ۔

سپاٹ انداز میں کہتا وہ آخر میں مسکرایا تھا۔

شہباز رائیس نے غصے سے دانت پیسے۔

مطلب کی بات تمہارے فائدے کی ہے اگر تم چاہو تو کہو۔

شہباز رائیس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

تم اور کسی کے فائدے کی بات کرو امپو سبل خیر کہو میرے پاس ٹائم نہیں ہے تم جیسوں کے لیے۔

میں تمہیں اپنے گاؤں سمیت دوسرے گاؤں سے بھی ووٹ دلواسکتا ہوں اگر تم میری ایک شرط مان لو تو۔

شہباز رائیس نے مسکراتے ہوئے آخر میں سسپنس سے کھیلنا چاہا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تمہارے پاس فالٹو ٹائم ہو گا میرے پاس نہیں اس لیے اب اگر مجھے کال کی تو ہڈیاں
توڑ دوں گا میں تمہاری،

اور تمہیں تو تمہارے خاندان والے ووٹ نادیں چلے ہو اذلان بخت کو ووٹ
دلوانے اپنی اوقات میں رہا کرو۔

طنز سے کہتے ہوئے وہ شہباز رائیس کی اچھی خاصی مٹی پلید کر گیا۔ تھا۔

جس پر شہباز رائیس نے اسے دل ہی دل میں ہزاروں گالیوں سے نوازا تھا۔

میں چاہتا ہوں تم اپنی بیوی کو ایک رات کے لیے۔۔۔۔۔

شہباز رائیس زبان کھینچ لوں گا میں تمہاری کتے اب دیکھو میں کرتا کیا ہوں تمہارے

ساتھ بغیر انسان اب بچ کر دیکھو اذلان بخت سے۔۔۔

وہ فون میں چلاتا ہوا موبائیل کو دیوار پر مار چکا تھا۔۔

گہرے گہرے سانس لیتا وہ بیڈ سے اٹھا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

دوسرے فون میں نمبر ڈائل کیا کسی کا۔

ہیلو اذ لان بخت لاشار سپیکنگ بات سنو کیا احمد کو چھوڑ دیا ہے۔

ہاں صاحب اسے تو اگلے دن ہی چھوڑ دیا تھا۔

آگے سے کسی نے اسکی بات کا جواب دیا تھا۔

دوسری بات سنو شہباز رائیس کے چھوٹے بھائی کو آج پکڑ لوز میجنوں سے آتا ہی ہو گا ابھی پکڑو اسے اور میرے ٹھکانے پر رکھنا اسے۔

کہتے ہی وہ فون بند کر چکا تھا۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتا خود پر کنٹرول کرنے لگا تھا۔

شہباز رائیس بہت لاڈلہ ہے نا تمہیں اپنا بھائی اب مزہ چکھو افیت میں رہنے کا۔

کہتے ہی وہ واش روم آیا شاور کے نیچے کھڑا ہوتا وہ خود پر شاور کھول چکا تھا۔

اسکی بات اسے بھول نہیں رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جان سے مار دوں گا تمہیں میں خبیث انسان۔

وہ دیوار پر مکے پر مکہ برساتا ہوا چلایا تھا۔

////////////////////////////////////

فاطمہ اس دن سے یہی تھی کہ گھر میں ہر وقت اذلان بخت کی عیادت کے لیے لوگ آتے جاتے تھے زرغون یہ سب اکیلے نہیں دیکھ سکتی اس لیے فاطمہ بھی اسی کے ساتھ تھی۔۔۔

وہ جو س پی رہی تھی جب اسے ایک دم سے ابکائی تھی وہ منہ پر ہاتھ رکھے واش روم کی طرف بھاگی تھی۔

چائے پیتی فاطمہ پریشانی سے اٹھی تھی۔

اوپر کھڑا اذلان بخت پریشان ہوا تھا۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ واش بیسن پر جھکی قے پر قے کرتی جا رہی جب فاطمہ نے پریشانی سے اسکی پیٹھ سہلائی تھی۔

کیا ہوا ہے بھابھی آپکو۔

فاطمہ نے اسے ٹاول دیتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

پتا نہیں یا ایک دو دن سے ہر کھانے والی چیز دیکھ کر جی متلانے لگتا ہے۔

وہ منہ صاف کرتی ہوئی پریشانی سے بولی تھی۔

فاطمہ بھی پریشان ہوئی۔۔۔

جبکہ دروازے میں کھڑے وجود نے بڑی گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا تھا۔

زر غون نے منہ صاف کرتے ہوئے سر اٹھا کر دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے بخت کو

دیکھا جو کمر پر ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زر غون کے دیکھنے پر وہ ہونٹ بھینچتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون کے چہرے پر ایک دم سے تکلیف چھائی تھی۔

فاطمہ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

زر غون بھا بھی اگر کوئی مسئلہ چل رہا ہے آپ دونوں میں تو پلیز زرا سے سلو کر لیں
میں کافی دنوں سے دیکھ رہی ہوں آپ اور بھائی ایک دوسرے سے بالکل بھی بات
نہیں کرتے ایسا کیوں ہے۔

فاطمہ نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

تمہارے بھائی میری ایک بے وقوفی کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہیں میں بھی نہیں
منار ہی میں چاہتی ہوں وہ میرے پاس آئیں میرے پاس بیٹھیں میرا ہاتھ تھامے
اور کہیں زر غون کیا تمہیں میرا ساتھ دل و جان سے قبول ہے۔

وہ کسی جادوئی لمحے میں کھوئی ہوئی بول رہی تھی۔

فاطمہ ٹکٹکی باندھے اس دیوانی لڑکی کو دیکھتی جا رہی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اور میں کہوں اس دنیا میں اور اس ابدی دنیا میں آپکی زرغون کو آپکا ساتھ دل و جان سے قبول ہے۔

وہ دھیمی مسکان سے بولی۔

جس پر فاطمہ نے رشک سے سیڑیوں پر کھڑے اپنے بھائی کو دیکھ جو فاطمہ کے دیکھنے پر باہر نکل گیا تھا سلیوز کمنیوں تک موڑتا ہوا وہ ایک نظر اسے دیکھتا باہر نکل گیا تھا۔ زرغون کا دل دھڑک اٹھا تھا اسے دیکھ کر۔

بات سنو کہی انہوں نے میری باتیں تو نہیں سن لیں۔

زرغون نے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر فاطمہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جس پر فاطمہ نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے صوفے کی بیک سے سرائگایا دل پھر
سے ادا اس ہو چکا تھا وہ اسکے حصار میں سونا چاہتی تھی اس سے ڈھیڑوں باتیں کر کے
اس کی ناک میں دم کر دینا چاہتی تھی لیکن وہ تو سے دیکھتا تک نہیں تھا۔
اسلام علیکم آپی!

حنان کی بھاری آواز پر وہ آنکھیں کھولتی ہوئی مسکرا کر اپنے بھائی کی طرف متوجہ
ہوئی جبکہ فاطمہ نے کھینچ کر دوپٹہ اپنی پیشانی پر درست کیا تھا۔
حنان مسکرا دیا اپنی بیوی کی اختیاط پر۔
کیسی ہیں آپ اور بھائی کہاں گے ہیں۔

www.novelsclubb.com
وہ فاطمہ کے ساتھ بیٹھتا ہوا زر غون سے بولا۔

فاطمہ کا دل دھڑکا تھا اسکا کندھا اپنے کندھے سے مس ہوتے دیکھ کر۔
وہ تھوڑا سا دوسری سائیڈ کھسکی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

میں تو ٹھیک ہوں۔

وہ منہ بنا کر بولی۔

بھائی آفس گئے ہیں دراصل وہاں سے فون پر فون آرہے تھے شاید کوئی باہر سے کلائنٹ آئے ہیں جو بھائی سے آفس میں ملنا چاہ رہے تھے۔

فاطمہ نے حنان کے سفید ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا پھر وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی جو سانولے سے پتلے لمبے تھے۔
وہ احساس کمتری کا شکار ہونے لگی تھی۔

حنان نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر مسکرا دیا۔

زرغون انہیں تنہائی فراہم کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

فاطمہ !

فاطمہ جواٹھ کر کچن کی جانب جانے لگی تھی حنان کے پکارنے پر رکی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

جی۔

وہ اسکی طرف پلٹتی ہوئی نرم لہجے میں بولی۔

آپ آج ہمارے روم میں سوئیں گئی میں آپ سے ہزاروں باتیں کرنا چاہتا ہوں
کچھ آپکی سننا چاہتا ہوں کچھ اپنی سننا چاہتا ہوں۔

وہ بالکل فاطمہ کے پاس کھڑا بڑے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

فاطمہ کا سانولا چہرہ ایک دم سے سرخ ہوا تھا۔

وہ لرزتے وجود سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ اور اسکے قریب ہوا تھا کہ فاطمہ پیچھے بھی ناہٹ پائی۔

www.novelsclubb.com

آئی مس یوالاٹ۔

وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

فاطمہ کا دل اتنے زور سے دھڑکا کہ وہ پریشان ہو گئی تھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

اپنے گردن سے مس ہوتے اسکی گرم ہاتھوں کا لمس اسے خود سے بیگانا کرنے لگا تھا۔

مجھے کچن میں جانا ہے چائے بنانے۔۔

وہ پیچھے کی طرف سرکتی ہوئی آہستہ سے بولی۔

لیکن مجھے تو چائے نہیں پینی۔

وہ لب دانتوں تلے دبائے بڑے شرارتی لہجے میں بولا۔

وہ بھوکھلائی لیکن اسکے ہاتھ کو وہ گردن سے پیچھے کرنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے پینی ہے۔

وہ دھڑکتے دل سے بولی۔

تو مجھے پی لیں۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی ناک کو ہونٹوں سے چھوتا ہوا بولا تھا۔

جس پر وہ ایک دم سے اسے خود سے الگ کرتی بنا اسے دیکھے بھاگی تھی۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سے مسکرا دیا تھا۔

کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے پسینے سے ترو جود لیے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔

چیرے پر قوس و قزاح کے رنگ بکھڑے ہوئے تھے۔

اپنے ناک اور گردن کو وہ بڑی بے یقینی سے چھو رہی تھی جیسے ابھی بھی اسکا لمس ہو

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

خیام نے مسکرا کر اسکے ہاتھ سے چائے لی وہ آج خود اسکے لیے چائے بنالائی تھی بنا اسکے کہے۔

شکریہ!

خیام نے چائے لیتے ہوئے سر کو خم دیتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا تھا۔
ویلم۔

وہ مغرور تاثرات سے بولی۔

کیا میں سمجھوں میری ملکہ مجھ سے راضی ہو چکی ہے۔

وہ بھرپور سنجیدگی سے بولا لیکن آنکھوں میں مسکراہٹ واضح دیکھی جاسکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس پر زر گل نے اسے گھورا۔

اگر کہوں ہاں تو!

وہ آئی برواچکا کر بولی۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ چائے نیچے رکھتا اسے کندھوں سے تھامتا گول گول گھومنے لگا تھا۔

اوائے خوش کر دیتا ائی کڑیئے۔

وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولا

جبکہ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

اللہ چھوڑیں مجھے آپ پاگل ہو گئے ہیں اور مجھے بھی کر دینے کے درپے ہیں کیا۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتی سر تھامتی ہوئی غصے سے بولی۔

میں پاگل ہوں تو تمہیں پاگل کر دوں گا دیکھ لینا۔

وہ اسے آنکھ مارتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

زر گل گھبرائی کہاں وہ سیدھا سادھا سا شریف خیام اور کہاں یہ۔

وہ گھبراتے ہوئے کمرے سے بھاگنے لگی تھی جب وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنے

قریب کھینچ گیا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

کیا ہوا۔

میری محبت سے ہار گئی۔

وہ اسکی کمر جھکڑے ہوئے شرارت سے بولا۔

آپ نے کچھ پی تو نہیں لیا۔

وہ پریشانی سے بولی۔۔

کیا مطلب!

وہ اسکے جھمکوں کو چھوتے ہوئے بولا۔

بھانگ یا کوئی نشہ آوار چیز۔

www.novelsclubb.com

وہ گھبرا کر بولی۔

اونہہ حرام چیزوں کو میں منہ نہیں لگاتا جانے من تم بس بتا دور خصتی کب ہو گئی

ہماری۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

خیام نے شرارت سے زو معنی انداز میں پوچھا۔

مجھے کیا پتا اور آپ کی حرکتیں دیکھ کر لگ رہا ہے کبھی نہیں ہو گئی۔

وہ غصے سے بولی۔

ہا ہا ہا۔

یار تمہیں بڑا پتا ہوتا ہے نا ان چیزوں کا فلاں کی رخصتی فلاں کی منگنی ہے اس لیے پوچھ لیا اور میں امی سے بات کر چکا ہوں رخصتی کی وہ بھی اسی مہینے کی کوئی ڈیٹ وغیرہ پر ہو گئی۔

وہ اسکی لٹوں کو اسکے کان کے پیچھے کرتا ہوا مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ااا۔

وہ شاک سے اس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی چلائی۔

ہاں بالکل۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالتا ہوا مزاحیہ انداز میں بولا۔
افف آپکی حرکتیں دیکھ کر میں اس رخصتی کے لیے بالکل بھی راضی نہیں ہوں۔
وہ اسکے کمرے سے بھاگتی ہوئی بولی۔

جبکہ وہ کھل کر ہنس دیا۔
شکر ہے وہ اسکی زندگی میں آپچی تھی زر غون تمہارا بہت شکریہ۔
وہ زر غون کا شکریہ کرتا ٹھنڈی ہو چکی چائے کا کپ اٹھا گیا تھا۔

~~~~~

بخت میرا بھائی چھوڑ دو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا ورنہ۔  
www.novelsclubb.com  
فون میں سے آتی آواز اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔  
چچ شہباز رائیس کو لگتا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔  
وہ کرسی سے سرائٹا پیپر ویٹ گھمتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

میں کہہ رہا ہوں میرے بھائی کو چھوڑ دو ورنہ چھوڑوں گا نہیں تمہیں اور نا تمہاری فیملی کو۔

وہ چلایا۔

ایک لومڑی بھلا میری فیملی کا کیا بیگاڑ سکتی ہے ڈھونڈ لو اپنے بھائی کو اور جو جی چاہتا ہے کر لو لیکن تمہیں تمہارا بھائی نہیں ملے گا اور ہاں غلطی سے بھی میرے سامنے مت آنا۔

وہ بہت سنجیدگی سے بولا۔

میں پولیس میڈیا تک جاؤں گا۔

شہباز رائیس چلایا۔  
www.novelsclubb.com

جہاں دل کرتا ہے جاو میری بلا سے۔

بخت نے کہتے ہی فون بند کے کر ٹیبل پر پٹخ دیا۔



## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

کوئی نوک کرتا ہوا اسکے کیبن میں آیا تھا۔

وہ احمد تھا۔

بخت مسکرایا۔

آواحد بیٹھو۔

وہ سنجیدگی سے کرسی کی جانب اشارا کرتا ہوا بولا۔

کیسے ہیں آپ!

احمد نے اسے دیکھتے ہوئے احترام سے پوچھا۔

تمہاری دعاؤں سے بہتر ہوں کیا لوگنے چائے کافی یا کولڈ ڈرنک۔

www.novelsclubb.com

وہ انٹر کام اٹھاتا ہوا بولا۔

کافی۔

احمد نے کہتے ہی سر جھکایا۔

## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

تمہارے بھائی کو بتا چکا ہوں کہ میں نے تمہیں کڈنیپ کروایا تھا اب کیا مسئلہ ہے جہاں تک میں جانتا ہوں تمہیں میری بہن میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

وہ اسکے چہرے کا باغور جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

آپ نے بلال بھائی سے کہا تھا تبھی تو انہوں نے مجھے گھر گھسنے دیا تھا اور وہ لیٹر بھی تو آپ نے زبردستی لکھوایا تھا۔

احمد نے ہلکی مسکان سے کہا

حس پر بخت مسکرا دیا۔

بات کیا ہے۔

بھائی مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے لیکن بھائی نہیں مان رہے وہ آپ سے ناراض ہیں

احمد نے سر جھکائے ہی بات کی شروعات کی۔

## میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

آئی نو تمہاری دلچسپی میری کزن مالا میں ہے اور بلال نے انکار کر دیا ہو گا کیونکہ وہ مجھ سے ناراض ہے اور وہ اب ہمارے خاندان میں رشتے داری نہیں کرنا چاہتا آئی ایم رائٹ۔

وہ پیپر ویٹ گھماتا ہوا آئی برواچکا کر احمد سے تصدیق چاہ رہا تھا جس پر احمد نے حیرت سے اسے دیکھا۔

وہ مسکرایا تھا اسکی حیرت پر۔

احمد اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں میں اپنے سے جڑے ہر رشتے کی خبر رکھتا ہوں فکر مت کرو میں بلال کو منالوں گا اور تمہاری بات مالا سے طے کروا کر ہی جان چھوڑوں گا ڈونٹ وری۔

اس نے اسے کافی اٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

احمد ایک دم سے چیئر سے کھڑا ہوتا اس سے لپٹ گیا تھا۔

## میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ٹھیکنس بھائی۔

وہ اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولا۔

ویلم اب کافی پیو مجھے اچھا لگے گا۔

بخت نے شفقت سے کہا۔

جس پر وہ سر ہلاتا ہوا پھر سے اپنی چیئر پر بیٹھتا کافی کا کپ اٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔\*

.....

بیڈ پر بیٹھی ہاتھ گھٹنوں کے گرد لپیٹے آنکھوں میں ڈھیروں نمی لیے وہ دیوار پر  
نظریں جمائے بیٹھی تھی دھیان کے سارے پنچھی اس ظالم شخص کے ارد گرد گھوم  
رہے تھے جو اس سے زیادہ دور نہیں تھا لیکن دور تو تھا نا۔  
www.novelsclubb.com

آپ نے میرا یقین نہیں کیا،

آپ نے مجھے کیسے خود سے دور کر دیا بہت برے ہیں آپ بہت برے ہیں آپ!

## میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

گٹھنے پر سر رکھے روتے ہوئے وہ اس شخص سے شکوہ کر رہی تھی جو کچھ ہی مہینوں میں اسکی پوری زندگی بن بیٹھا تھا۔

یہ رونا اس لیے تھا کہ وہ کل سے سٹڈی روم میں سو رہا تھا۔

---

اذلان بخت لاشاری!

گاڑی کے اندر بیٹھا وہ اپنے نام کے پکارے جانے پر رکا تھا۔

مغرور تاثرات لیے وہ لا پرواہی سے پلٹا تھا۔

جب سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ اسکی طرف نفرت و غصے سے بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری یہ جرات تم میرے سامنے آو۔

اسکا گریبان ایک جھٹکے سے پکڑتا وہ بلند آواز میں چیخا تھا۔

اذلان بخت میری بات۔

## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

از لان بخت کے تھپڑ کے باعث اسکی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

بغیرت انسان میرا نام اپنی اس گندی زبان سے لیا تو زبان کاٹ دوں گا۔

مکے پر مکہ شہباز رائیس پر برساتا وہ کوئی وحشی ہی لگ رہا تھا۔

بخت چھوڑا سے مر جائے گا وہ۔

خیام نے سرعت سے اسے تھامتے ہوئے سمجھانا چاہا۔

ایسے گندے انسانوں کا مر جانا ہی بہتر ہے بیچ میں مت آؤ،

آج میں اسے جان سے مار دوں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی میری بیوی کے لیے

ایسی گندی بات کہنے کی۔۔

www.novelsclubb.com

اذ لان بخت اسے مارتے ہوئے

نفرت سے چلایا تھا۔

## میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

نیچے گرا شہباز اب بے ہوش ہو چکا تھا ارد گرد ایک بھیڑ سی جمع ہو گئی تھی لیکن  
اذلان بخت کو کون روکتا ان سب کو اپنی زندگیاں پیاری تھیں۔۔۔۔۔  
خیام نے زبردستی اسے گاڑی میں بٹھایا تھا اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا اشارہ کیا۔  
خیام جلدی سے خود اس زخمی وجود کی طرف جلدی سے بڑھا۔۔۔۔۔  
اذلان بخت گریبان کے بٹن کھولتا گہرے گہرے سانس لیتا سینہ مسلنے لگا تھا۔  
سرخ و سفید چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا ہونٹ بھینچے وہ سینے میں ہوتے درد کو  
برداشت کر رہا تھا۔  
صاحب آپ کے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔  
www.novelsclubb.com  
دینو کا کانے اسکی طرف پلٹتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔  
نہیں گھر چلیں۔۔

باہر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

جس پر دینو کا کاتاسف سے اپنے صاحب کو دیکھ کر رہ گئے۔

اسکی بیوی پریشان تھی وہ کیسے اپنے دل کا علاج کروا سکتا تھا اسکے دل کا علاج تو اسکی بیوی زر غون اعظم تھی نا۔۔

وہ سر جھٹکاتا ہوا فون نکال چکا تھا۔

ہیلو اذ لان بخت سپیکنگ شہباز رائیس کے بھائی کو چھوڑ دو اتنی سزا اس انسان کے لیے کافی ہے۔

اس نے اپنے آدمی کو سنجیدگی سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔

اسکی بیوی پریشان تھی ہاں وہ بہت غصہ تھا اس پر لیکن وہ ہسپتال والے دن جب اسکی انگلی کو ہونٹوں سے لگاتی ہوئی روئی تھی تو وہ نارمل ہو گیا تھا اس سے بات نا کرنا نا اس دیکھنا وہ بس اپنی بیوی کی برداشت دیکھنا چاہ رہا تھا لیکن اب نہیں وہ سمجھ چکا تھا



## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کہ اسکی بیوی اب اکیلی نہیں اس لیے وہ آج اس سے بہت سار پیار کرنا چاہتا تھا جس سے اسکی دل کے درد کو آرام آجاتا۔

رات کے 8 بج رہے تھے جب اسکی گاڑی بخت منشن کی پارکنگ میں رکی تھی۔

گاڑی سے شان سے نکلتا وہ مضبوط قدموں سے اپنے گھر کی جانب بڑھا تھا ہاں وہ گھر جو اسے کبھی کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا آج وہ گھر اسکے لیے باعث سکون تھا اسکی بیوی تھی بیٹی اور اسکی بہن اب تو شاید کوئی اور بھی تھا جو انکی فیملی کو کمپیٹ کرنے آنے والا تھا۔

وہ ہال کی دہلیز پر رک گیا کوٹ کو دوسرے بازو پر منتقل کرتا وہ مسکرا دیا

## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کیونکہ اسکی بیوی اور نچ سوٹ پہنے بالوں کو کندھوں پر بکھڑائے آغا جی کے کندھے پر سر رکھے روتے ہوئے وہ یقیناً اسکی شکایتیں کر رہے تھی آغا جی کے چہرے پر آج غصہ تھا۔

فاطمہ سنگل صوفے پر بیٹھی گال پر ہاتھ رکھے فکر مندی سے اپنی بھابھی کو دیکھ رہی تھی۔

السلام علیکم!

اسکی بھاری آواز پر وہ تینوں ہی بیک وقت دروازے کی جانب دیکھنے لگے تھے۔ وہ انکے دیکھنے پر گہری سانس لیتا اندر آیا۔

یہی رکوبات سنو۔ [www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

وہ جو سیڑیوں کی طرف بڑھنے لگا تھا آغا جی کی غصے بھری آواز پر رک گیا تھا۔

جی!

## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون کے سرخ ناک کو دیکھتا وہ آغا جی سے بولا۔

سامنے بیٹھو میرے۔

آغا جی نے غصے سے سامنے پڑے صوفے کی جانب اشارہ کیا۔

وہ سر جھکائے بیٹھی زر غون کو دیکھتا ہوا آگے جی کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھا۔

جی۔

وہ بیٹھتا ہوا بولا۔

کیوں تنگ کیا ہوا ہے تم نے میری بچی کو آخر کونسا جرم کر بیٹھی ہے وہ جو تم یوں

اسے بے رخی کی مار مار رہے ہو۔

www.novelsclubb.com

آغا جی کی طیش بھری آواز پر وہ آغا جی کو دیکھنے لگی تھی۔

جبکہ وہ زر غون کو۔

## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ دونوں ہاتھ گالوں پر رکھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی نظروں میں بھرے  
دلچسپ تاثرات تھے۔

یہ آپ سے کس نے کہا میں اسے بے رخی کی مار مار رہا ہوں۔  
وہ آئی برواچکا کر بولا۔

ہم خود دیکھ سمجھ سکتے ہیں بچے نہیں ہم۔

آغا جی برہمی سے بولے۔

جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

اگر اب تم نے اس سے بات نہیں کی تو ہم اسے اپنے ساتھ لے جائے گئے آخر سمجھ  
کیا رکھا ہے تم نے ہمیں۔

آغا جی پھر طیش سے بولے تھے۔

آغا جی آپ انہیں ڈانٹتے تو مت پیار سے سمجھائیں نا۔

## میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ آغا جی کی کان کے قریب جھکتی دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔

آغا جی نے اسے دیکھ کر سامنے بیٹھے پوتے کو دیکھا۔

پیار سے نہیں مانتا ڈیٹھ ہے بہت۔

آغا جی پوتے کو گھورتے ہوئے پوتی سے بولے۔

تو پھر ڈانٹ لیں آپ۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

بخت کی آنکھیں مسکرا اٹھیں تھیں وہ انکی دھیمی گفتگو سن رہا تھا جو وہ بہت پردے

داری سے کر رہے تھے۔۔

[www.novelsclubb.com](http://www.novelsclubb.com)

کان کھول کر سن لو اب اگر تم نے میری پوتی سے بے رخی برتی تو یاد رکھنا ہمارا غصہ

ہم ابھی تمہیں الٹا لٹکا سکتے ہیں اتنی ہمت ہے ہم میں ابھی بھی۔

آغا جی کافی بلند آواز میں بولے تھے۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

وہ زرخون کو دیکھتا سنجیدگی سے سر ہلا گیا تھا۔

یہی بہتر ہو گا تمہارے لیے۔

وہ اس پر رعب جھاڑتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے۔

• • • • •

فاطمہ چلیں اپنے گھر۔

فاطمہ لان میں رات کی واک کر رہی تھی جب وہ ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے اس سے بولا تھا۔

فاطمہ اسے دیکھتی گھبرا اٹھی تھی۔

میں وہ میں ہاں ابھی رات کے برتن دھونے ہیں پھر بھائی کے لیے بداموں والا اسپیشل دودھ بنانا ہے زرغون بھابھی کے لیے چائے پھر کچن صاف۔۔

## میرا بخت ہو تم از فناء احمد

وہ ناجانے کے لیے بہانے پر بہانہ بنا رہی تھی جب وہ سرعت سے اسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ گیا تھا۔

جس پر فاطمہ نیم وا ہونٹوں سے حیرت سے اسے تکتے لگی تھی۔  
ہونٹ لرزنے لگے تھے۔

یہ سارے کام اقصیٰ کر لے گئی میں چاہتا ہوں آج آپ صرف اور صرف میرے کام کریں۔

وہ زو معنی لہجے میں کہتا فاطمہ کو پریشان کر گیا تھا۔  
میں آپکے صبح کردوں گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے بولی۔

اونہہ مجھے تو ابھی کروانے ہیں۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

## میراجت ہو تم از فائزہ احمد

کون سے کام!

وہ بے چارگی سے پوچھنے لگی تھی۔

یہ میں روم میں جا کر آپکو بتاؤں گا۔

وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔

وہ ہاتھ کو دیکھتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔

آپ!

وہ کچھ کہنے لگی تھی جب وہ پھر سے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ گیا تھا۔

چلیں اپنے روم میں۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکی کلانی تھامتا ہوا بولا۔

وہ بے چارگی سے سر جھکائے ہی سر ہلا گئی تھی۔

وہ کھل کر مسکرا دیا تھا۔



## میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی مسکراہٹ کو چونک کر دیکھتی ہوئی اسکے ساتھ چلنے لگی۔

اوپر اپنے کمرے کی کھڑکی سے مالا انہیں دیکھتی مسکرا دی تھی وہ دونوں تو بنے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے۔

وہ سوچ کر رہ گئی لیکن انکی خوشیوں کے لیے وہ دل سے دعا گو تھی پہلے پہلے اسکے دل میں فاطمہ کے لیے بدگمانی آئی تھی جواب کہی نہیں تھی کہ فاطمہ نے کونسا حنان کو اس سے چھینا تھا وہ تو تھا ہی اسکا۔

~~~~~

وہ اسکے سونے کا یقین کرتی باہر بالکنی میں چلی آئی۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پورے چاند کی رات کہی کہی بادل کے ٹکڑے بہت پیارا سماں تھا۔

وہ باونڈری پر ہاتھ رکھتی تازہ ہوا کو اندر تک کھینچ رہی تھی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

پھر وہ چونکی۔

اسکے ساتھ کوئی اور بھی آکھڑا ہوا تھا۔

وہ کافی نظر سے اسے دیکھتی دھک سے رہ گئی تھی۔۔

شرٹ کے بغیر اسکا کسرتی جسم بہت نمایاں ہو رہا تھا۔

زر غون!

اسکے گھمبیر تاندا زنے زر غون کو پاگل کر دیا تھا۔

آپ تو مجھ سے ناراض ہیں۔

وہ خفگی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا دیا۔

زر غون میری بات دھیان سے سننا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

ایک ایسا شخص جس نے زندگی میں تین عورتوں سے دھوکا کھایا ہو وہ کبھی کسی اور عورت پر یقین کر سکتا ہے۔

وہ اسکے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا۔

وہ میکانیکی انداز میں سر نفی میں ہلا گئی تھی۔

لیکن میں نے کیا تم پر یقین کیا تمہارے وجود نے مجھے رنگوں سے آشنا کیا تمہارے وجود نے مجھے ہنسنا سکھایا تم ہو تو بخت ہے زر غون۔

بخت کے دھیمے لہجے پر وہ دھڑکتے دل سے اسے سن رہی تھی۔

تمہیں دیکھ کر میں اُن تین عورتوں کا دھوکہ بھول گیا تھا میری ماں جو ایک نامحرم کی

محبت میں گرفتار ہو کر مجھے چھوڑ گئی میری پہلی منکوحہ جو ایک نامحرم کی محبت کے

لیے مجھے چھوڑ گئی میری دوسری بیوی بھی ایک نامحرم کی محبت میں پاگل ہوتی چھوڑ

گئی کیا تم سوچ سکتی ہو میرا وجود کتنی اذیت میں رہا ہو گا۔۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ سنجیدگی سے کہتا اسکے اور قریب آیا جو اسے دیکھتی جا رہی تھی آنکھوں میں نمی سی جھلکنے لگی تھی۔۔

لیکن میری افیت تمہاری مسکراہٹ تمہاری ثراتوں سے ختم ہونے لگی تھی میں بھول گیا ان تین عورتوں کے دھوکے، میں خوش رہنے لگا تھا زہون تمہارے چہرے کو دیکھ کر خود کو مکمل سا سمجھنے لگا تھا تمہارے وجود کو تمہارا نہیں اپنا سمجھنے لگا تھا لیکن پھر کیا ہوا تم دو ماہ کی شرط پر میرے ساتھ رہی کیا مجھے تکلیف نا ہوتی کا میرا رنیکشن نا آتا۔

وہ اس سے پوچھا رہا تھا جو ہونٹوں پر ہاتھ رکھے سسکیاں روک رہی تھی۔

مجھے معاف کر دیں۔ www.novelsclubb.com

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔


میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون میں تم سے معافی نہیں چاہتا اور نا ہی میں تمہیں شرمندہ دیکھ سکتا ہوں بس ایک بات تمہیں سمجھا رہا تھا بس خود سے ناراض تھا یا تم سے ناراض نہیں ہو سکتا تم سے ناراض تو میرا دل ہی نہیں ہونے دیتا۔

وہ اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتا ہوا بولا۔

زر غون ایک دم سے اسکے سینے سے لگی تھی۔

اسکے کمر کو بانہوں میں جھکڑے وہ رونے لگی تھی۔

"ڈونٹ ویپ مائے ہارٹ" 

وہ اسکا سر چومتا ہوا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

زر غون کیا تمہیں میرا ساتھ دل و جان سے قبول ہے۔

وہ چانک سے ہی اسکا ہاتھ تھامتا اسکے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا تھا۔

زر غون نے بے ساختہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے ہونٹوں ہر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا وہ شان دار سا شخص اکے قدموں
میں بیٹھا اسکے جواب کا طلب گار تھا۔

زر غون کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی چھلکی تھی۔

زر غون آئی ایم وٹینگ پور آنسر،

وہ اسے چپ دیکھ کر دھیمے سے بولا تھا۔

مجھے آپکا ساتھ صرف اس دنیا میں ہی نہیں اس جہاں میں بھی چاہیے جہاں ہمارا
ساتھ ابدی ہو گا جہاں ہمیں کوئی الگ نہیں کر سکے گا میں اللہ سے یہی دعا مانگتی ہوں
وہ آپ کو اس جہاں میں بھی میرے بخت میں لکھے۔

وہ اسکے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو ہونٹوں سے لگا کر دھیمی آواز میں بولی تھی۔

جس پر وہ کھڑا ہوتا مسکرا دیا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

زر غون تم میراجت ہو پتا نہیں میں نے کونسی ایسی نیکی کی تھی جس کے بدلے میں
اللہ نے مجھے زر غون عطا کی زر غون تم میری زندگی ہو۔!۔۔۔۔۔

وہ بھی جواباً سکے ہاتھ کی ہتھیلی ہونٹوں سے چھوتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔
وہ مسکرا دی تھی۔۔۔

اوپر چمکتا چاند ستارے بھی اس لڑکی کی مسکان پر مسکرا دیئے تھے۔۔
آپ اب مجھ سے کبھی ناراض مت ہوئے گا میں آپ کے بنا زرا بھی رہ نہیں سکتی آپ
کی ڈانٹ سننا آپ کا پیار سا روپ دیکھنا آپ کو چڑانا مجھے بہت اچھا لگتا ہے میں آپ
کو تنگ کیے رکھنا چاہتی ہوں۔

وہ اس کی لمبی ناک انگلیوں سے کھینچتی ہوئی شرارت سے بولی تھی جس پر بخت نے
اسے گھورا۔

اور اگر میں تم سے کوئی شرارت کروں تو!

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسکی طرف بڑھتا ہوا معنی خیزی سے بولا تھا۔

وہ گھبرا کر تھوڑا پیچھے کی طرف کھسکنے لگی تھی۔

آپ تو بڑے ہیں نا آپ پر شرارت تھوڑی ناسوٹ کرے گئی۔

وہ گھبرا کر بولی۔

اب اتنا بھی بڑا نہیں ہوں بیوی سے شرارت تو کر ہی سکتا ہوں۔

وہ بھاگتی ہوئی زر غون کی کلائی جھکڑتا ہوا آئی برواچکا کر بولا۔۔۔

زر غون گھبرائی اسکے گھمبیرتا لہجے سے۔

وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے بہت قریب کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

زر غون تم اذلان بخت کی سانس ہو دور مت جایا کرو مجھ سے یہ دل رک سا جاتا ہے

-

وہ اسکے ہاتھ کو دل کے مقام پر رکھتا سنجیدگی سے بولا۔

میراجخت هو تم از فائزہ احمد

وہ اسے دیکھتی مسکرائی پھر آہستہ سے جھکتی اسکے دل کے مقام پر ہونٹ رکھ گئی تھی
دونوں کی دھڑکنوں نے ایک ادھم سا مچایا تھا۔

وہ اسے اپنے ساتھ بھینچتا ہوا آسودگی سے مسکرایا تھا۔

• • • •

فاطمہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو نماز پڑھ کر اس پر پھونک مار رہا تھا وہ آنکھیں بند کیے پڑی رہی۔

حنان اس کے اطراف پر بازوؤں رکھے اسکی رقص کرتی دراز پلیکیں دیکھنے لگا۔

فاطمہ آپ جاگ رہی ہیں۔

وہ اس کی پلکوں کو انگلی سے چھوتا ہوا ہولے سے بولا۔

وہ لب کا ٹٹی ہوئی دھیرے سے پلکیں وا کر گئی۔

میراجت ہو تم از فنا زہ احمد

صبح بخیر۔

وہ اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر بولا۔

صبح بخیر۔

وہ اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔

سر جھکا ہوا تھا تو پلکیں بھی جھکیں ہوئیں تھیں چہرے پر شرمیلیں مسکراہٹ تھی جو صرف حنان ہی دیکھ سکتا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا یہ زندگی آپ کے ساتھ مجھے اتنی حسین لگے گی میں نے تو آپ کے ملنے کی امید ہی چھوڑ دی تھی لیکن اللہ نے آپ کو میرے بخت میں ازل سے لکھ دیا تھا یہ دل ایسے ہی تو آپ کی طرف نہیں کھینچتا تھا۔

وہ اس کے چہرے کو اپنی طرف موڑتا ہوا دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا۔

وہ دھڑکتے دل سے اسے دیکھے گئی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آپ کچھ نہیں کہیں گئی۔۔۔۔

حنان اسے چپ دیکھ کر بولا۔

میں کیا بولوں۔

وہ پریشانی سے بولتی اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی۔

آپ کچھ بھی بولیں لیکن پلیز بولیں میں آپ کو سننا چاہتا ہوں آپ کے ہونٹوں

سے اپنا نام سننا چاہتا ہوں۔

وہ اسکے قریب ہوتا ہوا بولا تھا۔

جس پر فاطمہ کے دل کی دھڑکنوں نے انوکھا سا شور مچایا تھا کہ وہ شخص کسی کو بھی

www.novelsclubb.com

خود سے جوڑنا جانتا تھا۔

حنان مسکرایا۔

آپ شرماتی کیوں ہیں اتنا!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

یار بند اب اتنا بھی شائے نا ہو کہ اپنے شوہر کو دیکھ تک ناسکے۔

وہ بھرپور شرارت سے بولا تھا۔

آپ مجھے تنگ نا کریں مجھے اٹھنے دیں۔

وہ جھجھکتی ہوئی بولی تھی۔

آپ کو تنگ کرنے کا حنان لاشاری کا ہی حق ہے، آپ پلیز ایک بار مجھے میرے نام سے پکاریں۔

وہ سنجیدگی سے ا کے نقوش دیکھتا ہوا بولا۔

فاطمہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جس کے خوبصورت چہرے پر صرف فاطمہ کا ہی عکس لہرا رہا تھا۔

حنان مجھے جانے دیں۔

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

جائیں لیکن ایک شرط پر۔

وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔

کیا!

فاطمہ نے حیرت سے پوچھا۔

میرے گال پر کس کرنا ہو گا آپ نے ورنہ یہاں سے آپ کو اٹھنے میرے تو فرشتے
بھی نہیں دیں گئے۔۔۔

وہ گھبرا گئی تھی اسکے شرارتی لہجے پر۔۔۔

حنان میں ایسی نہیں ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ منہ بسور کر بولی۔

ہا ہا ہا۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

سیر یسلی فاطمہ آپ ایسی نہیں ہیں پلیر ایک بار پھر سے کہہ دیں حنان میں ایسی نہیں ہوں۔

وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا تھا۔

جس پر فاطمہ مبہوت سی ہوتی اسکا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

حنان نے مسکراہٹ روکتے ہوئے اسکے سانولے شفاف چہرے کو دیکھا جس پر قوس وقزاح کے بکھرے رنگ حنان کو پھر سے شرارت پر اگسا رہے تھے۔

حنان نے اسکی ناک پر ہولے سے ہونٹ رکھے پھر اسکے گالوں پر وہ ہولے ہولے اسکے سب نقوش کو چوم رہا تھا جبکہ فاطمہ دھڑکتے دل سے اسے کے نقوش کی نرمی اپنے چہرے پر محسوس کرتی کسی اور ہی جہاں کی سیر کو نکل چکی تھی جہاں صرف رنگ ہی رنگ تھے محبت و چاہت کے۔۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ چل رہی تھی لیکن سر اتنا بھاری تھا کہ اس سے چلا نہیں جا رہا تھا وہ ہونٹ بھیجنے
ریکنگ کو تھام گئی سامنے سے آتے بخت کو دیکھ کر وہ مسکرا کر اسکی طرف بڑھی تھی
جب وہ دھڑام سے نیچے گری تھی۔

زر غون!

وہ لیپ ٹاپ نیچھے پٹختا ہوا بلند آواز میں اسے پکارتا اسکی طرف دوڑا تھا۔
کیا ہوا ہے تمہیں۔

وہ اسے فرش سے اٹھاتا ہو پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔

سر چکرا گیا تھا میرا۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے بولی۔

تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک تھی تو کیوں باہر آئی ڈاکٹر آرہی ہے کچھ دیر میں تم
کمرے میں چلو۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

وہ اسے اٹھاتا ہوا سنجیدگی سے کہنے لگا تھا جبکہ وہ آنکھیں میچے اسکے سینے سے سر اٹکائے گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔

وہ اسے بیڈ پر لٹاتا ہوا پھر سے ڈاکٹر کو فون کرنے لگا تھا۔

ڈاکٹر آخر آپ کب آئیں گئی میری وائف کی طبیعت خراب ہے آپ پلیز ارجنٹ آئیں۔

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا فون صوفے پر پھینک گیا تھا۔

وہ سر تھامے بیٹھی تھی۔

کیا زیادہ سرد رہے۔

www.novelsclubb.com

وہ نرم لہجے میں اس سے پوچھنے لگا تھا۔

وہ سر ہلا گئی تھی۔

وہ اسکا سر چومتا آہستہ سے اسکا سر اپنی گود میں رکھتا ہوا دبانے لگا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

زر غون نے حیرت سے آنکھیں واکیے اسے دیکھا۔

وہ مسکرایا۔

حیرت کیوں ہے تمہیں زر غون تم میری بیوی میرے وجود کا حصہ ہو تمہارا سر دبانا
میرا فرض ہے۔

وہ بڑے نرم لہجے میں بولا تھا۔

جس پر زر غون اسکا ہاتھ تھام کر آنکھوں پر رکھ گئی تھی۔

وہ ہلکی مسکان سے اسے دیکھنے لگا پھر ایک نظر اسکے وجود پر ڈالی وہ آگاہ تھا اپنی بیوی
کے وجود میں آئی تبدیلی سے لیکن وہ ڈاکٹر سے کنفرم کرنا چاہ رہا تھا کچھ اسکی طبیعت
بھی بہت خراب تھی ایک دودن سے۔

ڈاکٹر کو آتے دیکھ کر سب ہی بخت منشن جمع ہو گئے تھے کہ ایسی کیا وجہ ہے جو ڈاکٹر
آئی ہے زر غون اور بخت ٹھیک تو ہیں نا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ڈاکٹر نے بخت کے شک کی تصدیق کر دی تھی۔

جس سے سارے منشن میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

سب خواتین اسکے پاس بیٹھی اسے مختلف قسم کی ہدایت دی رہیں تھیں فاطمہ تو اپنی بھابھی کی بلائیں لے لے نہیں تھک رہی تھی۔۔

وہ ہونٹوں پر شرمیلیں سی مسکراہٹ لیے سب کو دیکھتی رہی۔

ہنہ بھی وہی بیڈ پر بیٹھی سب کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

مما یہ سب کیا کہہ رہیں ہیں۔

وہ زر غون کا کندھا ہلاتی ہوئی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں میری جان۔

فاطمہ نے زر غون کی جگہ جواب دیا تھا جس پر ہنہ نے منہ بسور کر اپنی ماں کو دیکھا جو

سفید دوپٹہ سر پر لیے نظریں جھکا بیٹھی کوئی الگ ہی زر غون لگ رہی تھی۔۔۔۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

بخت بیٹھک میں مردوں میں گھرا تھا وہ کوئی مسئلہ لیے آئے تھے۔

لیکن وہ ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان لیے اپنی بیوی کا چہرہ اپنی آنکھوں میں لیے ہوئے تھا۔

بخت تم کیا کہتے ہو اس بارے میں۔

آغا جی نے اسے مخاطب کیا۔

کس بارے میں۔

وہ چونک کر بولا۔

کیا مطلب کس بارے میں اس مسئلے کے بارے میں کہاں دھیاں تھاتمہارا کوئی

www.novelsclubb.com

حال نہیں بچے تمہارا۔

آغا جی غصے سے بولے تھے۔

جس پر وہ بجائے سنجیدہ ہونے کے مسکرا دیا تھا۔

میراجخت هو تم از فائزه احمد

جس پر آغا جی نے اسے دل ہی دل میں ہزاروں گالیوں سے نوازا تھا۔

ڈیٹھ ہی کا۔

وہ غصے سے جھنجھلائے تھے۔

• • • •

ہنہ کو تیار کرتی وہ جھنجھلا رہی تھی آج مالا اور احمد کی مایوں تھی۔۔

زرغون کے جھنجھلانے کی وجہ بخت تھا جو گیارہ دن سے آوٹ آف کنٹری تھا کل اس

نے آنا تھا لیکن اسے کوئی کام پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ آ نہیں سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

زرغون کا سراپا بھرا بھرا سا بہت پیارا لگتا تھا۔

گھنگھڑیا لے بال کمر سے نیچے تک آتے تھے وائٹ فیروزی سوٹ میں وہ بہت

پیاری لگ رہی تھی لیکن منہ بسورے ہوئے تھی۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

آغا جی انکے ساتھ ہی رہ رہے تھے جس دن سے بخت آوٹ آف کنٹری گیا تھا۔

مما بابا جان کل آئیں گئے انہوں نے بتایا تھا مجھے۔

ہنہ نے اسے پریشان دیکھ کر نرمی سے بتایا تھا۔

جانتی ہوں آنے دو میں بھی ان سے بات نہیں کروں گئی۔

وہ ہنہ کو کلپ لگاتے ہوئے بولی۔

بھابھی آپ تیار ہوں گئی ہوں تو باہر چلیں سب آپ کا ویٹ کر رہیں ہیں۔

فاطمہ اندر آتی ہوئی بولی۔

ہاں میں بس آنے ہی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہی رُبرش ٹیبل پر رکھ کر کہتی ہوئی فاطمہ کی طرف بڑھی۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

فاطمہ گرین سلک کا شرارہ اوپر گرین ہی شارٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی سر پر پیلا دوپٹہ تھا وہ پہلے سے کافی خوبصورت دیکھتی تھی یہ سب حنان کی محبت تھی جس نے اسے نکھاڑ دیا تھا وہ خود اعتماد بھی ہو گئی تھی۔

انکی شادی کو تین ماہ ہو چکے تھے جبکہ زر غون کی شادی کو پانچ ماہ۔۔

مالا اور احمد کی شادی آسان نہیں تھی یہ بخت کا ہی کمال تھا جس نے یہ مشکل کام سر انجام تھا۔

پہلے بلال کو بہت مشکل سے منایا پھر آغا جی کو پھر باقی گھر والوں کو جس طرح اس نے منایا تھا یہ صرف بخت ہی جانتا تھا۔

لیکن اس نے سب کو منا کر ہی سکھ کا سانس لیا تھا آخر سب کو ماننا ہی تھا آخر اسکے ساتھ آغا جی تھے اور آغا جی کی بات کون ٹال سکتا تھا بھلا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

مالانے بھی ہاں میں سر ہلادیا تھا آخر وہ کس کے سہارے اپنے ماں باپ کی دہلیز پر بیٹھتی وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی حنان کی محبت سے نکل جانا چاہتی تھی جو راتوں کو اسے افیت میں مبتلا رکھتی تھی وہ تھک چکی تھی یک طرفہ محبت کے بوجھ سے۔ اسکے ہاں کرتے ہی سب نے منگنی کی بجائے شادی کو ہی ترجیح دی تھی۔

ساتھ ہی زر گل اور خیام کی بھی رخصتی کرنا طے پایا تھا۔

بخت کو شادی سے دس دن پہلے ایک ضروری کام کے سلسلے میں آوٹ آف کنٹری جانا پڑا تھا۔

وہ زر غون کو چھوڑ کر تو نہیں جانا چاہتا لیکن یہ میٹنگ اسے ہی اٹینڈ کرنا تھی اور بہت اہم بھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شازم اور ہما کی بھی منگنی کر دی گئی تھی۔۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

باہر خوب رونق تھی جشن کا سماں تھا ڈیگ پر چلتے سونگ اور ارسلان شازم کا
ڈانس واوا بھی واوا۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اپنے بھائی کی طرف آئی جو مہمانوں کو اٹینڈ کرتا انہیں کرسیوں پر
ادب سے بٹھارہا تھا۔۔۔

ہنی اپنے بھائی کو فون کرتے کے کل بھی ان آئیں اب پرسوں ہی آجائیں۔
وہ غصے سے ہنی کے پاس آتی ہوئی بولی تھی۔

جس پر حنان اپنی اپنی کی جھنجھلاہٹ پر مسکرایا تھا۔۔۔

آپی انہیں ایک اہم کام پڑ گیا تھا یار آجائیں گئے ناکل۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی آپی کا گال کھینچتا ہوا محبت سے بولا۔

وہ جواباً ناک سکوڑے سینے پر ہاتھ باندھے سامنے ناچتے شازم وغیرہ کو دیکھنے لگی تھی

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

یار کیا بورینگ ڈانس کر رہے ہیں یہ سب۔

وہ ناک چڑھا کر بولی تھی۔

اففف میری آپنی کاجخت بھائی پر غصہ۔

وہ سر ہلاتا سوچ کر رہ گیا۔

وہ سیٹج کی طرف بڑھ گئی۔

جہاں گرین شرارہ سوٹ پہنے سر پر ریڈ چنڑی اوڑھے ناک میں بڑی سے نتھ لگائے
وہ پہچانی نہیں جا رہی تھی احمد کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔

احمد اسے دیکھ کر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

جواباً وہ بھی مسکرائی۔

کیسے ہود لہے میاں۔

وہ احمد کے ساتھ والی خالی چیئر پر بیٹھتی ہوئی بولی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

ویسے اب میں آپ کو کیسا لگتا ہوں۔

وہ شرارت سے اسکی طرف جھکتا ہوا بولا تھا۔

مجھے تو تم پہلے بھی بہت اچھے لگتے تھے۔

وہ بھی شرارت سے بولی۔

سچیسی۔

وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

مچیسی۔

وہ مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے دیکھ کر آپکے چہرے پر جو بارہ بجتے تھے وہ کیوں بجتے تھے۔

وہ آئی برواچکا کر پوچھ رہا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میرا چہرہ ہے کوئی ٹائم پیس تو نہیں جس پر بارہ بجیں گئے ویسے آپس کی بات ہے
واقعے تم مجھے زراوی چنگے نسیں لگدے سی لیکن ہن بڑے اچھے لگ رہے ہو۔

وہ آدھی پنجابی اور آدھی اردو بولتی احمد کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔

جس پر پاس بیٹھی رقیہ دادی نے اسے گھورا تھا اور مالانے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

اگر آپ کے شوہر مجھے کڈنیپ نا کر واتے تو آپ کو میں اب بھی اچھا نا لگتا آئی نو آپ
سمجھ گئی ہوں گئیں۔۔

وہ آہستہ سے بولا۔

زرغون حیرت زدہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کڈنیپ کیا مطلب۔

وہ حیرت سے نکلتی ہوئی بولی۔

آپکو نہیں پتا۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ چونک کر بولا۔

وہ لب کھولے حیرت سے سوچنے لگی کہ کیا بخت نے جان بوجھ کر حنان اور فاطمہ کی شادی کروائی تھی اففف میں کیسے نہیں سمجھ سکی تھی۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔۔

احمد اب مالا سے دھیمی آواز میں کوئی سرگوشی سی کر رہا تھا۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

اففففف آپ اتنے اچھے کیوں ہیں بخت۔

وہ سامنے کھڑے حنان، فاطمہ کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

تب ہی وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

ساکت سی وہ سامنے سے آتی شخصیت کو دیکھ رہی تھی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بلیک ٹوپس سوٹ پہنے ہوئے پردھیمی مسکان لیے وہ آغا جی سے مل رہا تھا پھر
اعظم صاحب کی طرف بڑھا تھا۔

سب حیران سے اس سے مل رہے تھے جس کی شاندار شخصیت سے سب ہی
امپریس رہتے تھے۔

خاقان صاحب سے بھی اس نے حال چال وغیرہ پوچھا تھا۔۔۔
سب سے ملتا وہ شازم لوگوں کے پاس سے گزرنے لگا تھا جب وہ سب لڑکے اسے
اپنے گھیرے میں لے زبردستی لے چکے تھے۔

وہ سب کو ڈانٹ رہا تھا لیکن وہ اسے زبردستی بھنگڑا ڈالنے کو کہہ رہے تھے۔

زرغون مبہوت سی اسے دیکھ رہی تھی جو ایک ہاتھ سے ہلکا سا اشارا کرتا ان سے
جان چھڑانا چاہ رہا تھا۔

اففف ڈال دیں نا میں بھی دیکھوں یہ کیسے ڈانس کرتے ہیں۔۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

وہ ایک سائمنٹ سے بڑ بڑائی تھی۔۔

اسکی امراد پوری ہوئی تھی۔

اذلان بخت لاشاری انکے ساتھ آہستہ آہستہ بھنگڑا ڈالنے لگا تھا۔

اففف اللہ نظر نا لگے کسی کی۔

اس نے دور سے ہی بلائیں لی تھیں۔

اب حنان خیام بھی اسکے ساتھ شامل ہو چکے تھے وہ سب لڑکے گول دائرہ بنائے
بھنگڑا ڈال رہے تھے۔

آغا جی نے کئی نیلے نوٹ ان پر سے وار کر پھینکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ہنہ دوڑ کر اپنے بابا جان سے لپٹی تھی۔۔

بڑا پیار اسما سماں تھا۔۔

وہ ان لڑکوں سے جان چھڑاتا احمد بلال سے ملتا ہوا اسکے قریب آیا تھا۔

میراجخت ہو تم از فائزہ احمد

جواسے ہی خفگی سے دیکھ رہی تھی۔

اسلام علیکم۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

وعلیکم السلام!

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی جواباً بولی تھی۔۔

کیسی ہو!

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس پر نظریں جمائے دھیمے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

اففف میں آپ سے ناراض ہوں مجھے منائے ناکہ حال چال پوچھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ خفگی سے بولی۔

وہ مسکرایا۔

لیکن میں جانتا ہوں میری وائف مجھ سے زرا بھی ناراض نہیں۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ ہنوز دھیمے لہجے میں بولا۔

وہ ٹھٹھک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

جس کی خوبصورت چہرے میں زرغون کے لیے صرف محبت ہی جھلکتی تھی۔

لیکن آپ اتنے دن جو ہم تینوں سے دور رہے۔

وہ خفگی سے بولی۔۔

وہ مسکرایا۔

محنت بھی تو تم تینوں کے لیے کرتا ہوں نا۔

وہ اسکے بالوں کو ہاتھوں سے چھوتا ہوا بولا تھا

www.novelsclubb.com

وہ گھبرا کر ایک دو قدم پیچھے ہوئی۔

پھر اپنی طرف آتے آغا جی کو دیکھنے لگی جوان کے قریب آتے ہوئے بخت کو ایک

سائیڈ پر لے گئے تھے۔۔۔

میرا بخت ہو تم از فنا زہ احمد

اففف ایک تو میرے شوہر کو میرے پاس کوئی ٹھہرنے ہی نہیں دیتا میں کیا کروں
ان سب کا۔

وہ جھنجھلا کر سیڑیاں اترتی ہوئی اعظم صاحب کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔

مالا نے دور کھڑے حنان کو دیکھا جو مسکرا مسکرا کر اپنی بیوی سے کوئی بات کر رہا تھا
جو سر جھکائے مسکرا رہی تھی۔

مالا نے گہرا سانس لیتے ہوئے اس مکمل جوڑے سے نگاہیں ہٹا کر اپنے ساتھ بیٹھے احمد
کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

مالا بھی مسکرا دی وہ خود سے محبت کرتے انسان کی قدر کرنا چاہتی تھی وہ یک طرفہ
محبت کو بھول جانا چاہتی تھی جس میں سوائے حسارے کے کچھ نہیں تھا۔

بخت بھی زر غون کے ساتھ اعظم صاحب کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

بات ان سے کر رہا تھا لیکن دیکھ زر غون کو رہا تھا جو جس پتی اسے انور کر رہی تھی

اففف یہ بچہ ہے یا میرا باہر وقت مجھے پیچھے دوڑائے رکھتا ہے ایک باپ ہیں جنہیں
آفس اور اپنی پولیٹکس سے ہی فرصت نہیں۔۔۔
افنان کے پیچھے بھاگتی وہ بڑبڑارہی تھی۔۔

آفنان انتہا کا شراتی بچہ تھا وہ ہر وقت ماں کو اپنے پیچھے ہی دوڑائے رکھتا تھا۔۔
وہ سامنے سے آتے اپنے باپ کی طرف بائیں بڑھا گیا تھا۔

زر غون کمر پر ہاتھ رکھے رُک گئی تھی۔
www.novelsclubb.com

بابا ماما رتی،

وہ ماں کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہہ رہا تھا۔

میرا بخت ہو تم از فائزہ احمد

بخت اسکا منہ چومتا مسکرایا پھر اپنی بیوی کو دیکھنے لگا جو جھنجھلا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

میں نہیں جانتی آپ اسے سمجھا دیں نایہ دودھ پیتا ہے نا ہی کچھ اور کھاتا ہے سارا دن میں اسکے پیچھے بھاگ بھاگ کر دہلی سی ہو گئی ہوں آپ اسے اپنے ساتھ آفس لے کر جایا کریں تاکہ آپ کو پتا تو لگے۔

وہ جھنجھلا کر بولی تھی بخت کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر۔۔

بخت آفتان کو نیچے کھڑا کرتا ہوا اسکی طرف آیا۔۔

آفتان باہر کی طرف دوڑ گیا تھا۔

زرغون میری جان میں تو تمہیں بھی اپنے ساتھ آفس لے جانا چاہتا ہوں لیکن تم ہی راضی نہیں ہو اس میں میرا کیا قصور۔۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا لب دباتا مسکرایا تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں میں سیر لیس ہوں۔

وہ اسکی قربت سے پریشان ہوتی ہوئی بولی کہ یہاں کوئی بھی آسکتا تھا۔

میں بھی سیر لیس ہوں۔

وہ اسکی ناک سے ناک جوڑتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا۔۔

وہ گھبراگئی تھی اسکے لودیتے لہجے سے۔

آپ چھوڑیں مجھے ہنہ سورہی ہے آتی ہوگئی وہ۔۔

وہ اسکا ہاتھ کمر سے ہٹاتی ہوئی ارد گرد دیکھ کر بولی۔

میں چینج کر لوں تم تب تک آفنان کو بار سے لے آؤ۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتا ہوا آگے بڑھا۔

وہ چمکتی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھتی مسکرا دی۔۔

وہ شخص اسکی پر چھائی تھا۔

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ سوٹ پہنے واش روم سے باہر آیا جب وہ اسکے لیے چائے اور پانی لے آئی۔۔

ٹھینکس مائے لیڈی۔۔

وہ پانی کا گلاس پکڑتا ہوا بولا۔

وہ مسکرائی۔۔

انکا بیٹا ڈھائی سال کا تھا فاطمہ اور حنان کی بیٹی تھی تو خیام اور زر گل کی بھی ایک بیٹی تھی وہ سب خوش حال زندگی گزار رہے تھے۔۔

مالا احمد کے ساتھ سپین ہوتی تھی وہ آسودہ تھی احمد کے ساتھ۔

بالکنی میں کھڑا وہ چائے پیتا اسکی ارد گرد کی باتیں سن رہا تھا وہ بولے جا رہی تھی جبکہ

وہ بڑے دھیان سے اسکی اوٹ پٹانگ باتیں سن رہا تھا۔

زرش اپنی کھڑکی میں کھڑی بڑی حسرت سے انہیں دیکھ رہی تھی غرور کہی مٹی میں

مل چکا تھا وہ گہرا سانس لیتی ہوئی رو دی۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

آپی پلیز زرونا چھوڑ دیجئے اور آگے بڑھنا سکھیں کب تک پیچھے مڑ کر دیکھتی رہیں
گئی آپ آغا جی کے دوست کے بیٹے کا جو رشتہ آیا اسکے لیے ہاں کر دیں پلیز ز۔
زر گل نے زرش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا۔

اس آدمی کی دو بیٹیاں ہیں زر گل۔

زرش نے لب بھینچتے ہوئے کہا۔

آپی پلیز حقیقت سے کام لیں اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں خود کو نہیں ماما بابا کو
دیکھیں پھر فیصلہ کریں۔

زر گل سنجیدگی سے کہتی ہوئی چلی گئی۔

زرش نے لب بھینچتے ہوئے ایک فیصلہ ناچاہتے ہوئے بھی کر لیا تھا اور کرتی بھی
کیا اور کوئی راستہ بھی تو نہیں بچا تھا۔

میراجت ہو تم از فائزہ احمد

خبردار اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا ہو تو ٹانگیں توڑ دوں گے ی میں تنہاری بڑا آیا ہاتھ لگانے والا۔

وہ نیند میں ٹانگیں مارتی ہوئی بڑبڑاتی تھی۔

بخت کے پیٹ میں لگی تھی اسکی ٹانگ وہ تو شکر تھا افنان آج ہنہ کے ساتھ سو رہا تھا ورنہ یہ ٹانگ اسے بھی لگ سکتی تھی اسکی یہ عادت نہیں گئی تھی نیند میں لڑنا دھمکیاں دینا اور ہاتھ پاؤں مارنا۔

وہ گہری سانس لیتا اپنے پیٹ پر دھری اسکی ٹانگ بیڈ پر رکھ گیا تھا۔

یہ لڑکی کبھی بڑی نہیں ہو گئی چاہے ساٹھ سال کی دادی اماں ہی کیوں نابن جائے۔
وہ اسکے نرم نقوش کو دیکھتا ہو بولا تھا۔

(واواجی واوا بڑے آئے مجھے مزہ چکھانے والے ایلے کے بچے پہلے تو تجھے پاگل خانے بھیجا تھا اب تمہیں جیل بھیجوں گئی سمجھے جیل۔۔)

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

وہ پھر سے سے ٹانگ اسکے پیٹ میں مارتی ہوئی بڑبڑائی تھی۔

افف اس ایللی کو نہیں جینے دے گئی یہ لڑکی۔۔۔۔

وہ تاسف سے بولا۔

وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔

بخت آپ میری نیند ہیں۔

وہ نیم وا آنکھوں سے بولی تھی۔

اور تم میرا سکون!

وہ اسکے ہونٹوں کو آہستہ سے چھوتا ہوا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

زرغون آسودگی سے مسکراتی ہوئی اسکے وجود میں گھم ہوئی تھی۔۔

مماہ آفتان مجھے نہیں سونے دے رہا!

میراجخت ہو تم از فنا زہ احمد

ہنہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر وہ دونوں کرنٹ کھاتے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہوئے بیٹھے تھے۔

دروازے سے ہنہ افنان کو گود میں لیے ہوئے آتی ہوئی جھنجھلائی تھی۔

زر غون نے افنان کو اس سے لے کر اپنے ساتھ لٹایا تھا جبکہ ہنہ بھی بخت کی دوسری سائیڈ لیٹی تھی۔

زر غون افنان کو تھپکتی مسکرائی تھی بخت کو دیکھ کر جو لیٹا ہوا زر غون کے بال اپنے سینے پر بکھڑا گیا تھا۔

زر غون نے بے چاری سے مسکان سے اپنے شوہر کو دیکھا کیونکہ وہ دونوں بچے بخت کے سینے پر سر رکھ گئے تھے۔

بخت نے آہستہ سے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا تھا وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔

بخت کو اسکی جگہ بنانی آتی تھی۔